



قواعدِ زبانِ قرآن

حصہ دوم

Advanced Studies

فہم قرآن میں اضافے کے لئے ایک مفید فنی کتاب، جس میں صرف و نحو
نیز حروف کے اعلیٰ مباحث، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کئے گئے ہیں۔

خلیل الرحمن چشتی

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

WWW.IRCPK.COM

WWW.KITABOSUNNAT.COM

قواعدِ زبانِ قرآن

حصہ دوم

Advanced Studies

ہم قرآن میں اضافے کے لیے ایک مفید فنی کتاب ، جس میں صرف و نحو
نیز حروف کے اعلیٰ مباحث ، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کیے گئے ہیں۔

مرتبہ : خلیل الرحمن چشتی

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

Al-Fawz Academy
317, Street 16,
F-10/2, Islamabad.

Tel 051-22 51 933
Fax 051-22 54 139
E-mail: chishti@apollo.net.pk

جملہ حقوق بحق الفوز اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب : قواعد زبان قرآن (حصہ دوم)
مرتب : خلیل الرحمن چشتی

ISBN : 969-8511-14-8

ناشر : الفوز اکیڈمی، اسلام آباد
ایڈیٹر : یاز خان
طبع اول : 2002ء
صفحات : 944

قیمت (Retail) : 600 روپے

الفوز اکیڈمی کی کتابیں مندرجہ ذیل مقامات پر دستیاب ہیں

1- الفوز اکیڈمی ، 317 ، گلی نمبر 16 ، F-10/2 ، اسلام آباد۔

فون نمبر : 051-22 51 933

2- ادارہ منشورات اسلامی ، بالمقابل منصورہ ، ملتان روڈ ، لاہور۔

فون نمبر : 042-78 40 584

3- مکتبہ تعمیر افکار ، بی۔ ۸ / ۳ - ناظم آباد نمبر 3 - کراچی۔

فون نمبر : 021- 66 13 605

4- القرب ، شاپ نمبر 40 ، LGF ، لینڈ مارک پلازہ ، چیل روڈ ، لاہور۔

فون نمبر : 042 - 58 79 659

دینی مدارس کے طلبہ ، ڈسٹری بیوٹرز ، ہول سیلرز اور کتب فروش

حضرات رعایتی قیمتوں کے لیے الفوز اکیڈمی سے رجوع فرمائیں

www.KitaboSunnat.com

انتساب

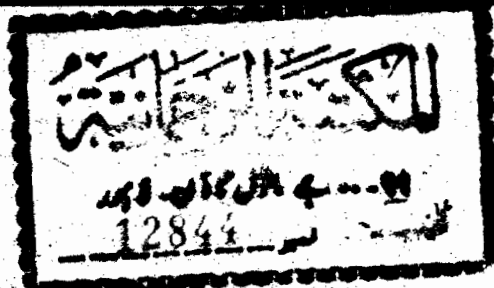
محترم جناب محمد خان صاحب منہاس

(صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد)

کے نام

جن کا پیہم اصرار اور مستقل تقاضا

اس کتاب کی تکمیل کا ذریعہ بنا۔



فہرست مضامین حصہ دوم

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	ابتدائیہ ، تقاریر	13
1- اسم		
چوبیسواں باب		
136	مقطوع الصافہ ظروف (مخففات)	29
137	اسماء ظرف	32
138	ظروف زمان	38
139	ظروف مکان	51
پچیسواں باب		
140	اسم غیر منصرف کی قسمیں	58
141	(a) علم	59
142	(b) صفت (وصف)	63
143	(c) ممدون (عدل)	65
144	(d) منتهی الجموع کے دو غیر منصرف اوزان	70
145	(e) فونٹ بلا لاف والہنمہ کے غیر منصرف اوزان	72

چھیسواں باب

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
146	توابع	88
147	بدل	89
148	عطف بیان	101
149	تاکید	105
150	عطف نسق	117
151	صفت اور موصوف	135

ستائیسواں باب - منصوبات

152	إغراء	145
153	تحذیر	148
154	اختصاص	152
155	مفعول معہ	157
156	مشغول "عنه"	161
157	متفرق سماعی منصوبات	176

اٹھائیسواں باب

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
158	اسمائے اعداد اور معدودات	183
159	عدد مفرد کے احکام	188
160	عدد مرکب کے احکام	194
161	عدد معطوف کے احکام	200
162	عقود کے احکام	203
163	ترتیبی اعداد یا وصفی اعداد	207
164	ترکیبی اعداد	209
165	کسری اعداد	210
166	دوہری گنتی	212
167	عدد سے متعلق مختلف الفاظ	213

انتیسواں باب

168	اسم تصغیر	216
169	اسم منسوب	229
170	اسماء الاصوات	239
171	اسماء الأفعال	240

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
172	اسماء الکنایہ	248
173	اسماء جامدہ اور ان کے اوزان	252
174	آٹھ الفاظ استثناء	253
تیسواں باب		
175	محذوفات	263
176	اسم ضمیر کی مختلف قسمیں	276
177	اسم کی تعریف	285
178	اسم کی تنکیر اور تنکیر کی قسمیں	298
179	اسم علم کی قسمیں	304
180	اسماء علم کا اعراب	308
181	مرکب اضافی کی دو قسمیں	309
182	متفرق مرکبات	317
183	مرکب اسنادی	320
184	مرکب صوتی	322
185	مرکب امتزاجی (غیر صوتی)	323
186	مرکبات کا اعراب	324

ا کتیسواں باب

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
187	جملوں کی مختلف اعرابی حالتیں	326
188	جملوں کی مختلف قسمیں	335
189	مبتدا کی مختلف صورتیں	355
190	خبر کی مختلف صورتیں	358
191	مبتدا کی لازمی تقدیم	367
192	خبر کی تقدیم و تاخیر	372
193	کیا مبتدا نکرہ بھی ہو سکتا ہے؟	377

ب تیسواں باب

194	فاعل کی تقدیم لازم	384
195	فعل اور فاعل کا حذف۔ حذف کے مقاصد	385
196	مفعول بہ کی مختلف صورتیں	392
197	مفعول بہ کی تقدیم	396
198	مفعول بہ کی لازمی تاخیر	399
199	مفعول بہ کی تقدیم لازم	401
200	تقدیم و تاخیر کے مقاصد	406

2. فعل

تینتیسواں باب

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
201	فعل ثلاثی مجرد کے چھ (6) ابواب کا خلاصہ	408
202	فعل مجرد اور فعل مزید کا فرق	415
203	فعل مزید کے بارہ (12) ابواب	417

چونتیسواں باب

204	باب اِفْعَال " ، خاصیات ، مثالیں اور مشتق	419
205	باب تَفْعِيل " ، خاصیات ، مثالیں اور مشتق	448
206	باب مُفَاعَلَة " ، خاصیات ، مثالیں اور مشتق	468
207	باب تَفْعُل " ، خاصیات ، مثالیں اور مشتق	484
208	باب تَفْعُل " کا ایک ذیلی باب (تائی تغیرات)	502
209	تَفَاعُل " ، خاصیات ، مثالیں اور مشتق	507
210	باب تَفَاعُل کا ایک ذیلی باب (تائی تغیرات)	523
211	باب اِفْتِعَال " ، خاصیات ، مثالیں اور مشتق	526
212	باب اِفْعَال کا ایک ذیلی باب (تائی تغیرات)	542
213	باب اِسْتِفْعَال " ، خاصیات ، مثالیں اور مشتق	548

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
214	باب اِنْفَعَالٌ ، خاصیات ، مثالیں اور مشق	565
پہنیتہ سوال باب		
215	باب اِفْعِلَالٌ ، خاصیات ، مثالیں اور مشق	574
216	باب اِفْعِیْعَالٌ ، خاصیات ، مثالیں اور مشق	579
217	باب اِفْعُوْالٌ ، خاصیات ، مثالیں اور مشق	582
218	باب اِفْعِیْلَالٌ ، خاصیات ، مثالیں اور مشق	586
چھتہ سوال باب		
219	فعلِ مثال کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	590
220	فعلِ اَجوف کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	611
221	فعلِ ناقص کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	626
222	فعلِ مضاعف کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	646
223	فعلِ مفروق کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	665
224	فعلِ مقرون کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	667

سینٹی سوال باب

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
225	رباعی مجرد اور رباعی مزید	669
226	افعال رباعی کی خاصیات	672
227	ملحقات رباعی	683
	اڑھتیسواں باب	
228	افعال مدح و ذم	686
229	افعال قلوب	693
230	افعال تعجب	699
231	افعال مقاربه	705
232	افعال شروع	713
233	افعال رجاء	717
234	افعال تصییر	721
235	افعال جامدہ اور بعض متفرق افعال	723

انتالیسواں باب - کتاب الحروف

236	کتاب الحروف - حروف کی قسمیں	729
237	صلہ (PREPOSITION) اور فعل کا تعلق	741

چالیسواں باب

756	همزه ، أجل ، ألا ، إلا ، إلى ،	238
765	آم ، أو ، أما ، إمّا ، أمّا ،	239
773	ان ، أن ، إن ، أن ، إنما ، أو ، أي ، إي ،	240
789	ب ، بل ، بلى ، ت	241
803	ثم ، حتى ، خلا ، رب ، ربّما ، س ، سوف ، عدا	242
812	على ، عن ،	243
824	ف ، فى	244
833	ل ، كان ، كلاً ، كيف	245
839	لام (ل ، ل)	246
854	لا ، لات ، لكن ، لكن ، لعل ، لن ، لو ، ولو	247
869	لولا ، لو ما ، ليت ، لم ، لما	248
874	ما ، من	249
888	م ، من ، نون ، نون وقایہ ، نعم ،	250
892	ه ، ها ، هلا ، هيا ، و ، يا	251
900	تحفة الاعراب	252
909	انگریزی مترادفات	253
928	کتابیات ، مشہور علمائے نحو ، ہدایات ، آخری بات	254

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابتدائیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
أَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا
وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس ناچیز کو ، جو عربی زبان کا ایک ادنیٰ طالب علم ہے ، یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ ’قواعد زبان قرآن‘ (حصہ اول) کے نام سے ، عربی زبان کے قواعد کی ایک ایسی کتاب مرتب کر سکے ، جس میں اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ ، قرآنی مثالوں کی کثرت ہو اور ساتھ ہی چند مثالوں کی تحلیل اور ان کا تجزیہ بھی شامل ہو۔

اللہ تعالیٰ کا احسان بے پایاں ہے کہ اس نے حصہ اول کو ، تعلیم یافتہ طبقے میں قبولیت عطا فرمائی۔ دو سالوں کے اندر اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔

لیجیے ! اب اس کا دوسرا حصہ ، حاضر خدمت ہے۔ میں اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ مارچ 2000ء سے پہلے ، اس کتاب کا مرتب کیا جانا ممکن ہے ، لیکن اپنے نوٹس کو جب کتابی شکل دینے کی نوبت آئی اور فہرست مرتب کی گئی ، تو معلوم ہوا کہ منزل بہت دور

ہے۔ اس عرصے میں توجہ ' الفوز الکبیر ' کی شرح پر بھی مرکوز رہی ، چنانچہ کام بہت آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔ میری عادت ہے کہ جب تک خود مطمئن نہ ہو جاؤں ، اشاعت پسند نہیں کرتا اور نقد و اصلاح کے لیے ہمیشہ اپنے آپ کو مستعد رکھتا ہوں۔ الحمد للہ دوسرا حصہ اب جس مرحلے تک پہنچا ہے ، اس پر مجھے بہت حد تک شرح صدر ہے۔ اس لیے اشاعت کے لیے روانہ کیا جا رہا ہے۔ اصلاح ، تحسین و تزئین کی ضرورت باقی رہے گی ، جس کی تکمیل ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ہو جائے گی۔

افسوس ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ، مُسَوِّدے کو استاد محترم مولانا عبدالقدیر صاحب اصلاحی تک نہیں پہنچایا جاسکا ، مولانا کو علم نحو سے والمانہ لگاؤ ہے۔ اس موضوع پر ، جو بھی نئی یا پرانی کتاب بازار میں دستیاب ہوتی ہے ، مولانا کسی طرح اسے خرید لیتے ہیں اور مطالعے کی ترغیب دیتے ہیں ، لیکن الحمد للہ اس کی تلافی ، دیگر بزرگوں کی اصلاح سے ہو گئی ہے۔

حضرت مولانا عبداللہ کھوسو صاحب قبلہ ، مہتمم مدرسہ سراج العلوم ، اللہ آباد کشمور ضلع جیکب آباد ، سندھ نے (جو ایک صاحب ذوق اور صاحب مطالعہ عالم دین ہیں اور چھوٹوں کے لیے حد درجہ شفیق واقع ہوئے ہیں) حسب سابق ، اول تا آخر مَسَوِّدے کا جائزہ لے کر اصلاح فرمائی ہے اور ترتیب کے سلسلے میں بھی بعض مفید مشورے دیے ہیں ، جن کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ ، مدرس تفسیر و حدیث ، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے بھی ، جنہیں تدریس صرف و نحو کا دیرینہ تجربہ حاصل ہے ، حسب سابق ساری کتاب کا جائزہ لے کر ، نہ صرف اصلاح فرمائی ، تقریظ لکھی بلکہ مفید مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو ، دین و دنیا کی بہترین نعمتیں نصیب فرمائے۔

قواعدِ زبانِ قرآن کا یہ دوسرا حصہ ، جو نسبتاً (Advanced Studies) اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے ، صرف اُس شخص کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے ، جو حصہ اول کو اچھی طرح پڑھ کر ہضم کر چکا ہو ، اس کی تمام مشقیں مکمل کر چکا ہو اور کتاب کا دو تین بار دورہ کر کے ، تمام بنیادی اصولوں کو ذہن نشین کر چکا ہو۔

الفوز اکیڈمی کے تحت ، جب بھی پہلا حصہ پڑھایا گیا ، ہمارا ہمیشہ یہ اصول و اہتمام رہا ہے کہ پہلے ایک ڈیڑھ گھنٹے کا لیکچر ہو اور پھر ایک ڈیڑھ گھنٹے کا کلاس ورک ، جس میں مشقوں کی تکمیل ہوتی ہو ، استاد ہر شخص کی کاپی چیک کرتا ہو اور غلطیوں کی اصلاح کرتا ہو۔ کورس کے عرصہ میں دو تین امتحان لیے جاتے ہیں۔ امتحان کا طریقہ بھی ہمارے ہاں مختلف ہے۔ سارے امتحان مفتوح (Open Book) ہوتے ہیں ، جس میں طالب علم کو کتابیں کھول کر دیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔ جو پڑھایا جاتا ہے ، وہ من و عن نہیں پوچھا جاتا ، بلکہ پڑھائے گئے اصولوں کی روشنی میں ، نئے سوالات کیے جاتے ہیں۔ رٹنے والے لوگ ناکام ہو جاتے ہیں ، قاعدہ سمجھ کر ذہن نشین کرنے والے ، سرخرو ہوتے ہیں۔ تجربے نے ہمیں یہ بات بھی سکھائی ہے کہ جو شرکاء ، کلاس ورک نہیں کرتے ، وہ زیادہ دیر تک ، کلاس کے ساتھ چل نہیں پاتے۔

یہ کتاب ، ناچیز نے ، جدید تعلیم یافتہ افراد کے لیے مرتب کی ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ پیش نظر نہیں رہے ہیں۔ البتہ جب بعض بزرگوں نے ازراہ محبت اسے دینی طلبہ اور صرف و نحو کے مدرسین کے لیے بھی مفید قرار دیا تو مرتب نے اسے فیضانِ الہی سمجھا ، اور یہ بات ، مرتب کے لیے ایک خوشگوار حیرت کا سبب بنی۔

مغلیہ سلطنت کی سرکاری زبان ، فارسی رہی ہے۔ سلطنت کی ساری مشینری اور بیورو کریسی ، عربی اور فارسی سے بہرہ مند ہوا کرتی تھی۔ عربی زبان سیکھنے کے لیے ، پہلے فارسی پڑھائی جاتی ، فارسی میں لکھے گئے منظوم عربی قواعد پڑھائے جاتے ، بلکہ رٹائے جاتے اور پھر ان کی شرح پڑھائی جاتی۔ علمائے کرام ، طب یونانی کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ حاصل کرتے ، وہ مسلمانوں کے علاوہ ، غیر مسلموں کا ، بھی جسمانی اور روحانی علاج کرتے۔ معاشی اعتبار سے وہ خود کفیل تھے۔ معاشرے کے باعزت ، متقی ، صاحب حیثیت اور صاحب اقتدار شہری۔

1832ء اور 1857ء کے سانحات عظیمہ کے بعد ، 1858ء میں ، جب انگریزوں نے باضابطہ طور پر اپنی حکومت قائم کر لی ، تو انہیں ایک ایسی انتظامی مشینری اور بیورو کریسی کی ضرورت پڑی ، جو حکومت کی وفادار بھی ہو اور جو عوام الناس اور حکومت کے درمیان ایک پل کا کام بھی انجام دے سکے۔ چنانچہ انگریزی مدارس کھولے گئے۔ لوگوں کو ولایت جانے کی ترغیب ملی۔ کالج کھلے ، یونیورسٹیاں کھلیں ، جس کے نتیجے میں ، جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کے آفاق روشن ہوئے ، وہیں سود پر مشتمل سرمایہ دارانہ نظام کے لیے غلام تیار کئے جانے لگے۔ 1858ء سے 1947ء تک کے 90 سالوں میں ، مسلمانوں کا معاشرہ جس فکری انتشار سے دوچار ہوا ، اس کی المناک داستان ، کسی بت کدے میں بیان کروں تو صنم بھی کہہ اٹھے ہری ہری۔

گذشتہ دو تین سو سال میں ، سائنس اور ٹیکنالوجی نے مغرب کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نہ صرف دنیا کی تجارت پر قابض ہو چکے ہیں ، بلکہ فوجی اور عسکری اعتبار سے بھی انہیں ایک گونہ برتری حاصل ہو چکی ہے۔ بقیہ ساری دنیا کے لیے گویا

ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس میدان میں اس کی اندھی تقلید کرے۔

مغربی استعمار اپنے جلو میں ، اپنی تہذیب اور اپنا تعلیمی اور اقتصادی نظام بھی ساتھ لے آیا۔ بنک کھل گئے۔ **Multi-national Companies** اور غیر سرکاری ادارے (NGOs) آباد ہوئے۔ سول سروس کے لیے نئے ادارے بنے۔ علماء کے لیے انتظامی مشنری کا حصہ بننا اب ممکن نہ تھا۔ فوجی سروس کے لیے نئے ضابطے تھے۔ فارسی اور عربی پڑھے ہوئے علماء کے لیے ، یہاں کیا گنجائش ہو سکتی تھی ؟ نئے اقتصادی سودی اداروں سے ، خود ان کی کیا دلچسپی ہو سکتی تھی ؟ طب کے میدان میں ، حکمت یونانی کی جگہ ایلوپیتھک نے لے لی۔ ایک صدی کے اندر اندر یہ تبدیلی ، اس طرح رونما ہوئی کہ قرآن و سنت کے نبض شناس ، اپنی حیثیت ، منصب ، دولت ، عزت اور اقتدار سے محروم کر دیے گئے اور ان کا کردار مسجد و محراب ، نمازِ پنجگانہ ، نکاح ، تراویح اور جنازے تک محدود کر دیا گیا اور جدید تعلیم یافتہ طبقے نے ، قیادت کی ذمہ داری سنبھال لی۔

ذرا آج کے معاشرے کا جائزہ لیجیے۔ 75% آبادی ناخواندہ۔ سب سے زیادہ ذہین طلبہ ، جو 70% سے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں ، وہ میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ باوقار اور نفع بخش پیشے ہیں۔ انتظامی اور فوجی عہدے وہی حاصل کر سکتے ہیں ، جو سول سروس کا امتحان پاس کریں اور کمیشن حاصل کریں۔ تعلیم کا مقصد ، بنیادی طور پر ، بہتر روزگار اور بہتر معیارِ زندگی کا حصول بن گیا ہے۔ ایک جم غفیر ، کمپیوٹر سے متعلق علوم (Information Technology) کی طرف دوڑ رہا ہے۔ اولیول اور اے لیول (O & A Level) کی بھی دھوم ہے ، یعنی ثانوی تعلیم تک وہی معتبر ہے ، جس کی سند برطانیہ اور امریکا دے۔ یہ سب تو قابل

برداشت ہے ، لیکن خدا کے ان بندوں پر سب سے بڑا ظلم یہ ہو رہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علم اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے علم سے محروم کر دیے جا رہے ہیں اور اس زبان کی تعلیم سے ناآشنا رکھے جا رہے ہیں ، جو ہماری لبدی فلاح کی ضامن ہے۔ آج ہمارے ہاں انگریزی میڈیم اسکول ہیں ، مشنری اسکول ہیں ، اردو میڈیم اسکول ہیں ، فوجی کیڈٹ کالج ہیں ، دینی مدارس ہیں ، ان سے نکلنے والا مال (Product) بھی بہت مختلف ہے۔ آج ہمارے اردو میڈیم اسکول صرف اس لیے ہیں کہ انتظامی مشینری کے لیے ، چپڑاسی اور کلرک پیدا کیے جاسکیں۔ تعلیم کا یہ بنیادی ہمہ جہتی ڈھانچہ وحدت فکری عطا کرنے سے قاصر ہے۔

ان حالات میں بھی ، ہمارے بعض بزرگ ، ابھی تک اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ چار پانچ سو سال پرانے نظام تعلیم کے ذریعے ، متبادل اسلامی قیادت مہیا اور اسلامی انقلاب کے لیے افراد تیار کر رہے ہیں ، جبکہ عام آدمی انہیں قیادت کا اہل نہیں سمجھتا۔ دینی اور شرعی علوم کے داعی اور مبلغ کی حیثیت سے ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور بے لاگ جائزہ لینا چاہیے کہ اس منقسم و منتشر معاشرے کی اسلامی اصلاح کے لیے ، وقت اور حالات کے مطابق کیا لائحہ عمل بہترین ہو سکتا ہے ؟

علماء اور مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتہ طبقے کے درمیان ، ایک خلیج پیدا کر دی گئی ہے۔ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ اس خلیج کو پاٹنے ہی میں ، امت مسلمہ کا مفاد پوشیدہ ہے۔ جو واردات 100-150 سال پہلے برصغیر ہندوپاک پر گزری ، وہ گزشتہ 30-40 سال سے دیگر اسلامی ممالک ، بالخصوص شرق اوسط میں جاری و ساری ہے۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک کے تعلیم یافتہ افراد کی کھپ کی کھپ ، جدید علوم کے حصول کے لیے

مغرب جا رہی ہے۔ عالم اسلام میں اسلامیت اور مغربیت کی ایک نئی کشمکش برپا ہو رہی ہے۔ پرانے نظامِ تعلیم کی جگہ ہر ملک میں ، متفرق اور منتشر نظام ہائے تعلیم بہ یک وقت رائج ہو رہے ہیں۔

آج صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمان ، تقریباً ساٹھ آزاد ملکیتیں رکھنے ، تیل کی دولت سے مالا مال ہونے ، ایٹمی قوت کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانے اور ایک ارب کی آبادی رکھنے کے باوجود ، جھاگ کی مانند ہیں۔ افغانستان میں طالبان پر ناروا ظلم آپ نے دیکھا ، کشمیر اور فلسطین میں ہر روز کئی مسلمانوں کا قتل آپ دیکھ رہے ہیں۔ خونِ مسلم کی ارزانی کا مشاہدہ آپ کر رہے ہیں۔ مسلم معاشرہ ، انتشار کا شکار ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے نا آشنائی نے ، انہیں ایک نئے قسم کے نفاق سے دوچار کر دیا ہے۔ چشمِ فلک نے غالباً ایسا برا زمانہ کبھی نہیں دیکھا۔ ایسے میں قرآن و سنت اور قیادت کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے کی دو تدبیریں ہو سکتی ہیں۔

1- قرآن و سنت کا علم رکھنے والوں کو ، قیادت تک پہنچایا جائے۔

2- قیادت تک ، قرآن و سنت کے علم کو پہنچایا جائے۔

(قواعدِ زبانِ قرآن کی ہماری اس کوشش کو ، دوسری تدبیر کا مقدمہ سمجھ لیجیے۔)

یہ بات باعثِ طمانیت ہے ، کہ ایک طرف دینی مدارس کا ایک وسیع جال پھیلا ہوا ہے اور دوسری طرف تعلیم یافتہ طبقے کا ایک بڑا حصہ بھی ، قرآن و سنت کی اصل اور مستند تعلیمات کو ، اس کی اپنی اصلی اور اساسی زبان میں سیکھنا چاہتا ہے اور اس طبقے سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ہمیں فکری انتشار اور عصری نفاق سے نجات دلا کر ، ایک وحدتِ فکری پر مشتمل معاشرہ (Homogenous Islamic Society) کی تشکیل میں اپنا کردار

ادا کرے گا ، جو اپنے فروع میں کتنا ہی ہمہ رنگ کیوں نہ ہو۔

برصغیر کے موجودہ مسلمانوں کی عربی تعلیم کے لیے ، اب فارسی کے وسیلے کی ضرورت اور حاجت باقی نہیں رہی ، اب قرآن فہمی اور حدیث فہمی کا انحصار ، فارسی پر موقوف نہیں رہا۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ ہمارے علماء نے اردو زبان میں صرف و نحو کی بے شمار کتابیں تصنیف کر کے ، ہماری مشکل آسان کر دی ہے۔

اس کتاب میں ، مرتب کا ذاتی کام کچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیے کہ یہ پچھلے علماء کے کام کی ترتیب۔ جدید اور تزئین و تحسین نو ہے۔ البتہ ایک بات ضرور ہے ، میں نے ایک مثال پر اکتفا نہیں کی ہے۔ کئی مثالیں دی ہیں اور زیادہ تر قرآن سے دیں ہیں۔ میرے پیش نظر ، وہ بالغ ، ذہین اور تعلیم یافتہ افراد ہیں ، جو ستم ظریفی نظام تعلیم کا شکار ہو کر ، قرآن و سنت کی زبان سے محروم کر دیئے گئے ہیں اور علماء سے بدگمان ہونے لگے ہیں۔ میری خواہش یہی ہے کہ علماء پر سے ان کا اعتماد بحال ہو اور اس طبقے سے ، ان کا رابطہ استوار ہو۔

اجتماعی اعتصام بحبل اللہ کے حکم کی پیروی ، قرآن کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی ہو سکتی ہے۔ اس امت کی نشاۃ ثانیہ ، پیروی قرآن ہی سے مشروط ہے ، جس کی خبر ہادیٰ برحقؑ نے اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ الْاٰخَرِيْنَ سے دی ہے۔

جو حضرات قواعد زبان قرآن سے کما حقہ استفادہ کرنا چاہتے ہیں ، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اکیڈمی کے زیر اہتمام کسی کورس میں باقاعدہ شرکت کریں۔ لیکن اگر وہ کسی ایسی جگہ ہوں ، جہاں سے ان کے لیے شرکت ، دشوار ہو تو پھر ان کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے صاحب علم کو تلاش کریں ، جو صرف و نحو پڑھانے کا عملی تجربہ رکھتا ہو اور ان کی موجودگی میں اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ بڑے مضامین کی بہت حد تک تسہیل کر دی گئی ہے اور مثالوں

کی کثرت سے بات پوری طرح کھول دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن استاد کی ضرورت بہر حال باقی اور جگہ خالی رہتی ہے۔

کتاب میں جا جا انگریزی مترادفات درج کئے گئے ہیں ، اس سے کوئی انگریزی سے مرعوبیت کا گمان نہ کر بیٹھے ، بلکہ میں نے اپنے سامعین ، قارئین اور متعلمین کے تعلیمی پس منظر کو سامنے رکھا ہے۔

دوسرے حصے کی خصوصیات

- 1- اسم غیر منصرف کے اعراب کی بحث ، بہت مشکل گردانی جاتی ہے ، الحمد للہ اسے آپ یہاں بہت آسان اور قرآنی مثالوں سے مزین پائیں گے۔
- 2- توابع ، ظروف اور اسماء الافعال کے مباحث بھی خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ مقام کی مناسبت سے جملوں کی تحلیل کر دی گئی ہے ، تاکہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے۔
- 3- اسمیہ اور فعلیہ جملوں میں تقدیم و تاخیر اور حذف کی بحث بھی آپ یہاں مفصل پائیں گے۔
- 4- صرف کی عام کتابوں کے برعکس (جہاں فعل مجرد کی تو تفصیل بہت پائی جاتی ہے ، لیکن فعل مزید کا ذکر ، محض سہ سہری ہوتا ہے) یہاں آپ کو فعل مزید کے تمام ابواب اور ان کی تمام قسموں کی مثالیں اور مشقیں ملیں گی اور حسب دستور زیادہ تر قرآنی مثالیں ملیں گی۔
- 5- حروف کی بحث میں ، اگرچہ دیگر کئی کتب سے بھی مدد لی گئی ہے ، لیکن میں نے زیادہ تر انحصار 'الاتقان' اور 'جلالین' پر کیا ہے۔ جر جانی کی تقریباً تمام مثالیں شامل کر لی گئی ہیں۔ آخری مرحلے میں میرے ایک بزرگ نے ، حوالہ جات کے نہ ہونے

کی طرف توجہ دلائی ہے، ان شاء اللہ اس کا تدارک، اگلے کسی ایڈیشن میں کر لیا جائے گا۔

پہلی جلد کے سلسلے میں، بزرگوں اور دوستوں نے جن امور کی طرف توجہ دلائی تھی، نئے ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر لی گئی ہے، البتہ

1- ترتیب میں زیادہ رد و بدل نہیں کیا گیا ہے، اگرچہ صرفی مباحث، نحوی مباحث میں خلط ملط ہو گئے ہیں۔ میرے پیش نظر جدید تعلیم یافتہ، بالغ مبتدی ہیں، اس لیے ترتیب میں پہلے مفرد الفاظ ہیں، پھر مرکبات ہیں، اور پھر جملے۔

2- عام قاعدے کے خلاف، فعل کے بجائے اسم سے ابتداء کی گئی ہے، اور یہی انداز اسباق النحو (مولانا فراہیؒ) کا ہے۔

3- کتاب کی ضخامت ایک تہائی کی جاسکتی ہے، اگر ہر اصول کے بعد صرف ایک مثال پر اکتفاء کر کے بقیہ مثالوں کو حذف کر دیا جائے اور تمرینات (مشقوں) کو بھی مختصر کیا جا سکتا ہے، لیکن چونکہ ہمارے ہاں کلاس ورک کروایا جاتا ہے، اس لیے اسے بھی نہیں چھیڑا گیا۔

ارادہ ہے کہ مشقوں کو الگ سے ایک ورک بک میں شائع کیا جائے اور دونوں جلدوں کو (صرف، نحو اور حروف پر مشتمل) تین حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ شائع کیا جائے، اس طرح ضخامت کے بارے میں، شکایات کا ازالہ ممکن ہو سکے گا۔

الفوز اکیڈمی کی عمارت زیر تعمیر ہے، تعمیراتی کام کا افتتاح، اکیڈمی کے ٹرشی محترم میجر ریٹائرڈ غلام محی الدین اعوان صاحب کے ہاتھوں ہو چکا ہے۔ دو منزلیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مکمل ہو چکی ہیں اور تیسری منزل کا کام تیزی سے جاری ہے۔ اکیڈمی کے سیکرٹری جنرل ، محترم جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب اور ٹرشی محترم جناب مختار احمد صاحب عمارت کے تعمیراتی کام میں مشغول و منہمک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دین و دنیا کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ چھ ماہ کے اندر ہم یہاں اپنے کورسز کا آغاز کر دیں گے۔
 قواعد زبان قرآن حصہ اول اور حصہ دوم کی تکمیل کے بعد ، علوم قرآن اور فہم قرآن کے دروازے آپ کے لیے واہو گئے ہیں۔ اب آپ ہیں ، آپ کا شوق ہے اور قرآن و سنت کا بحر ناپید اکنار۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد ، قرآن مجید کی مختلف تفسیروں کو سمجھنے کا بہتر شعور حاصل ہو جائے گا۔

محترم استاد مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب ، صدر شعبہ علوم قرآن و سنت ، ادارہ تحقیقات اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد کا شکریہ ادا کرنا بھی لازمی ہے ، جنہوں نے اس کتاب کا جائزہ لے کر ، مفید مشورے دیے اور تقریظ عنایت فرمائی۔
 اہل علم اور معلمین صرف و نحو سے خصوصی گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی سقم محسوس کریں ، مرتب کو مطلع فرمائیں ، اگلی اشاعت میں ان شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔
 قارئین سے بھی گزارش ہے کہ وہ جہاں کہیں کوئی عتبہ ، مبہم اور غیر واضح پائیں ، مرتب کو آگاہ کریں تاکہ اگلی اشاعت میں اسے کھول دیا جائے۔

خلیل الرحمن چشتی

یکم محرم 1423ھ

317, St. 16, F-10/2,

16 مارچ 2002ء

Islamabad.

تقریظ

(از مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

کسی بھی زبان کو صحیح سمجھنا اور بولنا ، اس کے قواعد (گرامر) کو سمجھ کر اذہر کر لینے اور ان کی امثلہ کا اچھی طرح اجراء کرنے پر موقوف ہے۔

قواعد کے میان پر تو اہل علم نے ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی ، اور اعلیٰ پائے کی کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتب کے پڑھانے والے اساتذہ کرام نے ، قواعد کی تشریح اور امثلہ کے اجراء پر پوری کوشش صرف فرمائی فجزاہم اللہ عنا وعن سائر المسلمین ۔

لیکن موجود دور میں ، گرامر جیسے خشک اور بے مزہ مضمون میں طلبہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ، اساتذہ بھی صرف بیان کو ہی گوشہ عافیت سمجھتے ہیں ، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ آٹھ آٹھ سال کا طویل عرصہ علوم عربیہ حاصل کرتے ہیں اور دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہو کر علماء کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔ سوائے شرمزہ قلیلہ کے ، بیشتر زبان کے اتار چڑھاؤ سے ناواقف رہتے ہیں ، اس کی کاتدارک کرنے کے لیے کسی ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو قواعد و اجراء کی جامع ہو۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت کے لیے رجال کار پیدا فرماتے رہتے ہیں۔ محترمی مولانا خلیل الرحمن چشتی نائب صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد نے اس کمی کا احساس فرمایا اور شب و روز کی محنت سے ”قواعد زبان قرآن“ کے نام سے قواعد و انشاء کا مجموعہ مرتب کیا ، جس میں خاص طور پر ، قرآنی مثالوں کا اہتمام فرمایا اور ہر قاعدہ کو ، اچھی طرح کھولنے کی کوشش فرمائی۔

حصہ دوم کو بھی میں نے ، عوام و خواص کے لیے مفید پایا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو ، لغت قرآن کی مزید خدمت کی توفیق دے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائے اور طلبہ علوم عربیہ و اسلامیہ کو بھرپور استفادہ کی اہمیت عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد امیر نواز

مدرس التفسیر والحديث جامعہ عربیہ ، گوجرانوالہ

تقریظ

(مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب ، صدر شعبہ علوم قرآن و سنت ،
ادارہ تحقیقات اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد)
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن کریم کو پڑھنا ، اور سمجھ کر پڑھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ غور و فکر کے
ساتھ تلاوت ، دل و دماغ کے تمام دریچوں کو کھول دیتی ہے۔
قرآن میں غور و فکر نہ کرنے کو ہی ، دلوں پر قفل سے تعبیر کیا گیا ہے۔
ارشاد باری ہے :

﴿ اَفَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَفْطٰلٰهَا ﴾ (محمد: 24)

اس آیت میں ، قرآن پر تدبیر نہ کرنے کی کیفیت کو ، دلوں پر قفل پڑے ہونے سے
تعبیر کیا گیا ہے۔ اس قفل کو توڑنے کا بہترین ذریعہ عربی زبان کا سیکھنا ہے۔ عربی سیکھ کر ہی ،
ہم قرآن کریم کو ، اس کی زبان میں سمجھ سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں ، ترجمے کے ذریعے وہ
چاشنی اور لذت محسوس ہی نہیں کی جاسکتی۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی اس ضرورت کو پورا
کرنے کے لیے برادر م خلیل الرحمن چشتی نے ، یہ بیڑا اٹھایا اور آخر کار پایہ تکمیل تک پہنچا
کر دم لیا۔

ان کی اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے تمام مثالیں قرآن کریم سے
لی ہیں۔ اس طرح طالب علم کو قرآن سے مربوط کر دیا ہے۔ مثالوں کی کثرت بھی ، قواعد کو
سمجھنے اور یاد کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف مشقوں

کے ذریعے سے سبق کو مزید ذہن نشین کر دیا ہے۔ مختلف نحوی اصطلاحات کا متبادل ، انگریزی زبان میں تحریر کرنے سے ، انگریزی دان طبقے کے لیے عربی زبان کو مزید سہل کر دیا گیا ہے۔ گردانیں رٹانے کے بجائے ، چارٹوں اور نقشوں کی مدد سے مشکل مقامات کو آسان کیا گیا ہے۔

مختلف درس گاہوں میں اس کتاب کی تدریس کے بعد ، اس کی افادیت واضح ہو گئی ہے اور اس کی خامیاں دور کر دی گئی ہیں۔ مختلف اہل علم کی نظروں سے گزرنے کے بعد ، اس کی علمی حیثیت میں دوچند اضافہ ہو گیا ہے۔ البتہ ایک خدشہ ہے ، کہیں کوئی طالب علم ان دو ضخیم جلدوں کو دیکھ کر عربی زبان کے بارے میں کوئی غلط اندازہ نہ کر بیٹھے ، اور ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں چشتی صاحب تیسری جلد کی منصوبہ بندی نہ کر رہے ہوں۔

اگر طلبہ ، اس کتاب سے اصل مقصد حاصل کر لیتے ہیں ، اور قرآن کریم کے سمجھنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جائے کہ مصنف کی ساری محنت وصول ہو گئی ہے۔ یہی وہ ہدف ہے ، جس کو حاصل کرنے کے لیے خلیل الرحمن چشتی صاحب نے یہ ہفت خوانی طے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور ان کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللَّهُمَّ آمِينَ
سبیل حسن

WWW.KITABOSUNNAT.COM

ادارہ تحقیقات اسلامی

اسلام آباد۔

۲۴ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

9 مارچ 2002ء

ایک دلچسپ لیکن قابل غور لطیفہ

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

(ندوة العلماء لکھنؤ میں) ہم چند اساتذہ نے، جن میں مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ اور شیخ محمد العری المراثیؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، عربی زبان کی تعلیم کا ادارہ العلوم میں ایک نیا تجربہ شروع کیا تھا، جس میں صرف و نحو کی صرف مشق کرائی جاتی تھی، قواعد و اصطلاحات کا طلبہ پر بار نہیں ڈالا جاتا تھا، ایک دن سید (سلیمان ندوی) صاحب درجہ اول میں تشریف لے آئے، جہاں اس جماعت کا سبق ہو رہا تھا، اور مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ پڑھا رہے تھے، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے طلبہ سے کسی لفظ کی تعلیل پوچھی، طلبہ نے غالباً یہ لفظ بھی نہیں سنا تھا، وہ جواب نہیں دے سکے، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے مولوی مسعود عالم صاحبؒ کی طرف دیکھا۔ انھوں نے کہا: صرف کا گھنٹہ علی میاں (مولانا ابوالحسن علی ندویؒ) کے پاس ہے۔ میری طلبی ہوئی، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے فرمایا: کیوں صاحب! آپ نے ان طلبہ کو تعلیل نہیں سکھائی؟ میں نے کہا کہ تعلیل تو آسانی سے ان کو سکھائی جاسکتی ہے، مگر یہ ایک سوال کرتے ہیں، جس کا میرے پاس جواب نہیں، فرمایا: کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں جب ان سے کہتا ہوں کہ قَالَ اصل میں 'قَوْل' تھا، واؤ متحرک ماقبل اس کا مفتوح، واؤ کو الف سے بدل دیا۔ قَالَ ہو گیا، تو یہ پوچھتے ہیں کہ یہ کس زمانہ میں تھا؟ اور عرب کب قَالَ کے بجائے قَوْل بولتے تھے؟ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ مسکرائے اور بات ختم ہو گئی۔

(ماخوذ از پرانے چراغ، حصہ اول - حاشیہ صفحہ نمبر 23-24)

قواعد زبان قرآن میں بھی، تعلیمات کی بحث کو غیر ضروری سمجھ کر نہیں چھیڑا گیا ہے، اس کے بجائے زیادہ سے زیادہ مثالوں پر توجہ دی گئی ہے، تاکہ اہل زبان کے مختلف تصرفات پر گرفت ہو جائے۔

فرمانِ الہی

﴿إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾

(الزخرف: 3)

”ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، امید ہے کہ تم لوگ سمجھو گے۔“

فرمانِ رسول ﷺ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

فرمانِ عمر فاروقؓ

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ

”عربی زبان سیکھو، اس لیے کہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔“

سبق نمبر: 136

مقطوع الاضافة ظروف

مُخَفَّفَاتِ Abbreviated Nouns

مُخَفَّف دراصل وہ لفظ ہے ، جسے ایک بڑی ترکیب سے مختصر کر لیا گیا ہو ،
یا وہ مرکب اضافی ہے ، جس کا مضاف الیہ ، حذف کر دیا گیا ہو۔
مُخَفَّفَات کو 'غایات' اور مقطوع عن الإضافة بھی کہتے ہیں۔
مقطوع الاضافة ظروف یعنی مُخَفَّفَات حسب ذیل ہیں۔
قَبْلُ ، بَعْدُ ، عَلَوُ (علو) ، اُنْسُ ، حَسْبُ ، لَاغَيْرُ

Before قَبْلُ

1- قَبْلُ (اس سے پہلے) ، اسم ظرف زمان ہے۔ جیسے :

﴿لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ﴾ (الروم: 4)

”اللہ ہی کا اختیار ہے ، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔“

یہاں قَبْلُ اور بَعْدُ سے پہلے ، حرف جر مِنْ ہے ، لیکن مجرور کی علامت

نہیں پائی جاتی۔ اس لیے کہ یہ مُخَفَّف ہیں۔ مضاف ہیں اور مضاف الیہ محذوف

ہے۔ دراصل اس جملے کا مطلب ہے

(كُلِّ شَيْءٍ)	وَمِنْ بَعْدُ	(كُلِّ شَيْءٍ)	قَبْلُ
(محذوف)	مضاف	(محذوف)	مضاف

بَعْدُ After

2- بَعْدُ (اس کے بعد) بھی ، ظرفِ زمان ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ﴾
 ”اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آگئے اور آپ کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے۔“
 (الانفال: 75)

b- جَنَّتْ بَعْدُ میں بعد میں آیا ، جَنَّتْ مِنْ بَعْدُ میں بعد میں آیا۔

عَلَوْ On Top

3- عَلَوْ (عَلَوْ) (اس کے اوپر) ، ظرفِ مکان ہے۔ جیسے :

نَحْنُ فِي سَفَلِ الْبَيْتِ وَضَيْفُنَا فِي عَلَوْ
 ”ہم مکان کے نچلے حصے میں ہیں اور ہمارے مہمان بالائی حصے میں۔“

امس Yesterday

4- اَمْسِ (کل کے دن) ، ظرفِ زمان ہے۔ اَمْسِ زیرِ پر مبنی ہوتا ہے۔

امس کی تینوں اعرافی حالتوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

-a اَيْنَ الطَّالِبِ الَّذِي غَابَ اَمْسٍ؟ (یہ نصیبی حالت ہے)

”وہ طالب علم کہاں ہے ، جو کل غیر حاضر تھا؟“

-b ذَهَبَ اَمْسٍ بِمَا فِيْهِ (یہاں اَمْسٍ فاعل ہے اور اس کی حالت رفعی ہے)

”کل اپنے احوال کے ساتھ گزر گیا۔“

-c شَاهَدْتُ الْمُبَارَاةَ بِالْاَمْسِ (یہ جزی حالت ہے)

”میں نے کل میچ دیکھا۔“

حَسْبُ Only

-5 حَسْبُ (اور کوئی نہیں ، اس کے علاوہ نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔

جیسے: عِنْدِيْ عَشْرَةُ دُولَارٍ فَحَسْبُ

”میرے پاس دس ڈالر ہیں ، (اس کے) علاوہ کچھ نہیں۔“

لا غَيْرُ Nothing more

-6 لا غَيْرُ (اور کوئی نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :

-a مَعَ الْمُعَلِّمِ ابْنَانَهُ لَا غَيْرُ

”استاد کے ساتھ ، اُن کے لڑکے ہیں ، کوئی اور نہیں ہے۔“

-b مَعِيَ دِرْهَمٌ لَيْسَ غَيْرُ

”میرے پاس ایک درہم ہے ، اس سے زیادہ نہیں۔“



سبق نمبر : 137

اَسْمَائِ ظُرُوفِ Adverbs

ظُرُوفِ دو (2) قسم کے ہیں۔ ظُرُوفِ زمان اور ظُرُوفِ مکان

1- ظُرُوفِ زمان یہ وقت بتاتے ہیں۔ جیسے :

اِذَا ، اِذَا ، مَتَى ، اَيَّانَ ، اَمْسَ ، مَدَ ، مُنْذُ ، قَطُّ ، عَوْضُ ، قَبْلُ ، بَعْدُ

کثیر الاستعمال ظُرُوفِ زمان یہ ہیں۔ قَبِیل (ذرا پہلے) ،

بُكْرَةً (صبح سویرے) ، اَصِيْلُ (شام) ، صَبَاحُ ، مَسَاءُ ، لَيْلُ ،

نَهَارُ ، اَبَدُ (ہمیشہ) ، ذَهْرُ (زمانہ ، ہمیشہ) ، قَرْنُ (صدی) ،

عَامُ (سال) ، سَنَةٌ ، حَوْلُ (سال) ، شَهْرُ (مہینہ) ، اُسْبُوْعُ (ہفتہ)

يَوْمُ (دن) ، سَاعَةٌ (گھنٹہ) ، دَقِيقَةٌ (منٹ) ، ثَانِيَةٌ (سیکنڈ)

نوٹ : تائِرِ مَدْوَرَّة (گول تاء) پر نقطے لکھے جاتے ہیں ، لیکن وقف کی صورت میں تاء کو

ہاء پڑھا جاتا ہے۔

2- ظُرُوفِ مکان یہ جگہ بتاتے ہیں۔ جیسے :

حَيْثُ ، قُدَّامُ ، اَمَامَ (آگے) ، خَلْفُ ، تَحْتَ ، فَوْقُ ، عِنْدَ ، اَيْنَ ،

لَدَى ، لَدُنْ ، وِرَاءَ ، بُعِيدَ ، اِزَاءَ (مقابل) ، حِذَاءَ (مقابل) ، تِلْقَاءَ

(طرف) ، تُجَاهَ یا تَجَاهَ (طرف) ، مَعَ (ساتھ) ، لَدَى (پاس) ،

بَيْنَ (درمیان) ، بَيْنَ يَدَيِ (سامنے آگے) ،

3- بعض ظروف مبنی ہیں ، اور بعض مغرب۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

4- بعض ظروف مُحَفَّف ہو کر مبنی ہو ا کرتے ہیں۔ جس میں جملے کے آخری حصے یا

مضاف الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مقطوع الاضافت ظروف کو ، نحو کی اصطلاح

میں ، 'غایات' کہا جاتا ہے۔ جیسے : قَبْلُ اور بَعْدُ

5- بعض اوقات ، ظروف کے بعد ، حرفِ مَ بڑھا لیا جاتا ہے۔ جیسے :

[اَيْنَمَا] ، مَتَى مَا ، كُلَّمَا (جب کبھی) ، [رَيْثَمَا] (ذرا دیر، جب تک ، جس قدر)

طَالَمَا (عرصہ دراز سے ، اکثر اوقات) ، قَلَمًا (بہت کم ، بعض اوقات) ،

6- بعض اسمائے اشارہ بھی ، ظرفیت کا مفہوم دے سکتے ہیں۔ اس لیے یہ

اسم ظرف بھی ہیں۔ جیسے : هُنَا اور هُنَاكَ

a- [هُنَا] = یہاں

﴿اَنَا هُنَا قَاعِدُونَ﴾ (المائدہ: 24)

”تم دونوں جاؤ اور لڑو) ہم یہاں بیٹھے ہیں۔“

b- [هُنَاكَ] ، هُنَاكَ : (وہاں ، اس جگہ ، اس وقت)

ظرفِ مکان اور ظرفِ زمان دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن

ظرفِ مکان کے لیے استعمال اولیٰ ہے۔

﴿هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ﴾ (آل عمران: 38)

”حضرت مریمؑ کا یہ حال دیکھ کر وہاں (اس وقت) حضرت

ذکریا نے اپنے رب کو پکارا۔“

-c ﴿فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ﴾

(غافر: 85)

”پھر جب اللہ کا حکم آجائے گا ، تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہاں (اس وقت) غلط کار لوگ خسارے میں پڑے رہیں گے۔“

-7 بعض دیگر ظروفِ مکان یہ ہیں :

يَمِينًا (دائیں طرف) ، شِمَالًا (بائیں طرف) ، يَسَارًا (بائیں طرف) ،
شَرْقًا ، غَرْبًا ، جُنُوبًا ، شِمَالًا ، مَيْلًا ، فَرَسَخًا (تین میل) ،
بَرِيدًا (ڈاک)

-8 بعض ظروف ، مکان اور زمان کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

هُنَاكَ ، هُنَالِكَ ، مِيقَات ، مسجد .

مبنی ظروف

مبنی ظروف کی چار قسمیں ہیں۔ مضموم ، مفتوح ، مکسور اور مسکون

(مجزوم) یعنی ان ظروف کے آخر میں پیش ، زیر ، زیر یا جزم ہوتا ہے۔

-1 **مضموم** قَبْلُ ، بَعْدُ ، تَحْتَ ، فَوْقُ ، قُدَّامُ ، خَلْفُ ،

حَيْثُ ، قَطُّ اور عَوْضُ ضمہ (پیش) پر مبنی ہوتے ہیں۔

یہ اکثر مخففات میں سے ہیں۔

-2 **مفتوح** اَيَّانَ ، كَيْفَ اور اَيْنَ فتح (زیر) پر مبنی ہوتے ہیں۔

3- مکسور اَمْسِ کسره (زیر) پر مبنی ہوتا ہے۔

4- مکسور باقی ظروف سکون پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے : اِذْ ، مُذْ

معرب یعنی غیر مبنی ظروف

1- بعض ظروف غیر مبنی ہیں ، یعنی معرب ہیں۔

جیسے : یَوْمَ تینوں صورتوں میں آتا ہے۔ یَوْمَ ، یَوْمًا ، یوم۔

بعض اوقات یہ ظروف ، معرب سے مبنی ہو جاتے ہیں۔

2- غیر مبنی ظروف ، جب جملے یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں ، تو ان کا زیر پر

مبنی ہونا جائز ہے۔ جیسے : یَوْمَ ، حِینَ اور وَقْتُ

یَوْمَ

1- یَوْمَ ، جب جملے کی طرف مضاف ہو تو یَوْمَ منصوب کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿یَوْمَ﴾ بِنْفُخٍ فِی الصُّورِ ﴿النباء: 18﴾

مضاف مضاف الیہ . جملہ فعلیہ

”صور میں پھونکے جانے کا دن۔“ یعنی ”یہ وہ دن ہوگا ، جس میں صور پھونکا جائے گا۔“

b- ﴿یَوْمَ﴾ یَنْفَعُ الصَّادِقِینَ صِدْقُهُمْ ﴿المائدة: 119﴾

مضاف مضاف الیہ . جملہ فعلیہ

”چھوٹی کو سچ کے نفع دینے کا دن۔“ یعنی ”وہ دن ، جس میں سچوں کو ان کی سچائی نفع دیتی ہے۔“

اور کہ تثوین میں فعل، بتاویل مصدر مضاف الیہ واقع ہوا ہے۔

تثوین عوض Nunation of Compensation

2- بعض اوقات یوم، حین اور وقت کو اِذ کے ساتھ ملا کر یَوْمَئِذٍ، حِیْنِئِذٍ اور وَقْتِئِذٍ کر لیا جاتا ہے۔ اور آثر میں تثوین لگا دی جاتی ہے، جسے تثوین عوض کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں یوم کو زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:

a- (یَوْمَئِذٍ + اِذِ)

منسوب مضاف + مضاف الیہ

b- (حِیْنِئِذٍ + اِذِ)

منسوب مضاف + مضاف الیہ

c- (وَقْتِئِذٍ + اِذِ)

(یہاں ظرف مضاف ہے، جس کا مضاف الیہ 'اِذْ كَانَ کَذَا' ہے اور جس کا

مخفف 'اِذِ' ہے)

یَوْمَئِذٍ اور حِیْنِئِذٍ

3- یَوْمَئِذٍ دراصل یوم + اِذِ ہے۔ یہاں اِذِ کو تثوین عوض دی گئی ہے۔

یَوْمَئِذٍ کا مطلب ہے، یوم اِذْ كَانَ کَذَا (وہ دن، جب ایسا ہوا تھا)

4- **حِينَئِذٍ** : حِينَ + اِذْ ہے۔ یہاں اِذْ کو تنوین عوض دی گئی ہے۔

حِينَئِذٍ کا مطلب ہے ، حِينَ اِذْ كَانَ كَذَا (وہ وقت ، جب ایسا ہو)

5- قرآن مجید میں یَوْمِئِذٍ کے ساتھ یَوْمِئِذٍ بھی استعمال ہوا ہے۔

﴿وَمِنْ خِزْيٍ یَوْمِئِذٍ﴾ (ہود: 66)

”اور اس دن کی رسوائی سے“

ظروف مبہم اور ظروف محدود

1- **ظُرُوفِ مُبْہِمٍ** لا محدود اور غیر معین پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے :

دَہْرٌ (زمانہ) ، حَیْنَ (وقت) ، ظُرُوفِ مُبْہِمٍ سے پہلے فی محذوف ہوتا ہے۔

2- **ظُرُوفِ مُحْدُودٍ** متعین وقت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے :

یَوْمٌ (دن) ، لَیْلٌ (رات) ، شَہْرٌ (مہینہ) ، سَنَۃٌ (سال)

ظُرُوفِ مُحْدُودٍ سے پہلے مِّنْ محذوف ہوتا ہے۔



سبق نمبر : 138

ظروفِ زمان Adverbs of time

1- اِذْ Recall, Remember When,

1- اِذْ ظرفیہ : اِذْ (جب) ، ظرفِ زمان ہے ، عموماً ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے ، اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔

2- اِذْ کے بعد جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں آسکتے ہیں۔ جیسے :

a- ﴿جِئْتُكَ اِذْ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ﴾
جملہ اسمیہ

”میں آپ کے پاس آیا ، جب سورج طلوع ہو رہا تھا۔“

b- ﴿وَ اِذْ كُرُوا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيلٌ﴾ (الانفال: 26)
جملہ اسمیہ

”یاد کرو وہ وقت ، جب کہ تم تھوڑے تھے۔“

c- ﴿اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ (التوبہ: 40)
اسم ضمیر

”جب ، وہ دونوں (حضور ﷺ اور ابو بکرؓ) غار میں تھے۔“

d- ﴿جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ﴾
جملہ فعلیہ

”میں آپ کے پاس آیا ، جب سورج نکلا۔“

e- ﴿وَ إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ﴾ (البقرة: 127)
جملہ فعلیہ

اور یاد کرو جب ، ابراہیم اور اسماعیلؑ، اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

f- ﴿وَ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ﴾ (التوبہ: 40)
فعل

”جب کافروں نے نبیؐ کو نکال دیا تھا ، تو وہ دو میں کے دوسرے تھے۔“

3- قرآن مجید میں ، جہاں جہاں اِذْ کا استعمال ، آیت کے آغاز میں کیا گیا ہے ، وہاں اُذْکُرْ یا اُذْکُرُوا محذوف سمجھا جاتا ہے۔ اور اِذْ سے ، ایک نئے واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔

4- اِذْ برائے ماضی : اِذْ بعض اوقات ، اپنے بعد والے الفاظ کے ساتھ مل کر ، زمانہ ماضی کے لیے بطور ظرف استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ﴾ اِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (التوبہ: 40)

”اللہ نبیؐ کی مدد کر چکا ہے ، جب کافروں نے انہیں نکال دیا تھا۔“

5- اِذْ اکثر اوقات ، زمانہ ماضی کے لیے بطور مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَ اذْکُرُوا﴾ اِذْ کُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَرْتُمْ﴾ (الاعراف: 86)

مفعول فیہ

”(تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) وہ زمانہ یاد کرو ، جب تم تھوڑے تھے ، پھر

اللہ نے تمہیں بڑھا دیا۔“

6- اِذْ اَكْثَرُ اَوْقَاتٍ ، زَمَانَهُ ماضی کے لیے ، بطورِ مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَإِذْ كُرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ﴾ اِذْ اَنْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿
”اور اے نبی ! اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو ، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر شرقی جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی۔“
(مریم: 16)

7- یَوْمَئِذٍ کی طرح بَعْدُ اِذْ بھی بعض اوقات ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ﴾ اِذْ ﴿هَدَيْتَنَا﴾ (آل عمران: 8)
”وہ اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ ”پروردگار ! جب تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا چکا ہے ، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو۔“

8- اِذْ بَرَاءِ مُسْتَقْبَلِ یَوْمَئِذٍ اور حِیْنِئِذٍ ، فعل مضارع پر ، زَمَانَهُ مُسْتَقْبَلِ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

﴿یَوْمَئِذٍ﴾ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿ (الزلزال: 4)
فعل مضارع بَرَاءِ مُسْتَقْبَلِ
”اس دن (زمین) حالات بیان کرے گی۔“

یہاں اِذْ کو ، تنوین عوض دی گئی ہے۔ (یَوْمَ + اِذْ)
﴿اِذْ﴾ الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ ﴿ (المؤمن: 71)
مستقبل

”جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے ، اور زنجیریں جس سے (پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف) بکھینچے جائیں گے۔“

9- **اِذْ بَرَائے تعلیل:** بعض اوقات اِذْ ، عِلّت یا سبب بیان کرنے کے لیے

استعمال ہوتا ہے۔ یہ اِذْ ظرفیہ نہیں ہوتا۔ جیسے :

a- ﴿وَلَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْكُم فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ﴾

علت (الزخرف: 39)

”اُس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ چونکہ تم ظلم کر چکے ہو تو آج یہ بات تمہارے لیے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔“

b- اَكْرَمْتُهُ اِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ کا مطلب ہے

سبب

اَكْرَمْتُهُ لِاَنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ (یعنی اِذْ کا مطلب ہے لِاَنَّهُ)

”میں نے اس کی عزت افزائی کی ، اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔“

10- **اِذْ فُجِئَیْہ:** بعض اوقات ، ہنگامی صورت حال کے اظہار کے لیے ، اِذْ

مفاجات (اس وقت ، اچانک Suddenly) کے معنی دیتا ہے ، بشرطیکہ

وہ بَیْن اور بَیْنَمَا کے جواب میں آئے۔ جیسے :

a- بَیْنَ اَنَا جَالِسٌ اِذْ اَقْبَلَ زَيْدٌ

”میں بیٹھا تھا کہ اچانک اس وقت زید آگیا۔“

قرآنی مثالیں

1- ﴿اِذْ قَالَ رَبُّكَ﴾ (البقرة: 30)

پھر اس وقت کا تصور کرو، جب تمہارے رب نے کہا تھا۔“

2- ﴿ اِذَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ ﴾ (التوبہ: 40)

”جب نبیؐ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے ، غم نہ کرو۔“

2- اِذَا When, If, Suddenly

اِذَا کی کئی قسمیں ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

1- اِذَا ظرفیہ اِذَا ظرفِ زمان ہے ، عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے

اور فعلِ ماضی کو بھی ، مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

اس اِذَا میں شرط کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ ﴾ (النصر: 1)

”جب اللہ کی مدد آ جائے۔“

(یہاں جاء ، فعلِ ماضی ہے ، لیکن مستقبل کا مفہوم دے رہا ہے)

b- اِتِّبَكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

”جب سورج نکلے گا ، میں آپ کے پاس آؤں گا۔“

2- اِذَا فجائیہ اِذَا بعض اوقات مُفَاجَات (ناگہانی صورت حال) کے بیان کے

لیے استعمال ہوتا ہے۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ اسے ”اِذَا فجائیہ“

کہتے ہیں۔ یہ بھی حال ہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

a- خَرَجْتُ فَاِذَا السَّعْبُ وَاَقِفْ

جملہ اسمیہ

”جوں ہی میں نکلا ، (کیا دیکھتا ہوں) اچانک (کہ سامنے) درندہ کھڑا ہے۔“

-b ﴿فَإِذَا﴾ هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى ﴿طه: 20﴾

جملہ اسمیہ

”یکایک وہ (لاٹھی) ایک سانپ تھی ، جو دوڑ رہا تھا۔“

-c ﴿إِذَا﴾ الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿التکویر: 1﴾

”جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔“

یہ دراصل إِذَا كُوِّرَتْ الشَّمْسُ ہے۔

-d ﴿نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ﴾ فَإِذَا هُمْ مُظْلَمُونَ ﴿یس: 37﴾

”جب ہم اس (رات) پر سے دن ہٹا دیتے ہیں تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔“

إِذَا فُجِّئَتْهُ کے بعد ، ہمیشہ اسم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

طَلَعْتُ الْجَبَلَ وَ إِذَا أَسَدٌ نَائِمٌ فِي الْغَارِ

”میں پہاڑ پر چڑھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ شیر غار میں سویا ہوا ہے۔“

-3 إِذَا بَرَأَ مَاضِي : إِذَا بعض اوقات ، ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

﴿حَتَّى﴾ إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ ﴿الکھف: 96﴾

”یہاں تک کہ ذوالقرنین نے ، جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا۔“

-4 إِذَا بَرَأَ زَمَانِي دوام و استمرار : إِذَا بعض اوقات ، زمانی دوام و استمرار کے

لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَأِذَا﴾ قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ﴿البقرة: 11﴾

”جب کبھی ، ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو۔“

(یعنی زمین پر فتنہ و فساد ، ان منافقین کی مستقل عادت ہے۔)

5- **اِذَا شرطیہ** اِذَا شرطیہ کے بعد ، ہمیشہ (ملفوظ یا محذوف) فعل کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(النصر:1) ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾
 ”جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔“

3- متى At what time ? when ?

1- متى بھی ظرفِ زمان ہے ، یہ بطور اسم شرط اور بطور اسم استفہام ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

2- متى برائے شرط کی مثالیں : (دو افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے)

a- **مَتَى** تَصُم ، اَصُم جب تو روزہ رکھے گا ، میں بھی روزہ رکھوں گا۔

b- **مَتَى** تَقُمْ ، اَقُمْ جب آپ اٹھیں گے ، میں بھی اٹھوں گا۔

3- متى برائے استفہام کی مثال :

a- **مَتَى** تُسَافِرُ ؟ تو کب سفر کرے گا؟

b- ﴿يَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ﴾ (الملک:25)

وہ کہتے ہیں ”وعدے کا یہ دن کب آئے گا؟“

4- اَيَّانَ When

- 1 **اَيَّانَ** بھی طرفِ زمان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے ،
یہ وقت دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- 2 **اَيَّانَ** زمانہ مستقبل کے لیے خاص ہے ، اہم ترین امور کے بارے میں ، استعمال کیا جاتا ہے۔ (جب کہ مَتیٰ کا استعمال عام امور کے لیے ہوتا ہے۔) جیسے :
- a ﴿يَسْأَلُونَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ؟﴾ (الذاریات: 12)
”وہ پوچھتے ہیں ، جزاء و سزا کا دن کب آئے گا؟“
- b ﴿وَمَا يَشْعُرُونَ اَيَّانَ يُعَذَّبُونَ﴾ (النمل: 65)
”اور وہ (تمہارے معبود تو یہ بھی) نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے۔“

5- اَمْسَ Yesterday

اَمْسَ بھی طرفِ زمان ہے ، اَمْسَ کا مطلب ہے گزرا ہوا کل (Yesterday)

جیسے : جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ اَمْسَ

”کل میرے پاس زید آیا تھا۔“

6- مُذ اور مُنْذُ Since, From the Time

مُذ اور مُنْذُ دونوں حروف جر ہیں ، لیکن بطور ظرفِ زمان بھی استعمال ہوتے ہیں۔

1- بعض اوقات مُذ اور مُنْذُ دونوں ، کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے :

مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

”میں نے اس کو ، جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔“

2- بعض اوقات مُذ اور مُنْذُ دونوں ، پوری مدت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَئِذٍ ”میں نے اس کو ، دو دن سے نہیں دیکھا۔“

3- بعض علماء کے نزدیک ، مُنْذُ بطور مبتدأ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ (تین دن سے)

مبتدأ خبر

7- قَطُّ (ماضی کے لیے) Never In past

قَطُّ (ہرگز) بھی ظرفِ زمان ہے ، استغراق کے لیے (یعنی ماضی منفی کی تاکید

کے لیے) استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

1- مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ ”میں نے اس کو ، ہرگز نہیں مارا۔“

2- مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ ”میں نے اسے ، کبھی نہیں دیکھا۔“

8- عَوْضُ (مستقبل کے لیے) Never in Future

1- عَوْضُ (ہرگز) بھی ظرفِ زمانہ ہے ، یہ بھی استغراق (یعنی مستقبل منفی کی تاکید کے لیے) استعمال ہوتا ہے۔

2- عَوْضُ بھی ، قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہے۔ یہ وہ مضاف ہے ، جس کا مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

a- لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ ”میں اسے ، کبھی نہیں ماروں گا۔“

b- لَا أُعْطِيهِ عَوْضُ ”میں اسے ، ہرگز نہ دوں گا۔“

c- مَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَا أَشْرَبُهَا عَوْضُ

”نہ تو میں نے کبھی شراب پی ، اور نہ کبھی پیوں گا۔“

(یہاں قَطُّ ماضی کے لیے اور عَوْضُ مستقبل کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

9- قَبْلُ اور بَعْدُ Before and After

1- قَبْلُ اور بَعْدُ بھی اسمائے ظرفِ زمانہ ہیں۔ مخفَّف ہیں۔

2- بعض اوقات بَعْدُ ، اب تک (So far) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے : لَمْ يَقْضِ الْأَمْرُ بَعْدُ ”اب تک ، معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔“

3- یہ مبنی ہوتے ہیں ، جب مضاف ہوں اور جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو۔

جیسے : أَنَا حَاضِرٌ ”مِن قَبْلُ“ (میں آپ سے پہلے حاضر ہوں)

یہاں **قَبْلُ** سے پہلے ، حرفِ جر **مِنْ** ہے ، لیکن مجرور کی علامت نہیں پائی جاتی ، اس لیے کہ یہ محقق ہے۔ مضاف ہے اور مضاف الیہ محذوف ہے۔

دراصل اس جملے کا مطلب ہے۔ اَنَا حَاضِرٌ مِنْ **قَبْلِكَ** مَتَى تَجِيئُنَا

”میں آپ سے پہلے حاضر ہوں ، آپ ہمارے پاس کب تشریف لارہے ہیں؟“

علمائے نحو کے نزدیک قَبْلُ اور بَعْدُ کی چار حالتیں ہیں۔

1- قَبْلُ اور بَعْدُ ، اگر مضاف نہ ہوں تو معرب ہیں۔

2- **قَبْلُ** اور **بَعْدُ** ، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہیں۔

3- قَبْلُ اور بَعْدُ ، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا

خیال بھی نہ ہو تو وہ معرب ہیں۔

4- **قَبْلُ** اور **بَعْدُ** ، اگر مضاف ہوں ، لیکن مضاف الیہ خیال اور نیت میں

موجود ہو تو مبنی ہیں۔

10- کَلَّمَا When so ever, When Ever

1- **كَلَّمَا** ، ظرفِ زمان ہے۔ (كَلَّ + مَا) دو لفظوں کا مرکب ہے۔

كَلَّمَا ، جب جب ، جب کبھی ، جو کوئی ، وغیرہ کا مفہوم دیتا ہے۔

2- ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے کَلَّ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا

مَا ، مصدری ہوتا ہے اور مَا کی وجہ سے ظرفیت پیدا ہوتی ہے۔

3- کَلَّمَا کے بعد ، اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے۔

a- ﴿كَلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَلْنَا هُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ (النساء: 56)

”اور جب جب ، ان کے بدن کی کھال گل جائے گی ، تو ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے۔“

b- ﴿وَكَلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأَ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ﴾ (ہود: 38)

”اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے ، جب بھی کوئی اس کے پاس سے گزرتا تھا ، وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔“

c- ﴿كَلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ﴾ (البقرة: 20)

”جب کبھی اس (جلی) نے ان کے لیے روشنی کی تو اس میں چل پڑے۔“ یعنی
”جب ذرا کچھ روشنی انہیں محسوس ہوتی ہے ، تو اس میں کچھ دور چل لیتے ہیں۔“

d- ﴿كَلَّمَا دَعَوْتَهُمْ لَتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ﴾

”میں نے جب بھی ان کو بلایا ، تاکہ تو انہیں معاف کر دے ، انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔“ (نوح: 7)

e- ﴿كَلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ﴾ (المائدة: 64)

”جب کبھی ، یہ (یسودی) جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں ، اللہ اسکو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔“

11- اَلْآنَ Now

اَلْآنَ (اَبْ) ، ظرفِ زمان ہے ، زمر پر مبنی ہے۔

آن ، یَئِیْنُ ، اَیْنُ (وقت آجانا ، تھک جانا)

-a ﴿ اَلْآنَ ۚ وَكَذٰلِكَ عَصٰیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴾

”(جواب دیا گیا) ”اَبِ ایمان لاتا ہے ! حالانکہ اس سے پہلے تک تو

نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔“ (یونس: 91)

-b ﴿ قَالُوا اَللّٰنَ جَنّتٌ بِالْحَقِّ ﴾ (البقرة: 71)

”انہوں نے کہا: اَبِ تم نے ٹھیک پتہ پایا ہے۔“

اَلْحِیْنُ اور اَحْیَانٌ

اَلْحِیْنُ بھی ظرفِ زمان ہے ، طویل اور قلیل مدت دونوں کے لیے استعمال کیا

جاتا ہے۔ اَلْحِیْنُ کی جمع اَحْیَانٌ ہے۔ دیگر استعمالات حسب ذیل ہیں۔

-a اَحْیَانًا = کبھی کبھی ، بعض اوقات

-b اِلٰی حِیْنٍ = ایک عرصے تک

-c حِیْنَمَا = جب۔

سبق نمبر : 139

ظُرُوفِ مَكان Adverbs of Place

1- حَيْثُ (جس جگہ ، جہاں) In the place, where

1- **حَيْثُ** ظُرفِ مَكان ہے، یہ بھی اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اجلس **حَيْثُ** زید "جالس"
مضاف مضاف الیہ (جملہ اسمیہ)
"جہاں زید بیٹھا ہے ، بیٹھ جاؤ۔"

اوپر کے جملے کا مطلب ہے اجلس مَكانِ جلوسِ زید
(اس مثال میں زید "جالس" جملہ اسمیہ ہے)

2- **حَيْثُ** ، مفرد کی طرف بہت کم مضاف ہوتا ہے۔ جیسے :
فَم **حَيْثُ** فَاَم زید
"جہاں زید کھڑا ہے ، تم بھی کھڑے ہو جاؤ۔"

3- قرآن مجید میں ، **حَيْثُ** کے بعد ہمیشہ جملہ فعلیہ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے :

a- ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (القلم: 44)
مضاف مضاف الیہ (جملہ فعلیہ)

"ہم ایسے طریقہ سے ان کو ہدایتِ تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو
خبر بھی نہ ہوگی۔"

-b ﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (الانعام: 124)

مضاف مضاف الیہ (جملہ فعلیہ)

”اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کس طرح لے۔“

-c ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرة: 199)

”پھر جہاں سے سب لوگ پلٹتے ہیں ، وہیں سے تم بھی پلٹو۔“

4- بعض اوقات شرط و جزاء یعنی مجازات کے لیے ، حَيْثُ کے بعد مَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ (البقرة: 144)

”اب جہاں کہیں تم ہو ، اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔“

5- مِنْ حَيْثُ (Where from) اسی سے ، اسی جگہ سے ، اسی بات سے ، کا مفہوم دیتا ہے۔ حَيْثُ بھی مخفف ہے۔

2- تَحْتَ اور فَوْق Under, Upon, Above

1- تَحْتَ اور فَوْق دونوں ظرفِ مکان ہیں۔ تَحْتَ نیچے کے لیے ،

اور فَوْق اوپر کے لیے ، استعمال ہوتا ہے۔

2- تَحْتَ اور فَوْق دونوں ، قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہیں۔

ان کا مضاف الیہ ، محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

جَلَسَ زَيْدٌ **تَحْتَ** وَ صَعِدَ عَمْرُو **فَوْقُ**

اس جملے میں مضاف الیہ الشَّجَرَة محذوف ہے۔ اس کو کھول دیں تو مطلب

ہوگا جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتَ الشَّجَرَة وَ صَعِدَ عَمْرُو فَوْقَ الشَّجَرَة

3- اَيْنَ (کہاں) Where

اَيْنَ ظرفِ مکان ہے ، شرط اور استفہام دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَيْنَ برائے استفہام کی مثالیں

-a اَيْنَ تَذْهَبُ ؟ تو کہاں جاتا ہے ؟

-b ﴿ اَيْنَ الْمَفْرُءُ ؟ ﴾ (القیامہ: 10)

”تو پھر کہاں ہے ، جائے فرار؟“

اَيْنَ برائے شرط کی مثال

(دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

-c اَيْنَ تَجْلِسُ ، اَجْلِسْ

”جہاں آپ بیٹھیں گے ، میں بھی بیٹھوں گا۔“

4- اُنّی (کس طرح ، جب ، جہاں) Where from, How

اُنّی ظرفِ مکان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے۔
(بعض اوقات ، مکان کے لیے بھی ، استعمال ہوتا ہے)

1- اُنّی برائے استفہام کی مثالیں

a- ﴿ اُنّی لَکَ ہَذَا ﴾ (آل عمران: 37)

”(اے مریم!) یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟“

b- اُنّی تَقْعُدُ؟ (تو کہاں بیٹھے گا؟)

2- اُنّی برائے شرط کی مثالیں: (دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

a- اُنّی تَجْلِسُ ، اَجْلِسْ (تو جہاں بیٹھے گا ، میں بھی بیٹھوں گا)

b- اُنّی تَکُنْ ، اَکُنْ (تو جہاں ہوگا ، میں بھی وہاں ہوں گا)

3- اُنّی کَیْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے ، جب کہ یہ فعل کے بعد آئے۔ جیسے:

a- ﴿ فَأَتَوْا حَرٰثَکُمْ اُنّی سِتْمٌ ﴾ (البقرة: 223)

”پس آؤ تم لوگ اپنی کھیتی میں ، جس طرح چاہو۔“

یہاں اُنّی سِتْمٌ کا مطلب ہے ، کَیْفَ سِتْمٌ

b- ﴿ اُنّی یَکُونُ لَی وَاَلَدٌ وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ﴾ (آل عمران: 47)

”مجھے پھر کیسے ہو سکتا ہے؟ جب کہ مجھے کسی آدمی نے چھوا تک نہیں۔“

5- عِنْدَ Near, With

عِنْدَ (پاس) ظرفِ مکان ہے ، قبضہ ، ملکیت اور تصرف ثابت کرتا ہے۔
 (البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ مکانی طور پر بالکل نزدیک ہو ، جیب میں ہو ، مٹھی میں ہو۔)
 جیسے : **الْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ** ”مال زید کے پاس ہے۔“
 عِنْدَ (پاس) کے تین مختلف استعمالات ہیں۔

1- عِنْدَ برائے مکانی قربت

﴿وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ (آل عمران: 37)
 ”وہ (زکریا) حضرت مریم کے پاس ، کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے۔“

2- عِنْدَ برائے معنوی قربت

﴿ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ﴾ (البقرة: 54)
 ”اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک ، تمہاری بہتری ہے۔“

3- عِنْدَ برائے تعظیم شان

﴿بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ (آل عمران: 169)
 ”بلکہ وہ تو زندہ ہیں ، اور اپنے رب کے پاس ، رزق پارہے ہیں۔“

6- لَدَى اور لَدُنْ At, Near

لدى (پاس) اور لَدُنْ (پاس) دونوں ، عِنْدَ کے معنی ہی میں استعمال ہوتے ہیں ، لیکن عِنْدَ میں ، کسی شے کا قبضہ اور ملکیت ہی کافی ہوتی ہے۔ جبکہ لدى اور لَدُنْ دونوں میں ، قبضے اور تصرف کے ساتھ ، مکانی تقرُّب ، یعنی بالکل نزدیک ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

- a اَلْمَالُ لَدَى زَيْدٍ ”مال زید کے پاس حاضر و موجود ہے۔“
(یاد رہے کہ عِنْدَ عام ہوتا ہے اور لدى اور لَدُنْ خاص ہوتے ہیں۔)
- b اَلْكِتَابُ لَدَيْكَ ”کتاب آپ کے پاس ہے۔“
- c زَيْدٌ جَالِسٌ لَدَى بَكْرِ ”زید ، بکر کے پاس ، بیٹھا ہوا ہے۔“
لَدُنْ + نِی = لَدُنِّی = میرے پاس سے .
لَدُنَّا = ہماری طرف سے
- d ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا﴾ (الکھف: 76)
”لجیے ! اب تو میری طرف سے ، آپ کو عذر مل گیا۔“
- e ﴿لِيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّنْ لَّدُنْهُ﴾ (الکھف: 2)
”تاکہ لوگوں کو ، اپنے پاس کے سخت عذاب سے ، خبردار کر دے۔“

-f ﴿ان كُلَّ لَمَّا جَمِيعَ﴾ **لَدَيْنَا** مُحَضَّرُونَ ﴿ (یس: 32)

”ان سب کو ، ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔“

-g ﴿الرَّءِ كِتَابَ﴾ أَحْكَمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ **لَدُنْ** حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿ (ہود: 1)

”ا ل ر - وہ کتاب ہے ، جس کی آیتیں (پہلے) پختہ اور پھر (بعد میں)

مفصل ارشاد ہوئی ہیں ، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے۔“

7- ثُمَّ (وہاں ، وہیں) There

At the same place. At the same time

-1 **ثُمَّ** ظرفِ مکان ہے ، وہاں کا مفہوم دیتا ہے۔

مکانِ بعید کے لیے ، اسم اشارہ کے طور پر بھی ، استعمال ہوتا ہے۔

-2 بعض اوقات **ثُمَّ** ، سبب (Causality) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے :

الْخَمْرُ تَزِيلُ الْعَقْلِ ، وَ **مِنْ ثُمَّ** حُرِّمَتْ فِي الْإِسْلَامِ

”شراب عقل زائل کر دیتی ہے ، اسی لیے تو اسلام میں حرام کی گئی ہے۔“

-a ﴿مُطَاعٍ﴾ **ثُمَّ** آمِينَ ﴿ (التکویر: 21)

”وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ، وہ با اعتماد ہے۔“

-b ﴿فَإِنَّمَا تُولُوا﴾ **فَثُمَّ** وَجْهَ اللَّهِ ﴿ (البقرة: 115)

”جس طرف بھی تم رخ کرو گے ، اُسی طرف ، اللہ کا رخ ہے۔“

سبق نمبر: 140

غیر منصرف اسم کی قسمیں

Partially Declinable Nouns

آپ پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں کہ بعض اسماء ، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

ان اسماء کے آخر میں ، نہ تو زیر آتی ہے ، اور نہ ان پر تنوین۔ مثلاً :

ابراہیمؑ حالت رفع میں **ابراہیمؑ** رہتا ہے۔ اور حالت نصب اور حالت جر

دونوں میں **ابراہیمؑ** ہو جاتا ہے۔ اب ان کی کچھ مزید قسمیں ملاحظہ فرمائیے۔

غیر منصرف اسماء کو ، پانچ (5) بڑی قسموں میں ، تقسیم کیا گیا ہے ، اور ہر

ایک کی پھر مزید قسمیں ہیں :

- 1- اسم علم
- 2- اسم صفت
- 3- اسم مَعْدُول
- 4- منتهی الجموع کے سارے اوزان غیر منصرف ہیں۔
- 5- اسم جمع بِالْفِ وَ هَمْزَةٍ
اور اسم مؤنث بِالْفِ وَ هَمْزَةٍ

سبق نمبر: 141

1- اسمِ عِلْم (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی پہلی قسم ، عِلْم ہے۔ اسمِ عِلْم کئی قسم کا ہوتا ہے۔

یاد رکھیے ، ہر اسمِ عِلْم ، غیر منصرف نہیں ہوتا۔ غیر منصرف اسمائے علم کی قسمیں نیچے دی جا رہی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔

A- عِلْمِ عَجَمی اسمِ عِلْمِ عجمی وہ اسم ہے ، جو اصلاً عربی زبان کا لفظ نہ ہو ، بلکہ عربی زبان میں داخل ہو کر مستعمل ہو گیا ہو۔ جیسے :

ابراہیم ، آدم ، اسمعیل ، یعقوب ، جبرائیل ، میکائیل ، ہاروت ، ماروت ، جہنم ، ابلیس ، فرعون ، قارون ، لاہور ، مدراس ، آلمان (جرمنی) ، داؤد ، لندن ، مگہ ، بگہ ، ایکہ

عِلْم کے غیر منصرف ہونے کے لیے ، دو شرطیں ہیں ، یہ مونث بھی ہو اور

عِلْم بھی۔ شہروں اور بستیوں کے نام بھی غیر منصرف ہیں۔ کیونکہ یہ مونث بھی ہوتے ہیں اور عِلْم بھی۔

انبیاء کے ناموں میں سے ، صرف چار عربی ہیں۔ اور یہ منصرف ہیں۔

1- محمد 2- صالح 3- شعیب 4- ہود

بقیہ انبیاء کے نام غیر عربی (عجمی) ہیں۔ اور غیر منصرف ہیں۔ لیکن ان میں سے دو نام ، جو ”تین حرفی“ ہیں اور ”ساکن العین“ بھی ہیں ، ”منصرف“ ہیں۔

5- نوح 6- لوط (ہود ، غیر عربی ہے لیکن منصرف ہے)

-B عِلْمَ مذکر عاقل بالتاء جس مذکر اسم کے آخر میں ” ة “ ہو : یہ وہ غیر

منصرف اسمائے عِلْم ہیں، جو ہیں تو مذکر، لیکن ان کے آخر میں ” ة “ آتی ہے۔

جیسے : طَلْحَةُ ، اَسَامَةُ ، مُعَاوِيَةُ ، حَمْزَةُ ، عُبَيْدَةُ ،

فُتَيْبَةُ ، عُرْوَةُ ، عِكْرَمَةُ ، حَذِيفَةُ .

ذیل کی مثالوں میں ، منع صرف کے دو اسباب ملاحظہ کیجئے۔

1- عِلْم + تائے تانیث جیسے : طَلْحَةُ

2- عِلْم + تاء تانیث جیسے : بَكَّةُ

3- عِلْم + مُوْثُ (الف مقصورة) جیسے : حُبْلَى (حاملہ عورت)

-C عِلْمَ مؤنث عاقل بالتاء:

جب اسم ، عِلْم بھی ہو ، اور آخر میں ، تائے تانیث بھی ہو۔ جیسے :

خَدِيجَةُ ، عَائِشَةُ ، حَفْصَةُ ، سُمَيَّةُ ، رُقَيْيَةُ ، سَكِينَةُ ،

-D عِلْمَ + مؤنث معنوی:

یہاں اسم کے غیر منصرف ہونے کے لیے ، دو اسباب ہیں۔ ایک یہ کہ عِلْم

ہو۔ دوسرے مؤنث حقیقی ہو (اور تین حروف سے زائد ہوں ، یا پھر ان کا

درمیانی حرف ساکن نہ ہو۔ چنانچہ ہند ، رَعْد ، رِیم منصرف ہیں)۔

جیسے :

زَيْنَبُ ، كَلْثُومُ ، سَعَادُ ، مَرِيَمُ ،

﴿وَإِذْ نَكَّرُ فِي الْكِتَابِ مَرِيَمَ﴾ (مریم: 16)

اور اے نبی ! اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو۔“

-E جب اسم ، عَلِمَ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ، مونث سماعی بھی ہو۔ جیسے : سَقَرُ ،

-F جب اسم ، عَلِمَ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ، آخر میں الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے :

نُعْمَانُ ، عُثْمَانُ ، رِضْوَانُ ، سُلَيْمَانُ ، حُلْوَانُ ،
سَلْمَانُ ، عَدْنَانُ ، رَمَضَانُ ، لُقْمَانُ ، عِمْرَانُ .

تنبیہ : (حَسَّانُ اور عَفَّانُ وغیرہ فَعَّال کے وزن پر مبالغہ ہیں اور منصرف ہیں۔
اس کے برخلاف ، نُعْمَانُ اور عُثْمَانُ وغیرہ فَعْلَانُ کے وزن پر ہیں
اور غیر منصرف ہیں ، ان کا نون ، نونِ زائدہ نہیں ہے ، بلکہ اصلی ہے۔)

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ﴾ (لقمان: 12)

﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ﴾ (آل عمران: 35)

ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اولاً یہ کہ یہ عَلِمَ ہوں
اور ثانیاً یہ کہ ان کا مؤنث فَعْلَانَةُ کے وزن پر نہ ہو۔

-G جب اسم ، عَلِمَ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ، فَعْلُ کے وزن پر بھی ہو۔ جیسے :

زِمْرُ (زُمْرَة کی جمع) ، زُحْلُ (کوکب) ، فُرْحُ ، عَمْرُ ،

مُضَرُّ (ایک قبیلے کا نام) ، قُثْمُ ، هُبْلُ (ایک بت کا نام)

-H عَلِمَ ترکیبی بعض اسماء دو اسموں سے مرکب ہوتے ہیں۔ یہ بھی غیر منصرف

ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے بھی دو اسباب ہیں۔ اولاً یہ عَلَم ہیں اور اس کے علاوہ مرکب بھی ہیں۔ جیسے:

بَعْلُ بَكَّ ، مَعْدِي كَرَبُ ، حَضَرَ مَوْتُ ، أَرْدَشِيرُ ، قَاضِي خَانُ ،

۱۔ عَلَمٌ مُشَابِهٌ بِالْفِعْلِ جب اسم ، عَلَمٌ بھی ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ ،

أَفْعَلُ کا وزن بھی رکھتا ہو۔ أَفْعَلُ دراصل صفت أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ کا وزن ہے

جیسے: أَفْعَلُ کے وزن پر: أَحْمَدُ ، أَحْسَنُ

﴿مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ﴾ (الصف: 6)

فعل کے وزن پر اسماء

۲۔ اسم غیر منصرف ہوتا ہے ، جب وہ ، عَلَمٌ بھی ہو ، اور فعل مضارع کے وزن پر بھی ہو:

بعض لفظ فعل ہوتے ہیں ، لیکن اسم کے طور پر ، استعمال ہوتے ہیں۔ اگر

عَلَمٌ ، فعل کے وزن پر ہو اور اس سے پہلے کوئی علامت مضارع (ا، ن، ی، ت)

پائی جائے ، تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ ، اس کے

آخر میں ة نہ آئے۔ جیسے:

يَزِيدُ ، تَغْلِبُ (قبیلے کا نام) ، يَشْكُرُ ، يَعْلِي ، أَشْهَبُ ،

۳۔ اسم غیر منصرف ہوتا ہے ، جب وہ عَلَمٌ بھی ہو ، اور فعل ماضی کے

وزن پر بھی ہو۔

جیسے: شَمَّرَ ایک آدمی کا نام ہے۔ (لفظی مطلب = تیز گزرا) ،

سبق نمبر : 142

اسم صِفَت (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی دوسری قسم اسم صفت ہے۔ اسم صفت کے مختلف اوزان آپ حصہ اول (سبق نمبر 58) میں پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے صرف مندرجہ ذیل چار (4) قسمیں ہی غیر منصرف ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے، شرط یہ ہے کہ یہ لفظ، اسی وصفی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

A- اسم صفت مذکر ”فَعْلَانُ“ کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو اور الف نون زائد بھی ہوں۔

جیسے: جَوْعَانُ، عَطْشَانُ، غَضْبَانُ، فَرَحَانُ، تَعَبَانُ، ظَمَانُ، حَزْنَانُ، شُكْرَانُ، رَيَّانُ (سیراب)، شَبَعَانُ (شکم سیر)، مَلَانُ (بھرا ہوا) ﴿وَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (الاعراف: 150)

B- اسم صفت مؤنث ”فَعْلَى“ کے وزن پر: (فَعْلَانُ کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔ وہ صفت

بھی ہو اور ”فَعْلَى“ کے وزن پر بھی ہو، جو دراصل فَعْلَانُ کا مونث ہے۔

جیسے جَوْعَى، غَضْبَى، عَطْشَى، فَرَحَى، تَعْبَى، سَكْرَى، ظَمَأَى وغیرہ۔

C- اسم صفت مذکر ”أَفْعَلُ“ کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + ”أَفْعَلُ“ کے وزن پر بھی ہو۔ جیسے:

أَبْيَضُ ، أَصْفَرُ ، أَسْوَدُ ، أَفْضَلُ ، أَشْرَفُ ، أَحْمَرُ

1- ﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (بنی اسرائیل: 53)

”اور اے نبی ! میرے (مومن) بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا

کریں ، جو بہترین ہو۔“

2- ﴿هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ﴾ (ہود: 78)

”یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں۔“

D- اسم صفت مؤنث ”فَعْلَاءُ“ کے وزن پر: (”أَفْعَلُ“ کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + ”فَعْلَاءُ“ کے وزن پر بھی ہو، جو دراصل أَفْعَلُ کا مونث ہے۔

جیسے: بَيْضَاءُ (أَبْيَضُ کا مونث) ، صَفْرَاءُ ، سَوْدَاءُ ،

حُمْرَاءُ ، صَحْرَاءُ ،

متفرق مثالیں

a- عَاشُورَاءُ (دسواں دن) ،

b- حُسْنَاءُ (صفت بھی ہے + مونث بالف ممدودہ بھی ہے۔)

c- حُسْنَى (صفت بھی ہے + فُعْلَى کے وزن پر ، مونث بالف مقصورہ بھی ہے۔)

سبق نمبر : 143

اسمِ مَعْدُول (غیر منصرف)

The Modified Noun

غیر منصرف اسماء کی تیسری قسم ، ”معدول“ کہلاتی ہے۔ اسے معدول اس لیے کہتے ہیں کہ یہ معدول الفاظ ، اپنی اصل سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے ، کہ معدول لفظ کا اصل مادہ ، باقی رہے۔ جیسے :
عُمَرُ ، دراصل عامِرُ ہے۔

عُمَرُ کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں : عِلْم + وزن فُعْلُ (معدول) اسمائے معدولہ کی چار (4) قسمیں ہیں۔

A- فُعَالُ کے وزن پر مَعْدُول (Deviated, Modified)

فُعَالُ کے وزن پر ، آنے والے اسمائے اعداد بھی ، جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں ، غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

أَحَادُ ، دراصل وَاحِدٌ وَاحِدٌ (ایک ایک) ہے۔
اور عَشَارُ دراصل عَشْرٌ عَشْرٌ (دس دس) ہے۔
اس کی دوسری مثالیں یہ ہیں۔

أَحَادُ ، ثَنَاءُ ، ثَلَاثُ ، رُبَاعُ ، خُمَاسُ ، سُدَاسُ ، عَشَارُ

B- مَفْعُلُ کے وزن پر معدول

مَفْعُلُ کے وزن پر ، آنے والے اسمائے اعداد بھی ، (فَعَالُ کی طرح) جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں ، غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

جیسے : **مَوْحِدٌ** ، **مَثْنِي** ، **مَثَلْتُ** ، **مَخْمَسٌ** ، **مَعَشَرٌ** ،

ان اسمائے اعداد کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں۔

یہ اسماء وصف بھی ہیں اور مَفْعُلُ کے وزن پر ، معدول بھی ہیں۔ جیسے :

﴿جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مَّثْنِي وَثُلُثَ وَرَبَاعٍ﴾ (فاطر: 1)

”اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو

اور تین تین اور چار چار بازو ہیں۔“

C- معدول آخر

لفظ آخر بھی ، غیر منصرف ہے ، معدول ہے ، یہ لفظ دراصل ، **الْآخِرُ** ،

یا **آخِرُ مِنْ** تھا ، جو معدول ہو کر ، **أَخِرُ** رہ گیا۔

آخر (دوسرا) کی مؤنث آخری (دوسری) ہے اور آخری کی جمع آخر ہے۔

أَخِرُ ، **فَعْلُ** کے وزن پر ، اسم معدول ہے اور غیر منصرف ہے۔ جیسے :

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخِرٍ﴾ (البقرة: 185)

”اور جو مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے دنوں میں ، روزوں کی تعداد مکمل کرے۔“

اسی طرح **مُضَرٌ** ، **زَفَرٌ** ، **عُمَرُ** ، **سَحَرُ** بھی اسی طرح معدول ہیں۔

عُمَرُ دراصل **عَامِرٌ** تھا۔ اور **زَفَرُ** دراصل **زَافِرٌ** تھا۔

-D چار الفاظ اور ہیں ، جو معدول ہیں۔ جُمُع ، کُتِع ، بُتِع ، بُصِع

-a یہ چار الفاظ ، اَفْعَل کے وزن پر بھی آتے ہیں :

جیسے : اَجْمَع ، اَكْتَع ، اَبْتَع اور اَبْصَع

-b ان چار الفاظ کی تانیث ، فَعْلَاء کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

جَمَعَاء ، كَتَعَاء ، بَتَعَاء اور بَصَعَاء (نیچے چارٹ دیکھئے)

-c فَعْلَاء کی جمع مؤنث ، قاعدے کے مطابق ، فَعَالِي ، یا ، فعلاوات

یا فُعَل کے وزن پر آنی چاہیے۔ لیکن معدول ہو کر ”فُعَل“ کے وزن پر

غیر منصرف آتی ہے۔ جیسے :

جُمُع ، کُتِع ، بُتِع ، بُصِع

مذکر	مؤنث	جمع مؤنث	جمع مذکر
اَجْمَعُ	جَمَعَاءُ	جُمُعُ	اَجْمَعُونَ
اَكْتَعُ	كَتَعَاءُ	كُتِعُ	اَكْتَعُونَ
اَبْتَعُ	بَتَعَاءُ	بَتِعُ	اَبْتَعُونَ
اَبْصَعُ	بَصَعَاءُ	بُصِعُ	اَبْصَعُونَ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

-a رَابِتُ إِخْوَانِكَ جُمْعُ كُتْعُ

”میں نے آپ کے بھائیوں کو اکٹھا دیکھا۔“

كُتْعُ ، كُتْعَاءُ کی جمع ہے۔

كُتْعُ ، جُمْعُ کی تابع ہوتی ہے۔ بغیر جُمْعُ کے تنها استعمال نہیں ہوتی۔

-b جَاءُوا كُلُّهُمْ ابْتَعُونُ

”وہ سب کے سب آئے۔“

ابْتَعُونُ بھی تاکید کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔

-c أَخَذْتُ حَقِّي أَجْمَعُ أَبْصَعُ

”میں نے اپنے تمام حقوق حاصل کر لیے۔“



اسم معدول کی دو قسمیں

عدل (اسم معدول) کی دو قسمیں ہیں۔ عدل حقیقی اور عدل تقدیری :

عدل حقیقی (واقعی)	عدل تقدیری (فرضی)
جیسے : ثَلَاثُ ، رَبَاعُ	جیسے : عُمَرُ اور زُفَرُ
1- عدل حقیقی وَصَف ہوتا ہے۔	1- عدل تقدیری عَلَم ہوتا ہے۔
2- عدل حقیقی معدول بھی ہوتا ہے۔ اور معدول کا قرینہ بھی ملتا ہے۔	2- عدل تقدیری کا قرینہ نہیں ہوتا۔ یہ محض فرض کر لیا گیا ہے۔
جیسے : ثَلَاثُ کا مطلب ہے ، ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ (تین تین) یہاں ، عدل کا قرینہ موجود ہے۔	جیسے : عُمَرُ اور زُفَرُ کی اصل ، عَامِرُ اور زَافِرُ ہیں ، یہ ایک مفروضہ ہے۔

نوٹ :

کسی اسم میں ، عَلَمِیت اور وَصِفِیت بیک وقت جمع نہیں ہو سکتیں۔ جیسے : حَامِدٌ ، وَصَف ہے۔ اسم فاعل ہے۔ لیکن اگر یہ لفظ حَامِدٌ ، کسی کا نام رکھ دیا جائے تو عَلَم ہو جائے گا اور وَصَف باقی نہیں رہے گا۔



سبق نمبر: 144

مُنْتَهَى الْجُمُوع کے غیر منصرف اوزان

غیر منصرف اسماء کی چوتھی قسم ، منتهی الجموع کے دو اوزان ہیں۔
 منتهی الجموع (The Ultimate Plural) ، انتہائی جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔ ان کی مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی۔

حصہ اول میں ، آپ جمع مکسر کے مختلف اوزان پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے
 فَعَالِلُ (مَفَاعِلُ ، أَفَاعِلُ ، فَوَاعِلُ) اور فَعَالِلُ (أَفَاعِلُ ، فَوَاعِلُ ، مَفَاعِلُ) کے
 وزن پر آنے والے اسماء ، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

یہ مُنْتَهَى الْجُمُوع کے اوزان ہیں ، لیکن ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے
 صرف ایک شرط ہے ، ان کے آخر میں ” ة “ نہ ہو۔ جیسے
 تَلْمِیذ کی جمع تَلَامِیذ ہے اور یہ غیر منصرف ہے۔ لیکن تَلَامِذۃ کے آخر
 میں ” ة “ ہے ، اس لیے یہ منصرف ہوگا۔

یاد رہے کہ منتهی الجموع کے اوزان ، صرف ایک سبب سے ، غیر منصرف
 ہوتے ہیں۔

A- فَعَالِلُ کمر وزن پر غیر منصرف منتهی الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ پانچ حرفی الفاظ ہیں ، ان کا تیسرا حرف ،
 الف ہے ، الف کے بعد ، دو حروف ہیں۔ جیسے :

مَفَاعِلُ : مَدَارِسُ ، مَسَاجِدُ ، مَقَابِرُ ، مَقَامِعُ ، مَنَابِرُ ،

فَعَالِلُ : دَرَاهِمُ ، عَسَاكِرُ ، فَعَالِلُ : حَدَائِقُ ، مَسَائِلُ ،

أَفَائِلُ : أَسَاوِرُ ، فَوَاعِلُ : قَوَاعِدُ ، صَوَاعِقُ ،

﴿ وَ مَسَاجِدُ ﴾ يُذَكِّرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿ (الحج: 40)

”اور مسجدیں ، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے۔“

B- فَعَالِلُ کے وزن پر غیر منصرف منتهی الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ چھ حرفی الفاظ ہیں ، ان کا تیسرا حرف الف ہے ، الف کے بعد تین حروف ہیں ، اور آخری تین حروف کا درمیانی حرف ساکن ہے۔ جیسے :

مَفَاعِلُ : مَصَابِيحُ ، مَحَارِبُ ، مَسَاكِينُ ،
فَعَالِلُ : تَلَامِيذُ ، تَمَائِلُ ، قَنَادِيلُ ، سَرَابِيلُ ،
فَوَاعِلُ : قَوَارِيخُ ، قَوَارِيرُ ،

a- ﴿ وَ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴾ (الفيل: 3)

”اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے۔“

b- ﴿ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ﴾ (الملك: 5)

”ہم نے یقیناً تمہارے قریب کے آسمان کو، عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔“

C- فَعَالِلُ اور فَعَالِلُ کے وزن پر غیر منصرف مفرد الفاظ

بعض الفاظ ، جمع نہیں ہیں ، بلکہ مفرد ہیں ، لیکن فَعَالِلُ اور فَعَالِلُ کے وزن پر آتے ہیں ، اس لیے یہ بھی غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

طَمَاظِمُ (نٹار) ، بَطَاطَسُ (آلو) ، طَبَاشِيرُ (چلک) ، سَرَاوِيلُ (شلوار)

(دروس اللغة العربية)

سبق نمبر : 145

اسم جمع غیر منصرف بِالْفِ وَ هَمْزَةٍ
اور اسم مؤنث غیر منصرف بِالْفِ وَ هَمْزَةٍ

غیر منصرف اسماء کی پانچویں قسم ، وہ اسماء ہیں ، جن کے آخر میں ، الف اور ہمزہ زائد ہوتا ہے۔ یہ الف ممدودہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور الف مقصورہ بھی۔ یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ جمع ہونے کی صورت میں ، یا تانیث کی صورت میں۔
ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے ، دو شرطیں ہیں۔
-a اولاً یہ کہ جمع ہو اور ثانیاً یہ کہ الف ہمزہ زائد بھی ہو۔
-b اسی طرح اولاً یہ کہ مؤنث ہو اور ثانیاً یہ کہ الف ہمزہ زائد بھی ہو۔
دونوں صورتوں میں اسم غیر منصرف ہوتا ہے۔

اسم جمع غیر منصرف

A- اسم جمع الف ممدودہ

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ جمع بھی ہیں ، اور ان کے آخر میں ، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے :

جُنَاء ، رُفَقَاء ، سِیْنَاء ، اَغْنِيَاء ، فُقَرَاء ،

عُلَمَاء ، وُزَرَاء ، عَفَرَاء ، صَحْرَاء

B- اسم جمع الف مقصورہ

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ جمع بھی ہیں۔ اور ان کے آخر میں ، الف مقصورہ بھی ہے۔ جیسے :

کُنَالِی (کُنَالُنْ کی جمع) ، حِیَارِی (حِیَار کی جمع) ،
سُکَارِی (سُکَرَان کی جمع) ۔

اسم مؤنث غیر منصرف

C- اسم مؤنث الف ممدودہ

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ مؤنث بھی ہیں ، اور ان کے آخر میں ، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے :

حَمْرَاء (أَحْمَر کا مؤنث) ، حَضْرَاء (أَخْضَر کا مؤنث) ،
زَرْقَاء (أَزْرَق کا مؤنث) ، صَفْرَاء (أَصْفَر کا مؤنث) ،

(البقرة: 69)

﴿ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ ﴾

D- اسم مؤنث الف مقصورہ

درج ذیل اسماء ، غیر منصرف ہیں۔

یہ مؤنث بھی ہیں اور ان کے آخر میں ، الف مقصورہ بھی ہے۔ جیسے :

نُعْمِی ، غَضْبِی ، حِیَارِی ، مَرَضِی ، حَبْلِی

اسم غیر منصرف میں استثناء

”غیر منصرف“ اسم ، چار صورتوں میں ”منصرف“ ہو جاتا ہے۔

1- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب اس پر ”ال“ لگ جائے۔ جیسے :

﴿وَلَا تُبَاسِرُوهُمْ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (البقرة: 187)

”اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو ، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔“

(یہاں الْمَسَاجِدِ مجرور ہے ، غیر منصرف ہے ، اصولاً اس پر زیر نہیں آتا

چاہیے۔ لیکن چونکہ اس پر ال لگ گیا ہے اس لیے منصرف ہو گیا ہے۔)

2- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب وہ مضاف ہو جائے۔ جیسے :

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التین: 4)

”ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔“

اس مثال میں أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ، مرکب اضافی ہے اور أَحْسَنِ مضاف ہے۔

أَحْسَنِ اگرچہ أَفْعَلُ کے وزن پر ہے اور اس کو غیر منصرف ہونا چاہیے ، لیکن آپ دیکھتے

ہیں کہ حالت جر میں ہونے کی وجہ سے ، نون پر زیر نہیں ہے ، بلکہ زیر آگئی ہے۔

(یہ غیر منصرف اسم ، مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

3- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب نکرہ کے طور پر استعمال ہو۔

رَأَيْتُ عُثْمَانَ ”میں نے ، کسی ایک عثمان کو دیکھا۔“

(یہاں عُثْمَانُ غیر منصرف ہونے کے باوجود ، تنوین کے ساتھ آیا ہے۔

اس لیے کہ یہاں یہ عَلَم نہیں ہے ، معرفہ نہیں ہے ، بلکہ نکرہ ہے۔)

4- غیر منصرف ، منصرف ہو جاتا ہے ، جب شعری ضرورت ہو۔ جیسے :

وَكَاسٍ قَدْ شَرِبْتَ **بِعَلْ بَكَ** (عمرو بن کلثوم)

(یہاں **بِعَلْ بَكَ** غیر منصرف ہے ، لیکن شاعر عمرو بن کلثوم نے ،

ضرورت شعری کے تحت ، اس کو تثنیہ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔)

کچھ اور مثالیں

a- ﴿ أَلَيْسَ اللَّهُ **بَاحْكَمَ** الْحَاكِمِينَ ﴾ (التین : 8)

”کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟“

(اس مثال میں بھی **أَحْكَمُ** ، **أَفْعُلُ** کے وزن پر ہے۔ لیکن مضاف ہونے کی وجہ

سے منصرف ہو گیا ہے۔ **أَحْكَمُ** کی میم کے نیچے زیر آگئی ہے۔)

b- ﴿ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ **الصَّوَاعِقِ** ﴾ (البقرة: 19)

”یہ منافق لوگ ، جھلی کے کڑا کے سن کر (اپنی جانوں کے خوف سے) اپنے

کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔“

(اس مثال میں بھی ، **صَوَاعِقُ** ، **فَوَاعِلُ** کے وزن پر ہے۔ **مُنْتَهَى الْجُمُوعِ** ہے

، لیکن اس سے پہلے ال آجانے کی وجہ سے ، **صَوَاعِقُ** منصرف ہو گیا ہے۔ **الصَّوَاعِقِ** کی

قاف کے نیچے زیر آگئی ہے۔)

غیر منصرف اسماء کی اعرابی حالتیں - ایک نظر میں

جر	نصب	رفع	غیر منصرف کی قسم اور اس کے اسباب
دو (2) اسباب سے غیر منصرف			
ابراہیم	ابراہیم	ابراہیم	1- علم + عجمی
معاویۃ	معاویۃ	معاویۃ	علم + مذکر عاقل بالتاء
عائشۃ	عائشۃ	عائشۃ	علم + مؤنث عاقل بالتاء
عثمان	عثمان	عثمان	علم + بالف و نون
عمر	عمر	عمر	علم + فَعْلُ کے وزن پر
حَضَرَمَوْتُ	حَضَرَمَوْتُ	حَضَرَمَوْتُ	علم + ترکیب
أَحْسَنَ	أَحْسَنَ	أَحْسَنُ	صفت + مشابہ بفعل
يَزِيدَ	يَزِيدَ	يَزِيدُ	علم + فعل مضارع
شَمْرُ	شَمْرُ	شَمْرُ	علم + فعل ماضی
أَحْمَدَ	أَحْمَدَ	أَحْمَدُ	علم + أَفْعَلُ کا وزن
الْأَحْسَنَ	الْأَحْسَنَ	الْأَحْسَنُ	الف لام کے ساتھ استثناء
أَحْكَمُ الْهَاجِمِينَ	أَحْكَمُ الْهَاجِمِينَ	أَحْكَمُ الْهَاجِمِينَ	مضاف کی حالت میں استثناء
غَضَبَانَ	غَضَبَانَ	غَضَبَانُ	2- صفت + الف نون زائد (وزن فَعْلَانُ)
أَسْوَدَ	أَسْوَدَ	أَسْوَدُ	اسم صفت + مذکر
سَوْدَاءَ	سَوْدَاءَ	سَوْدَاءُ	اسم صفت + مؤنث

دو (2) اسباب سے غیر منصرف

عُشَارُ	عُشَارُ	عُشَارُ	3- وصف معدول + فَعَالُ
مَعْشَرُ	مَعْشَرُ	مَعْشَرُ	وصف معدول + مَفْعَلُ
أُخَرُ	أُخَرُ	أُخَرُ	وصف معدول + فَعْلُ

صرف ایک سبب سے غیر منصرف

مَسَاجِدُ	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدُ	4- منتهی الجموع. مَفَاعِلُ
مَصَابِيحُ	مَصَابِيحُ	مَصَابِيحُ	منتهی الجموع. مَفَاعِلُ

صرف ایک سبب سے غیر منصرف

فُقَرَاءُ	فُقَرَاءُ	فُقَرَاءُ	5- جمع بالف و همزہ
كُسَالَى	كُسَالَى	كُسَالَى	جمع (مقصورہ)
حَمَرَاءُ	حَمَرَاءُ	حَمَرَاءُ	مؤنث بالف و همزہ
حُبْلَى	حُبْلَى	حُبْلَى	مؤنث (مقصورہ)

جب غیر منصرف اسم ، منصرف ہو جاتا ہے

الْمَسَاجِدُ	الْمَسَاجِدُ	الْمَسَاجِدُ	ان کے ساتھ
أَحْسَنُ تَقْوِيمٍ	أَحْسَنُ تَقْوِيمٍ	أَحْسَنُ تَقْوِيمٍ	مضاف کے ساتھ
حَسَّانُ	حَسَّانُ	حَسَّانُ	استعمالِ نکرہ میں
بَعْلُ بَكٍّ	بَعْلُ بَكٍّ	بَعْلُ بَكٍّ	ضرورتِ شعری پر

اسم غیر منصرف کی قرآنی مثالیں

- 1- ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ﴾ (التوبة: 25)
 ”اللہ (اس سے پہلے) بہت سے مواقع پر ، تمہاری مدد کر چکا ہے۔“
 (یہاں مَوَاطِنَ ، منتهی الجموع مفاعِلُ کے وزن پر ہے)
- 2- ﴿وَمَسَاكِينَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ﴾ (التوبة: 72)
 ”اور پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی ، سدا بہار باغوں میں۔“
 (یہاں مَسَاكِينَ ، منتهی الجموع مفاعِلُ کے وزن پر ہے)
- 3- ﴿وَجَعَلَ لَهَا رِوَاسِي﴾ (النمل: 61)
 ”اور اس میں ، (پھاڑوں کی) میٹھیں گاڑ دیں۔“
 (یہاں رِوَاسِي ، منتهی الجموع فَوَاعِلُ کے وزن پر ہے)
- 4- ﴿عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ﴾ (المطففين: 35)
 ”مسندوں پر بیٹھے ہوئے ، ان کا حال دیکھ رہے ہیں۔“
 (یہاں الْأَرَائِكِ ، منتهی الجموع فَعَالِلُ کے وزن پر ہے ،
 لیکن اَل کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)
- 5- ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ﴾ (الملك: 5)
 ”ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔“
 (یہاں بِمَصَابِيحَ ، منتهی الجموع مَفَاعِلُ کے وزن پر مجرور ہے۔)

6- ﴿وَجَعَلْنَا هَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ﴾ (الملک: 5)

”اور انہیں ، شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔“

(یہاں لِلشَّيَاطِينِ ، منتهی الجموع فَعَالِلُ کے وزن پر مجرور ہے ، لیکن اَلْ کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

6- ﴿مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ﴾ (الانبیاء: 52)

”یہ مورتیاں کیسی ہیں؟ جن کے تم لوگ ، گرویدہ ہو رہے ہو۔“

(یہاں التَّمَاثِيلُ ، منتهی الجموع فَعَالِلُ کے وزن پر ہے۔)

7- ﴿وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ﴾ (الملک: 6)

”جن لوگوں نے ، اپنے رب سے کفر کیا ہے ، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔“

(یہاں جَهَنَّمَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے ، علم ہے + مونث سماعی ہے)

8- ﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ

وَكُاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ﴾ (الواقعة: 17)

”ان کی مجلسوں میں ، ابدی لڑکے ، شراب چشمہ جاری سے لبریز پیالے اور کنثر اور

ساغر لیے ، دوڑتے پھرتے ہوں گے۔“

(یہاں أَبَارِيقَ ، منتهی الجموع فَعَالِلُ کے وزن پر ہے۔)

9- ﴿وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ﴾ (الفیل: 3)

”اور ان پر ، پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے۔“

(یہاں أَبَابِيلَ ، منتهی الجموع فَعَالِلُ کے وزن پر ہے۔)

10- ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۚ فِرْعَوْنٌ وَ ثَمُودُ﴾ (البروج: 17-18)

”کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ فرعون اور ثمود کے (لشکروں کی)۔“

(یہاں فِرْعَوْنُ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

11- ﴿وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ﴾ (مریم: 54)

”اور اس کتاب میں ، اسماعیل کا ذکر کرو۔“

(یہاں إِسْمَاعِيلُ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

(یوسف: 58)

12- ﴿وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ﴾

”اور یوسف کے بھائی (مصر) آئے۔“

(یہاں يُوسُفُ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

13- ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ (البقرة: 185)

”رمضان ، وہ مہینہ ہے ، جس میں قرآن نازل کیا گیا۔“

(یہاں رَمَضَانَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ

کے ساتھ ہے ، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

14- ﴿وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَ نُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ أَيُّوبَ وَ يُونُسَ وَ مُوسَى

(الانعام: 84)

وَ هَارُونَ وَ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

پھر ہم نے ، ابراہیم کو ، اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد دی ، اور ہر ایک کو راہ

راست دکھائی (وہی راہ راست جو) اس سے پہلے نوح کو دکھائی تھی اور اسی کی نسل

سے ہم نے داؤد ، سلیمان ، ایوب ، یوسف ، موسیٰ اور ہارون کو ہدایت

عُثی۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔ (84)

وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيسٰى وَ الْيَاسَّ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(الانعام: 85)

(اسی کی اولاد سے) زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاسؑ کو (راہِ یاب کیا)۔ ہر ایک ان میں سے صالح تھا۔ (85)

وَ اِسْمَاعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًا وَ كَلَّاۤءُ فَضَّلْنَا عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ ۝

(الانعام: 86)

اسی کے خاندان میں، اسماعیلؑ، الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو راستہ دکھایا، اور ان میں سے ہر ایک کو، ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ (86)

15- ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ﴾ (لقمن: 12)

”اور ہم نے، لقمان کو حکمت عطا کی تھی۔“

(یہاں لُقْمَانُ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔)

16- ﴿اِذْ قَالَتْ اِمْرَاۤءُ عِمْرَانَ﴾ (آل عمران: 35)

”جب عمران کی عورت، کہہ رہی تھی۔“

(یہاں عِمْرَانُ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم عجمی ہے + الف نون زائدہ ہے، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

17- ﴿وَ اِذْ قَالَ عِيسٰى ابْنُ مَرْیَمَ﴾ (الصف: 6)

”اور یاد کرو! عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی وہ بات، جو انہوں نے کہی تھی۔“

(یہاں مَرِيْمَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے ، علم ہے + مونث حقیقی ہے ، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

18- ﴿إِنَّهَا بَقْرَةٌ﴾ **صَفْرَاءُ** ﴿البقرة: 69﴾

”یہ زرد رنگ کی گائے ہے۔“

(یہاں صَفْرَاءُ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے ، صفت ہے + الف ممدودہ زائدہ کے ساتھ ہے۔)

19- ﴿فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنً وَ ثُلَاثَ وَ رُبَاعً﴾ (النساء: 3)

”جو عورتیں تم کو پسند آئیں ، ان میں سے دو دو ، تین تین ، چار چار نکاح کر لو۔“

(یہاں مَثْنً وَ ثُلَاثَ وَ رُبَاعً ، دو اسباب سے غیر منصرف ہیں ، تینوں صفتِ معدول ہیں + پہلا مَفْعَلُ کے وزن پر ، دوسرا اور تیسرا فُعَالُ کے وزن پر ہے۔)

20- ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا

أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مَثْنً وَ ثُلَاثَ وَ رُبَاعً﴾ (فاطر: 1)

”تعریف اللہ کے لیے ہے ، جو آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا ، اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے ، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو ، تین تین اور چار چار بازو ہیں۔“

21- ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّ نُبْدِلَكُمْ تَسْؤَكُمْ﴾ (المائدة: 101)

”ایسی باتیں نہ پوچھا کرو ! جو تم پر ظاہر کردی جائیں ، تو تمہیں ناگوار ہوں۔“

(شیء کی جمع ، ہمزہ اصلہ ہے لیکن بطور استثناء غیر منصرف ہے۔)

22- ﴿إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَابْنَاكُمْ﴾ (النجم: 23)

”در اصل یہ کچھ بھی نہیں ہیں ، مگر بس چند نام ! جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ، رکھ لئے ہیں۔“

(اسماء اسم کی جمع ہے۔ (مادہ س م و) اس کا ہمزہ زائدہ نہیں ہے ، اس لیے یہاں اسماء پر تنوین آئی ہے ، یہ منصرف ہے۔)

23- ﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (الاعراف: 150)

”اور جب موسیٰ ، غصے اور رنج کی حالت میں ، اپنی قوم کی طرف پلٹے۔“
(یہاں غَضْبَانَ ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے ، فَعْلَانُ کے وزن پر صفت ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔)

24- ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرٍ﴾ (البقرة: 185)

”تو وہ دوسرے دنوں میں ، اتنی ہی تعداد پوری کر لے۔“
(یہاں أُخَرُ ، کے دو اسباب ہیں ، معدول ہے + فَعْلُ کے وزن پر ہے۔)

25- ﴿وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ ۚ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ (يوسف: 99)

”اور کہا : تم سب ملک مصر چلو ، اللہ نے چاہا تو امن چین سے رہو گے۔“

26- ﴿اهْبِطُوا مِصْرًا ۚ فَإِنَّ لَكُمْ فَمَا سَأَلْتُمْ﴾ (البقرة: 61)

”کسی شہری آبادی میں جا رہو ، جو کچھ تم مانگتے ہو ، وہاں مل جائے گا۔“
(اوپر کی دو مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلی مثال میں ملک مصر مراد ہے ، اس لیے یہ غیر منصرف استعمال ہوا ہے۔ دوسری مثال میں ، کوئی شہر مراد ہے ، اس لیے اس پر تنوین آئی ہے اور یہ منصرف ہے۔)

خلاصہ اسم غیر منصرف

اسمائے غیر منصرف ، ایک علت کی وجہ سے ، غیر منصرف ہوتے ہیں ، یا پھر دو علتوں کی وجہ سے۔ یہاں خلاصے میں ان کی ایک ایک مثال پر غور فرمائیے۔

ایک علت کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

- 1- الف تانیث مقصورة کے سبب: جیسے : فُرَادِی
- 2- الف تانیث مملوۃ کے سبب: جیسے : سِیْنَاء
- 3- جمع مکسر میں سے ، مُنتَهٰی الْجُمُوع کے سبب:

a- جن کا تیسرا حرف الف ہو ، اس کے بعد دو اور حروف ہوں۔

جیسے : فَعَالِلُ : حَدَائِقُ ، صَوَاعِقُ ، مَسَاجِدُ ، مَدَارِسُ

b- جن کا تیسرا حرف الف ہو ، اس کے بعد تین اور حروف ہوں۔

اور آخری تین حروف میں ، تین کا درمیانی ساکن ہو۔

جیسے : فَعَالِلُ : مَحَارِبُ ، تَمَائِلُ ، مَصَابِيحُ

دو علتوں کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

دو علتوں کے سبب ، غیر منصرف اسماء کی قسمیں درج ذیل ہیں :

- 1- جب اسم ، تائے تانیث کے ساتھ ہو ، اور دوسری علت علم (مونث عاقل یا مذکر عاقل) ہو۔ جیسے :

طَلْحَةُ

عَائِشَةُ

بَكَّةُ

تائے تانیث + علم تائے تانیث + مونث عاقل تائے تانیث + مذکر عاقل

2- جب اسم ، فعل کے وزن پر ہو ، اور عِلْم یا صِفَت ، دوسری عِلَّت ہو۔

جیسے : يَزِيدُ أَحْمَدُ أَجْسَنُ
علم + وزن فعل علم + وزن فعل صفت + وزن فعل

3- جب اسم ، عِلْم ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلَّت عجمی بھی ہو۔ جیسے :

اسْحَقُ يَعْقُوبُ
علم + عجمی علم + عجمی

4- جب اسم ، عِلْم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلَّت الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے :

عِثْمَانُ سَلْمَانُ
عِلْم + الف نون زائد عِلْم + الف نون زائد

5- جب اسم ، عِلْم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلَّت مرکب بھی ہو۔ جیسے :

قَاضِي خَان سَيْبَ وَيْه
عِلْم + ترکیب عِلْم + ترکیب

6- جب اسم ، عِلْم بھی ہو ، اور دوسری عِلَّت ، فُعْلُ کا وزن ہو۔ جیسے :

عُمَرُ زُقَرُ
علم + وزن فُعْل علم + وزن فُعْل

7- جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو ، اور دوسری علت فَعَالُ کا وزن ہو۔ جیسے :

ثَلَاثُ

رُبَاعُ

صِفَت + وَزْنِ فَعَالُ

صِفَت + وَزْنِ فَعَالُ

8- جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو ، اور دوسری علت مَفْعَلُ کا وزن ہو۔ جیسے :

مِخْمَسُ

مَثَلُ

مَثْنِ

صِفَت + وَزْنِ مَفْعَلُ

صِفَت + وَزْنِ مَفْعَلُ

صِفَت + وَزْنِ مَفْعَلُ



اقسام خمسہ ، غیر منصرف

یہاں خلاصہ میں مولانا حمید الدین فراہی کے منظوم قواعد تحفۃ الاعراب کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔ اسے زبانی یاد کر لیجئے۔

جب ہو بیگانہ ، جس طرح سَنْجَر	اولاً غیر منصرف ہے علم
یا مؤنث ہو جس طرح سے سَقَر	یا کہ آخر میں ة ہو جوں طَلْحَة
یا بوزن فَعْل ہو ، جیسے عَمَر	یا ہو آخر میں ء ان ، جوں عُثْمَان
یا ہو دراصل فِعْل ، جوں شَمَر	یا کہ مَعْدِيكِرَب سی ہو ترکیب
اور مؤنث ہو وزن فَعْلٰی پر فَعْلٰی	ثانیاً وصف جبکہ ہو فَعْلَان
مثلاً أَحْمَد ، أَسْوَد و أَحْمَر	یا ہو أَفْعَل کہ اصل میں ہو صِفَت
یا كُنْع اور بُتْع ، بُصْع و سَحَر	ثالثاً عدل جوں أُخِر و جُمُع
اور مَوْحَد سے یوں ہی تا مَعَشَر	اور أحاد سے یوں ہی تا عُشَار
ان کے آخر میں ة نہ آئے اگر	رابعاً مُنْتَهٰی الجُمُوع کے وزن
اور عَسَاكِر جماعتِ عَسْكَر	جوں قَوَارِیْر جَمْع قَارُورَة
الف و همزہ دونوں آئیں نظر	خامساً جب زیادہ آخر میں
یا ہو أَل ان پہ یا ہو وزن أَلْهَر	<u>منصرف</u> ہوں گے سب یہ جب ہوں مضاف



سبق نمبر: 146

توابع "Followers"

- 1- تابع وہ لفظ ہے ، جو اپنے سائق یعنی متبوع کی پیروی کرے۔ اعراب کے لحاظ سے ، تابع کا اعراب بھی ، وہی ہوتا ہے ، جو متبوع کا ہوتا ہے۔
- 2- توابع (تابع کی جمع) کی پانچ قسمیں ہیں۔ 1- بدل
- 2- عطف بیان
- 3- تاکید
- 4- صفت
- 5- عطف نسق

عَمْرُ	أَبُو حَفْصٍ	قَالَ	بدل کی مثال:
مرفوع تابع بدل	مرفوع متبوع مبدل مِنْهُ		
صَدِيدٌ	مَاءٌ	يُسْقَى مِنْ	عطف بیان کی مثال:
مجرور تابع عطف بیان	مجرور متبوع		
دَكَا	دَكَا	كَلَّا إِذَا دَكَّتِ الْأَرْضُ	تاکید کی مثال:
تابع تاکید منصوب	منصوب متبوع مؤکد		
مُبَارَكٌ	أَنْزَلْنَاهُ	كِتَابٌ	وَهَذَا
مرفوع تابع صفت	مرفوع متبوع موصوف		صفت کی مثال:
الْجَنَّةُ (البقرة: 35)	زَوْجُكَ	أَنْتَ	وَ اسکن عطف نسق کی مثال:
تابع	متبوع		
معطوف	معطوف علیہ		
مرفوع	مرفوع		

سبق نمبر: 147

اسم بَدَلْ Substitute

1- اسم بدل پہلا تابع ہے ، جو اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ بعض اوقات ، دو (2) الفاظ یکے بعد دیگرے اس طرح استعمال کیے جاتے ہیں ، کہ پہلا لفظ (Antecedent) مقصود نہیں ہوتا ، بلکہ دوسرا لفظ مقصود ہوتا ہے۔ پہلے لفظ کو مُبَدِّلُ مِنْہُ کہتے ہیں اور دوسرے کو بَدَلْ کہتے ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ اس طرح کے طرزِ کلام میں ، جو بات پہلے لفظ سے منسوب کی جاتی ہے ، اس کی نسبت فی الواقع ، دوسرے لفظ یعنی اسم بدل سے متعلق ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے:

﴿وَأَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا﴾ (ہود: 61)
مبدل منہ بدل

”اور (ہم نے) قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی، حضرت صالحؑ کو (رسول بنا کر بھیجا)۔“
(یہاں اصل مقصود بیان ، دوسرا لفظ صَالِحًا ہے ، یعنی ہم نے قوم ثمود کی طرف ، حضرت صالحؑ کو بحیثیت رسول بھیجا۔ یہاں مقصود بیان پہلا اسم أَخَاهُمْ ، اس کے اپنے بھائی ، نہیں ہے ، بلکہ صالحؑ ہیں۔)

2- اسم بدل کی چار قسمیں ہیں۔

بَدَلُ الْكُلِّ ، بَدَلُ الْبَعْضِ ، بَدَلُ الْإِشْتِمَالِ ، بَدَلُ الْعِلْطِ

3- **بَدَلُ الْبَعْضِ** اور **بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ** میں ، ایک اسم ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو پہلے اسم کی طرف لوٹایا جاسکے۔

4- **بَدَلُ الْغَلَطِ** ، میں **مُبْدَلٌ مِنْهُ** غلطی سے زبان پر آجاتا ہے ، چنانچہ بولنے والے کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اسم بدل استعمال کر کے اپنی غلطی کو درست کر لے۔

5- **اسم بَدَلٌ** اور **اسم مُبْدَلٌ مِنْهُ** میں ، بعض اوقات ایک اسم نکرہ اور دوسرا معرفہ ہو سکتا ہے۔

6- اگر **مُبْدَلٌ مِنْهُ** معرفہ ہو اور اسم **بَدَلٌ** نکرہ ہو ، تو اسم بدل کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ ، کوئی صفت بھی موجود ہو۔
مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے :

﴿ لَنْسَقَعَا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴾

مُعرفٌ مبذل منہ نکرہ اسم بدل + صفت + صفت
”ہم اس کی پیشانی کے بال ، پکڑ کر کھینچیں گے ، اُس پیشانی کو ، جو جھوٹی اور سخت خطا کار ہے۔“
(العلق: 15-16)

7- بدل کے الفاظ ، عموماً اسم پر مشتمل ہوتے ہیں ، لیکن بدل ، اسم کے علاوہ ، فعل اور جملہ بھی ہو سکتا ہے۔ مثالیں آگے آرہی ہیں۔

8- مبذل منہ اور اسم بدل دونوں ، یکساں اعراب رکھتے ہیں۔

اوپر کی مثال میں ، ناصیۃ دونوں جگہ مجرور ہے۔

9- بدل کا مقصد ، کسی حکم کے ثبوت کو ، اہتمام کے ساتھ بیان کرنا ہوتا ہے۔

بَدَلُ الْكُلِّ Total Substitution

بَدَلُ الْكُلِّ ، ایسا اسم بدل ہے ، جو مبدل منہ ہی ہو۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

1- ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ﴾ (الانعام: 75)

مُبدل منہ بدل کُل

”حضرت ابراہیمؑ نے ، اپنے والد آزر سے کہا۔“

(یہاں مبدل منہ اور بدل ، دونوں مجرور ہیں۔)

یہاں ابراہیمؑ کے والد اور آزر دونوں سے مراد ، ایک ہی ہستی ہے۔

یہ دونوں لفظ ، ایک دوسرے کا عین ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ، کلی طور پر قائم مقام ہیں۔ اس لیے دوسرا اسم ، بدل کُل کہلاتا ہے۔

دیگر مثالیں

2- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ

”مومنین کے امیر ، حضرت علیؑ نے فرمایا۔“

(یہاں مبدل منہ اور بدل ، دونوں مرفوع ہیں۔)

3- هَذَا كِتَابُ أَخِيكَ حُسَيْنٍ

”یہ کتاب ، آپ کے بھائی ، حسینؑ کی ہے۔“

12844

(یہاں مبدل منہ اور بدل ، دونوں مجرور ہیں۔)

4- قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ

”مؤمنین کی ماں ، حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔“

5- جَاءَ زَيْدٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

6- عَلِيُّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ 7- الْكَلِيمُ مُوسَى

8- قَالَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (تینوں مرفوع ہیں)

(نوٹ: بعض علماء نے ، بدل الکل کی بعض صورتوں کو ، عطف بیان قرار دیا ہے۔)

ابن کے تینوں اعراب کے بارے میں تفصیل آگے آرہی ہے۔

بَدَلُ الْبَعْضِ Partial Substitution

بَدَلُ الْبَعْضِ ، وہ اسم بدل ہوتا ہے ، جو مُبَدَّل منہ کا ، ایک حصہ یا

جزو ہوتا ہے ، کُل نہیں ہوتا۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

1- ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

مُبَدَّل منہ بدل البعض

”لوگوں پر اُس گھر کا حج فرض ہے ، جو اس کی طرف راستے کی

(آل عمران: 97)

استطاعت رکھتا ہو۔“

پہلے عَلٰی النَّاسِ کے الفاظ استعمال کیے گئے۔ اور اس کے بعد ، دوسرے لفظ

مَنِ اسْتَطَاعَ میں یہ بتایا گیا کہ صرف اُن لوگوں پر حج فرض ہے ، جو استطاعت رکھتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدل کل نہیں ہے ، بلکہ بدل بعض ہے۔

2- ﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ، **نِصْفَهُ** ﴿(المزمّل: 2-3)﴾

”کھڑے رہا کرو، رات کو، مگر کم، اُس کا نصف۔“

(اس مثال میں **نِصْفَهُ** کی ضمیر **اللَّيْلَ** کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

3- **قَطَعَتِ الشَّجَرَةَ** **فُرُوعَهَا**

”درخت کاٹ دیئے گئے، (میرا مطلب ہے) اُس کی شاخیں۔“

4- **قَضَيْتُ الدِّينَ** **ثُلْثَهُ**

”میں نے قرض ادا کر دیا، (میرا مطلب ہے) قرض کا ایک تہائی۔“

5- **نَظَرْتُ إِلَى السَّفِينَةِ** **شِرَاعَهَا**

”میں نے جہاز کی طرف دیکھا، (میرا مطلب ہے) بادبان کی طرف۔“

6- **تَهَدَّمُ الْبَيْعَةُ** **مَنَارَتُهُ**

”گر جا گر گیا، (میرا مطلب ہے) اس کا مینار۔“

7- **تَمَزَّقَ الْكِتَابُ** **عِلَافَهُ**

”کتاب پھٹ گئی، (میرا مطلب ہے) اُس کی جلد۔“

(نوٹ کیجیے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم بدل کے ساتھ ایک ضمیر ہے، جو مبدل منہ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

بَدَلُ الْإِسْتِمَالِ Constitutional Substitution

بدل الِإِسْتِمَالِ، ایک ایسا اسم بدل ہے، جو نہ تو بدلِ کُلّ ہے اور نہ بدلِ بعض۔ یعنی یہ نہ تو مبدل منہ ہی ہے، اور نہ یہ مُبْدَلِ منہ کا حصہ ہے، بلکہ یہ ایک ایسا

اسم بدل ہوتا ہے ، جس کا مُبَدِّل منہ سے ، کوئی تعلق ، رشتہ یا نسبت ہوتی ہے۔
مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

1- ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ **قِتَالُ فِيهِ** ﴿(البقرة: 217)

مُبَدِّل منہ بدلُ الْإِسْتِمَال

”وہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں ، حرام مہینے کے بارے میں ، اس (ماہ) میں جنگ
وقال کے بارے میں۔“

یہاں حرام مہینے میں جنگ ، حرام مہینے کا حصہ ، یا جزو نہیں ہے۔ بلکہ دونوں
کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ ، بذلُ الْإِسْتِمَال کہلاتا ہے۔

2- سَمِعْتُ الشَّاعِرَ **إِنْشَادَهُ**

”میں نے شاعر کو سنا ، (میرا مطلب ہے) اُس کے نغمے۔“

3- عَلَجِبْتُ مِنْ خَالِدٍ **شَجَاعَتِهِ**

میں خالد پر حیران رہ گیا (میرا مطلب ہے) اس کی بہادری اور شجاعت پر۔

4- تَصَوَّعَ الْبُسْتَانُ **أَرِيحَهُ**

”باغیچہ مک گیا ، (میرا مطلب ہے) اُس کی خوشبو۔“

(نوٹ کیجیے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں بھی ، اسم الْإِسْتِمَال کے ساتھ

ایک ضمیر ہے ، جو مبدل منہ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

5- ﴿قَتَلَ أَصْحَابُ الْأَخْذُودِ **النَّارَ** ذَاتَ الْوَقُودِ﴾ (البروج: 4-5)

”ہارے گئے گڑھے والے ، (وہ گڑھا جس میں تھی) آگ ایندھن والی۔“

(اس مثال میں ضمیر محذوف ہے۔ اس کی تقدیر النَّارُ فِيهِ ہے۔)

6- نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً اِثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ
 ”رسول اللہ ﷺ نے جانور کے بدلے جانور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ، جب وہ بطور نسی ہو ، ایک کے بجائے ، دو جانور۔“

بَدَلُ الْغَلَطِ Corrective Substitution

بَدَلُ الْغَلَطِ (Substitute of Blunder) ، وہ اسم بدل ہے ، جو قائل کے منہ سے نکل جانے والے غلط لفظ کا ، صحیح متبادل ہوتا ہے۔ گویا ، کہنے والے کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس کے منہ سے ، ایک غلط لفظ نکل گیا ہے۔ چنانچہ وہ اسم بدل کے ذریعہ ، اپنی غلطی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ اسم بدل ، بَدَلُ الْبَدَإِ (Substitute of afterthought) بھی کہلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔
 قائل نے پہلے ، چار قروشوں کا ذکر کیا ، اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے کتاب تو چار ریالوں میں خریدی تھی۔ یہاں ریالات ، بَدَلُ الْغَلَطِ ہے۔

1- اشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِأَرْبَعَةِ قُرُوشٍ رِيَالَاتٍ
 مُبَدَّلُ مِنْهُ بَدَلُ الْغَلَطِ

میں نے کتاب خریدی ، چار قروش میں (غلط کہہ گیا) چار ریال میں۔

2- قَدِمَ الْأَمِيرُ ، الْوَزِيرُ

”امیر تشریف لے آئے ، (غلط کہہ گیا) وزیر۔“

3- أَعْطِ السَّائِلَ رَغِيفًا ، دِرْهَمًا

سائل کو رغیف (روٹی) دے دو ، (غلط کہہ گیا) ایک درہم دے دو۔

بدل کی قرآنی مثالیں

4- ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

(الفاتحہ: 6-7)

”ہماری رہنمائی فرما ، سیدھے راستے کی طرف ،

اُن لوگوں کا راستہ ، جن پر تیرا انعام ہوا۔“

5- ﴿إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللَّهِ﴾

مبدل منہ بدل کل

(الشوری: 52-53)

”یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف ، رہنمائی کر رہے ہو ،

اللہ کے راستے کی طرف۔“

6- ﴿لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ﴾ (غافر: 36-37)

”(فرعون نے ہامان سے کہا ، میرے لیے ایک بلند عمارت بنا دے)

تاکہ میں راستوں تک پہنچ سکوں ، آسمانوں کے راستوں تک۔“

فعل کے بدل کی مثال

بعض اوقات اسم کے بجائے ، فعل کے بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ﴾ (الفرقان: 68)

مبدل منہ بدل فعل

”جو کوئی یہ کام کرے گا ، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا ، اُس کے

لیے مکرر عذاب ہے۔“
(اس مثال میں ، اَثَامًا اسم ہے۔ اور يُضَاعَفُ فعل ہے۔)

جملے کے بدل کی مثال

بعض اوقات جملے کو ، جملے سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَمْدَكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ اَمْدَكُمْ بِاَنْعَامٍ وَبَيْنَ ﴾ (الشعراء: 132-133)

مُبدل منه بدل جملہ

”وہ کچھ تمہیں دیا ہے ، جو تم جانتے ہو ، تمہیں جانور دیے ، اولادیں دیں۔“

بدل کی کچھ اور قرآنی مثالیں

-a ﴿ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ﴾ (المائدہ: 71)

بدل البعض

”پھر وہ لوگ ، اور زیادہ آندھے اور بہرے بنتے چلے گئے ، (یعنی) ان میں سے اکثر۔“

-b ﴿ لِلَّذِينَ اسْتَضَعُّوا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ ﴾ (الاعراف: 75)

بدل البعض

”(انہوں نے کہا) کمزور کیے گئے لوگوں سے ، جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے۔“

-c ﴿ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ﴾ (یوسف: 20)

”آخر کار انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر اسے بیچ ڈالا (یعنی) چند درہموں کے عوض۔“

-d ﴿فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ﴾ (الحاقة: 13)

”پھر جب صور میں ، پھونک مار دی جائے گی ، (یعنی) ایک پھونک“

-e ﴿دُكِّنَا دُكَّةً وَاحِدَةً﴾ (الحاقة: 14)

”(زمین اور پہاڑوں کو) بالکل ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا ، صرف ایک چوٹ میں۔“

-f ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَاسْحَقَ وَيَعْقُوبَ﴾ (يوسف: 12)

”اور میں نے پیروی کی ، اپنے بزرگوں کے طریقے کی ، ابراہیم ، اسحاق اور یعقوب کی۔“

-g ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾ (الفجر: 6-7)

”تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ، کیا برتاؤ کیا ؟ عاد کے ساتھ ،

(یعنی) إِرَم ، اونچے ستونوں والوں کے ساتھ۔“

-h ﴿وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا﴾ (الانبیاء: 31)

”اور ہم نے ، اس میں کشادگی پیدا کر دی (یعنی) راستے بنا دیئے۔“

-i ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ عَقَبَى الدَّارِ جَنَّتُ عَدْنٍ﴾ (الرعد: 22-23)

”انہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر ہے ، (یعنی) باغ ہمیشگی کے۔“

-j ﴿أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ (التوبة: 70)

”کیا ان لوگوں کو اپنے پیش روؤں کی تاریخ نہیں پہنچی ؟

نوحؑ کی قوم اور عاد و ثمود کی۔“ (تاریخ)

-k ﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ (ابراہیم: 24)

”اللہ نے دی ایک مثال (یعنی) کلمہ طیبہ کی (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے ایک

اچھی ذات کا درخت۔“

﴿ جَزَاءٌ مِّن رَّبِّكَ عَطَاءٌ حِسَابًا ﴾

رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا **الرَّحْمَنُ** ﴿ (النبا: 36-37)

”جزا اور کافی انعام ، تمہارے رب کی طرف سے ، اس نہایت مہربان خدا کی طرف سے ، جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے ، رحمن کی طرف سے۔“

﴿ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴾ (الدخان: 51-52)

”خدا پرست لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں۔“

﴿ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ﴿ (الروم: 31-32)

”اور نماز قائم کرو ، اور نہ ہو جاؤ! ان مشرکین میں سے ، ان لوگوں میں سے ، جنہوں نے اپنا پناہ دین ، الگ بنا لیا ہے ، اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔“

﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا

يُظْلَمُونَ شَيْئًا جَنَّاتٍ عِدْنٍ ۚ أَلَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ﴾

”البتہ جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل اختیار کر لیں ، وہ جنت میں داخل ہوں گے ، اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہوگی۔ ان کے لیے ، ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں ، جن کا رحمان نے ، اپنے بندوں سے درپردہ وعدہ

کر رکھا ہے۔“ (مریم: 60-61)

ابن کے تین اعراب

احادیث کی اسناد میں ابن کا استعمال بہت عام ہے۔ ابن کے بعد کا اسم ، بطور مضاف الیہ مجروح ہوتا ہے۔ ابن کے تینوں اعراب کی ایک ایک مثال ملاحظہ فرمائیے۔

1- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہاں موسیٰ بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل ، ابن اسماعیل بھی۔ اسی طرح سعید بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل ، ابن جبیر بھی۔ البتہ عن کی وجہ سے آخری ابن مجروح ہے۔ ابن کے بعد آنے والے تمام مضاف الیہ مجروح ہیں۔

2- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَهُ مَرْفُوعٌ هـ۔

أَبُو عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَهُ إِنَّ كِي وَجْهٌ سَي مَنصُوبٌ هـ۔

3- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ (پہلا مرفوع دوسرا مجروح)

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ (پہلا مرفوع دوسرا مجروح)

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



سبق نمبر: 148

عطف بیان Explication

- 1- عطف بیان ، دوسرا تابع اسم ہے ، جو متبوع کی پیروی کرتا ہے۔
- 2- عطف بیان ، وہ تابع اسم ہے ، جو صفت بھی نہ ہو اور جو اپنے متبوع کی وضاحت بھی کرتا ہو۔ عطف بیان ، کے تین (3) مقاصد ہوتے ہیں :
 - a- متبوع کی وضاحت اور تبیین
 - b- متبوع کی تخصیص
 - c- متبوع سے ایہام کا ازالہ اور تحدید

1- عطف بیان برائے وضاحت

- متبوع کی وضاحت اور تبیین کی مثال ملاحظہ فرمائیے :
- ﴿وَالِیْ عَادِ أَخَاهُمْ هُودًا﴾ (ہود: 50)
- متبوع عطف بیان برائے وضاحت
- ”اور ہم نے (بھجیا) قوم عاد کی طرف ، ان کے بھائی ہود کو۔“
- (بعض علماء نے عطف بیان کو ، بدل کُل قرار دیا ہے۔)

2- عطفِ بیان برائے تخصیص

بعض اوقات عطفِ بیان ، تخصیص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے :

پہلے کَفَّارَة کا لفظ استعمال کیا گیا۔ جو عام تھا ، جس سے ثابت ہوا کہ کفارہ ضروری ہے۔ پھر اس کے بعد ، اس کا تابع طَعَامُ مَسَاكِينِ استعمال کیا گیا۔ جو عام کو خاص کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ کفارہ ، چند مسکینوں کا کھانا ہے۔ جیسے :

a- ﴿كَفَّارَة﴾ طَعَامُ مَسَاكِينِ ﴿المائدہ: 95﴾

متبوع تابع برائے تخصیص
”(احرام کی حالت میں شکار پر) کفارہ ہے، چند مسکینوں کا کھانا۔“

b- ﴿وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ﴾ ﴿ابراہیم: 16﴾

متبوع تابع برائے تخصیص
”اور اس کو پانی پلایا جائے گا ، پیپ۔“

(واضح ہو کہ یہاں تابع ، متبوع کی صفت نہیں ہے۔ بلکہ تخصیص

ہے ، یعنی ایک خاص قسم کا مائع (Liquid)

نوٹ : بعض علماء کے نزدیک صَدِيد ، عطفِ بیان نہیں بلکہ صفت ہے۔

3- عطفِ بیان برائے ازالہ وہم

بعض اوقات عطفِ بیان ، وہم دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
مندرجہ ذیل آیت پر غور کیجیے :

a- ﴿قَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ رَبِّ مُوسٰی وَ هٰارُوْنَ ﴿

متبوع عطف بیان برائے ازالہ وہم

(الاعراف: 122)

”جادوگروں نے کہا : ”ہم کائنات کے رب پر ایمان لائے ،
موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔“

جب جادوگروں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ، تو یہ غلط فہمی ہو
سکتی تھی کہ رب سے مراد ، فرعون ہے ، کیونکہ فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا
تھا۔ عطفِ بیان سے واضح ہو گیا کہ جادوگر ، فرعون پر نہیں ، بلکہ موسیٰ اور ہارون کے
رب پر ایمان لائے تھے۔

b- ﴿یُوْقَدُّ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾ زَيْتُونَةٍ ﴿ (نور: 35)

متبوع عطف بیان برائے ازالہ وہم

”وہ چراغ ، ایک مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے ،
زیتون (کے درخت کے تیل) سے۔“

بدل اور عطف بیان کا فرق

بدل اور عطف بیان میں فرق بہت مشکل ہے ، پورا فرق قائل کی مراد معلوم کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے ، اگر ترکیب یا معنی میں کوئی فساد نہ پیدا ہو تو عطف بیان کو بدل بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

عطف بیان کی مثالیں

- 1- ﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ لِبَيْتِ الْحَرَامِ قِيَامًا لِلنَّاسِ﴾ (المائدہ: 97)
 ”اللہ تعالیٰ نے کعبے کو، (یعنی) بیت حرام کو (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا۔“
- 2- ﴿حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ﴾ (البینۃ: 1-2)
 ”جب تک ان کے پاس دلیل روشن نہ آجائے (یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول۔“
- 3- ﴿سَاتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ بَشِيرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَاءٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ﴾ (النمل: 7)
 میں ابھی ، یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں ، یا آگ (یعنی) انگارہ
 چُن لاتا ہوں ، تاکہ تم لوگ گرم ہو سکو۔“



سبق نمبر: 149

تاکید Confirmation

- 1- اسم تاکید تیسرا تابع ہے ، یہ اپنے متبوع کو مؤکد کرتا ہے۔
- 2- تاکید کا مقصد ، کلام میں زور پیدا کرنا اور سننے والوں کو اطمینان دلانا ہوتا ہے۔
- 3- اسم تاکید ، سامع کے وہم اور شک کو رفع کرتا ہے۔
- 4- تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ تاکید لفظی اور تاکید معنوی
کسی اسم، فعل، حرف یا جملے کا اعادہ ، تاکید لفظی کہلاتا ہے۔ جیسے :
﴿الْقَارِعَةُ﴾ ﴿مَا الْقَارِعَةُ﴾ ﴿الْقَارِعَةُ﴾ (القارعة: 1-2)
”عظیم حادثہ۔ کیا ہے وہ عظیم حادثہ۔“
- 5- جس کی تاکید کی جائے ، اسے مؤکد کہتے ہیں۔ اسم مؤکد کے بعد ، اسم تاکید استعمال کیا جاتا ہے۔ ذیل کی مثال میں ، الامر اسم مؤکد ہے اور کُلُّہ تاکید ہے۔
﴿قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ﴾ ﴿کُلُّہ﴾ ﴿لِلّٰہ﴾ (آل عمران: 154)
متبوع مؤکد تابع تاکید
”آپ کہہ دیجیے کہ اختیارات، سارے کے سارے، اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔“
- 6- اسم تاکید کا اعراب بھی ، متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال میں ، الامر اور کُلُّہ دونوں منصوب ہیں۔
- 7- تاکید کے الفاظ کے ساتھ ، ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ اوپر کی مثال میں ، کُلُّہ کی ضمیر ہ ، الامر کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

8- تائید معنوی کے لیے ، درج ذیل الفاظ ، بطور تابع استعمال کیے جاتے ہیں۔

نَفْسٌ ، عَيْنٌ ، كُلٌّ ، جَمِيعٌ ، كَلَّا ،

كَلَّمَا ، أَجْمَعُ ، اَكْتَعُ ، أَبْصَعُ ، اَبْتَعُ

9- نَفْسٌ اور عَيْنٌ سے اسم ثنی کی تاکید ، جمع کے الفاظ اَعَيْنُ اور اَنْفُسُ سے کی جاتی ہے۔ جیسے :

جَاءَ الرَّجُلَانِ اَنْفُسُهُمَا وہ دو (2) آدمی خود آئے۔

جَاءَ الرَّجُلَانِ اَعْيُنُهُمَا وہ دو (2) آدمی خود آئے۔

10- تاکید کے لیے ، اسماء کے علاوہ ، حروف اِنَّ ، اَنَّ ، لام ابتداء ، حروف زائدہ ، قد ، حروف تنبیہ ، حروف قسم اور امّا شرطیہ وغیرہ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ حروف تاکید جملے کے آغاز میں استعمال کیے جاتے ہیں جبکہ اسماء آخر میں۔

اسم سے تاکید "لفظی Verbal Corroboration"

11- بعض اوقات ، اسم کا اعادہ کر کے ، تائید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾ (الفجر: 21)

”ہرگز نہیں، جب زمین ، پے درپے کوٹ کوٹ کر ریزا رہا لی جائے گی۔“

b- رَأَيْتُ التَّمْسَاحَ التَّمْسَاحَ

”میں نے دیکھا ، مگر مگر۔“

ضمیر سے تاکید لفظی

-12 بعض اوقات اسم ضمیر کا اعادہ کر کے ، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

-a ﴿ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ﴾ (المائدة : 117)

” (قیامت کے دن ، حضرت عیسیٰؑ ، اللہ تعالیٰ سے کہیں گے)

جب تو نے مجھے واپس بلا لیا تو ان لوگوں پر ، تو ہی تو نگران تھا۔“
(اس مثال میں ، كُنْتَ ضمیر متصل ہے ، اور أَنْتَ ضمیر منفصل ہے اور تاکید ہے۔)

-b اِيَّاكَ اِيَّاكَ وَالنَّمِيمَةَ

” بچے ! بچے ! چغلی سے۔“

(اس مثال میں ، اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل ہے۔ تاکید کے لیے دوبارہ آئی ہے۔)

اسم الفعل سے تاکید لفظی

-13 بعض اوقات اسماء افعال کے اعادے سے ، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

-a ﴿ هَيَّاهُ هَيَّاهُ لِمَا تُوْعَدُونَ ﴾ (المؤمنون : 36)

” بے حد ، بالکل بے حد ، یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔“

-b حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الْإِهْمَالِ

” بچو ! بچو ! وقت ضائع کرنے سے۔“

فعل سے تاکید لفظی

14- بعض اوقات فعل کے اعدائے سے ، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ﴾ (الشعراء: 132-133)

”ؤرو اس سے ، جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ، جو تم جانتے ہو ، جس نے تمہیں جانور دیے ، اولادیں دیں۔“

b- طَهَّرَ طَهَّرَ الْهَلَالَ يَأْتِي الْهَلَالَ

”نظر آگیا ، نظر آگیا ، نیا چاند۔“

c- جَاءَ جَاءَ أَبُوْنَا

”آگئے ، آگئے ، ہمارے بابا جان۔“

جملے سے تاکید

15- بعض اوقات پورے جملے کا اعادہ کر کے تاکید کی جاتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝﴾ (النبا: 4-5)

”ہرگز نہیں ، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے ،

ہاں ، ہرگز نہیں ، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔“

b- قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

”یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے ، یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے۔“

-c اَنْتَ الْمَلُومُ ، اَنْتَ الْمَلُومُ

”آپ ہی قابلِ ملامت ہیں ، آپ ہی قابلِ ملامت ہیں۔“

-d ﴿اَوَّلٰی لَكَ فَاَوَّلٰی﴾ ثُمَّ اَوَّلٰی لَكَ فَاَوَّلٰی ﴿﴾ (القیامۃ: 34-35)

”یہ روش تیرے لیے ہی سزاوار ہے ، اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔“

ہاں ، یہ روش تیرے لیے ہی سزاوار ہے ، اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔“

حروف سے تاکید لفظی

-16 بعض اوقات حروف کے اعادے سے بھی ، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے :

-a نَعَمْ ! نَعَمْ ! هَذَا وَلَدِي

”ہاں ! ہاں ! یہ میرا بیٹا ہے۔“

-b اَجَلٌ ! اَجَلٌ ! سَيَلْقَى الْجَنَى جَزَاءَهُ

”ہاں ! ہاں ! بہت جلد مجرم سزا پا کر رہے گا۔“

-c رُبَّمَا رُبَّمَا يُمَطِّرُ

ممکن ہے ، ممکن ہے (شاید ، شاید) بارش ہو۔

-d لَا ، لَا اَخُوْنَ الْعَهْدِ

”نہیں ، میں معاہدے میں خیانت نہیں کروں گا۔“

مُتَرَادِفِ اسم سے تاکید لفظی

17- بعض اوقات تاکید کے لیے ، اُسی لفظ کے اعادے کے بجائے ،

اُس لفظ کا مترادف لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

أَنْتَ بِالْخَيْرِ حَقِيقٌ قَمِينٌ

”آپ ٹھیک ٹھاک ہیں ، ہونا بھی چاہیے ، ہونا بھی چاہیے۔“

(یہاں ان دونوں لفظوں حَقِيقٌ اور قَمِينٌ کا مطلب ایک ہی ہے ،

موزوں یہی ہے ، مناسب ترین یہی ہے۔)

أفعال کی تاکید

18- افعال کی تاکید ، نون ساکن یا نون مُشدَّد سے کی جاتی ہے۔ یہ آپ پہلے

جلد اوّل کے سبق نمبر 113، 114 اور 116 میں پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

a- نون ساکن سے : ﴿لَنْسَفَعَنَّ﴾ بِالنَّاصِيَةِ ﴿(العلق: 15)

”ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔“

b- نون مُشدَّد سے : ﴿لَنْكُونَنَّ﴾ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿(الاعراف: 23)

”تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔“

تَقْوِیَّتِ تَاکِیْد

19- بعض اوقات ، تَاکِیْد کی تقویت کے لیے ، ایک اور لفظ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جس سے تَاکِیْد مزید ہو جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ﴾ **كُلُّهُمْ** **أَجْمَعُونَ** (الحجر: 30)
اسم مؤکد تَاکِیْد تقویت تَاکِیْد

”چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ، ساروں نے۔“

تَاکِیْد کے مقاصد

تَاکِیْد کے مقاصد بہت ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1- کسی چیز کا اثبات اور اس کی توضیح۔ جیسے :

جَاءَ **زَيْدٌ** **زَيْدٌ** آگیا زید ! زید !

(یہاں زید سے تَاکِیْد اس لیے کی گئی ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ واقعی زید آگیا ہے۔)

2- مجاز کے **تَوْهَمٌ** کو دور کرنا۔ جیسے :

ذَهَبْتُ **أَنَا** یا **ذَهَبْتُ** **بِنَفْسِي** میں خود گیا۔

یعنی یہاں **ذَهَبْتُ** کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور (مجاز) نہیں گیا ،

بلکہ میں خود گیا ، **بِنَفْسِي** کی تَاکِیْد سے یہ وہم دور ہو گیا۔

3- عدم شمول کے **تَوْهَمٌ** کو دور کرنا ، یعنی یہ وہم دور کرنا کہ اس حکم میں

سب کی شمولیت نہیں ہوئی ہے۔ جیسے :

جَاءَ الْقَوْمُ **كُلُّهُمْ**

آمد کے عمل میں ، پوری قوم شریک ہے (بلا استثناء)۔

سہو کے تَوَهُّم کو دور کرنا۔

یعنی یہ بتانا کہ یہ بات ، یوں ہی غلطی سے میری زبان سے نہیں نکل گئی ہے ، بلکہ میں پورے شعور کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ جیسے :

نَعَمْ نَعَمْ هَذَا وَلَدِي

”ہاں ! ہاں ! یہ میرا بیٹا ہے۔“

ضمیر متصل کی ، ضمیر منفصل سے تاکید کی مثالیں

بعض اوقات ، ضمیر متصل کی تاکید کے لیے ، ایک اور اضافی ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔
فعل کے ساتھ ضمیر متصل موجود ہے ، لیکن تاکید کے لیے ایک اور ضمیر منفصل لائی گئی ہے۔

a- قُمْتُ اَنَا بِالْوَجْبِ

میں خود ، ضروری کاموں میں مشغول رہا۔“

b- مَا رَاكَ اَنْتَ اَحَدٌ

”تجھے ہی تو ، کسی نے نہیں دیکھا۔“

c- سَلَّمْتُ عَلَيْهِ هُوَ

”میں نے ، اسی کو ، سلام کیا تھا۔“

d- اُسْرِجُ اَنَا الْفَرَسَ

”میں خود ، گھوڑے پر زین کستا ہوں۔“

e- **اِفْتَحْ** **اَنْتَ** **النَّافِذَةَ**

”تم ہی کھڑکی کھول دو۔“

f- **فَرَيْدُ** **قَرَأَ** **هُوَ** **الْكِتَابَ**

”فرید نے ہی کتاب پڑھی۔“

g- ﴿ **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ** **اَنْتَ** **الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ** ﴾ (المائدة: 117)

”حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کہیں گے (چنانچہ جب تو نے مجھے واپس بلا لیا ، تو ان کافروں پر ، تو ہی تو نگہبان و نگران تھا۔“

تاکیدِ لفظی کی قرآنی مثالیں

a- ﴿ **وَجَاءَ رَبُّكَ** **وَالْمَلَائِكَةُ** **صَفًّا** **صَفًّا** ﴾ (الفجر: 22)

”اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا ، اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔“

b- ﴿ **وَمَا تَقْدِرُوا** **لَا أَنْفُسَكُمْ** **مِنْ خَيْرٍ** **تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ** **هُوَ خَيْرٌ** **وَأَعْظَمُ أَجْرًا** ﴾

(المزمل: 20)

”جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھجو گے ، اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔“

تاکیدِ معنوی کی قرآنی مثالیں

تاکیدِ معنوی کے لیے مخصوص الفاظ جیسے ”کُل“ ، ”کَلْنَا“ ، ”کَلَاهُمَا“ وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

”کُل“

﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ (البقرة: 31)
 ”اور (اس کے بعد) اللہ نے آدم کو ، ساری چیزوں کے نام سکھائے۔“

”کَلْنَا“

﴿كَلْنَا الْجَنَّتَيْنِ اَتَتْ اَكْلَهَا﴾ (الكهف: 33)
 ”دونوں ہی باغ ، خوب پھلے پھولے اور بار آور ہوئے۔“

”کَلَاهُمَا“

﴿اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا﴾ (الاسراء: 23)
 ”ان میں سے کوئی ایک ، یا دونوں ہی ، بوڑھے ہو کر رہیں
 تو انہیں اف تک نہ کہو۔“

جَمِيعٌ

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا﴾ (آل عمران: 103)
 ”تم لوگ ، سب مل کر ، اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔“

أَجْمَعُونَ

- a ﴿فَكُنِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ﴾ (الشعراء: 94-95)
 ”پھر وہ معبود اور یہ پہلے ہوئے لوگ ، اور ابلیس کے لشکر ، سب کے سب ، اس (جہنم) میں اوپر تلے دھکیل دیے جائیں گے۔“
- b ﴿لَا مَلَأْنَاهُمْ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (الاعراف: 18)
 ”(اللہ نے ابلیس سے کہا) تجھ سمیت ، ان سب سے جہنم کو ، بھر دوں گا۔“
- c ﴿لَا غَوِينَ هُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (الحجر: 39)
 ”ابلیس نے کہا : ان سب کو بہکا دوں گا۔“

نَفْسٌ

- a حَدَّثَنِي الْوَزِيرُ نَفْسُهُ
 ”مجھ سے ، وزیر نے خود گفتگو کی۔“
- b قَامَا هُمَا أَنْفُسُهُمَا
 ”وہ دونوں ، خود اٹھ کھڑے ہوئے۔“

﴿وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ (الاعراف: 160)

”(مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا)، تو ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔“

عَيْن

قَابِلْتُ الرَّئِيسَ عَيْنَهُ

”میں نے، خود صدر صاحب سے بات کی تھی۔“

لفظی اور معنوی تاکید کا فرق

توکید کی قسم	توکید	مؤكد
معنوی توکید	كُلُّهَا	كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
توکید لفظی	مَا الْحَاقَّةُ	الْحَاقَّةُ
تاکید معنوی	أَجْمَعِينَ	وَأَتُونِي بِأَهْلِكُمْ
توکید لفظی	أَمَهُلَهُمْ رُؤُوداً	فَمَهْلِ الْكَافِرِينَ



سبق نمبر: 150

عطفِ نسق Co-ordination

1- عطفِ نسق ، چوتھا تابع ہے۔ یہ بھی متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ معطوف ، حکم

میں معطوف علیہ کا تابع ہوتا ہے۔ چونکہ اسکے ذریعے ، دو کلموں یا دو جملوں کو ملایا جاتا ہے ، اس لیے اس کو عطفِ نسق کہتے ہیں۔ اسے عطفِ نسق اس لیے بھی

کہا جاتا ہے کہ یہ کلام کے مختلف حصوں کو مربوط کرتا ہے۔ نسق کے لفظی معنی ، تو موتی پروانے کے ہیں ، لیکن نسقِ کلام سے مراد ، ترتیب کلام ہے۔

2- پہلے جملے یا کلمے کو معطوف علیہ ، اور دوسرے جملے یا کلمے کو معطوف کہتے ہیں۔

3- عطفِ نسق بھی ، متبوع ہی کا اعراب رکھتا ہے۔ جیسے :

a- نَضِجَ الْخَوْخُ وَالْعِنْبُ (یہاں دونوں مرفوع ہیں) آڑو اور انگور پک گئے۔

b- أَكَلْتُ الْخَوْخُ وَالْعِنْبُ (یہاں دونوں منصوب ہیں)

c- هَذِهِ أَشْجَارُ الْخَوْخِ وَالْعِنْبِ (یہاں دونوں مجرور ہیں)

4- مندرجہ ذیل حروف سے عطف کیا جاتا ہے۔

واو ، فاء ، ثُمَّ ، حَتَّى ، او ، ام ، اِمَّا ، بَلْ ، لَكِنْ
1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6 ، 7 ، 8 ، 9

5- جب ضمیر پر ، عطف کیا جائے تو حرفِ جر کا اعادہ ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

a- صَلُّوا عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ (یہاں علی دوبار استعمال کیا گیا ہے۔)

b- مَرَرْتُ بِكَ وَ بَزَيْدٍ (یہاں ب دوبار استعمال کیا گیا ہے۔)

ضمیر مرفوع متصل پر تاکید عطف

6- بعض اوقات ، تاکید کے لیے ضمیر منفصل کے ساتھ ، ضمیر مرفوع متصل استعمال کی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ، ضمیر مرفوع متصل کے بعد ، ایک اور ضمیر مرفوع منفصل کا لانا ، ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (الانبیاء: 54)

”تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دلا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔“

b- ﴿أَسْكَنْتَ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرة: 35)

”تم اور تمہاری بیوی ، دونوں جنت میں رہو۔“

7- بعض اوقات ، تابع اور متبوع کے درمیان ، کوئی دوسرا لفظ ’فاصل‘ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا﴾ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ﴾ (الرعد: 23)

”ایسے باغ ، جو ان کی لبدی قیام گاہ ہوں گے ،

وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے ، اور ان کے نیک آباؤ اجداد بھی۔“

(یہاں ضمیر ، ہا فاصلہ ہے۔)

8- بعض اوقات ، عاطف اور معطوف کے درمیان لا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاءُنَا﴾

(الانعام: 148)

”یہ مشرک لوگ (تمہاری باتوں کے جواب میں) ضرور کہیں گے کہ

”اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم مشرک کرتے اور نہ ہمارے باپ داوا۔“

9- بعض اوقات ، فعل اور اسم کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرُنَ بِهِ نَقْعًا ۝﴾ (العاديات: 3-4)

اسم + ف + فعل

”پھر صبح سویرے چھاپہ مارتے ہیں ، پھر اس موقع پر گردوغبار اڑاتے ہیں۔“

10- بعض اوقات ، فاء کو اس کے معطوف کے ساتھ حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿أَنْ أَضْرِبَ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ﴾ (الاعراف: 160)

”تو ہم نے موسیٰؑ کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو ، چنانچہ اس چٹان سے یکایک پھوٹ پڑے (بارہ چشمے)۔“

اس مثال میں ، **فَانْبَجَسَتْ** سے پہلے **فَضْرَبَ** (ف + ضَرَبَ) محذوف ہے۔
یعنی اس حکم کی تعمیل میں ، حضرت موسیٰؑ نے لاٹھی ماری ، چنانچہ چشمے پھوٹ پڑے۔

11- بعض اوقات ، معطوف علیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا؟﴾ (الزخرف: 5)

”اب کیا ہم ، (تم سے میزار ہو کر) یہ درس نصیحت ، تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں؟“

اس مثال میں ، **أَنهْمِلْكُمْ** محذوف ہے۔ پھر **فَنَضْرِبُ** ہے۔

12- اسم سے اسم کو ، اسم کو ضمیر سے ، اسم کو فعل سے اور فعل سے فعل کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم سے اسم کا عطف

بعض اوقات ، واؤ (وَ) کے ذریعے اسم سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿طَاعَةٌ وَ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ﴾ (محمد: 21)
 ”(ان کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی باتیں۔“

ضمیر سے اسم کا عطف

بعض اوقات ، واؤ (وَ) کے ذریعے ضمیر سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿فَإَنْجَيْنَا هُ وَ أَصْحَابَ السَّفِينَةِ﴾ (العنکبوت: 15)
 ”پھر ہم نے نوحؑ کو چالیا اور کشتی والوں کو بھی۔“

فعل سے فعل کا عطف

بعض اوقات ، واؤ (وَ) کے ذریعے فعل سے فعل کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ نَحْيَا﴾ (الجاثیہ: 24)
 ”یہ لوگ کہتے ہیں ”زندگی“ ، بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے ،
 ہمیں ہم مریں گے اور یہیں ہم جنیں گے۔“

جملے سے جملے کا عطف

بعض اوقات ، واؤ (وَ) کے ذریعے جملے سے جملے کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: 9)

”اس ذکر کو ، یقیناً ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔“

﴿فَبِغَمِّ الْمَوْلَىٰ وَ نِعَمِ النَّصِيرِ﴾ (الحج: 78)

”بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ ، اور بہت ہی اچھا ہے ، وہ مددگار۔“

پیرا گراف سے پیرا گراف کا عطف

سورۃ الہود ایک طویل سورۃ ہے۔ اس میں مختلف قوموں کے حالات اور ان کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ ہر قوم کا قصہ ایک پیرا گراف پر مشتمل ہے۔ پیرا گراف کو جوڑنے کے لیے حرفِ عطف واؤ استعمال کیا گیا ہے۔ سورۃ الہود کی مندرجہ ذیل چار آیات پر غور کیجیے۔ یہ پیرا گرافوں کے عطف کی مثال ہے۔

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ﴾ (ہود: 25)

﴿وَالِیٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا﴾ (ہود: 50)

﴿وَالِیٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا﴾ (ہود: 61)

﴿وَالِیٰ مَدَیْنٍ أَخَاهُمْ شُعَیْبًا﴾ (ہود: 84)

نیچے کی تین آیات میں ، ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا﴾ کو بغرض ایجاز ، حذف کر دیا گیا ہے۔

حرفِ عطف وَاوْ And

1- وَاوْ کے ذریعے ، معطوف علیہ کے ثابت شدہ حکم کو ، معطوف کے لیے بھی ثابت کیا جاتا ہے۔ وَاوْ کے عطف میں ، اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا ، کہ کس کے لیے حکم پہلے ثابت ہے ، اور کس کے لیے بعد میں۔ یعنی وَاوْ مطلق جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ، وَاوْ دو چیزوں کے درمیان ، ترتیب (Sequence) اور تعقیب (Follow up) کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی ترتیب زمانی ملحوظ نہیں ہوتی۔

ذیل کی تین (3) مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا ۖ وَ إِبْرَاهِيمَ﴾ (الحديد: 26)
 ”ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا۔“

(اس مثال میں ، حضرت نوحؑ کا زمانہ پہلے ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا بعد میں۔ یہاں رسالت کے حکم کو ، حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ بھی عطف کیا گیا ہے۔)

b- ﴿كَذَلِكَ يُوحَىٰ عَلَيْكَ ۖ وَ إِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ (الشورى: 3)
 ”اسی طرح (اللہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے (رسولوں) کی طرف وحی کرتا رہا ہے۔“

(اس مثال میں ، ضمیر كَ سے مراد رسول ﷺ ہیں۔)

یہاں حضور ﷺ کی وحی کو ، پرانے انبیاء پر عطف کیا گیا ہے۔)

-c ﴿فَإَنْجَيْنَاهُ﴾ وَ أَصْحَابَ السَّفِينَةِ ﴿العنكبوت: 15﴾

”پھر نوحؑ اور کشتی والوں کو ہم نے بچالیا۔“

(اس مثال میں ، نجات کے عمل کو ، حضرت نوحؑ اور کشتی والوں پر عطف کیا گیا ہے ، جو ہم زمان ہیں۔)

حرفِ عطف الفاء And , Then

1- حرف فاء کو ، ترتیب و تعقیب کے لیے (Sequence & Followup) ،

استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی جوبات معطوف علیہ کے لیے ، پہلے ثابت کی گئی ہے ، وہی بات ، ’فورا‘ معطوف کے لیے ثابت کی جاتی ہے۔ جیسے :

﴿ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ﴾ (عبس: 21)

”پھر اُسے موت دی ، اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔“

2- بعض اوقات فاء ، سبب (Causality) کے معنی دیتا ہے ، جب معطوف کوئی جملہ ہو۔ جیسے :

﴿فَوَكَرَهُ مُوسَى فَقَضَىٰ عَلَيْهِ﴾ (القصص: 15)

تو موسیٰؑ نے اُس کو ایک گھونسا مارا ، جس کے نتیجے میں ، اس کا کام تمام کر دیا۔

(اس مثال میں ، ف کے بعد ، قضی جملہ فعلیہ ہے۔)

نوٹ کیجیے کہ یہاں ف کا ترجمہ ، ’جس کے نتیجے میں‘ کیا گیا ہے۔

3- بعض اوقات فاء ، حال کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً﴾

”کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟“ (الحج: 63)

4- بعض اوقات جب فاء کے ذریعے عطف ہو ، اور معطوف علیہ کے بعد معطوف کا

حکم ثابت نہ ہو تو ایسی صورتوں میں کوئی کلمہ محذوف سمجھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا﴾ (الاعراف: 4)

”اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا ، اور پھر ان پر ہمارا عذاب ، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔“

اس کا مطلب ہے (أَرَدْنَا أَهْلًا كَهَا) فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا

”(ہم نے اسے ہلاک کرنا چاہا) اور پھر ان پر ہمارا عذاب ، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔“

b- ﴿وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ﴾ (الاعلى: 4-5)

”اور جس نے نباتات اگائیں ، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔“

اس مثال میں فاء کا مطلب ہے فَمَضَتْ مُدَّةً (پھر ایک طویل

عرصہ گذرا)۔

ثم Afterwards

ثم بھی حرفِ عطف ہے۔ ثم کا استعمال ، ترتیب (Sequence) اور تراخی (Time gap) (طویل مدت) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے۔ جیسے :

1- ﴿اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ۖ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (الروم: 11)

1 2 3

”اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے ، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا ، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔“

اس مثال میں ، تخلیق کی ابتداء اور اس کے اعادے اور قیامت کے دن رجوع کو ثم سے عطف کیا گیا ہے۔ ان تینوں چیزوں کے درمیان ترتیب بھی موجود ہے اور تراخی بھی۔ یہ تراخی (Time Gap) ’قلیل مدت‘ کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور ’طویل مدت‘ کے لیے بھی۔ طویل کی مثال گزر چکی ہے۔ ’قلیل مدت‘ کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

2- ﴿أَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۖ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا﴾ (عبس: 25-26)

”ہم نے خوب پانی لندھایا ، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا۔“

حتى Even

حتى ، اسم ظاہر کے عطف کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ تاکہ کسی چیز کی غایت ، انتہاء اور بلندی ، ثابت کی جاسکے۔

غایت کے اظہار میں ، کبھی بلندی مقصود ہوتی ہے اور کبھی پستی۔

دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔ تفصیلات سبق نمبر 242 میں ہیں۔

-a مَاتَ النَّاسُ حَتَّىٰ الْأَنْبِيَاءُ

”لوگ مرتے رہے ہیں، چاہے وہ انبیاء ہی کیوں نہ ہوں۔“
(اس مثال میں، بڑے سے بڑے آدمی کے لیے موت کو ثابت کیا گیا ہے۔)

-b الْمُؤْمِنُ يُجْزَىٰ بِالْحَسَنَاتِ حَتَّىٰ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ

”مومن کو انیکوں کا صلہ دیا جاتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں۔“

اس مثال میں، چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے لیے حَتَّىٰ استعمال کیا گیا ہے۔

Or اَوْ

اَوْ بھی حرفِ عطف ہے، اَوْ کو طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ تَخْيِير شک، تفریق، ابہام ممانعت وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
ہر مثال پر اچھی طرح غور کیجیے۔

-1 اَوْ برائے تَخْيِير (Option) کی مثالیں:

-a ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِنْ رَأْسِهِ

فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسْكَ﴾ (البقرة: 196)

”مگر جو شخص مریض ہو، یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو

(اور اس بنا پر اپنا سر منڈوالے)، تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر

’روزے رکھے‘ یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔“

-b تَرَوِّجْ هِنْدًا اَوْ اُخْتَهَا

”ہند سے شادی کر لو ، یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔“

(اس مثال میں تَرَوِّجْ طلب ہے)

-2 اَوْ برائے اِبَاحَت (Lawful) کی مثالیں :

-a ﴿فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾ (البقرة: 74)

”پتھروں کی طرح سخت ، یا پھر سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔“

اس مثال میں ، تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے۔ یعنی ان منافقین

کو ، کسی ایک سے ، تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ دونوں جائز ہیں۔

-b اِصْحَبْ حَمِيْدًا اَوْ رَشِيْدًا

”حمید کی صحبت اختیار کر لو ، یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔“

(اس مثال میں اِصْحَبْ طلب ہے)

-3 اَوْ برائے شَكِّ کی مثال (Doubt) :

﴿لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ﴾ (الکھف: 19)

”شاید ہم دن بھر ، یا پھر ، اس سے کچھ کم ، رہے ہوں گے۔“

-4 اَوْ برائے تَفْرِيق کی مثال (Seperation) :

﴿وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصْرٰی تَهْتَدُوا﴾ (البقرة: 135)

”یہودی کہتے ہیں : ”یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔“ یا پھر

عیسائی کہتے ہیں : ”عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی۔“ (یعنی ہر دو اپنی اپنی

طرف بلارہے ہیں ، اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔)

5- اَوْبِرَائے اِنہام (Ambiguity) کی مثال :

﴿وَاِنَّا اَوَايَاكُمْ لَعَلٰی هٰذٰی اَوْ فِی ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ﴾ (سبا: 24)
 ”اب لا محالہ ، ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے ،
 یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔“ (یعنی بات مبہم اور غیر واضح ہے)

6- اَوْبِرَائے ممانعت کی مثال : (فعل نہی کے بعد)

﴿وَلَا تُطِيعُ مِنْهُمْ اِثْمًا اَوْ كُفُوْرًا﴾ (الدھر: 24)
 ”اور ان لوگوں میں سے نہ تو آثم (بد عمل) کی اطاعت کرو ! اور نہ مکر
 حق کی (بات مانو)“ (یعنی دونوں کی اطاعت ممنوع ہے۔)

7- اَوْبِرَائے تقسیم (Classification) :

اَلْکَلِمَةُ اِسْمٌ اَوْ فِعْلٌ اَوْ حَرْفٌ
 ”الفاظ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم یا فعل یا حرف۔“

8- اَوْبِمَعْنٰی اِلٰی (تک) :

لَا تُسَهِّلَنَّ الصَّعْبَ اَوْ اُذِرْكَ الْمُنٰی
 ”میں اپنی آرزوؤں کی تکمیل تک ، ضرور بہ ضرور مشکلات کا مقابلہ
 کروں گا۔“

9- اَوْبِمَعْنٰی اِلَّا :

جیسے : لَا عَاقِبَتَهُ اَوْ يُطِيعَ اَمْرٰی
 ”میں اس کا پیچھا کروں گا ، یا پھر ، اس کو میری بات ماننی پڑے گی۔“

10- اَوْ بمعنی اَمْ یا بَل کی مثال (Rather):

یہ اَوْ اِضْرَاب کے لیے استعمال ہوتا ہے اور مضمون کا رخ پھیر دیتا ہے۔
﴿وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ اَوْ يَزِيدُونَ﴾ (الصافات: 147)
”اس کے بعد ہم نے اُسے (یعنی یونس کو) ایک لاکھ ، بلکہ اس سے بھی
زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔“ (یہاں اَوْ کا ترجمہ بلکہ کیا گیا ہے)

اَمْ Or

اَمْ بھی حرف عطف ہے ، اس کی دو قسمیں ہیں۔ اَمْ مُتَّصِلَہ اور اَمْ مُنْقَطِعَہ

اَمْ مُتَّصِلَہ

اَمْ مُتَّصِلَہ سے پہلے ، ہمزہ آتا ہے۔ ہمزہ استفہام کے بعد ، مُعَادِلَہ (یعنی
برابری) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور دو چیزوں میں سے ایک چیز کی تعیین مطلوب ہوتی
ہے۔ جیسے :

﴿أَقْرَبُ اَمْ أَعْيَدُ مَا تُوعَدُونَ﴾ (الانبیاء: 109)

1- اَمْ ، دو فعلیہ جملوں کے درمیان استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَأَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (البقرة: 6)

جملہ فعلیہ جملہ فعلیہ

”ان کے لیے یکساں ہے ، خواہ تم خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں۔“

2- اَمْ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ﴾ (الاعراف: 193)
جملہ فعلیہ جملہ اسمیہ

”دونوں صورتوں میں ، تمہارے لیے یکساں ہی ہے ،
خواہ ، تم انہیں پکارو ، یا پھر خاموش رہو۔“

3- بعض اوقات اَمْ سے پہلے ، تعین کے لیے ، ہمزہ (أ) استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تَسْوِیَہ یعنی دو چیزوں کے درمیان ، برابری کے لیے آتا ہے۔
یعنی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ دونوں باتیں برابر ہیں۔ جیسے :

a- ﴿سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيصٍ﴾

(ابراہیم : 21)

”اب تو یکساں ہے ، خواہ ہم جزع جزع کریں ، یا صبر ، بہر حال
ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔“

b- ﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

(البقرة: 6)

”ان کے لیے یکساں ہے ، خواہ تم انہیں خبردار کرو ، یا نہ کرو ،
بہر حال وہ ماننے والے نہیں۔“

4- بعض اوقات ، یہ ہمزہ (أ) اَمْ کے ساتھ ، تعین کی طلب کے لیے آتا ہے۔ جیسے :

﴿أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ السَّمَاءُ﴾ (النازعات: 27)

”کیا تم لوگوں کی تخلیق ، زیادہ سخت کام ہے ، یا آسمان کی؟“

بعض صورتوں میں اَمّ کا مفہوم ، بَلّ اور لعین ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَإِنْ أَدْرَىٰ أ [] قَرِيبٌ اَمّ [] بَعِيدٌ مَا تُوعَدُونَ﴾

(الانبیاء: 109)

”اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے ، قریب ہے یا دور۔“

b- ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اَمّ [] هَلْ تَسْتَوِي

الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ﴾ (الرعد: 16)

”کہو ، کیا اندھا اور آنکھوں والا ، برابر ہوا کرتا ہے ؟
یا پھر (یہ بتاؤ) کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں ؟“

اَمّ مُنْقَطِعَةٌ

یہ دوسری قسم کا اَمّ ہے۔ اَمّ منقطعہ سے پہلے ہمزہ نہیں آتا ، بعض اوقات یہ استفہام انکاری کے لیے ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

1- ﴿اَمّ [] لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبُنُونَ﴾ (الطور: 39)

”کیا اللہ کے لیے تو ہیں بیٹیاں ، اور تم لوگوں کے لیے ہیں بیٹے؟“

(یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا)

2- ﴿هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ﴾ (الرعد: 16)

”کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟“ (یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا)

إِمَّا Either

بعض اوقات اِمَّا کے ذریعے بھی ، تردیدی عطف کیا جاتا ہے۔

اِمَّا کے بعد، ایک اور اِمَّا یا اَوْ کا آنا لازمی ہے۔ اِمَّا کی کئی قسمیں ہیں۔

1- شك Doubt کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

جَاءَنِي اِمَّا مُحَمَّدٌ وَّ اِمَّا عَلِيٌّ

میرے پاس محمد آیا تھا یا علی۔

2- ابهام Ambiguity کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

﴿وَاٰخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ اَوْ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ﴾ (التوبہ: 106)

”کچھ دوسرے لوگ ہیں ، جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے ،

چاہے انہیں سزا دے ، اور چاہے ، ان پر ازر نو مہربان ہو جائے۔“

3- تخییر (OPTion) کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

﴿اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَّ اِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا﴾ (الکہف: 86)

”یا تو، ان کو تکلیف پہنچائے ، یا پھر ، ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔“

4- تفصیل (Seperation) کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

﴿اِنَّا هَدَيْنَاہُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا﴾ (الانسان: 3)

”ہم نے اسے راستہ دکھادیا ، خواہ شکر کرنے والا بنے ، خواہ کفر کرنے والا۔“

5- برائے اباحت اِمَّا کے استعمال کی مثال :

تَعَلَّمَ اِمَّا رِيَاضَةً وَّ اِمَّا اَدْبًا

یا تو ورزش سیکھ لو ، یا پھر ادب

بَلْ Rather

- 1- بَلْ بھی حرفِ عطف ہے۔
 - 2- بَلْ اپنے ماقبل سے اعراض ، اور مابعد کے اثبات کے لیے ، استعمال ہوتا ہے۔
بعض اوقات بَلْ ، اپنے ماقبل کا ابطال دور کرتا ہے۔
 - 3- بَلْ کے بعد ، حروفِ لا ، کلاً اور لا استعمال ہوتے ہیں۔
 - 4- بَلْ جملے سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔
 - 5- بعض اوقات بَلْ ، لکین کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
 - 6- بعض اوقات ، اِضْرَاب (Rectification) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
یعنی یہ کلام کو ایک رخ سے ، دوسرے رخ کی طرف پھیر دیتا ہے۔ جیسے :
- a- ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ﴾ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿﴾
”یہ کہتے ہیں ”رحمان اولاد رکھتا ہے۔“ سبحان اللہ ، وہ (یعنی فرشتے)
توبندے ہیں ، جنہیں عزت دی گئی ہے۔“ (الانبیاء: 26)
- (یہاں بات ، لوگوں کے شرک سے موڑ کر ، فرشتوں کی بندگی اور
عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)
- b- ﴿أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ﴾ بَلْ جَاءَهُمُ بِالْحَقِّ ﴿﴾ (المؤمنون: 70)
”یا یہ ، اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے ؟“ تیس بلکہ ، وہ تو
ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔“
(یعنی ذاتی حملے سے درگزر کر کے ، بات مقصد رسالت کی

طرف پھیر دی گئی ہے۔)

c- ﴿بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلْ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ﴾

”وہ کہتے ہیں ”بلکہ یہ پرآگندہ خواب ہیں، بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے
بلکہ یہ شخص شاعر ہے۔“ (الانبیاء: 4)

لَكِنْ

بعض اوقات ، لَكِنْ بھی بطورِ عطف استعمال ہوتا ہے ،
لیکن اس کے لیے تین (3) شرطیں ہیں۔

1- لَكِنْ سے پہلے ، حرفِ نفی یا حرفِ منی موجود ہو اور

2- لَكِنْ سے پہلے ، واؤ موجود نہ ہو۔ اور

3- اس کے بعد ، اسمِ مفرد ہو۔ جیسے :

a- مَا قَامَ زَيْدٌ لَكِنْ خَالِدٌ

”زید کھڑا نہیں ہوا ، بلکہ خالد۔“

b- مندرجہ ذیل مثال میں ، لَكِنْ حرفِ عطف نہیں ہے ، بلکہ ابتدائیہ ہے۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ﴾

”(لوگو !) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ،

مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔“ (الاحزاب: 40)

یہ لَكِنْ ابتدائیہ ہے۔ اور اس سے پہلے واؤ موجود ہے۔



سبق نمبر: 151

صِفَت اور مَوْصُوف

Qualificative and Qualified

- 1- پانچواں تابع ، وَصَف ہے ، جو اعراب میں اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔
- 2- متبوع کو ، موصوف اور منعوت بھی کہتے ہیں۔
- تابع کو ، صفت ، وصف یا پھر نعت کہتے ہیں۔
- 3- صِفَت ، متبوع کی ذات کا ، یا متبوع سے متعلق کا وَصَف بیان کرتی ہے۔
- 4- صِفَت یا نعت کی دو قسمیں ہیں۔ صِفَتِ حَقِیقِی اور صِفَتِ سَبَبِی

a- صِفَتِ حَقِیقِی :

صِفَتِ حَقِیقِی ، اپنے متبوع کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے :

الرَّجُلُ الْكَرِيمُ ”شریف آدمی“

یہاں الْكَرِيمُ ، الرَّجُلُ (آدمی) کی صِفَت ہے۔

b- صِفَتِ سَبَبِی :

صِفَتِ سَبَبِی ، اپنے متبوع کے متعلق کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے :

الرَّجُلُ الْكَرِيمُ أَبُو ”وہ آدمی ، جس کا باپ شریف ہے۔“

یہاں الْكَرِيمُ ، الرَّجُلُ (آدمی) کی صفت نہیں ہے، بلکہ اس کے (متعلق) والد

(أَبُو) کی صِفَت ہے۔

5- اکثر اوقات، صفت کے لیے، اسم مشتق ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ صرف چند مخصوص صورتوں میں اسم جامد پر مشتمل صفت استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

﴿يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ (الجمعه: 1)
منعوت
نعت (اسمائے مشتقہ)

”اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، ہر وہ چیز، جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ بادشاہ ہے، نہایت مقدس، زبردست، حکیم۔“

6- بعض اوقات، اسمائے جامدہ بھی صفت یا موصوف بن جاتے ہیں۔ جیسے:

a- زَيْدٌ موصوف
بْنُ عَمْرٍو صفت
”زید، عمرو کا بیٹا“

b- هَذَا موصوف
الرَّجُلُ صفت
”یہ آدمی“

c- مَرَرْتُ بِزَيْدٍ منعوت
هَذَا نعت (جامد، اسم اشارہ)
”میں اس زید کے ساتھ گزرا۔“

d- مَرَرْتُ بِرَجُلٍ منعوت
ذِي فَضْلٍ نعت (جامد)
”میں اس صاحب فضل آدمی کے ساتھ گزرا۔“

”میں، اس صاحب فضل آدمی کے ساتھ، گزرا۔“

7- بعض اوقات، مصادر بھی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے:

هَذَا رَجُلٌ منعوت
عَدْلٌ نعت مصدر
”یہ صاحب عدل آدمی ہے۔“

(یہاں مصدر عدل کو، بعض لوگوں نے، ذُو عدل کے معنی میں،

اور بعض نے عَادِل کے معنی میں لیا ہے۔)

8- بعض اوقات ، خبر یہ جملے بھی صفت بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ، یہ اسمِ مکرمہ کی صفت ہوتے ہیں ، اور ان جملوں میں ایک ضمیر ہوتی ہے ، جو موصوف کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ﴾ (البقرہ: 281)

منعوت نعت مع ضمیر

”اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو! جب کہ تم اللہ کے پاس واپس ہو گے۔“

یہاں یَوْمًا مکرمہ ہے ، اور تُرْجَعُونَ جملہ فعلیہ ہے۔

اس مثال میں ، فِيهِ کی ضمیر ، منعوت یَوْمًا کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

بعض اوقات ، یہ ضمیر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا﴾ (البقرہ: 123)

منعوت نعت بلا ضمیر

”اور ڈرو ، اس دن سے ! جب کوئی ، کسی کے ذرا کام نہ آئے گا۔“

(اس مثال میں ، ضمیر موجود نہیں ہے ، لیکن فِيهِ کو محذوف سمجھا جائے گا۔

یعنی لَا تَجْزِي فِيهِ)

9- بعض اوقات ، شبہ جملہ بھی صفت بن جاتا ہے۔ جیسے :

﴿بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ﴾ (ق: 2)

منعوت نعت (جار مجرور)

”بلکہ ان لوگوں کو تعجب اس بات پر ہوا ، کہ ایک خبردار کرنے والا ،

خود انہی میں سے ان کے پاس آگیا۔“

10- بعض اوقات، اسمِ منعوں کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿أَنْ أَعْمَلَ سَابِغَاتٍ﴾ کا مطلب ہے اَنْ اَعْمَلَ (دُرُوعاً) سَابِغَاتٍ

محذوف منعوں نعت

”اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کو حکم دیا“ کہ وسیع اور کشادہ زرہیں بناؤ۔

دُرُع ”سایغ“ مکمل اور کشادہ زرہ کو کہتے ہیں۔ دُرُع کی جمع دُرُوع ہے۔

اس مثال میں صفت سَابِغَاتِ کی موصوفہ، دُرُوع (زرہیں) محذوف ہے۔

11- بعض اوقات، خود صفت (یعنی نعت) کو حذف کر دیا جاتا ہے، جب

سلسلہ کلام اس کی اجازت دے۔ جیسے :

﴿يَأْخُذُ كُلُّ سَفِينَةٍ غَصْبًا﴾ (الکھف: 79) اس کا مطلب ہے۔

”جو ہر کشتی کو، زبردستی چھین لیتا تھا۔“ (یعنی ہر صحیح و سالم کشتی کو)۔

يَأْخُذُ كُلُّ سَفِينَةٍ (صَالِحَةٍ) غَصْبًا

منعوت نعت محذوف

12- نعتِ حقیقی، مفرد بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

هَذَا عَمَلٌ نَافِعٌ ”یہ فائدہ بخش کام ہے۔“

منعوت نعت مفرد

13- نعتِ حقیقی، مرکبِ اضافی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

مَضَى يَوْمٌ شَدِيدُ الْحَرِّ

منعوت نعت مرکب

”گرمی کی شدت والا دن، گزر گیا۔“

14- نعتِ حقیقی ، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

يَنْفَعُ

هَذَا عَمَلٌ

منعوت (جملہ فعلیہ)

”یہ وہ کام ہے ، جو فائدہ دے گا۔“

15- نعتِ حقیقی ، جملہ اسمیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے :

حَرَّةٌ شَدِيدٌ

مَضَى يَوْمٌ

منعوت (جملہ اسمیہ)

”وہ دن گذر گیا ، جس کی گرمی سخت تھی۔“

نعتِ حقیقی

نعتِ حقیقی یعنی صفتِ حقیقی ، چار باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

1- اعراب میں : جیسے :

أُسْوَةٌ حَسَنَةٍ

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ، أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

2- عدد میں : جیسے :

عَبْدٌ مُؤْمِنٌ ، عَبْدَانِ مُؤْمِنَانِ ، عِبَادٌ مُؤْمِنُونَ

3- تذکیر و تانیث میں : جیسے :

مُؤْمِنٌ كَرِيمٌ ، مُؤْمِنَةٌ كَرِيمَةٌ

4- تعریف و تنکیر میں : جیسے :

عَبْدٌ مُؤْمِنٌ ، الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ

نعت حقیقی کی قرآنی مثالیں

- a ﴿إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ﴾ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ﴿ (الانسان: 2)
منعوت نعت حقیقی
”ہم نے انسان کو ، ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا۔“
- b ﴿كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ﴾ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴿ (القمر: 20)
منعوت نعت حقیقی
”جیسے وہ ، جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔“
- c ﴿يُنشِئُ السَّحَابَ الْفِقَالَ﴾ الْفِقَالَ ﴿ (الرعد: 12)
”وہی ہے ، جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے۔“
- d ﴿وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ﴾ مُبَارَكٌ ﴿ (الانعام: 92)
”اور یہ ایک مبارک کتاب ہے ، جسے ہم نے نازل کیا ہے۔“
- e ﴿فِيهِمَا عَيْنَانِ نَصَّاحَتَانِ﴾ نَصَّاحَتَانِ ﴿ (الرحمن: 66)
”دونوں باغوں میں ، دو چشمے ، فواروں کی طرح ابلتے ہوئے۔“

نعتِ سببی

نعتِ سببی یعنی صفتِ سببی ، دو (2) باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔
اعراب میں اور تعریف و تنکیر میں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔
-1 اعراب میں مطابقت کی مثالیں:

مرفوع: ﴿هَذَا عَذَابٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ﴾ (فاطر: 12)

منصوب: ﴿وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكْلُهُ﴾ (الانعام: 142)
مجرور: ﴿أَخْرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلَهَا﴾ (النساء: 75)

2- **تعریف و تنکیر میں مطابقت کی مثالیں:**

مُعَرَّف: ﴿أَخْرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلَهَا﴾ (النساء: 75)
تنکیر: ﴿هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٍ سَائِغٌ شَرَابُهُ﴾ (فاطر: 12)

نعت سببی کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ضمیر پر خصوصی توجہ فرمائیے۔

a- ﴿وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكْلُهُ﴾ (الانعام: 141)
منعوت **نعت سببی**

”اور (اللہ ہی نے پیدا کئے) کھجور (کے باغات) اور کھیت، جن سے مختلف کھانے کی چیزیں (ملتی ہیں)۔“

(یہاں اُکْلُہ کی ضمیر، الزَّرْع کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

b- ﴿فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا﴾ (فاطر: 27)
منعوت **نعت سببی**

”اور پھر اس کے ذریعہ سے ہم، پھل نکال لاتے ہیں، مختلف رنگوں کے۔“

(یہاں أَلْوَانُهَا کی ضمیر، ثَمَرَات کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

c- ﴿هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٍ سَائِغٌ شَرَابُهُ﴾ (فاطر: 12)

”یہ میٹھا ہے، پیاس بھانے والا ہے، خوشگوار ہے جس کا پینا۔“

(یہاں شَرَابُہ کی ضمیر ، فُرَات کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

-d ﴿أَخْرَجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ﴾ ، أَهْلُهَا ﴿﴾ (النساء: 75)

”خدا یا ! ہم کو اس بستی سے نکال ، جس کے باشندے ظالم ہیں۔“
(یہاں أَهْلُهَا کی ضمیر ، الْقَرْيَةِ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

نعت کے أغراض و مقاصد

نعت یا صفت کے ، کئی أغراض و مقاصد ہو سکتے ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

-1 توضیح کے لیے صفت کا استعمال:

نعت سے توضیح یعنی وضاحت ، اس صورت میں ہوتی ہے ، جب موصوف معرفہ ہو۔ جیسے :

﴿أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ (الفاتحہ: 5)

معرف موصوف نعت توضیح

”ہماری رہنمائی فرما ، سیدھے راستہ کی طرف۔“

-2 تخصیص کے لیے صفت کا استعمال:

صفت سے تخصیص ، اس صورت میں ہوتی ہے ، جب موصوف نکرہ ہو۔ جیسے :

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ﴾ (الدھر: 19)

نکرہ موصوف نعت تخصیص

”ان کی خدمت کے لیے ، ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے ،

جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔“

3- مدح کے لیے صفت کا استعمال:

نعت یا صفت سے مدح کا کام بھی لیا جاتا ہے۔
مدح ، کسی کی تعریف کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ: 1)

موصوف نعت مدح

”تمام تعریفیں ، کائنات کے رب ، اللہ کے لیے ہیں۔“

4- ذم کے لیے صفت کا استعمال:

نعت یا صفت ، ذم کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔
ذم ، کسی کی مذمت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے :

﴿فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (النحل: 98)

موصوف نعت ذم

”لہذا ، شیطانِ رجیم (دھتکارا ہوا) سے ، خدا کی پناہ مانگ لیا کرو!“

5- ترحم کے لیے صفت کا استعمال:

رحم کے سوال کے لیے ، اپنی بے بسی ، لا چاری اور مسکینی کی صفات میان کی جاتی ہیں۔ جیسے :

اللَّهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ الْمِسْكِينُ

موصوف . نعت ترحم

”اے اللہ ! میں تیرا ایک مسکین بندہ ہوں۔“

6- توکید کے لیے صفت کا استعمال:

بعض اوقات ، تاکید کے اظہار کے لیے بھی ، صفت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے :

﴿فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ ، نَفْخَةً وَاحِدَةً﴾ (الحاقہ: 13)

موصوف نعتِ توکید

”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی ، صرف ایک پھونک۔“

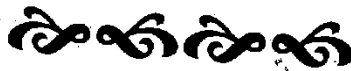
7- تفصیل کے لیے صفت کا استعمال:

بعض اوقات ، تفصیل کے لیے بھی صفت کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

فِي بَيْتِنَا ضَيْفَانٌ ، بَصْرِيٌّ وَكُوفِيٌّ

موصوف نعتِ تفصیل

”ہمارے گھر میں دو مہمان ہیں ، ایک بصری ہے اور ایک کوفی ہے۔“



سبق نمبر: 152

اِغْرَاء (Exhortation)

- 1- بعض اوقات ، بعض الفاظ ، منصوبی حالت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور ان منصوب اسماء کے استعمال کا مقصد ، مخاطب کو متنبہ اور خبردار کر کے ، کسی پسندیدہ کام کے لیے ابھارنا ہوتا ہے۔
 - 2- ایسی صورتوں میں ، اسم منصوب کا فعل امر محذوف ہوتا ہے۔ محذوف فعل امر ، عموماً **الزَّمْ** ہوتا ہے۔ اسے اِغْرَاء (Exhortation) کہتے ہیں۔
 - 3- خبردار اور متنبہ کرنے والے کو **مُغْرٰی** کہتے ہیں۔
 - 4- اور جس شخص کو متنبہ اور خبردار کیا جائے ، اُسے **مُغْرٰی** کہتے ہیں۔
 - 5- جس اچھے (محمود) کام پر ابھارنا مقصود ہو ، اُسے **مُغْرٰی بہ** کہتے ہیں۔
- مُغْرٰی بہ ، منصوب اسم ہوتا ہے۔ جیسے :
- الْعَزِيْمَةُ وَالصَّبْرُ
- ”عزیمت ! اور صبر !“
- (یعنی عزیمت اور صبر کو ، لازماً اختیار کرو)
- (اس مثال میں ، فعل امر الزَّمْ محذوف ہے۔ اَنْتَ مُغْرٰی محذوف ہے۔ اور الْعَزِيْمَةُ وَالصَّبْرُ ، اِغْرَاء (مُغْرٰی بہ) ہے ، اور اسمائے منصوب ہیں۔)
- 6- اِغْرَاء میں فعل اور فاعل ، دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

اغراء کی قسمیں

- 1- بعض اوقات مغری بہ ، مفرد ہوتا ہے۔ جیسے :
- الصَّدَق**
- ”سچائی پر قائم رہو !“
- 2- بعض اوقات مغری بہ مکرر لایا جاتا ہے۔ جیسے :
- a **أَخَاكَ أَخَاكَ**
- ”تمہارا بھائی ! تمہارا بھائی !“ (ہمیشہ اس کا ساتھ دو !)
- b **أَلَا جِتْهَادَ أَلَا جِتْهَادَ**
- ”کوشش ! کوشش !“ (یعنی جہد مسلسل اور کوشش کو لازم کر لو)
- یہ دراصل الزَّم الاجتہاد ہے۔ (یہاں الاجتہاد مغری بہ ہے۔)
- 3- بعض اوقات مغری بہ ، معطوف ہوتا ہے۔ جیسے :
- a **الصَّدَقَ وَ الْإِخْلَاصَ**
- ”سچائی اور اخلاص سے ، جٹے رہو۔“
- b **الْمُرُوَّةَ وَالنَّجْدَةَ**
- ”مروت ! شرافت !“ (یعنی مروت اور شرافت کا ، دامن تھامے رہو !)
- یہاں بھی ، الزَّم جو کہ فعل امر ہے ، مقدّر ہے۔

اغراء کی قرآنی مثالیں

1- ﴿وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ﴾

(النساء: 24)

”اور وہ عورتیں بھی ، تم پر حرام ہیں ، جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں ، البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں ، جو جنگ میں تمہارے ہاتھ آئیں۔
اللہ کا قانون (ہے یہ) تم پر (جس کی پابندی لازم کر دی گئی ہے)۔“
(یہاں کتاب منصوب ہے ، اس کا فعل (الزمو) محذوف ہے۔)

2- ﴿مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ﴾ (الحج: 78)

”(قائم ہو جاؤ!) ، اپنے باپ ابراہیم کی ملت (پر)۔“
(یہاں مِلَّة منصوب ہے ، اس کا فعل اتبعوا یا اس سے ملتا جلتا فعل محذوف ہے۔)

3- ﴿صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً﴾ (البقرة: 138)

”اللہ کا رنگ ! (اختیار کرو!) ، اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو گا؟“
مطلب ہے ، اِخْتَارُوا صِبْغَةَ اللَّهِ :

WWW.KITABOSUNNAT.COM



سبق نمبر: 153

تَحذِير "Warning"

1- تَحذِير کا مطلب ڈرانا ہے۔ ڈرانے والے کو مُحذِر ، اور جس کو ڈرایا جائے ، اسے مُحذَر کہتے ہیں۔

مُحذَر مِنْهُ سے مراد ، وہ ناپسندیدہ اور مکروہ چیز ہے ، جس سے ڈرانا اور متنبہ کرنا مطلوب ہے ، تحذیر کو تنبیہ بھی کہا جاتا ہے۔

2- تحذیر کے لیے بھی ، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- اَلْأَسَدَ ! (اس کا مطلب ہے) اِحْذَرِ الْأَسَدَ "شیر سے بچو !"

b- اِيَّاكَ وَالْكَسَلَ "اپنے آپ کو سستی سے بچائے رکھو۔"

(یہ دراصل اِحْذَرِ الْكَسَلَ ہے۔ یہاں فعل امر اِحْذَرُ اور اس کا فاعل محذوف ہے۔)

3- بعض اوقات تَحذِير کو بھی ، تاکید کے لیے ، مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلْكَسَلَ وَالْكَسَلَ

"اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ ، اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔"

یہ دراصل اِحْذَرِ نَفْسَكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْكَسَلَ مِنْكَ ہے۔

4- اِحْذَرُ کی جگہ ، اتَّقِ (بچے رہو) ، یا بَعْدُ (دور کر) جیسے الفاظ بھی ، محذوف تسلیم کیے جاسکتے ہیں۔

5- تَحذِير "میں بھی ، فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔"

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں ، فعل امر اِحْذَرْ محذوف سمجھا جائے گا۔

- 1- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ مفرد ہوتا ہے www.KitaboSunnat.com جیسے : **الْكَذِبَ** ”جھوٹ سے بچو۔“
- 2- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ کی تکرار کی جاتی ہے۔ جیسے : **الْكَذِبَ الْكَذِبَ** ”جھوٹ سے بچو ، جھوٹ سے“
- 3- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ معطوف ہوتا ہے۔ جیسے : **الْكَذِبَ وَالْخِيَانَةَ** ”جھوٹ اور خیانت سے بچو۔“
- 4- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ **الْمَوْتَ الْمَوْتَ** ”موت سے بچو ، موت سے۔“
- 5- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ **الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ** (اس کا مطلب ہے اِحْذَرِ الطَّرِيقَ) ”جھوٹ اور خیانت سے بچو۔“
- 6- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ **نَفْسَكَ وَالْأَسَدَ** ”اپنے آپ کو شیر سے بچاؤ۔“

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں ، فعل مضارع اَحْذِرْكَ محذوف سمجھا جائے گا۔

- 4- بعض اوقات مُحَذَّرٌ مِنْهُ ضمیر منصوب اِيَّاكَ کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : **اِيَّاكَ وَ الْكَذِبَ** ”اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ۔“
- 5- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ مجرور استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : **اِيَّاكَ مِنَ الْكَذِبِ** ”اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ۔“
- 6- بعض اوقات ، مُحَذَّرٌ مِنْهُ مصدر مَؤُول کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : **اِيَّاكَ اَنْ تَكْذِبَ** ”اپنے آپ کو جھوٹ بولنے سے بچاؤ۔“

احادیث سے چند تحذیر کی مثالیں

- 1- **إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ** ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (مسند احمد)
 ”ظلم سے بچو! یقیناً ظلم، قیامت کے دن کے اندھیروں میں سے، ایک اندھیرا ہوگا۔“
- 2- **إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ** (مسلم)
 ”دودھ دینے والی (کوزح کرنے) سے بچو۔“ (ورنہ بچے بھوکے مر جائیں گے)
- 3- **إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ** فِي الدِّينِ ، فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَن كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ (احمد ، نسائی ، ابن ماجہ)
 ”دین میں غلو (انتہاء پسندی / مبالغہ آمیزی) سے بچو ! اس لیے کہ تم سے پہلے کے لوگ دین میں غلو ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔“
- 4- **إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ** ، وَإِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ (الْبَانِي الصَّحِيحَةُ: 767)
 ”مظلوم کی بددعا سے بچو ! چاہے بددعا ، مظلوم کافر ہی کی کیوں نہ ہو ، اس لیے کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ عزوجل کے درمیان ، پردہ نہیں ہوتا۔“
- 5- **اللَّهُ اللَّهُ** فِي أَصْحَابِي (مسند احمد)
 ”اللہ (سے ڈرو !) اللہ (سے ڈرو!) میرے صحابہ کے بارے میں۔“

تجزیر کی قرآنی مثال

6- ﴿فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَا هَا﴾ (الشمس: 13)

”اس پر اللہ کے رسول (صالحؑ) نے قوم ثمود سے کہا:

خبردار! اللہ کی اونٹنی (کوہا تھ نہ لگاتا) اور اس کے پانی پینے میں (مانع نہ ہوتا)۔“

(یہاں نَاقَةَ اور سُقْيَا دونوں منصوب ہیں، یہاں اِحْذَرُوا محذوف ہے۔)



سبق نمبر : 154

اِختِصَاص (Specification)

- 1- اِختِصَاص " (Specification) سے مراد، کسی بات کو، کسی خاص فرد یا شے کے لیے مخصوص کرنا ہے۔ یہ بھی ایک اسم منصوب ہے۔
- 2- اِختِصَاص " ضمیر متکلم یا ضمیر مخاطب کے کسی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر، اُخْصُ (میں مخصوص کرتا ہوں) نَخْصُ (ہم مخصوص کرتے ہیں) جیسے الفاظ مقدر ہوتے ہیں۔ یعنی فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔
- 3- اِختِصَاص کا مقصد یا تو فخر ہوتا ہے یا پھر تواضع۔ یا پھر اضافی وضاحت۔
- 4- اسم اختصا ص ، حروفِ نداء کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا۔
- 5- اسم اختصا ص ، جملے میں (اغواء اور تحذیر کی طرح) پہلے واقع نہیں ہوتا۔
- 6- بعض اوقات ، اسم علم بھی منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
 اَنَا خَالِدًا ! حَطَمْتُ اَصْنَامَ الْجَاهِلِيَّةِ (خالد منصوب ہے)
 "میں خالد ہوں ! میں نے جاہلیت کے بتوں کو کچل کر رکھ دیا۔"
- 7- بعض اوقات مضاف کی صورت میں ال کے ساتھ اور ال کے بغیر آتا ہے۔ جیسے :
 a- نَحْنُ بَنِي حَاتِمٍ اَصْحَابُ الْكُرْمِ (بنی منصوب ہے)
 "ہم حاتم کی اولاد ہیں ! سخاوت و فیاضی میں مشہور۔"

-b نَحْنُ الْجُنُودُ نَحْمِي الْعَلَمَ (جنود منصوب ہے)

”ہم سپاہی ہیں ! جھنڈے کی حفاظت کریں گے۔“

-c نَحْنُ الْعَرَبُ نَرَعِي الدِّمَمَ (العرب منصوب ہے)

”ہم عرب ہیں ، عموں کا پاس کرتے ہیں۔“

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

اِخْتِصَاصِ بَرَائِمِ فخر

-1 بِنَا نَحْنُ الْجُنُودُ ، يُدَلُّ الْأَعْدَاءُ

”ہم سپاہیوں کے ہاتھوں ہی ، دشمن ذلیل ہوتے ہیں۔“

یہ جملہ فخریہ ہے۔

-2 نَحْنُ الْمُسْلِمِينَ (ہم ہی تو مسلمان ہیں)

یہاں الْمُسْلِمُونَ کے بجائے منصوبِ الْمُسْلِمِينَ استعمال ہوا ہے۔

اِخْتِصَاصِ بَرَائِمِ تواضع

-3 أَنَا ، أَيُّهَا الْعَبْدُ ، فَقِيرٌ إِلَى عَفْوِ اللَّهِ

”میں ، یہ بندہ ، اللہ کی مغفرت کا محتاج ہے۔“

(یہاں اسمِ ضمیر محلاً مخصوص ہے ، یہاں عَبْدٌ سے مراد خود متکلم ہے۔)

اختصاص برائے زیادتِ بیان

4- نَحْنُ الْعَرَبُ ، أَقْرَى النَّاسِ لِلضَّيْفِ

” ہم عرب ہیں ! مہمانوں کی ، اچھی خاطر تواضع کرنے والے۔“
(یہاں الْعَرَبُ مرفوع کے جائے منصوب الْعَرَب ہے۔)

اختصاص کی قرآنی مثالیں

5- ﴿وَالْمُؤْفُونُ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا

وَالصَّابِرِينَ﴾ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ﴿البقرة: 177﴾

” اور نیک وہ لوگ بھی ہیں ، جو عہد کرتے ہیں تو اسے وفا کرتے ہیں اور نیک لوگوں میں ، ہم یہاں بالخصوص ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں ، جو تنگی اور مصیبت کے وقت اور حق و باطل کی جنگ کے مواقع پر ، ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔“
نوٹ کیجیے کہ یہاں معطوف علیہ ﴿وَالْمُؤْفُونُ﴾ مرفوع ہے ، لیکن اس کا معطوف ﴿وَالصَّابِرِينَ﴾ منصوب ہے اور یہ منصوب برائے اختصاص ہے ، یعنی برائے مدح ہے۔

یہاں مراد ، أَخْصُ بِالذِّكْرِ الصَّابِرِينَ ہے یعنی

”میں خصوصیت کے ساتھ صابریں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔“

6-

﴿لَكِنَّ الرَّاٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (النساء: 162)

”البتہ ان میں جو لوگ ، پختہ علم رکھنے والے ہیں ، اور صاحب ایمان ہیں ، وہ سب اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں ، جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی ، اور (اس طرح کے ایمان لانے والے) نماز بالخصوص قائم کرتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور روزِ آخر پر سچا عقیدہ رکھتے ہیں۔“

اختصاص کی مثال حدیث سے

6-

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ ، لَا نَرِثُ وَ لَا نُورِثُ (الحديث)

”ہم تو پیغمبر ہیں ، نہ وارث ہوتے ہیں اور نہ ہمارے مال کا کوئی وارث ہوتا ہے۔“
(غور کیجیے کہ اس مثال میں ، مَعَاشِرُ مرفوع نہیں ، بلکہ منصوب ہے۔)

اس جگہ لفظ اَخْصُ یا اَعْنٰی کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ مَعَاشِرُ کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے یہ منصوب ہے۔

نوٹ : اغراء ، تحذیر اور اختصاص کے بعد ،
حذف سے متعلق سبق نمبر 195 ضرور پڑھ لیجیے۔



منصوبات کی مشق

مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجیے۔

یہاں فاعل اور فعل دونوں محذوف ہیں اور اسم منصوبی حالت میں پایا جاتا ہے۔

بتائیے کہ یہ کیوں منصوب ہیں؟ یہ اغراء کی مثال ہے؟ یا تحذیر کی؟ یا اختصاص کی؟

1- ﴿إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا﴾ (یونس: 4)

”اُسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے، اللہ کا وعدہ، ہے یہ، پکا۔“

2- ﴿فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ﴾ (توبہ: 60)

”(یہ زکوٰۃ کی آٹھ مدت ہیں) فریضہ (ہے یہ ایک)، اللہ کی طرف سے۔“

3- ﴿رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ﴾ (الکہف: 82)

”(دیوار کے نیچے خزانہ ہے، دیوار اس لیے اٹھائی گئی ہے، کہ اللہ اس نیک آدمی

کے دو یتیم لڑکوں پر رحم کرنا چاہتا ہے) رحمت، تمہارے رب کی طرف سے۔“

4- ﴿فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (المومنین: 41)

”دور (ہو جا) ! ظالم قوم!“

5- ﴿سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ﴾ (الاحزاب: 62)

”(منافقین پر لعنت ہے، یہ پکڑے جائیں گے اور قتل کیے جائیں گے)

(یہ ہے) اللہ کی سنت، جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے سے چلی آرہی ہے۔“

6- ﴿فَطَرَتِ اللَّهُ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ (الروم: 30)

”(قائم ہو جاؤ!) اللہ کی فطرت (پر)، جس پر اس نے، انسانوں کو پیدا کیا ہے۔“

سبق نمبر: 155

مَفْعُول مَعَهُ Concomitant

1- مفعول معہ ، وہ منصوب اسم ہے ، جو مُصَاحَبَت کے لیے ، واؤ کے بعد آتا ہے اور مَعَ (ساتھ) کا مفہوم دیتا ہے۔ یہ مُصَاحَبَت فاعل یا مفعول کے ساتھ ہوتی ہے۔

2- مفعول معہ سے پہلے ، واؤ معیت کا ہونا ضروری ہے۔

3- مفعول معہ ، بعض اوقات فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے

a- سِرْتُ وَ الطَّرِيقَ

”میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔“

(واضح ہو کہ یہاں الطَّرِيقَ (راہ) فاعل نہیں ہے ، اور وہ چلتی نہیں)

b- مَاتَ سَعِيدٌ وَ طُلُوعَ الشَّمْسِ

”ادھر سعید کا دم نکلا ، ادھر سورج طلوع ہوا۔“

(ظاہر ہے سورج مرتا نہیں ، مطلب یہ ہے کہ دونوں کام ساتھ ساتھ

واقع ہوئے۔)

4- مفعول معہ بعض اوقات ، الفاظ استفہام مَا اور كَيْفَ کے بعد آتا ہے۔

a- مَا أَنْتَ وَ السَّبَاحَةِ؟

”آپ اور آپ کے تیرنے کی تربیت کیسے جا رہی ہے؟“

-b **كَيْفَ أَنْتَ وَالْإِمْتِحَانُ ؟**

”آپ اور آپ کے امتحانات کیسے جارہے ہیں؟“

-c **مَا أَنْتَ وَ أَخَاكَ ؟**

”آپ اور آپ کے بھائی کے تعلقات کیسے ہیں؟“

-5 مفعول معہ ، کی تقدیم جائز نہیں ہے۔ یہ لازماً بعد میں لایا جاتا ہے۔

-6 مفعول معہ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ دونوں کے بعد آتا ہے۔ جیسے :

-a **سِرْتُ وَالرَّصِيفُ**

جملہ فعلیہ

”میں فٹ پاتھ کو پھلانگتا گیا۔“

-b **أَنَا سَائِرٌ وَالرَّصِيفُ**

جملہ اسمیہ

”میں فٹ پاتھ کے ساتھ ساتھ ، چلتا جا رہا ہوں۔“

مفعول معہ کی مثالیں

-1 **اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ**

”پانی تھم گیا اور اس کے ساتھ لکڑی بھی۔“

-2 **مَشِيتُ وَالْحَدِيقَةَ**

”میں باغ کے ساتھ ساتھ ، چلتا گیا۔“

3- جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةُ

”جاڑا ، چادروں (شالوں) کے ساتھ آیا۔“
(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت ، فاعل کے ساتھ ہے۔)

4- كَفَاكَ وَزَيْدًا دَرْهَمَ

”تمہارے اور زید کے لیے ، ایک درہم کافی ہے۔“
(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت ، مفعول کے ساتھ ہے۔)

5- سَافَرْتُ وَأَخَاكَ

”میں نے ، اور آپ کے بھائی نے ، ساتھ ساتھ سفر کیا۔“

6- سَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَأَبَاهُ

”ہم نے اس پر ، اس کے والد کے ساتھ ، سلام بھیجا۔“

7- كُنْ وَجَارَكَ مُتَوَافِقِينَ

”آپ ، اپنے پڑوسی کے ساتھ ، مل جل کر رہیے۔“

8- مَا لَكَ أَيُّهَا التَّاجِرُ وَالْمُبَاحِثُ الْفَلَسَفِيُّ؟

”اے تاجر! تمہارا اور تمہاری فلسفیانہ بحثوں کا کیا حال ہے؟“

9- كَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ؟

”آپ کا اور آپ کی پریشانیوں کا کیا حال ہے؟“

10- أَمَا تَقُومِينَ وَأَخَاكَ؟

”کیا آپ ، اپنے بھائی کے ساتھ نہیں اٹھیں گی؟“

11- مَا أَنْتَ وَ أَبَا مَعْمَرٍ؟

”آپ کا ، اور معمر کے با کا ، کیا معاملہ ہے؟“

(یہاں مرفوع **أبو** کے بجائے منصوب **أبا** استعمال ہوا ہے۔)

مفعول معہ کی قرآنی مثال

(یونس: 71)

12- ﴿وَاجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ﴾

”تم ، اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لیکر ، ایک متفقہ فیصلہ کر لو۔“

WWW.KITABOSUNNAT.COM



سبق نمبر : 156

مفعول بہ مقدم سے ملتی جلتی ایک خاص قسم

مَشْغُولٌ عَنْهُ کا اعراب Titular

إِضْمَارٌ عَلَى شَرِيطَةِ التَّفْسِيرِ

Supression on Condition of Exposition

بعض اوقات جملے میں ، ایک خاص اسلوب اختیار کیا جاتا ہے ، جو مفعول بہ مقدم سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

قَدَرْنَاهُ

وَالْقَمَرُ

اسم صریح منصوب ، فعل + فاعل + اسم ضمیر منصوب
پہلا جملہ فعلیہ دوسرا جملہ فعلیہ

آپ نے دیکھا ! یہاں دو منصوبات ہیں۔

ایک اسم صریح منصوب اور دوسرا اسم ضمیر منصوب۔

ایسی صورتوں میں ، علمائے نحو اس کو دو جملے قرار دیتے ہیں اور پہلے جملے کے

فعل کو، محذوف تسلیم کرتے ہیں ، چوں کہ بعد میں آنے والے جملے کا فعل ، اس کی تفسیر

کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے منصوب اسم کو ، جس کا فعل حذف کر دیا گیا ہے ،

مَشْغُولٌ عَنْهُ (Titular) کہتے ہیں، اس لیے کہ اس اسم منصوب سے ، لا پرواہی برتی گئی ہے۔ چونکہ ایسے موقعوں پر ، فعل کو ضمیر منصوب مل جاتی ہے ، اس لیے فعل ، اسم منصوب سے غافل ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رہے کہ یہ مفعول بہ مقدم نہیں ہے۔

دوسرے لفظوں میں ، یہ اسلوب ، دو جملوں پر مشتمل ہے۔

پہلے جملے میں صرف ، مفعول بہ منصوب ہے ، فعل محذوف ہے۔

دوسرے جملے میں فاعل + فاعل + مفعول بہ (ضمیر منصوب) ہوتی ہے۔

پہلے جملے کو مُفسِّر کہتے ہیں (جس کی تفسیر کی گئی ہے)۔

دوسرے جملے کو مُفسِّر کہتے ہیں ، جو پہلے جملے کے محذوفات کی ، تفسیر کرتا ہے۔

اس جملے کی تحلیل پر غور کیجیے۔

وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ (یس: 39)

یہ جملہ ذراصل اس طرح ہے۔

وَقَدَرْنَا	الْقَمَرَ	قَدَرْنَاهُ	ه	مَنَازِلَ
فعل مع فاعل	مفعول بہ ، مَشْغُولٌ عَنْهُ	فعل + فاعل	ضمیر منصوب	مفعول بہ ثانی
محذوف	جملہ مُفسِّرہ	جملہ مُفسِّرہ	مفعول بہ اول	

مَشْغُولٌ عَنْهُ

ایسے اسلوب میں ، پہلے جملے کے منصوب اسم کو ، مَشْغُولٌ عَنْهُ کہتے ہیں۔
(اس مثال میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ ، الْقَمَر ہے)

مَشْغُولٌ بِهِ

ایسے اسلوب میں ، دوسرے جملے کی ضمیر عائد منصوب (مفعول بہ) کو مَشْغُولٌ بِهِ کہتے ہیں۔ (اس مثال میں مَشْغُولٌ بِهِ ، هُ ہے۔)

جَمَلَةٌ مُّفَسَّرَةٌ

پہلے جملے کو ، جو صرف ، اسم صریح منصوب پر مشتمل ہوتا ہے ، جَمَلَةٌ مُّفَسَّرَةٌ کہتے ہیں۔ (وہ جملہ جس کی تفسیر کی گئی) اس کا فعل محذوف ہوتا ہے۔
اس مثال میں ، وہ الْقَمَر ہے۔ جو دراصل قَدَر الْقَمَر ہے۔

جَمَلَةٌ مُّفَسَّرَةٌ

دوئمرا جملہ ، جو فعل مع فاعل اور ضمیر منصوب (مفعول بہ) پر مشتمل ہوتا ہے۔
جَمَلَةٌ مُّفَسَّرَةٌ کہلاتا ہے۔ یعنی وہ جملہ ، جو پہلے جملے کی تفسیر کرتا ہے۔
اس مثال میں جملہ جَمَلَةٌ مُّفَسَّرَةٌ ، قَدَرْنَا هُ ہے۔

اِسْتِغَالُ الْفِعْلِ

دوسرے جملے کا فعل ، چونکہ پہلے جملے میں بھی کار فرما ہے ،
اس لیے اس عمل کو ، اِسْتِغَالُ الْفِعْلِ کا نام دیا گیا ہے۔

اسم مَشْغُول "عَنْهُ" کی اعرابی حالت

اسم مَشْغُول "عَنْهُ" کے اعراب کی درج ذیل تین (3) صورتیں ہوتی ہیں۔

- 1- جب اسم مَشْغُول "عَنْهُ" ، لازمی طور پر منصوب ہوتا ہے۔
 - 2- جب اسم مَشْغُول "عَنْهُ" ، لازمی طور پر مرفوع ہوتا ہے۔
 - 3- جب اسم مَشْغُول "عَنْهُ" کا رفع یا نصب ، دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔
- اگلے صفحے پر دیئے گئے جدول کا غور سے جائزہ لیجیے۔



اسم مَشْغُول "عَنهُ" کے اِعراب کی تین صورتیں

درج ذیل جدول کو غور سے دیکھیے کہ اسم مَشْغُول "عَنهُ" ، کن صورتوں میں ،
منصوب ہوتا ہے ؟ اور کب مرفوع ؟ اور کب دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں ؟

منصوب	مرفوع	منصوب یا مرفوع
لازمی منصوب :		
1- حروف شرط کے بعد	1- حروف شرط سے پہلے	اگر مشغول "عَنهُ"
2- حروف تحضیض سے پہلے	2- حروف تحضیض سے پہلے	صفت اور موصوف پر
جہاں نصب بہتر ہے :		مشتمل ہو تو ، اس کو
3- حروف استفہام کے بعد	3- حروف استفہام سے پہلے	مرفوع یا منصوب
4- حروف نفی کے بعد	4- حروف نفی سے پہلے	کیا جاسکتا ہے۔
5- نہی کے بعد	5- لام ابتداء سے پہلے	دونوں صورتیں
6- عرض کے بعد	6- حروف مشبہ بالفعل سے پہلے	جائز ہوتی ہیں۔
7- دعا / طلب کے بعد	7- اسم موصولی سے پہلے	
	8- کم خبریہ سے پہلے	
	9- جملے کی ابتداء میں	
	10- إِذَا فُجائیہ کے بعد	
	11- واؤ حالیہ کے بعد	

1- مَشْغُولٌ عَنْهُ کا لازمی نصب

مَشْغُولٌ عَنْهُ لازمی طور پر ، منصوب ہوتا ہے ، جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو ، جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ جیسے :

a- کلمات الشرط (جیسے : اِنْ وغیرہ) اور

b- حروف التحصیص (جیسے : هَلَّا وغیرہ)۔

1- حرف شرط کے بعد ، مَشْغُولٌ عَنْهُ کی مثال :

ان	العِلْم	حَصَلَتْهُ	نَفَعَكَ
حرف شرط	مَشْغُولٌ عَنْهُ	فعل + فاعل + ضمیر منصوب	جواب شرط

”اگر تو علم حاصل کر لے ، تو وہ تجھے نفع دیگا۔“

2- حرف تحصیص کے بعد ، مَشْغُولٌ عَنْهُ کی مثال :

هَلَّا	وَلَدَكَ	تَعَلَّمَهُ ؟
مَشْغُولٌ عَنْهُ	فعل + فاعل + ضمیر منصوب	

”تو اپنے لڑکے کو تعلیم کیوں نہیں دیتا؟“

وہ صورتیں جس میں مَشْغُولٌ عَنْهُ کا نصب بہتر ہے

پانچ (5) صورتوں میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ کا منصوب ہونا زیادہ بہتر ہوتا ہے ، اگرچہ کہ اس کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے ، جب مَشْغُولٌ عَنْهُ اسم ،

1- حروف نفی (مَا يَأْلَا) یا

2- حروف استفہام (أ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو۔ جیسے :

3- نہی کے بعد

4- عرض کے بعد

5- دعا اور طلب کے بعد

یہاں دو مثالیں دی جا رہی ہیں۔

1- حرفِ استفہام کے بعد ، اسم منصوب مشغول عنہ کی مثال:

هَلِ الرَّجُلَيْنِ تَعْرِفُهُمَا؟

”کیا آپ نے ، ان دو لوگوں کو پہچانا۔“

2- حرفِ نفی کے بعد مَشْغُولٌ عَنْهُ:

مَا زَيْدًا لَقِيتُهُ وَلَا عَمْرًا رَأَيْتُهُ.

”نہ تو میں نے زید سے ملاقات کی ، اور نہ عمرو کو دیکھا۔“

مذکورہ مثالوں میں ، اسم مشغول عنہ کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے ، لیکن مناسب نہیں۔ جیسے:

مَا زَيْدٌ لَقِيتُهُ ، وَلَا عَمْرُو رَأَيْتُهُ.

هَلِ الرَّجُلَانِ تَعْرِفُهُمَا؟

وہ صورت جس میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ کا رفع لازمی ہے

گیارہ (11) صورتوں میں ، اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ مرفوع ہوتا ہے ، جب

مَشْغُولٌ عَنْهُ ، (1) کلماتِ شرط ، (2) حروفِ تحضیض ، (3) حروفِ

استفہام ، (4) حروفِ نفی ، (5) لامِ الابتداء ، (6) حروفِ مُشَبِّہ بِالْفِعْلِ ،

(7) اسم موصول اور (8) کم خبریہ سے پہلے واقع ہو، تو اس کو مرفوع کرنا لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔

اسی طرح ، (9) جملے کے آغاز میں ، (10) إِذَا فُجَائِيہ کے بعد اور (11) واؤ حالیہ کے بعد ، اگر اسم مَشْغُول "عَنْهُ آجائے تو وہ مرفوع ہوگا۔" یہاں تین مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

1- حرف شرطِ اِنْ سے پہلے ، مرفوع مَشْغُول "عَنْهُ کی مثال :

الْعِلْمُ
إِنْ خَدِمْتَهُ رَفَعَكَ
مرفوع مَشْغُول "عَنْهُ

”اگر تو علم کی خدمت کرے گا ، تو وہ تجھے رفعتیں عطا کرے گا۔“

2- اسم موصول الّذی سے پہلے ، مرفوع مَشْغُول "عَنْهُ کی مثال :

الْوَلَدُ
الَّذِي رَأَيْتَهُ ذَكَى
مرفوع مَشْغُول "عَنْهُ

”وہ لڑکا ، جس کو آپ نے دیکھا ، بہت ذہین ہے۔“

3- اسم مَشْغُول "عَنْهُ ، ”إِذَا“ الْفُجَائِيَّة (بمعنی اچانک ، ناگہاں) کے بعد

آئے ، تو اس کو مرفوع کرنا لازمی ہوتا ہے۔ جیسے :

دَخَلْتُ الْبَيْتَ ، فَإِذَا الْغُلَامُ يُوبِخُهُ أَبِي

”میں گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو میرا باپ دھمکار رہا ہے۔“

(اس مثال میں ، الْغُلَامُ مَشْغُول "عَنْهُ ہے ، اور مرفوع ہے۔)

جب مَشْغُولٌ عَنْهُ کارِفع و نصب دونوں جائز ہوتے ہیں

بعض صورتوں میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ کو مرفوع یا منصوب کرنا ،
دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ جیسے :

الکُتُبُ النَّافِعَةُ أَقْرَأُهَا دَائِمًا۔

الکُتُبُ النَّافِعَةُ أَقْرَأُهَا دَائِمًا۔

” مفید کتابیں ، ان کو تو میں ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں۔“

(یہاں اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ صفت اور موصوف پر مشتمل ہے۔)

جب اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ کو ، رفع پڑھا جائے تو دراصل جملے میں یہ مبتدا ہوتا

ہے۔ اور جملے کا بقیہ حصہ ، اس کی خبر۔

مَشْغُولٌ عَنْهُ پر مشتمل جملوں کی تحلیل

1- الْعِلْمُ اِنْ حَصَلَتْهُ نَفْعَكَ

حرف شرط منصوب مَشْغُولٌ عَنْهُ فعل + فاعل + ضمیر منصوب جواب شرط

2- زَيْدًا هَلْ ضَرَبْتَهُ؟

منصوب مَشْغُولٌ عَنْهُ ، فعل + فاعل + ضمیر منصوب

3- أَوَّلُ دُ الَّذِي رَأَيْتَهُ ذَكِيًّا

خبر

مرفوع مَشْغُولٌ عَنْهُ
مبتدا

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی منصوب صورتیں

مندرجہ ذیل سات (7) صورتوں میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ لازماً منصوب ہوتا ہے۔

1- جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروفِ شرط کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

إِنِ الْعِلْمَ خَدَمْتَهُ نَفَعَكَ

”علم، اگر آپ اس کی خدمت کریں گے، تو یہ آپ کے لیے نفع بخش ہوگا؟“

(یہاں حرفِ شرطِ ان کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوبِ الْعِلْمِ استعمال ہوا ہے۔)

2- جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروفِ تحضیض کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلَّا الشَّرَّ تَجَنَّبْتَهُ؟

”برائی، کیا آپ اس سے اجتناب نہیں کریں گے؟“

(یہاں حرفِ تحضیضِ هَلَّا کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوبِ الشَّرِّ استعمال ہوا ہے۔)

3- جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروفِ استفہام کے بعد، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلِ الْخَبَرَ سَمِعْتَهُ؟

”خبر، کیا آپ نے اسے سنا؟“

(یہاں حرفِ استفہامِ هَلِ کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوبِ الْخَبَرِ استعمال ہوا ہے۔)

4- جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروفِ نفی کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا الدَّرْسَ أَبْغَضُهُ

”کوئی درس (ایسا) نہیں، جس سے میں نفرت کروں۔“

(یہاں حرفِ نفیِ مَا کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوبِ الدَّرْسِ استعمال ہوا ہے۔)

5- جب مَشْغُولٌ عَنْهُ ، نہی کے بعد آئے ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :
[الشَّرُّ] ، لَا تَقْرَبْهُ

”برائی ، اس کے نزدیک نہ جانا۔“

(یہاں نہی لَا کے بعد ، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب تَقْرَبْهُ استعمال ہوا ہے۔)

6- جب مَشْغُولٌ عَنْهُ ، عرض کے بعد آئے ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :
الَّا زَيْدًا [تُكْرِمُهُ؟]

”زید ، کیا آپ اس کا اکرام نہیں کریں گے؟“

(یہاں عرض اِلَّا کے بعد ، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب زَيْدًا استعمال ہوا ہے۔)

7- جب مَشْغُولٌ عَنْهُ ، دعا اور طلب کے بعد آئے ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :
اللّٰهُمَّ [اٰمُرْنَا] يَسِّرْهُ

”اے اللہ ، ہمارے کام کو آسان کر دے۔“

(یہاں دعا اور طلب اللّٰهُمَّ کے بعد ، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب اٰمُرْنَا استعمال ہوا ہے۔)

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی مرفوع صورتیں

مندرجہ ذیل گیارہ (11) صورتوں میں ، مرفوع مَشْغُولٌ عَنْهُ جائز ہوتا ہے۔

1- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ ، حروفِ شرط سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

[الصَّدِيقُ] اِنْ زُرْتَهُ يُكْرِمَكَ

”دوست ، اگر آپ اس سے ملاقات کریں گے ، تو وہ آپ کی عزت افزائی کرے گا۔“

(اس مثال میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ [الصَّدِيقُ] مرفوع ہے ، اور حرفِ شرط اِنْ

سے پہلے آیا ہے۔)

2- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروفِ تحضیض سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔

جیسے: هَلَّا أَبُوكَ احْتَرَمْتَهُ

”آپ کے والد، کیا آپ نے ان کا احترام نہیں کیا۔“

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ أَبُوكَ مرفوع ہے، اور حرفِ تحضیض

هَلَّا سے پہلے آیا ہے۔)

3- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، استفہام سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلْ الْعِلْمُ أَتَقَنَّتُهُ؟

”کیا آپ نے سائنس پر عبور حاصل کر لیا؟“

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ الْعِلْمُ مرفوع ہے، اور حرفِ استفہام

هَلْ سے پہلے آیا ہے۔)

4- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروفِ نفی سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے

مَا الدَّرْسُ أَبْغَضُهُ

”درس، اس سے تو، میں نفرت نہیں کرتا۔“

5- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، لامِ ابتداء سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

لَا الْأَسْتَاذُ مَكْرَمُهُ

”وہ استاد، جس کا میں، احترام کرتا ہوں۔“

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ الْأَسْتَاذُ مرفوع ہے، اور لامِ ابتداء

لَ + (أَنَا) سے پہلے آیا ہے۔)

6- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ ، حروف مشبہ بالفعل سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

الْكِسْلَانُ إِنِّي عَاقِبْتُهُ

”کاہل ، میں نے اس کو سزا دی۔“

(اس مثال میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ الْكِسْلَانُ مرفوع ہے ، اور حرف مشبہ بالفعل **إِنِّي** سے پہلے آیا ہے۔)

7- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ ، اسم موصول سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

زَيْدٌ الَّذِي ضَرَبْتُهُ

”زید ، وہی جس کو آپ نے مارا۔“

(اس مثال میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ زَيْدٌ مرفوع ہے ، اور اسم موصول **الَّذِي** سے پہلے آیا ہے۔)

8- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ ، کَمْ خبریہ سے پہلے آجائے ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

الْفَقِيرُ كَمْ أُعْطِيَتْهُ

”فقیر ، بہت زیادہ ، آپ نے اس کو دے دیا۔“

(اس مثال میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ الْفَقِيرُ مرفوع ہے ، اور کَمْ خبریہ سے پہلے آیا ہے۔)

9- اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ کلام کے ابتداء میں ہو ، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے :

خَالِدٌ رَأَيْتُهُ

”میں نے خالد کو دیکھا۔“

10- اِذَا فُجِئَتْهُ کے بعد ، اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ مَرْفُوعٌ ہوتا ہے۔ جیسے :

جِئْتُ فَإِذَا الْوَلَدُ يُوبِخُهُ أَبُوهُ

”میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو اس کا باپ دھمکا رہا ہے۔“

11- وَآؤ حَالِيهِ کے بعد ، اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ مَرْفُوعٌ ہوتا ہے۔ جیسے :

سَافَرْتُ وَالشَّعْبُ يَنْهَاهُ الْخَطِيبُ عَنِ الْحَرْبِ

”میں نے سفر کیا ، اس حال میں کہ خطیب قوم کو ، جنگ سے روک رہا تھا۔“

(اس مثال میں ، مَشْغُولٌ عَنْهُ الشَّعْبُ مَرْفُوعٌ ہے ، اور وَآؤ حَالِيهِ کے بعد آیا ہے۔)

مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴾

(النحل : 5)

”اور جانور ، تو اس نے تمہارے لیے پیدا کیے ، جن میں پوشاک ہے ، دیگر فائدے ہیں اور اسی میں تمہاری خوراک ہے۔“

2- ﴿ أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ؟ ﴾ (القمر : 24)

”قوم ثمود نے کہا : ”کیا ایک اکیلا آدمی ! جو ہم میں سے ہے ! کیا اب ہم اس کے پیچھے چلیں؟“

(الرحمن: 10)

﴿ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴾

-3

”اور زمین ، اس کو تو اس نے ، سب مخلوقات کے لیے بنایا۔“

(یس: 39)

﴿ وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ ﴾

-4

”اور چاند ، اس کے لیے تو ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔“

(الذاریات: 47)

﴿ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَ إِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴾

-5

”اور آسمان ، اس کو تو ہم نے اپنے زور سے بنایا ہے ، اور ہم اس کی قدرت رکھتے ہیں۔“

(الرحمن: 7)

﴿ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴾

-6

”اور آسمان ، اس کو تو اس نے بلند کر دیا اور میزان قائم کر دی۔“

(الانسان: 31)

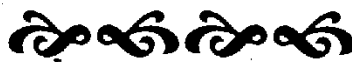
﴿ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴾

-7

”اور ظالمین کے لیے ، ان کے لیے تو اس نے ، دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

(یہاں الظالمین منصوب نہیں ہے ، بلکہ جس طرح حرف جِرام کی وجہ سے

لَهُمْ میں اسم ضمیرُہُمْ مجرور ہے ، اسی طرح الظالمین بھی مجرور ہے۔)



سبق نمبر: 157

مُتَفَرِّق سِمَاعِي مَنصُوبَات

منصوبات کے بارے میں ، آپ کو پہلے حصہ اول میں بتایا جا چکا ہے کہ
'منصوباتِ اَصْلِيَّة' (6) چھ ہیں۔ ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجیے۔

- | | | |
|----|-----------------|-----------------|
| 1- | مفعول بہ | (سبق نمبر : 39) |
| 2- | ظرف (مفعول فیہ) | (سبق نمبر : 40) |
| 3- | حال | (سبق نمبر : 41) |
| 4- | علت (مفعول لہ) | (سبق نمبر : 42) |
| 5- | تمییز | (سبق نمبر : 43) |
| 6- | مفعول مطلق | (سبق نمبر : 44) |

دیگر منصوبات وہ تھے ، جن کو ہم نے 'معرباتِ مشککہ' کے تحت ،
حصہ اول میں بیان کیا تھا۔ ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجیے۔

- | | | |
|-----|---------------------------------------|-----------------|
| 7- | اِنَّ اور اَنَّ کی اخوات کا منصوب اسم | (سبق نمبر : 59) |
| 8- | كَانَ کی منصوب خبر | (سبق نمبر : 60) |
| 9- | لَا ئے نفی جنس کا اسم | (سبق نمبر : 74) |
| 10- | مستثنیٰ کی منصوب صورتیں | (سبق نمبر : 75) |
| 11- | مَا اور لَا کی منصوب خبر | (سبق نمبر : 76) |
| 12- | منادی کی بعض منصوب صورتیں | (سبق نمبر : 77) |

اب اس دوسرے حصے کے پچھلے اسباق میں درج ذیل منصوب اسماء کا ذکر کیا گیا۔

13-	اغراء	(سبق نمبر : 117)
14-	تحذیر	(سبق نمبر : 118)
15-	اختصاص	(سبق نمبر : 119)
16-	مفعول معہ	(سبق نمبر : 120)

اب یہاں متفرق سامعی منصوبات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام اسماء ،
حذف فعل یا حذف فاعل کے بعد ، مجرد منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔

17- اَمْر

بعض اوقات فعل امر ، محذوف ہوتا ہے اور اس کے بعد ،
اسم منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اَمْرٌ وَ نَفْسُهُ

یہاں فعل امر اَتْرُكْ محذوف ہے ، اس کا مطلب ہے ،
اَتْرُكْ اَمْرٌ وَ نَفْسُهُ مرد کو اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

b- صَبْرًا عَلَى الْاَذَى صَبْرًا

”تکالیف پر ، صبر و ہمت سے کام لو! صبر و ہمت سے!“

18- دُعا

دعائیہ کلمات کے لیے بھی ، منصوب اسماء استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

(البقرة: 285)

﴿غُفْرَانُكَ رَبَّنَا﴾

-a

”ہمارے پروردگار ، ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں۔“

(یہاں غُفْرَانِ منصوب ہے ، اور فعل مضارع نَطْلُبُ محذوف ہے)

اس کا مطلب ہے : نَطْلُبُ غُفْرَانُكَ رَبَّنَا

سَقْبًا لِذَلِكَ الْمَعْشَرِ

-b

”اس گروہ کے ساتھ قربت عطا فرما۔“

19- وَصْف

بعض اوقات ، صفت بھی منصوب استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

هُمْ رُفَقَتِي أُولَى الْأَبْصَارِ

”یہ میرے صاحب بصیرت رفیق ہیں۔“

(یہاں صفت، أُولُو مرفوع کے بجائے ، منصوب أُولَى استعمال ہوئی ہے۔)

20- حَصْرٌ بِالْمَصْدَرِ

بعض اوقات مصدر منصوب ہے ، حَصْرٌ کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ جیسے :

إِنَّمَا هَؤُلَاءِ سَيْرًا سَيْرًا

”یہی تو وہ لوگ ہیں ، جو بہت تیز گام ہیں۔“

21- إِجَابَةٌ

بعض اوقات اجابت کے الفاظ بھی ، منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

لَبَّيْكَ رَبِّ وَ سَعْدَيْكَ

”اے میرے رب! میں خوشی حاضر ہوں ، حاضر ہوں۔“

(لَبَّيْكَ ، دراصل لَبَّيْ + كَ سے مرکب اضافی ہے۔ تاکید کے لیے ، لبّ

سے مثنیٰ لَبَّانِ بنایا گیا۔ اس کی منصوبی حالت لَبَّيْنِ ہے ، جو خفیف ہو کر لَبَّیٰ بن گیا۔ چونکہ یہ ثنیٰ ہے ، اس لیے اس کا ترجمہ دو بار کیا جانا چاہیے۔)

22- اِسْتِنْكَارٌ

بعض اوقات کسی منکر چیز کو چھوڑنے کا حکم ، منصوب اسم سے دیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَللّٰهُوَ وَ اَنْتَ قَدْ وُكِبَر

”لھو و لب ، اس بڑھاپے میں!“ (چھوڑ دو !)

23- شرط

بعض اوقات، حرفِ شرط (ان) کے بعد، منصوب اسم استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

لِكُلِّ عَلَى السَّوَاءِ نَصِيبٌ فِيهِ ، اِنْ ذَا غِنًى ، وَاِنْ مُعْتَرٍ

”ہر ایک کے لیے اس میں برابر کا حصہ ہے، چاہے وہ مال دار ہو، یا مفلس۔“

(یہاں حرفِ شرط اِنْ کے بعد، مرفوع ذُو غِنًى کے بجائے،

منصوب ذَا غِنًى استعمال ہوا ہے۔)

24- توضیح

بعض اوقات، توضیح کے لیے بھی، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اَللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ دَعْوَةُ الْحَقِّ مِنْ لِّسَانِ فِطْرٍ

”اللہ ہمارا پروردگار ہے، نہایت رحم والا، حق کی دعوت ہے، فطرت کی آواز ہے۔“

(یہاں توضیح کے لیے، اسم منصوب دَعْوَةُ استعمال کیا گیا ہے۔)

25- مَشْغُولٌ عَنْهُ

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی بعض صورتیں منصوب ہوتی ہیں اور بعض مرفوع۔

ان کا ذکر پہلے، ایک الگ سبق نمبر 156 میں کر دیا گیا ہے۔

مصدر

بعض اوقات ، فعل و فاعل کو حذف کر کے ، صرف ’مفعول بہ‘ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

”میں اپنے رب بزرگ و برتر کی ، بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں۔“
(یہاں سُبْحَانَ ، منصوب ہے ، مفعول مطلق (مصدر) ہے اور اس کا فاعل اُسْبَحُ محذوف ہے۔) اس کا ذکر ، مفعول مطلق کے سبق میں ہو چکا ہے۔
خیر مقدم کے لیے ، مندرجہ ذیل منصوب الفاظ بہت معروف ہیں۔

-b أَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَرَحَبًا

(یہاں أَفْعَالِ ماضی ، محذوف ہیں اور اصل جملہ یہ ہے۔
أَتَيْتَ أَهْلًا وَّ وَطِئْتَ سَهْلًا وَّ صَادَقْتَ مَرَحَبًا)
اس کا ذکر ، مفعول بہ کے سبق میں کیا جا چکا ہے۔

-c ﴿ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ﴾ (البقرة: 285)

”اے ہمارے رب ! ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں۔“

-d ﴿ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ ﴾ (یس: 83)

”پاک ہے وہ ہستی ، جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے۔“

منصوبات ایک نظر میں

منصوبات مشکله

- 7- اِنَّ کے اخوات کا اسم
- 8- کَانَ کی خبر
- 9- لائے نفی جنس کا اسم
- 10- مستثنیٰ
- 11- ما اور لا کی خبر
- 12- منادی کی منصوب صورتیں

منصوبات اصلیه

- 1- مفعول بہ
- 2- ظرف
- 3- حال
- 4- علت
- 5- تمیز
- 6- مفعول مطلق

سماعی منصوبات

- 18- امر
- 19- دعا
- 20- وصف
- 21- اجابہ
- 22- استنکار
- 23- شرط
- 24- توضیح

منصوبات مخصوصه

- 13- اغراء
- 14- تحذیر
- 15- اختصاص
- 16- مفعول معہ
- 17- مشغول عنہ

سبق نمبر: 158

اسمائے اعداد اور معدودات

اسمائے اعداد بھی ، معرفہ ہی کی قسم ہیں۔

عدد (Number)

عدد گنتی کو کہتے ہیں ، عدد کی جمع اعداد ہے۔

اردو میں جس طرح ہم ، ایک ، دو ، تین ، چار کہتے ہیں ، اسی طرح عربی زبان میں ، واحد (1) ، اثنان (2) ، ثلثة (3) اور اربعة (4) کہتے ہیں۔

معدود (Counted)

جس شے کی گنتی کی جائے ، اسے معدود کہتے ہیں۔

درج ذیل مثال میں آیام ، اسم معدود ہے۔

ثَمَانِيَةٌ أَيَّام (آٹھ دن)

عدد معدود

چند بنیادی اعداد

مندرجہ ذیل اعداد پر غور کیجیے اور انہیں یاد کر لیجیے :

وَاحِدٌ (1)	أَحَدَ عَشَرَ (11)	وَاحِدٌ وَعَشْرُونَ (21)	مِئَتَانِ (200)
إِثْنَانِ (2)	إِثْنَا عَشَرَ (12)	إِثْنَانِ وَعَشْرُونَ (22)	ثَلَاثِمِائَةٍ (300)
ثَلَاثَةٌ (3)	ثَلَاثَةَ عَشَرَ (13)	ثَلَاثَةٌ وَعَشْرُونَ (23)	أَرْبَعُ مِائَةٍ (400)
أَرْبَعَةٌ (4)	أَرْبَعَةَ عَشَرَ (14)	أَرْبَعَةٌ وَعَشْرُونَ (24)	تِسْعُ مِائَةٍ (900)
خَمْسَةٌ (5)	خَمْسَةَ عَشَرَ (15)	تِسْعَةٌ وَعَشْرُونَ (29)	أَلْفٌ (1,000)
سِتَّةٌ (6)	سِتَّةَ عَشَرَ (16)	ثَلَاثُونَ (30)	أَلْفَانِ (2,000)
سَبْعَةٌ (7)	سَبْعَةَ عَشَرَ (17)	أَرْبَعُونَ (40)	عَشْرَةُ أَلْفٍ (10,000)
ثَمَانِيَةٌ (8)	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (18)	خَمْسُونَ (50)	خَمْسُونَ أَلْفًا (50,000)
تِسْعَةٌ (9)	تِسْعَةَ عَشَرَ (19)	تِسْعُونَ (90)	مِائَةُ أَلْفٍ (100,000)
عَشْرَةٌ (10)	عَشْرُونَ (20)	مِائَةُ (100)	أَلْفُ أَلْفٍ يَا مِليون (1,000,000)

عدد کے قواعد

عدد اور معدود کے قواعد ، دوسری چیزوں کی بہ نسبت ، کچھ پیچیدہ ہیں۔
اس میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ، ضروری ہوتا ہے۔

1- عدد و معدود کی اعرافی حالت

2- عدد و معدود کی تذکیر و تانیث

3- عدد و معدود کی وحدت و جمع

عدد کی چار (4) بڑی قسمیں ہیں۔

1- **مفرد** ، یک لفظی عدد کو کہتے ہیں۔ جیسے : واحد و غیرہ

ایک سے دس تک کی گنتی ، مِئَة (سو) اور اَلْف (ہزار)

2- **مرکب غیر عطفی** ، گیارہ سے انیس (19-11) تک کی گنتی

ہے۔ جیسے : أَحَدَ عَشَرَ

3- **معطوف (مرکب عطفی)** ، اکیس اور اس سے اوپر کی گنتی ہے ، جس

میں حرفِ عطف و استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : أَحَدٌ وَعِشْرُونَ

4- **عقود** ، دہائیوں (Double Digits) کو کہتے ہیں۔ عِشْرُونَ سے

تِسْعُونَ تک کے اعداد ، اکیس (21) تا اَنْتِیس (29) اسی طرح

ننانوے (99) تک۔ جیسے : تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ

معدود کے قواعد

1- جس چیز کو گنا جائے ، اسے معدود کہتے ہیں۔ معدود کو ، عدد کی تمیز یا مُمیز بھی کہتے ہیں۔

2- تین سے دس تک معدود ، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: خَمْسَةُ أَوْلَادٍ

3- گیارہ سے ننانوے تک معدود ، مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ قَلَمًا ، تِسْعَةَ وَتِسْعُونَ كِتَابًا ، تِسْعَ وَتِسْعُونَ رِسَالَةً

a- ﴿فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ﴾

”لہذا یہ ملک ، چالیس سال تک ، ان پر حرام ہے۔“

یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے۔“ (المائدہ: 26)

b- ﴿وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا﴾ (الاعراف: 15)

”حضرت موسیٰ نے ، اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔“

4- سو (100) سے اوپر کا اسم معدود ، مجرور استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةً عَامٍ﴾ (البقرة: 259)

”فرمایا: تم سو برس اسی حالت میں رہے ہو۔“

b- ﴿وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ﴾ (الكهف: 25)

”اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے۔“

5- عقود کا معدود ، واحد اور مفرد ہوتا ہے۔ عقود کا عدد ، مذکر و مونث کے

لیے یکساں ہوتا ہے۔

6- سو (مِائَة) اور ہزار (آلف) کے تثنیہ اور جمع کا معدود ، واحد اور مجرور ہو

گا۔ تذکیر و تانیث سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے :

a- واحد : مِائَة وَلَدٍ ، مِائَة بِنْتٍ

b- مثنیٰ : مِئَتَا وَلَدٍ ، مِئَتَا بِنْتٍ

c- جمع : ثَلَاثُ مِائَةٍ وَلَدٍ ، ثَلَاثُ مِائَةٍ بِنْتٍ

7- مِئَة ، آلف اور مِلیُون معدود کے ساتھ مضاف کی طرح استعمال ہوتے ہیں

اور ان کے تثنیہ اور جمع بھی واحد مجرور۔ جیسے : آلف وَلَدٍ ، آلفُ بِنْتٍ

أَلْفَانِ + وَلَدٍ = أَلْفَا وَلَدٍ

(أَلْفَانِ ، جری اور نَصَبی حالت میں ، أَلْفَيْنِ ہو جاتا ہے۔)

8- معدود ہمیشہ نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

9- اسم جمع مذکر سالم ، معدود نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ مِن لگانا اور معدود کو

معرف باللام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مِن کے بعد معرف باللام مجرور ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

10- بعض اوقات ، معدود کو حذف کر دیتے ہیں۔

اِشْتَرَيْتُ السَّيَّارَةَ بِعِشْرَةِ أَلْفٍ (ریال)

”میں نے دس ہزار میں موٹر خریدی (یعنی دس ہزار ریال میں)۔“

سبق نمبر: 159

عدد مفرد کے احکام

- 1- مفرد میں ، ایک اور دو کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔ اور تین سے دس تک کی گنتی کے احکام مختلف ہیں۔
 - 2- ”وَاحِدٌ“ کی تانیث ، ”وَاحِدَةٌ“ ہے۔
 - 3- ”اِثْنَانِ“ کی تانیث ”اِثْنَانِ“ ہے۔ یہ رفعی حالت ہے۔
 - 4- حالت نصب و جر میں ، اسے ”اِثْنَتَيْنِ“ پڑھا جاتا ہے۔
 - 5- اِثْنَانِ کو اِثْنَانِ اور اِثْنَتَيْنِ کو اِثْنَتَيْنِ بھی کہتے ہیں۔
 - 6- جب معدود ، ایک یا دو ہوں تو ، عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا ، صرف معدود کے واحد یا ثنیٰ کا استعمال کافی ہوتا ہے ، البتہ بعض اوقات تاکید کے لیے یا بطور صفت ، اسم عدد بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔
- جیسے: رَجُلٌ (ایک آدمی) كَوْمَكِ (ایک ستارہ)
- رَجُلَانِ (دو آدمی) كَوْمَانِ (دو ستارے)
- a- ﴿نَفَخَةٌ وَوَاحِدَةٌ﴾ ”ایک پھونک“ (الحاقة: 13)
- b- ﴿لَا تَتَّخِذُوا الْهَيْنَ اِثْنَيْنِ﴾ (النحل: 51)
- ایک اور دو کے اعداد ، تذکیر و تانیث اور واحد و جمع کے لحاظ سے معدود کے مطابق ہوں گے۔ جیسے:
- اِلٰهٌ وَوَاحِدٌ ، اُمَةٌ وَوَاحِدَةٌ ، اِلٰهَيْنِ اِثْنَيْنِ

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾ (الاعراف: 189)
 ”وہی ہستی ہے جس نے تم لوگوں کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا۔“

وَاحِدٌ اور أَحَدٌ

- 1- وَاحِدٌ گنتی ، میں صرف پہلے ہند سے ، یا ایک کے مقام پر آتا ہے۔
 مرکب اعداد میں ، وَاحِدٌ کی بجائے أَحَدٌ استعمال ہوتا ہے۔
 جیسے : أَحَدٌ عَشَرَ
- 2- وَاحِدٌ کی تانیث ، وَاحِدَةٌ ہے۔
- 3- وَاحِدٌ ، اکیلا ، ایک ہی وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
- 4- أَحَدٌ کا استعمال چار طرح ہوتا ہے :
 - a- أَحَدٌ (تانیث : أَحَدَى) بمعنی لاثانی۔ یکتا۔ بے نظیر۔
 جیسے : ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (الاعلاص: 1)
 - b- دو یا دو سے زیادہ چیزوں میں سے ”کوئی“ یا ”کوئی ایک“۔
 یا ان میں سے ”ہر ایک“
 جیسے : أَحَدٌ مِّنْكُمْ (النساء : 43) ”تم لوگوں میں سے ایک“
يَوْمَ أَحَدُهُمْ (البقرة: 96) ”ان لوگوں میں سے ایک یہ چاہتا ہے۔“
أَحَدٌ کی تانیث ، ”أَحَدَى“ استعمال کی جاتی ہے۔
 جیسے : ﴿أَحَدَى الْحُسَيْنَيْنِ﴾ (التوبة : 52)
 ”دو بھلائیوں میں سے ، کوئی ایک بھلائی۔“

وَاحِدَةٌ	وَاحِدٌ
أَحَدِي	أَحَدٌ

-c اَحَدٌ کا لفظ ، نفی کے کسی لفظ کے بعد آئے ، تو یکسر نفی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

مَا لَمْ يَأْتِ أَحَدًا - (المائدة : 20) ”کسی کو بھی نہیں دیا۔“
لَيْسَ فِي الدَّارِ أَحَدٌ - ”گھر میں کوئی بھی نہیں۔“

-d اَحَدٌ ، مرکب اعداد میں ، واحد کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
أَحَدَ عَشَرَ گیارہ۔

مذکر کے لیے : أَحَدٌ وَ عِشْرُونَ وَلَدًا = اکیس لڑکے۔

مؤنث کے لیے : أَحَدِي عَشْرَةَ بِنْتًا = گیارہ لڑکیاں۔

مُفْرَد میں مطابقت تذکیر و تانیث

مؤنث معدود		مذکر معدود
جَرِيدَةٌ وَاحِدَةٌ	1	دِرْهَمٌ وَاحِدٌ
جَرِيدَتَانِ اثْنَتَانِ	2	دِرْهَمَانِ اثْنَانِ

تین سے نو کے احکام مختلف ہیں۔ عدم مطابقت

عدد مؤنث ، اور معدود جمع مذکر

عدد مذکر ، اور معدود جمع مؤنث

ثَلَاثُ بَنَاتٍ	3	ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ
أَرْبَعُ مُعَلِّمَاتٍ	4	أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ
خَمْسُ مُسْلِمَاتٍ	5	خَمْسَةُ أَنْهَارٍ
سِتُّ وَرَقَاتٍ	6	سِتَّةُ أَشْهُرٍ
سَبْعُ بَقَرَاتٍ	7	سَبْعَةُ مُعَلِّمِينَ
ثَمَانِي عَابِدَاتٍ	8	ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ
تِسْعُ آيَاتٍ	9	تِسْعَةُ أَطْفَالٍ
عَشْرُ مُعَلِّمَاتٍ	10	عَشْرَةُ مُعَلِّمِينَ

نوٹ: واضح رہے کہ تذکیر و تانیث میں ، عربی زبان ہی کا اعتبار ہوگا۔ جیسے :
کتاب اردو زبان میں مونث ہے ، لیکن عربی میں مذکر ہے۔ چنانچہ ”کتاب“
واحد استعمال ہوگا۔

عددِ مثنیٰ کی اعرابی حالت کی مثالیں

1- قُرَّاتُ كِتَابَيْنِ اثْنَيْنِ

مثنیٰ منصوب

”میں نے دو کتابیں پڑھیں۔“

(یہاں اسم عدد اور اسم محدود دونوں مثنیٰ مذکر ہیں اور دونوں منصوب ہیں۔)

2- صَدْرَتْ فِي الْمَدِينَةِ صَحِيفَتَانِ اثْنَتَانِ

مثنیٰ مرفوع

”شہر سے دو جراند جاری ہوئے ہیں۔“

(یہاں اسم عدد اور اسم معدود دونوں ثنی مونث ہیں اور دونوں مرفوع ہیں۔)

تین سے دس کے احکام اور مثالیں

1- تین سے دس تک کا معدود اسم ، جمع اور مجرور ہوتا ہے۔

جیسے : خَمْسَةُ رِجَالٍ (پانچ آدمی)

سِتَّةُ كَوَاكِبَ (چھ ستارے) یہ غیر منصرف مجرور ہے۔

(یہاں رِجَالٍ اور كَوَاكِبَ دونوں جمع ہیں ، اور دونوں مجرور بھی ہیں۔)

2- تین سے دس تک ، معدود مذکر ہو تو عدد مونث آئے گا۔ جیسے :

”چار استاد“

مُعَلِّمِينَ

أَرْبَعَةُ

مونث عدد مذکر معدود جمع مجرور

”آٹھ لڑکے“

أَوْلَادٍ

ثَمَانِيَةُ

مونث عدد مذکر جمع ، مجرور معدود

3- تین سے دس تک معدود مونث ہو تو عدد مذکر آئے گا۔ جیسے :

ثَلَاثَ لَيَالٍ ”تین راتیں۔“ (لَيْلَ مذکر ہے اور لَيْلَةٌ مونث ہے)

سَبْعَ بَقَرَاتٍ ”سات گائیں۔“ (بَقَرَةٌ مونث ہے)

سَبْعَ لَيَالٍ ”سات راتیں“

مذکر مونث

4- ”عشر“ کا عدد بھی ، تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس استعمال ہوتا ہے۔

عَشْرَةُ رَجُلٍ ” دس آدمی۔“

عَشْرُ نِسَاءٍ ”دس عورتیں۔“

a. ﴿وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ﴾ فِي الْحَجِّ

سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ﴿ مونت عدد مذكر معدود

”اور جو شخص قربانی نہ پائے ، وہ حج کے ایام میں تین دن روزہ رکھے اور سات دن گھر پہنچ کر“ (البقرة: 196)

b. ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ﴾ (الاسراء: 101)

”اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں عطا کیں۔“

c. ﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ﴾

مذكر عدد مونت معدود مونت عدد مذكر معدود

(الحاقة: 7)

” (آندھی کو اللہ نے) قوم عاد پر سات راتوں اور آٹھ دنوں ، تک مسلط رکھا۔“

d. ﴿قَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ﴾ (يوسف: 43)

”بادشاہ نے کہا : میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں۔“

e. سَافَرْنَا عَشْرَةَ أَيَّامٍ وَ عَشْرَ لَيَالٍ

مونت عدد مذكر معدود مذكر عدد مونت معدود

”ہم دس دن اور دس رات سفر کرتے رہے۔“

اوپر کی تمام مثالوں میں ، اسم معدود جمع ہے اور مجرور ہے۔



سبق نمبر: 160

عدد مرکب کے احکام

مرکب اعداد کی دو قسمیں ہیں ، اور دونوں کے احکام مختلف ہیں۔

1- گیارہ اور بارہ کے احکام (11 + 12)

2- تیرہ سے انیس کے احکام (13 to 19)

1- مرکب اعداد، گیارہ سے انیس تک ہیں۔ ان کے درمیان حرفِ عطف نہیں آتا۔

یہ معطوف نہیں ہیں۔ یہ مرکبات، اعدادی یا بنائی کہلاتے ہیں۔

2- گیارہ اور بارہ کے اعداد کے لئے اسمِ عدد، مرکب ہوتا ہے، اور دو اجزاء

پر مشتمل ہوتا ہے۔ بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا مبنی۔

3- گیارہ کے لیے، واحد کے جائے اَحَد اور وَاحِدَة کے جائے اِحْدٰی

استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

a- مذکر: اَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا ”گیارہ مہینے“

b- مونث: اِحْدٰی عَشْرَةَ سَنَةً ”گیارہ سال“

گیارہ اور بارہ کے احکام اور مثالیں

1- گیارہ اور بارہ کے اعداد، تذکیر و تانیث میں، معدود کے مطابق

ہوتے ہیں۔

2- گیارہ اور بارہ کے اعداد میں ، اسم عدد کے دونوں حصے مونث ہوتے ہیں۔
(جیسے: اِثْنَتَا عَشْرَةَ) ، یا دونوں حصے مذکر (جیسے: اَحَدَ عَشَرَ)۔

بارہ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی ہوتا ہے۔

3- رفعی حالت میں ، مذکر کو اِثْنَا عَشَرَ اور مونث کو اِثْنَتَا عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔

4- نصبی اور جری حالت میں ، اِثْنِي عَشَرَ اور اِثْنَتِي عَشْرَةَ کہا جاتا ہے۔
درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿اِنِّیْ رَاٰیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ (یوسف: 4)
مذکر مذکر مبنی مذکر معدود
”میں نے گیارہ ستارے دیکھے۔“

(یہاں معدود کو کب مذکر ہے ، اس لئے عدد بھی مذکر اَحَدَ عَشَرَ استعمال کیا گیا ہے۔)

b- قَرَأْتُ اِحْدٰی عَشْرَةَ صَحِیْفَةً
مونث مونث مونث معدود
”میں نے گیارہ اخبارات پڑھے۔“

c- ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا﴾
مذکر مرفوع مذکر واحد منصوب
”اللہ کے نزدیک ، مہینوں کی تعداد بارہ رہی ہے۔“ (التوبہ: 36)

d- ﴿وَبَعَثْنَا فِيْهِمْ اِثْنٰی عَشَرَ نَقِیْبًا﴾ (المائدة: 12)
مذکر منصوب مذکر واحد منصوب
”اور ہم نے ، ان لوگوں کے اندر ، بارہ نقیب مقرر کیے۔“

-e

﴿فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا﴾ (البقرة: 60)

مونث منصوب مونث واحد منصوب

”چنانچہ اس چٹان سے ، بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔“

(یہاں اسم معدود عین مونث ہے ، اس لئے اسم عدد اثنتا عشر بھی مونث استعمال کیا گیا ہے۔)

اوپر کی تمام مثالوں میں ، اسم معدود ، واحد ہے اور منصوب ہے۔

تیرہ سے انیس کی مثالیں

- 1- تیرہ سے انیس کے اعداد . ذرا مشکل ہیں۔ یہاں آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ یہاں معدود سے متصل عدد کا جز ، معدود کے مطابق ہوتا ہے ، اور پہلا جز ، معدود کے مخالف ہوتا ہے۔
- 2- اس عددی مرکب کا دوسرا حصہ ، معدود کے مطابق ، مذکر یا مونث ہوتا ہے۔
- 3- لیکن پہلا حصہ ، تذکیر و تانیث میں معدود کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ جیسے :

-a سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ”سترہ راتیں“

پہلا حصہ مذکر ، دوسرا مونث ، معدود مونث

-b سَبْعَةَ عَشَرَ كِتَابًا ”سترہ کتابیں“

پہلا حصہ مونث ، دوسرا مذکر ، معدود مذکر

-c خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلًا (پندرہ لڑکے)

(یہاں معدود طِفْلًا مذکر ہے۔ اس لئے عدد کا دوسرا حصہ ، عَشَرَ مذکر

استعمال ہوا ہے۔ لیکن پہلا حصہ خَمْسَةَ مونث استعمال ہوا ہے۔)

-d ثَمَانِي عَشْرَةَ بِنْتًا (اٹھارہ لڑکیاں)

یہاں اسم معدود بِنْتًا مونث ہے ، اس لئے اسم عدد کا دوسرا حصہ ”عَشْرَةَ“ بھی مونث استعمال ہوا ہے۔ جب کہ پہلا حصہ ”سِتّ“ مذکر ہے۔
درج ذیل مثالوں کی اعرابی حالت پر غور کیجیے :

-e كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي اللَّيْلَ

ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ (رکعات)

مذکر مونث مونث

”رسول ﷺ رات میں ، تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے ،

جن میں سے پانچ وتر کی ہوتی تھیں۔“

-f قَادَ الْجَيْشُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً

مذکر مجرور مونث واحد منصوب مؤنث

”فوجوں نے سترہ (17) سال تک قیادت کی۔“

-g قَرَأَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ كِتَابًا

مونث منصوب مذکر واحد منصوب مذکر

”میں نے اٹھارہ (18) کتابیں پڑھیں۔“

-h عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (مَلَكًا) (المدثر: 30)

مونث مذکر محذوف

”اور اس پر انیس (19) (نگران فرشتے) مقرر ہیں۔“

-i كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً

مذکر مونث مونث

”اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے غزوات میں، شرکت کی انیس (19) غزوات میں۔“

لوپر کی تمام مثالوں میں ، اسم معدود ، واحد ہے ، منصوب ہے۔
 اسم عدد مرکب ہے ، اسم عدد کا دوسرا حصہ تذکیر و تانیث میں اسم معدود کے
 مطابق ہے۔ اسم عدد کا پہلا حصہ ، تذکیر و تانیث میں اسم معدود کے بالکل برعکس ہے۔

مذکر عدد		مونث عدد
أَحَدَ عَشَرَ وَلَدًا	11	أَحَدِي عَشَرَ بِنْتًا
اِثْنًا عَشَرَ رَجُلًا	12	اِثْنَتَا عَشَرَ امْرَأَةً
تیرہ سے انیس تک احکام مختلف ہیں		
ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا	13	ثَلَاثَ عَشَرَ سَنَةً
أَرْبَعَةَ عَشَرَ مُعَلِّمًا	14	أَرْبَعَ عَشَرَ جَرِيدَةً
خَمْسَةَ عَشَرَ مَكْتُوبًا	15	خَمْسَ عَشَرَ وَرَقَةً
سِتَّةَ عَشَرَ كَوْكَبًا	16	سِتَّ عَشَرَ دَرَجَةً
سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	17	سَبْعَ عَشَرَ شَجَرَةً
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَيْتًا	18	ثَمَانِي عَشَرَ لَيْلَةً
تِسْعَةَ عَشَرَ بَلَدًا	19	تِسْعَ عَشَرَ بَقَرَةً

لوپر کی مثالوں میں ، دو چیزیں ملاحظہ فرمائیے۔

- 1- پہلے کالم میں ، عدد کا پہلا حصہ مونث ہے ، دوسرا حصہ مذکر ہے۔
- 2- دوسرے کالم میں ، عدد کا پہلا حصہ مذکر ہے ، دوسرا حصہ مونث ہے۔
- 3- اسم معدود ، پہلے کالم میں مذکر ہے ، اور دوسرے کالم میں مونث۔

مرکب اضافی کی شکل میں عدد اور معدود

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں معدود ، مجرور ہے۔ مائۃ اور ألف دونوں مفرد ہیں ، لیکن یہ مرکب اضافی کی شکل میں اپنے اسم معدود کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

a- ﴿فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ (النور. 2)

”دونوں میں سے ہر ایک کو ، سو کوڑے مارو۔“

b- ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ (القدر. 3)

”شب قدر ، ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔“

c- ﴿فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا﴾ (العنکبوت: 14)

”اور حضرت نوحؑ ، پچاس کم ایک ہزار سال ، اُن کے درمیان رہے۔“



WWW.KITABOSUNNAT.COM

سبق نمبر: 161

عدد معطوف کے احکام

1- اکیس سے ننانوے تک کے اعداد ، مرکب عطفی کی صورت میں ، حرف عطف واؤ (و) کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

a- اَحَدٌ وَ عِشْرُونَ وَلَدًا "اکیس لڑکے"

b- ﴿تَسْعٌ وَ تِسْعُونَ نَعْجَةً﴾ (ص: 23) "ننانوے بھیڑیں"

2- گیارہ سے ننانوے تک کا معدود اسم ، واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اِحْدَى عَشْرَةَ ، طَيَّارَةً "گیارہ ہوائی جہاز"

b- عِشْرُونَ رَجُلًا "پیس (20) آدمی"

c- سَبْعَةٌ وَ عِشْرُونَ بُسْتَانًا "ستائیس باغات"

(یہاں اسم معدود "رَجُلًا" ہے ، اور واحد استعمال ہوا ہے ، اور منصوب ہے)

3- دہائیاں رفعی حالت میں ، عِشْرُونَ ، ثَلَاثُونَ ، أَرْبَعُونَ وغیرہ استعمال ہوتی ہے۔

4- دہائیاں نصبی اور جری حالت میں ، عِشْرِينَ ، ثَلَاثِينَ ، أَرْبَعِينَ وغیرہ

استعمال ہوتی ہے۔

a- حَاضِرٌ وَاحِدٌ وَ عِشْرُونَ طَالِبًا
مذکر مرفوع مرفوع واحد منصوب مذکر

"اکیس طالب علم حاضر ہو گئے۔"

-b قَرَأْتُ إِحْدَى [و] عِشْرِينَ صَحِيفَةً
 مونث منصوب مونث منصوب واحد منصوب مونث

”میں نے اکیس (21) صحیفوں کا مطالعہ کیا۔“

-c مَضَى اثْنَتَانِ [و] عِشْرُونَ لَيْلَةً
 مونث مرفوع مونث مرفوع واحد منصوب مونث

”بائیس (22) راتیں گزر چکی ہیں۔“

-d قَرَأْتُ اثْنَتَيْنِ [و] عِشْرِينَ صَحِيفَةً
 مونث منصوب مونث منصوب واحد منصوب مونث

”میں نے بائیس صحیفوں کا مطالعہ کیا۔“

-e صَلَّيْنَا الْفَجَرَ وَصَلَّى مَعَنَا ثَلَاثَةٌ [و] عِشْرُونَ رَجُلًا
 ”ہم نے فجر کی نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ تینیس (23) اور
 لوگوں نے بھی۔“

-f قَرَأَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى خَمْسًا [و] ثَلَاثِينَ آيَةً
 ”امام نے پہلی رکعت میں ، پینتیس (35) آیتیں تلاوت کیں۔“

-g دَرَسْتُ خَمْسَةً [و] سَبْعِينَ طَالِبًا
 ”میں نے پچھتر طلبہ کو پڑھایا۔“

-h اشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِخَمْسٍ [و] عِشْرِينَ رُوبِيَّةً
 ”میں نے پچیس روپے میں کتاب خریدی۔“

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے یہ معطوف اعداد ہیں۔
نوٹ کیجیے اسم معدود واحد ہے اور بطور تمیز منصوب ہے۔

مونت عدد		بذکر عدد
اِحْدَى وَ عِشْرُونَ بِنْتًا	21	اَحَدٌ وَ عِشْرُونَ وَلَدًا
اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُونَ امْرَاَةً	22	اِثْنَانِ وَ عِشْرُونَ بَيْتًا
ثَلَاثٌ وَ عِشْرُونَ طَاوِلَةً	23	ثَلَاثَةٌ وَ عِشْرُونَ بَابًا
اَرْبَعٌ وَ عِشْرُونَ لَيْلَةً	24	اَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ بَلَدًا
خَمْسٌ وَ عِشْرُونَ مَدْرَسَةً	25	خَمْسَةٌ وَ عِشْرُونَ شَهْرًا
سِتٌّ وَ عِشْرُونَ سَنَةً	26	سِتَّةٌ وَ عِشْرُونَ يَوْمًا
سَبْعٌ وَ عِشْرُونَ رِسَالَةً	27	سَبْعَةٌ وَ عِشْرُونَ رَجُلًا
ثَمَانٍ وَ عِشْرُونَ جَرِيدَةً	28	ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُونَ كِتَابًا
تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ طَالِبَةً	29	تِسْعَةٌ وَ عِشْرُونَ قَلَمًا
ثَلَاثُونَ بِنْتًا	30	ثَلَاثُونَ وَلَدًا



سبق نمبر: 162

عقود کے احکام

1- سو (مِائَة) اور ہزار (أَلْف) کے اعداد کا ”معدود اسم“ واحد اور مجرور استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: مِائَة رَجُلٍ (سو آدمی) - یہ مرکب اضافی کی طرح ہے۔
(یہاں اسم معدود رَجُلٍ، واحد ہے، مجرور ہے۔)

2- دہائیوں، سو اور ہزار کے اعداد، مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے یکساں رہتے ہیں۔ جیسے:

a- عِشْرُونَ وَلَدًا عِشْرُونَ بِنْتًا

b- مِائَةٌ وَلَدٍ مِائَةٌ بِنْتٍ

c- أَلْفٌ وَلَدٍ أَلْفٌ بِنْتٍ

3- بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد اور تذکیر و تانیث میں، معدود کے موافق ہوتے ہیں۔

a- اِحْدَى وَ عِشْرُونَ بِنْتًا ”اکیس لڑکیاں۔“

b- اِثْنَانِ وَ ثَلَاثُونَ طِفْلًا ”بیس لڑکے۔“

4- بیس اور دوسری دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد، تذکیر و تانیث میں مطابق، تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

ہیے : a- **خَمْسَة** وَّ اَرْبَعُونَ **دِينَارًا** ”پینتالیس دینار۔“

(دینار مذکر ہے اور خَمْسَة ”مونث“)

b- **سَبْع** وَّ سَبْعُونَ رُوبِيَّةً . ” ستر روپے۔“

(رُوبِيَّة ”مونث“ ہے اور **سَبْع** ”مذکر“)

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مذکر عدد		مونث عدد
أَحَدٌ وَّ ثَلَاثُونَ وَلَكِنَّا	31	أَحَدِي وَّ ثَلَاثُونَ بَنَاتًا
اِثْنَانِ وَّ ثَلَاثُونَ رَجُلًا	32	اِثْنَانِ وَّ ثَلَاثُونَ امْرَأَةً
ثَلَاثَةٌ وَّ ثَلَاثُونَ قَلَمًا	33	ثَلَاثٌ وَّ ثَلَاثُونَ جَرِيدَةً
أَرْبَعُونَ أَبًا	40	أَرْبَعُونَ وَرَقَةً
اِثْنَانِ وَّ أَرْبَعُونَ بَيْتًا	42	اِثْنَانِ وَّ أَرْبَعُونَ صَحِيفَةً
ثَلَاثَةٌ وَّ أَرْبَعُونَ سَبِيلًا	43	ثَلَاثٌ وَّ أَرْبَعُونَ حَدِيقَةً
أَحَدٌ وَّ تِسْعُونَ سَارِقًا	91	أَحَدِي وَّ تِسْعُونَ قَرْيَةً
اِثْنَانِ وَّ تِسْعُونَ يَوْمًا	92	اِثْنَانِ وَّ تِسْعُونَ آيَةً
ثَلَاثَةٌ وَّ تِسْعُونَ شَهْرًا	93	ثَلَاثٌ وَّ تِسْعُونَ سَنَةً
مِائَةٌ وَلَكِنَّا	100	مِائَةٌ بَنَاتٍ

عددِ عقود کی مثالیں

a- ﴿وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ﴾ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً ﴿(الاعراف: 142)﴾

منصوب واحد منصوب مونث

”اور ہم نے موسیٰ کو تیس (30) راتوں کے لیے طلب کیا (کوہ سینا پر)۔“

b- ﴿وَأَتَمَمْنَاهَا بِعَشْرِ﴾ أَرْبَعِينَ لَيْلَةٍ ﴿(الاعراف: 142)﴾

مذکر مجرور منصوب واحد منصوب مونث

(الاعراف: 142)

”اور پھر دس (10) کا اور اضافہ کر دیا ، چنانچہ ان کے رب کی مقرر کردہ میقات چالیس (40) دن پوری ہو گئی۔“

c- ﴿فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا﴾ سَبْعُونَ ذِرَاعًا ﴿فَاسْأَلْهُوه﴾

مرفوع واحد منصوب مذکر

(الحاقة: 32)

”پھر اسے ستر (70) ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔“

d- ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ﴾ سَبْعِينَ رَجُلًا ﴿(الاعراف: 155)﴾

مرفوع واحد منصوب مذکر

”حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر (70) آدمیوں کو منتخب کیا۔“

e- ﴿إِنَّ هَذَا أَخِي﴾ ، لَهُ تِسْعٌ وَّ تِسْعُونَ نَعَجَةً

مذکر مرفوع مرفوع واحد منصوب مونث

(ص: 23)

”یقیناً یہ میرا بھائی ہے ، اس کے پاس ننانوے (99) دنبیاں ہیں۔“

-f إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ اسْمًا (ترمذی)
 مونث منصوب منصوب واحد منصوب مذکر
 ”یقیناً اللہ کے لیے ننانوے نام ہیں۔“

”اَلْف“ ، ”الاف“ اور ”اَلُوف“

”اَلْف“ کی جمع ، ”الاف“ بھی ہے ، اور ”اَلُوف“ بھی۔

ان دونوں کے ، استعمالات مختلف ہیں۔ درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

-1 ”اَلْف“ (ہزار) کے ساتھ اگر عدد بھی ہو تو اس کی جمع ”الاف“ ہوتی ہے۔ جیسے :

-a ﴿الَّذِينَ يَكْفِيكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنَزَّلِينَ﴾

(ال عمران . 124)

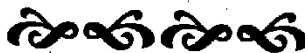
”کیا یہ بات تمہارے لیے کافی نہیں؟ کہ اللہ تین ہزار فرشتے اتار کر ، تمہاری مدد کرے۔“

-b خَمْسَةُ آفٍ ”پانچ ہزار“

-2 الف کی جمع ، ”اَلُوف“ (بمعنی ہزارہا) استعمال کی جاتی ہے ، جب ہزاروں کا مفہوم دینا مطلوب ہو۔ جیسے :

﴿وَهُمْ أَلُوفٌ﴾ (البقرة: 243)

”اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔“



سبق نمبر: 163

ترتیبی اعداد یا وصفی اعداد

- 1- ترتیب کے اظہار کے لیے ، پہلے کو "اَوَّل" کہا جاتا ہے۔
- 3- ترتیب کے اظہار کے لیے ، دو سے دس تک اعداد ، "فَاعِل" کے وزن پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :
 ثَانٍ دوسرا ، ثَالِثٌ تیسرا ، رَابِعٌ چوتھا
- 2- پہلی کو "اُولیٰ" کہتے ہیں۔ یہ "اَوَّل" کی تانیث ہے۔
- 4- ترتیبی اعداد پر ، تائے تانیث لگا دینے سے وہ مؤنث بن جاتے ہیں ، اور یہ "فَاعِلَةٌ" کے وزن پر آتے ہیں۔
 ثَانِيَةٌ ، ثَالِثَةٌ ، رَابِعَةٌ ، خَامِسَةٌ ، سَادِسَةٌ ، سَابِعَةٌ
- 6- تمام ترتیبی اعداد (بجز اُولیٰ) مُعْرَب ہیں۔
- 7- ترتیبی اعداد کی جمع ، سالم استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے : الاَوَّلُونَ ، العَاشِرُونَ
- 8- الاَوَّلُ کے مقابل ، الْآخِرُ آتا ہے۔ "اَوَّل" کی جمع اَوَائِلُ ہے۔
- 9- اُولیٰ کی جمع ، اَوَّلُ اور اُولِيَّات ہے۔
- 10- اعداد ترتیبی بعض اوقات بطور صفت استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے الْكِتَابُ الْاَوَّلُ
- 11- اعداد ترتیبی بعض اوقات ، مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے :

(الكهف: 22)

﴿رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ﴾

”(وہ تین تھے) ان کا چوتھا ، ان کا کتا تھا۔“

ترتیبی اعداد کے سلسلے میں ، مندرجہ ذیل جدول پر غور کیجیے۔

مذکر عدد	ترتیبی اعداد	مونث عدد
أَوَّل	پہلا - پہلی	أُولَى
ثَانٍ يََا الثَّانِي	دوسرا - دوسری	ثَانِيَّة
ثَالِث	تیسرا - تیسری	ثَالِثَة
رَابِع	چوتھا - چوتھی	رَابِعَة
خَامِس	پانچواں - پانچویں	خَامِسَة
سَادِس	چھٹا - چھٹی	سَادِسَة
سَابِع	ساتواں - ساتویں	سَابِعَة
ثَامِن	آٹھواں - آٹھویں	ثَامِنَة
تَاسِع	نواں - نویں	تَاسِعَة
عَاشِر	دسواں - دسویں	عَاشِرَة
فَاعِل	وزن	فَاعِلَة



سبق نمبر: 164

ترکیبی اعداد - اجزاء کا مرکب

جب کسی چیز کے بارے میں ، یہ بتانا مقصود ہو کہ یہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے تو اس کے لیے ، ”فُعَالِیَّةٌ“ اور ”فُعَالِیَّةٌ“ کے اوزان استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :
فعل ثلاثی تین حروف کا مرکب ہے اور فعل رباعی چار حروف کا مرکب ہے۔
مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مذکر		مونث
فُعَالِیَّةٌ	وزن	فُعَالِیَّةٌ
ثُنَائِیَّةٌ	دو سے مرکب	ثُنَائِیَّةٌ
ثَلَاثِیَّةٌ	تین سے مرکب	ثَلَاثِیَّةٌ
رُبَاعِیَّةٌ	چار سے مرکب	رُبَاعِیَّةٌ
خَمَاسِیَّةٌ	پانچ سے مرکب	خَمَاسِیَّةٌ
عَشَارِیَّةٌ	دس سے مرکب	عَشَارِیَّةٌ

سبق نمبر: 165

کسری اعداد

- 1- کسری اعداد سے مراد ، کسی چیز کا بٹا ہوا حصہ (Ratio) ہے۔
- 2- آدھے ($1/2$) کے لیے ، نصف" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔
- 3- دو سے دس تک کے لیے ، **فُعْلٌ** یا **فُعْلٌ** کے وزن پر ، الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

ثُلُثٌ = تیسرا حصہ $1/3$ ،	رُبْعٌ = چوتھا حصہ $1/4$
خُمْسٌ = پانچواں حصہ $1/5$ ،	سُدُسٌ = چھٹا حصہ $1/6$
سَبْعٌ = ساتواں حصہ $1/7$ ،	ثَمْنٌ = آٹھواں حصہ $1/8$
- 4- کسری اعداد کی جمع ، افعال" کے وزن پر استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

اَخمَاسٌ = پانچویں حصے ،	اَسَدَاسٌ = چھٹے حصے
--------------------------	----------------------
- 5- دسویں حصے $1/10$ کے لیے ، **عُشْرٌ** یا **مِغْشَارٌ** کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مذکر عدد	کسری اعداد	جمع
نِصْف	1/2	اَنْصَاف
ثُلُثٌ یا ثُلُثُ	1/3	اَثْلَاثٌ
رُبْعٌ یا رُبْعُ	1/4	اَرْبَاعٌ
خُمْسٌ یا خُمْسُ	1/5	اَخْمَاسٌ
سُدُسٌ یا سُدُسُ	1/6	اَسْدَاسٌ
سَبْعٌ یا سَبْعُ	1/7	اَسْبَاعٌ
ثُمْنٌ یا ثُمْنُ	1/8	اَثْمَانٌ
تُسْعٌ یا تُسْعُ	1/9	اَتْسَاعٌ
عَشْرٌ ، مَعْشَارٌ	1/10	اَعْشَارٌ

حصوں کے مقررہ اجزاء بتانا مقصود ہو ، جیسے : سات حصوں میں سے چار
(4/7) تو عربی میں 'اَرْبَعَةُ اَسْبَاعٍ' کہتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے

خَمْسَةُ اَثْمَانٍ	5/8	پانچ بڑے آٹھ
سَبْعَةُ اَتْسَاعٍ	7/9	سات بڑے نو
ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ	3/4	تین چوتھائی
ثُلُثَانِ	2/3	دو تہائی

سبق نمبر: 166

دوہری گنتی

3- دوہری گنتی کے لیے ، تین سے دس تک کے لیے ، مَفْعَلُ یا فُعَالُ کے وزن پر الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ، یہ اسماء ، معدول ہیں ، جن کا بیان آپ غیر منصرف اسم کے سبق نمبر 143 میں پڑھ چکے ہیں۔
درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

مَفْعَلُ کے وزن پر		فُعَالُ کے وزن پر
مَوْحَدٌ ، فُرَادِی	ایک ایک	أَحَادُ
مَثْنِی	دو دو	ثَنَاءُ
مَثَلَثُ	تین تین	ثَلَاثُ
مَرْبَعُ	چار چار	رُبَاعُ
مَخْمَسُ	پانچ پانچ	خُمَاسُ
مَسْدَسُ	چھ چھ	سَدَاسُ
مَسْبِعُ	سات سات	سَبَاعُ
مَثْمَنُ	آٹھ آٹھ	ثَمَانُ
مَتَسَعُ	نو نو	تَسَاعُ
مَعَشَرُ	دس دس	عَشَارُ

سبق نمبر : 167

عدد سے متعلق مختلف الفاظ

کِلَا اور کِلْتَا

1- کِلَا ، لفظ مفرد ہے ، لیکن مُثْنٰی (دو) کا معنی دیتا ہے۔ حالتِ رفعی میں

کِلَا ، اور نصبی اور جری حالت میں ، کِلٰی استعمال ہوتا ہے۔

2- کِلَا ، اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں صورتوں میں پہلے آتا ہے ۔ جیسے :

a- ﴿ اِمَّا يَنْتَلِعَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ ﴿ کِلَا هُمَا ﴾

”اگر وہ (والدین) تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور دونوں

میں سے کوئی ایک ، یا دونوں ہی۔“ (بنی اسرائیل : 23)

3- کِلَا کا مونث کِلْتَا ہے (جو حالتِ نصبی اور جری میں کِلْتٰی آتا ہے) جیسے :

b- ﴿ کِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اَتَتْ اَكْلَهَا ﴾ (الکھف : 33)

”دونوں باغ اپنا پھل دیتے تھے۔“

مَرَّةً ، كَرَّةً

مَرَّةً اور كَرَّةً کے الفاظ ، تعدد کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے :

مَرَّةً = ایک بار

اَوَّلَ مَرَّةً = پہلی بار = مَرَّةً اَوَّلٰی

مَرَّةٌ أُخْرَى = دوسری بار = مَرَّةٌ ثَانِيَةٌ = تَارَةً أُخْرَى

مَرَّتَانِ = مَرَّتَيْنِ = دوبار

ثَلَاثُ مَرَّاتٍ = تین بار

مِرَاراً (جمع) = کئی بار ، بار بار

أَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً = گیارہ مرتبہ

مَرَّةً اور مَرَّةً کی کچھ قرآنی مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

(یس: 79)

﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ﴾

-a

”اس سے کہو ، انہیں وہی زندہ کرے گا، جس نے پہلی مرتبہ انہیں پیدا کیا تھا۔“

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ﴾ فَاَمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٍ بِاِحْسَانٍ

-b

”طلاق دو بار ہے ، پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے ،

یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کر دیا جائے۔“ (البقرة: 229)

﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾

-c

”بار بار نگاہ دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی۔“ (الملك: 4)

﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى﴾

-d

(طہ: 55)

”اسی (زمین) سے ہم نے تم لوگوں کو ، پیدا کیا ہے ، اور اسی میں ، ہم تمہیں

لوٹائیں گے ، اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔“

بِضْعُ اور بِضْعَةٌ

بِضْعُ اور بِضْعَةٌ کے الفاظ بھی ، تین سے نو (3 to 9) کی تعداد بتانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

- a بِضْعَةُ رِجَالٍ (چند آدمی)
- b بِضْعُ نِسَاءٍ (چند عورتیں)
- c ﴿غَلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ

وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝ فِي بَضْعِ سِنِينَ﴾ (الروم: 4-2)
 ”رومی قریب کی زمین میں ، مغلوب ہو گئے ہیں۔ لیکن (یہ پیشگوئی کی جاتی ہے) کہ چند سالوں میں (تین سے نو میں) وہ پھر غالب آجائیں گے۔“
 قرآن کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور 624 A.D (2ھ) میں ، رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی۔

نَفَرٌ

نَفَرٌ کا لفظ ، تین سے دس (3 to 10) مردوں کی جماعت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا﴾ (الجن: 1)

”اے نبی ! کہو ، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے (تین سے دس پر مشتمل) ایک گروہ نے ، غور سے سنا ، پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا: ”ہم نے ایک بڑا عجیب دلچسپ قرآن سنا ہے۔“

سبق نمبر: 168

اسمُ التَّصْغِيرِ The Diminutive Noun

عرب ، کسی اسم کے چھوٹے پن کے اظہار کے لیے ، قلت کے اظہار کے لیے ، یا حقارت کے اظہار کے لیے ، یا قربت اور پیار کے اظہار کے لیے ، اسم کے پہلے حرف پر پیش لگا کر اور دوسرے حرف پر زبر لگا کر اسم کو مُصَغَّر کر دیتے ہیں۔ یہ اسم ، اسم مصغر کہلاتا ہے۔

جیسے **كَلْبٌ** (کتے کو کہتے ہیں) اس سے **كَلْبٌ** (چھوٹا سا کتا) بنایا گیا۔
ابنؑ سے اسم تصغیر ، بُنًیؑ ، قربت اور پیار کے اظہار کے لیے ہے۔

﴿قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ﴾ (یوسف: 5)
”حضرت یعقوبؑ نے فرمایا: بیٹا! اپنا یہ خواب ، اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔“

اسم مُكْبَرؑ:

اسم مُكْبَرؑ ، وہ اسم ہے ، جس سے اسم مُصَغَّر بنا کر ، اسے بڑا کر دیا گیا ہے۔
جیسے: **كَلْبٌ** ، **حَسَنٌ** ، **فَهْدٌ**

اسم مُصَغَّرؑ:

اسم مُصَغَّرؑ ، وہ اسم ہے ، جو اسم مُكْبَرؑ میں تبدیلی سے چھوٹا بنایا گیا ہے۔
جیسے: **كَلْبٌ** (چھوٹا سا کتا) ، **حُسَيْنٌ** ، **فُهَيْدٌ**
اسم مُصَغَّرؑ ، ایک مغرب اسم ہے۔

اسم تصغیر کے پانچ (5) اوزان

اسم تصغیر کے مندرجہ ذیل پانچ (5) اوزان ہیں۔ ان کی تانیث بھی استعمال ہوتی ہے۔

1- فُعِيلٌ	2- فُعَيْلٌ	3- فُعَيْعِلٌ	4- فُعَيْلَالٌ	5- فُعَيْعِلِلٌ
برائے ثلاثی مجرد	برائے ثلاثی مزید، رباعی، خماسی	برائے ثلاثی مزید، رباعی، خماسی (جب چوتھا حرف علت ہو)	برائے صفت فَعْلَانُ اور برائے جمع مکسر افعال	برائے خماسی مجرد
حُسَيْنٌ	دُرَيْهَمٌ	سُلَيْطِينٌ	سُكَيْرَانٌ	سُقَيْرِجَلٌ
رُجَيْلٌ	مُضِيرِبٌ	خُدَيْرِيسٌ	غُضَيَّانٌ	یہ شاذ ہے
عَبِيدٌ	جُعَيْفِرٌ	قُرَيْطِيسٌ		
خُبَيْبٌ	سُقَيْرِجٌ	مُفَعَيْعِلٌ	أَفْعَالٌ	
		مُضِيرِبٌ	أَجِيمَالٌ	
			أَصِيحَابٌ	

1- فُعِيلٌ یا فُعَيْلَةٌ

ثلاثی مجرد کے اسماء سے ، تصغیر کے لیے ، فُعِيلٌ یا فُعَيْلَةٌ (مونث) کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ، اس میں معمولی تبدیلی بھی ہو جاتی ہے۔ درج ذیل مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	مُؤنث مُصَغَّر
کَلْبٌ	کَلِيبٌ	کَلِيبَةٌ
ظِلٌّ	ظَلِيلٌ	
رَجُلٌ	رَجِیلٌ	
عَبْدٌ	عَبِيدٌ	عَبِيدَةٌ
حَسَنٌ	حُسَيْنٌ	
فَهْدٌ	فُهَيْدٌ	
أَسَدٌ	أُسَيْدٌ	
حَضَرٌ	حُضَيْرٌ	

- a مقطوعُ الآخر (مُخَفَّف) اَسماء کے آخر میں ، یائے مشدّد لگا کر فُعّی کے وزن پر اسم تصغیر بنایا جاتا ہے۔ دراصل یہ وزن فُعّیل ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
أَخٌ	أُخِيٌّ
أَبٌ	أُبِيٌّ
دَمٌ	دُمِيٌّ
إِنٌّ	إِنِّيٌّ

- b مقطوع الآخر (مُخَفَّف) اسمائے مونث کے لیے ، تَصْغِير میں فُعّیّة کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
أُخْتٌ	أُخِيَّةٌ
بِنْتُ	بُنِيَّةٌ

- c جن الفاظ کا درمیانی حرف ، الف ہو اس کو تَصْغِير واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
بَابٌ	بُؤَيْبٌ
نَابٌ	نُؤَيْبٌ
عَاجٌ	عُؤَيْجٌ

-d جن الفاظ کا درمیانی حرف، واو یا یاء ہو، تصغیر میں وہ یائے اضافی کے ساتھ لائے جاتے ہیں۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
سُوقٌ	سَوِيقٌ
ثَوْبٌ	ثَوِيبٌ
بَيْتٌ	بُيْتٌ

-e مونث اسماء، یا ة پر ختم ہونے والے اسماء کی تصغیر، فُعِيلَة کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
تَمْرَةٌ	تُمَيْرَةٌ
بُشْرَى	بُشَيْرَى
طَلْحَة	طَلِيْحَة

-f سماعی مونث اسماء، اور فعل مثال کے مصادر کی تصغیر، فُعِيلَة کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
عِدَّةٌ (وَعَدٌ)	وُعَيْدَةٌ
زِنَةٌ (وَزَنٌ)	وُزَيْنَةٌ

أَرْضٌ	أَرْضٌ
شَمْسٌ	شَمْسٌ

-g جب تین حرفی اسم مکبر کا تیسرا حرف ، حرفِ عِلّت ہو
تو اسم مُصَغَّر ، فُعّی کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
عَصَا	عَصَى
دَلُو	دَلَى

2- فُعِيلٌ یا فُعَيْلَةٌ

-a رُبَاعِی (چار حرفی اسماء) ، اور فاعِل کے وزن پر آنے والے اسماء کا ،

اسم مُصَغَّر ، فُعِيلٌ کا وزن آتا ہے۔ جیسے : عَقْرَبٌ سے عَقِيرَبٌ

خُمَاسِی (پانچ حرفی اسماء) میں ، اگر حروفِ مدّہ نہ ہو ، تو اس کی تصغیر کے لیے بھی ، اسی فُعِيلٌ کا وزن استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

سَفَرَجَلٌ سے سَفِيرَجٌ - (یہاں آخر کا حرف ، لام حذف کر دیا گیا ہے۔)

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
عَقْرَبٌ	عَقِيرَبٌ
دِرْهَمٌ	دُرْهِمٌ

جَعْفَرٌ	جُعِيفٌ
سَفَرُجَلٌ	سُفِيرَجٌ

فَاعِلٌ کے وزن پر آنے والے اسماء کی تصغیر

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر مذکر	مُؤنث مُصَغَّر
عَالِمٌ	عَوَيْلِمٌ	عَوَيْلِمَةٌ
ضَارِبٌ	ضَوَيْرِبٌ	ضَوَيْرِيَةٌ
عَاقِلٌ	عَوَيْقِلٌ	عَوَيْقِلَةٌ
حَامِدٌ	حَوَيْمِدٌ	حَوَيْمِدَةٌ
خَالِدٌ	خَوَيْلِدٌ	خَوَيْلِدَةٌ

-b جب چار حرفی اسم مکبر کا تیسرا حرف ، حرفِ علت ہو ، تو اسم مصغر فُعِيلٌ (فُعَيْلٌ) کے وزن پر آتا ہے۔
(یہ دراصل فُعَيْلٌ ہی کی مدغم شکل ہے) جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	مُؤنث مُصَغَّر
كَرِيمٌ	كَرِيمٌ	كَرِيمَةٌ
نَصِيرٌ	نُصِيرٌ	نُصِيرَةٌ
عَزِيزٌ	عُزَيْرٌ	عُزَيْرَةٌ

جَمِيلٌ	جَمِيلٌ	جَمِيلٌ
أَنِيسَةٌ	أَنِيسٌ	أَنِيسٌ
---	مُرِيْمٌ	مُرِيْمٌ
	عُجْزٌ	عُجْزٌ
	كُتِبَ	كِتَابٌ

3- فُعِيلٌ يَا فُعِيلِيَّةُ

خُماسی (پانچ حرفی اسماء) میں ، اگر حرف مدہ ہو ، تو اس کی تصغیر کے لیے ، فُعِيلٌ کا وزن لایا جاتا ہے۔

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	اوزان
مِضْرَابٌ	مُضَرِّبٌ	مُفْعِلٌ
مِصْبَاحٌ	مُصْبِحٌ	مُفْعِلٌ
مَرْهُوبٌ (خوفناک)	مُرْهَبٌ	مُفْعِلٌ
سُلْطَانٌ	سُلْطِينٌ	فُعِيلٌ
دِنَارٌ	دُنَيْرٌ	فُعِيلٌ
قُنْدِيلٌ	قُنْدِيلٌ	فُعِيلٌ

خَنَدَرِيسْ	خُدَيْرِيسْ	فُعَيْلِيلْ
قِرطَاسْ	قُرَيْطِيسْ	فُعَيْلِيلْ
عَصْفُورْ	عُصَيْفِيرْ	فُعَيْلِيلْ

4- فُعَيْلَالْ ، یا فُعَيْعَالْ

فُعَيْلَالْ: یہ وزن ، اسمائے صفت اور جمع مکسر پر مبنی اسماء کی تصغیر کے لیے خاص ہے۔

اسمِ مُکَبَّرْ	اسمِ مُصَغَّرْ	اوزان
أَصْحَابْ	أَصِيْحَابْ	أُفَيْعَالْ
أَوْقَاتْ	أَوِيْقَاتْ	أُفَيْعَالْ
أَجْمَالْ	أُجِيْمَالْ	أُفَيْعَالْ
عُثْمَانُ	عُثِيْمَانُ	فُعَيْلَانْ
سَلْمَانُ	سُلِيْمَانُ	فُعَيْلَانْ
سُكْرَانُ	سُكِيْرَانُ	فُعَيْلَانْ

فُعَيْلَال "کا وزن ، صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	اوزان
حَمَرَاءُ	حُمَيْرَاءُ	فُعَيْلَاءُ
سَمَرَاءُ	سُمَيْرَاءُ	فُعَيْلَاءُ
أَسْمَاءُ	أُسَيْمَاءُ	أُفَيْعَالُ

5- فُعَيْلِلِل

اسم مصغر کا یہ پانچواں وزن ، شاذ ہے ، خماسی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
جیسے : سَفَرَجُل " کا اسم تصغیر ، سَفِيرِجِل

اسم ثنی کی تصغیر

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
رَجُلَانِ	رُجَيْلَانِ	
مُسْلِمَانِ	مُسَيْلِمَانِ	مُسَيْلِمَتَانِ

جمع مذکر سالم کی تصغیر

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
مُؤْمِنُونَ	مُؤْمِنُونَ	مُؤْمِنَاتٌ
مُسْلِمُونَ	مُسْلِمُونَ	مُسْلِمَاتٌ

جمع مکسر کے بعض اسماء کی تصغیر بھی ، اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
عِلْمَانُ	عَلِيمُونَ	عَلِيمَاتٌ
عُلَمَاءُ	عَوَالِمُونَ	عَوَالِمَاتٌ
شُعَرَاءُ	شَوَاعِرُونَ	شَوَاعِرَاتٌ

اسم جمع مؤنث سالم کی تصغیر

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
حَامِدَاتٌ	حَوَامِدَاتٌ
هِنْدَاتٌ	هِنْدَاتٌ

مرکبات کی تصغیر

اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر
عَبْدُ اللَّهِ	عَبِيدُ اللَّهِ
خَمْسَةَ عَشَرَ	خُمَيْسَةَ عَشَرَ
مَعْدَى كَرَبُ	مُعِيدَى كَرَبُ
حَضَرَ مَوْتُ	حُضِيرَ مَوْتُ
نَفْطَوَيْهِ	نَفِيطَوَيْهِ

اسمائے نسبت کی تصغیر

نِسْبَت	اسم مُکَبَّر	اسم مُصَغَّر	مُؤَنَّث مُصَغَّر
هِنْدُ	هِنْدِيٌّ	هِنْدِيٌّ	هِنْدِيَّةٌ
بَصْرَةُ	بَصْرِيٌّ	بُصَيْرِيٌّ	بُصَيْرِيَّةٌ

متفرق اسماء کی تصغیر

اسمِ مکبر	اسمِ مُصغّر	مؤنث مُصغّر
حیّ	حییّ	حییّہ

اسمِ مکبر	اسمِ مُصغّر	اسمِ مکبر	اسمِ مُصغّر
	حَذِیْقَہ	زَعْفَرَانُ	زُعَیْفَرَانُ
هَرَّةٌ	هَرِيرَةٌ	ضَحیّ	ضَحِیّا
فَتّیّ	فَتّیّ	شِیْءٌ	شَوْبَہ
اسم اشارہ ذَاکَ	ذِیَاکَ	اسم موصول الذی	الذّیَا
الَّتِیّ	الَّتِیّا	دَرَاهِمُ	دُرَیْهَمَاتُ
حِمَارٌ	حُمَیْرٌ	أَمَہ	أُمِیمَہ
حَمِیدَہ	حُمَیدَہ	أَنِیسَہ	أُنِیسَہ
رَمِیثَہ	رُمِیثَہ	هِنْدَہ	هُنِیدَہ
		سَمِیۃ	سَمِیۃ



سبق نمبر: 169

الإِسْمُ الْمَنْسُوبُ The related Adjective

1- اسم کے آخر میں، یائے مُشَدَّد (یّ) لگا کر ، نسبت اور تعلق کا مفہوم لیا

جاتا ہے۔ ایسے اسم کو ، اسم منسوب یا اسم النِّسْبَةِ (The affiliated noun) یا The Related Adjective کہتے ہیں۔ جیسے :

مِصْرِيّ (مصر کا باشندہ) عِلْمِيّ (علم سے تعلق رکھنے والا)۔

2- اسم منسوب ، عموماً اسم جامد ہوتا ہے ، لیکن یائے نسبت لگا دینے سے ،

اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ بھی اسم صفت کی طرح ، کسی اسم کا وصف بن جاتا ہے۔ جیسے :

a- هَذَا الرَّجُلُ مِصْرِيّ

(یہاں مِصْرِيّ اسم نسبت ہے ، لیکن یہ اسم صفت بھی بن گیا ہے۔)

b- هَذِهِ جَرِيدَةٌ يَوْمِيَّةٌ "یہ ایک روزنامہ اخبار ہے۔"

اسم نسبت بعض اوقات ، مبتدأ کی خبر بن جاتا ہے۔ جیسے :

هَذَا مِصْرِيّ "یہ ایک مصری آدمی ہے۔" (مونث : مِصْرِيَّة)

اسم منسوب بنانے کے طریقے

1- اگر اسم کے آخر میں ، تائے تانیث ة موجود ہو تو اسم منسوب میں ، اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

- a- مَكَّة سے اسم نسبت مَكِّي (مونث : مَكِّيَّة)
- b- صِنَاعَة سے اسم نسبت صِنَاعِي ،
- c- كُوفَة سے اسم نسبت كُوفِي (مونث : كُوفِيَّة)
- d- خَلْوَة سے اسم نسبت خَلَوِي

2- اگر اسم مکرر کے آخر میں ، تائے مربوط ہو، تو اس کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے۔

- a- سَنَة سے اسم نسبت سَنَوِي (مونث : سَنَوِيَّة)
- b- لُغَة سے اسم نسبت لُغَوِي

3- لفظ کے درمیان میں جو حروف زائد ہوں ، وہ عموماً حذف کر دیئے جاتے ہیں۔

- a- مَدِينَة سے اسم نسبت مَدَنِي (مونث : مَدَنِيَّة)
- b- جُھِينَة سے اسم نسبت جُھَنِي

4- بعض اسم مقطوع الآخر (مخفف) ہوتے ہیں ، اسم نسبت بنانے کے بعد ، ان کا اصلی آخری حصہ واپس آجاتا ہے۔ جیسے :

- a- أَب (در اصل أَبَو) سے اسم نسبت أَبَوِي

-b دَم (در اصل دَمُو) سے اسم نسبت دَمَوِی

-c اَخ (در اصل اَخُو) سے اسم نسبت اَخَوِی۔

5- اگر اسم، واؤ پر ختم ہوتا ہو، تو اسم نسبت کو مکسور کر لیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a عَدُو (دشمن) سے اسم نسبت عَدَوِی

-b دَلُو (ڈول) سے اسم نسبت دَلَوِی

6- جو الفاظ الف مقصورہ پر ختم ہوتے ہیں، ان سے اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدّد لگا کر بناتے ہیں۔

-a عصا سے اسم نسبت عَصَوِی،

-b عِیْسٰی سے اسم نسبت عِیْسَوِی،

-c مولیٰ سے اسم نسبت مَوَلَوِی

-d مُصْطَفٰی سے اسم نسبت مُصْطَفَوِی (مُصْطَفَوِی بھی جائز ہے)

7- الف ممدودہ پر ختم ہونے والے الفاظ سے، اسمائے نسبت واؤ اور یائے مشدّد زیادہ لگا کر بناتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ ہمزہ زائدہ ہو۔ جیسے :

-a صَفْرَاءُ سے اسم نسبت صَفْرَاوِی۔

-b سَمَاءُ سے اسم نسبت سَمَاوِی (سَمَائِی بھی جائز ہے)

-c رِدَاءُ سے اسم نسبت رِدَاوِی (رِدَائِی بھی جائز ہے)

-d یَیْضَاءُ سے اسم نسبت یَیْضَاوِی۔

8- اگر لفظ کے آخر میں ، الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو ، تو اسم نسبت میں بھی ہمزہ کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- اِبْتِدَاءٌ سے اسم نسبت اِبْتِدَائِيٌّ (مونث : اِبْتِدَائِيَّةٌ)

b- اِنْتِهَاءٌ سے اسم نسبت اِنْتِهَائِيٌّ

c- قُرَاءٌ سے اسم نسبت قُرَائِيٌّ

9- اسم نسبت کی جمع ، عموماً سالم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

مِصْرِيٌّ کی جمع مِصْرِيُّونَ اور اسی طرح عِرَاقِيُّونَ ،
فَلَسْطِينِيُّونَ ، سَعُوْدِيُّونَ ، مَغْرِبِيُّونَ وغیرہ۔

10- اسم مکسر مَكْسُورُ العین کو ، تغیر میں مفتوح العین کر دیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- مَلِكٌ سے اسم نسبت مَلِكِيٌّ (مونث : مَلِكِيَّةٌ)

b- طَبِيٌّ سے اسم نسبت طَبِيٌّ (غزال)

11- بعض اوقات اسم نسبت کی جمع ، مکسر بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

a- فَلَاسَفِيٌّ کی جمع فَلَاسِفَةٌ ،

b- مَغْرِبِيٌّ کی جمع مَغَارِبَةٌ

c- قَبْرَصِيٌّ کی جمع قَبَارِصَةٌ

12- أَفْعَالٌ کے وزن پر آنے والی جمع مکسر سے ، اسم نسبت حسب ذیل ہوگی۔

a- اَنْصَارٌ سے اسم نسبت اَنْصَارِيٌّ (مونث : اَنْصَارِيَّةٌ)

b- اَنْبَارٌ سے اسم نسبت اَنْبَارِيٌّ

c- اَهْوَازٌ سے اسم نسبت اَهْوَازِيٌّ

13- مرکبات سے اسم نسبت کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

- a- مَعْدِي كَرِب سے اسم نسبت مَعْدِي (مَعْدِي كَرِبِي بھی جائز ہے)
- b- بَعْل بَك سے اسم نسبت بَعْلِي (بَعْلَبَكِي بھی جائز ہے)

14- بعض الفاظ کے آخر میں ، الف نون اور یائے مشدّد لگا کر اسمائے نسبت بنائے جاتے ہیں۔ جیسے :

- a- حَقّ سے اسم نسبت حَقَّانِي (مونث : حَقَّانِيَّة)
- b- تَحْتَ سے اسم نسبت تَحْتَانِي (مونث : تَحْتَانِيَّة)

15- متفرق اسماء سے اسمائے نسبت حسب ذیل ہیں۔

طَبِيعَة سے طَبِيعِي

مصر کے (ایک گاؤں کا نام) طحا سے اسم نسبت طَحَاوِي

1- شہروں کی نسبت

شہر کا نام	اسم منسوب	شہر کا نام	اسم منسوب
رے	رازی	جلولاء	جلولی
مرؤ الشاہ جہان	مروزی	موصِل	موصیلی
بَصْرَة	بَصْرِي	دَمِشَق	دمشقی
صَنْعَاء	صَنْعَانِي	حَلَب	حَلَبِي

اَسُوْط	سُوْطِيّ	بِيَوْم	بِيَوْمِيّ
طَنْطَة	طَنْطَاوِيّ	اسْكَنْدَرِيَّة	اسْكَنْدَرِيّ
قُرْطَبَة	قُرْطَبِيّ	لَا هَوْر	لَا هَوْرِيّ

2- ملکوں سے نسبت

ملک کا نام	اسم منسوب	ملک کا نام	اسم منسوب
ہند	ہندی	بحرین	بحرانی
بخارا	بخاری	فارس	فارسی
کویت	کویتي	سعودیہ	سعودی
عمان	عمانی	مغرب (مراکش)	مغربی
تونس	تونسِي	اردن	اردنی
باکستان	باکستانی	افغانستان	افغانی
فلسطین	فَلَسْطِیْنِيّ	شام	شام (شامی)
يمن	یمن	حضر موت	حَضْرَمِيّ
طبرستان	طَبْرِیّ	تہامہ	تہامی
عرب	عربی	المان	المانی

3- قبیلوں سے نسبت

قبیلے کا نام	اسم منسوب	قبیلے کا نام	اسم منسوب
قریش	قُرَیشیؓ	بنو اُمیّۃ	اُمویؓ
ثقیف	ثَقَفیؓ	طے	طائی
قحطان	قَحْطَانیؓ	رَبِیع	رَبِیعِیؓ

4- افراد سے نسبت

افراد کا نام	اسم منسوب	افراد کا نام	اسم منسوب
عبداللہ	عبد لیؓ	عبد قیس	عَبْقَسیؓ
عبد الدار	عبد ریؓ	عبد شمس	عَبْشَمیؓ
شافعیؓ	شافعیؓ	امراۃ قیس	مَرَقَسی
عبد مناف	عبد مُنافیؓ	جعفر	جَعْفَریؓ
زیدؓ	زیدیؓ	فَارُوق	فَارُوقیؓ

5- علم سے نسبت

علم کا نام	اسم منسوب
علم صرف	صرفیؒ
علم نحو	نحویؒ
علم (سائنس)	علمیؒ

6- فقہ و کلام سے نسبت

صاحب نسبت	اسم منسوب	صاحب نسبت	اسم منسوب
فقہ حنفی	حنفیؒ	امام شافعی	شافعیؒ
امام مالک	مالکیؒ	احمد بن حنبل	حنبلیؒ
داؤد ظاہری	ظاہریؒ	سلف	سلفیؒ

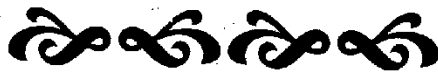
7- اسمِ نسبت بنانے کے لیے
واؤ اور یائے مشدد کا اضافہ

اسمِ اصلی	اسمِ منسوب	اسمِ اصلی	اسمِ منسوب
جس کا آخری ہو	علیؑ	علویؑ	نبیؑ
صفیؑ	صفویؑ	دہلیؑ	دہلویؑ
غزنی	غزنویؑ	تقیؑ	تقویؑ
الف مقصورہ:	عیسیٰ	عیسویؑ	موسیٰ
رضی	رضویؑ	عمؑ	عمویؑ
فتیؑ	فتویؑ	دنیا	دنیویؑ
الف ممدودہ:	سماء	سماویؑ	بیضاء
صفراء	صفراویؑ	خضراء	خضراویؑ
آخر میں ة:	قونیۃ	قونویؑ	ثورۃ
بادیۃ	بدویؑ (دیہاتی)		

8- اسمِ نسبت بتانے کے لیے الف نون اور یائے مشدّد کا اضافہ

اسمِ منسوب	اسمِ اصلی	اسمِ منسوب	اسمِ اصلی
نُورَانِیّ	نور	حَقَّانِیّ	حقّ
نَصْرَانِیّ	نَاصِرَة	حُلُوَانِیّ	حُلُوَان
تَحْتَانِیّ	تَحْتَ	رَبَّانِیّ	رَبّ
شَعْرَانِیّ	کثیرُ الشعر زیادہ بالوں والا	فُوقَانِیّ	فُوق
طَبْرَانِیّ	طَبْرِیّ	رُوحَانِیّ	رُوح

WWW.KITABOSUNNAT.COM



سبق نمبر : 170

اَسْمَاءُ الْأَصْوَاتِ Onomatopoeia

یہ وہ اسماء ہیں ، جن کے ذریعہ ، کسی جانور کی آواز کا تذکرہ کیا جاتا ہے ، یا کسی جانور کی حکایت ، بیان کی جاتی ہے۔ جیسے :

- 1- غَاقُ غَاقُ (کوئے کی آواز کی نقل) کائیں کائیں
أَزْ عَجْنَا غَاقُ ”ہم کائیں کائیں سے تنگ آ گئے۔“
- 2- نَحْ نَحْ (وہ آواز ، جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں)
- 3- شَيْبُ (اونٹ کے پانی پلانے کے لیے آواز)
- 4- بَخْ (اونٹ کو بٹھانے کی آواز)
- 5- أَحْ أَحْ (کھانسی کی آواز کی نقل)
- 6- مَاءِ (ہرن کی آواز)

اَصْوَاتِ کے لیے اسم فعل

جانوروں سے گفتگو کے لیے ، اسماءُ الفِعلِ پر مشتمل آوازیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے :

- a- هَيْدَ ، حَلْ اونٹ کے لیے b- إِسَّ ، سَعْ موشیوں کے لیے
- c- هَجَا ، هَج کتے کے لیے d- هَلَا ، هَال گھوڑوں کے لیے

سبق نمبر: 171

اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ Verbal Nouns

- بعض الفاظ ، فعل کے معنی دیتے ہیں۔ یہ مختلف کاموں کے نام ہیں۔
 یہ اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ کہلاتے ہیں۔ ان کی دو (2) بڑی قسمیں ہیں۔
 بعض اسماء الافعال ”امر“ کے معنی کے لئے ہیں۔ -1
 بعض اسماء الافعال ’ماضی‘ کے لیے ہیں ، جو گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔ -2

اَمْر کے معنی میں اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ

امر کے معنی میں ، جو اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ استعمال ہوتے ہیں ،
 وہ اپنے اسم کو منصوب کرتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ اہم ، مندرجہ ذیل ہیں۔

1. عَلَيْكَ Hold Fast

عَلَيْكَ (بمعنی اَلْزِم) ”لازم کرلو ، اختیار کرلو“ کے معنی میں ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ (المائدہ: 105) -a

”اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ، اپنی فکر کرو !“

- b عَلَیْكَ بِالسُّنَّةِ ”سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھ!“
- c عَلَیْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ ”اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرو!“
- d عَلَیْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ (ابو داؤد)
”میری سنت اور ہدایت یافتہ راشد خلفاء کی سنت کو، مضبوطی سے تھامے رکھو۔“
- e عَلَیْكَ بِالْوَفْقِ ”ہمیشہ نرمی اختیار کر!“

2. دُونَكَ Take

- دُونَكَ (بمعنی خُذْ) یہ لفظ، پکڑ لے، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً
- a دُونَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑ لے)
- b دُونَكَ التَّمَرِ (بھور لے)
- c دُونَكَ اللَّبَنِ (دودھ لے)
- (یہاں زیداً، التَّمَرِ اور اللَّبَنِ تینوں منصوب ہیں)

3. آمِنِ Amen

- آمِنِ (بمعنی اِسْتَجِبْ) ”دعا قبول کر“ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

4. رُوَيْدَ Leave it , for a while, slowly,

- رُوَيْدَ (بمعنی اَمْهَلْ) ”چھوڑ دے، ٹھہر جا، جانے دے۔“ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

-a رَوَيْدَ زَيْدًا (زید کو جانے دے)

-b رَوَيْدَ بعض اوقات ، بطور مصدر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَمْهَلْهُمْ رَوَيْدًا ﴾ (الطارق: 17)

”ذرا ان (کافروں) کو ، ان کے حال پر چھوڑ دو۔“

5. هَا Take , Hold

ہَا (بمعنی خُذْ) ” لے ، پکڑ لے “ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a هَا زَيْدًا زید کو پکڑو۔

-b هَا بھی ، ذُوْنَ کی مانند استعمال ہوتا ہے۔

ہَا کی جمع هَاءُمْ ہے۔ (بعض علماء کے نزدیک یہ هَا + ءُمْ سے

مرکب ہے۔ ءُمْ کا مطلب ہے ، او ! جناب !)

﴿ هَاءُمْ اَفْرَءُ وَا كِتَابِيَهٗ ﴾ (الحاقة: 19)

”لو ! میرا اعمال نامہ پڑھو !“

6. هَيْتَ Come on

هَيْتَ ، کا مطلب ہے ”جلدی آ“۔

-a هَيْتَ ، هَلَمْ کا معنی دیتا ہے۔

مثلاً ﴿ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ ﴾ (یوسف: 23)

”وہ بولی ! تو جلدی سے آجا ، یوسفؑ نے کہا: خدا کی پناہ“

-b ثنیٰ اور جمع کے لیے ، هَيْتَ لَكُمْ اور هَيْتَ لَكُمْ استعمال ہوتے ہیں۔

7. هَلُمَّ Come , Bring

-1

هَلُمَّ

(لا، آجا، لے آ، چلے چل) کے معنی میں متعدی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a

هَلُمَّ

﴿قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ﴾ (الانعام: 150)

”ان سے کہو ”لاؤ“ اپنے وہ گواہ ، جو شہادت دیں۔“

(یہاں اسم شہداء منصوب ہے)

-b

هَلُمَّ

﴿وَالْقَانِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ﴾ (الاحزاب: 18)

”(منافقین) جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ آؤ ! ہماری طرف۔“

-c

هَلُمَّ جَرًا (کھینچتا ہوا آگے چل ، اسی طرح آگے سمجھتے جاؤ)

-2

هَلُمَّ

فعل لازم کے معنی میں بھی ، استعمال ہوتا ہے۔

-3

هَلُمَّ

هَلُمَّ (ہا + لم) سے مرکب ہے۔ (دیکھو + تیار ہو جاؤ)

8- تَعَالَ Come

تَعَالَ

(بمعنی ایت) کا مطلب ہے ”آجا“ جیسے :

﴿قُلْ يَا هَٰلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾

(آل عمران: 64)

”اے نبیؐ کہو! ”اے اہل کتاب ! آؤ ! ایک ایسی بات کی

طرف ، جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔“

9- هَاتِ Bring up, Give me, Produce

هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِي) ، مجھے دے دو، لے آؤ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ (البقرة: 111)

”ان سے کہو ، اپنی دلیل پیش کرو ، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔“
(یہاں بُرْهَانُ ، منصوب ہے۔)

10- حَيَّ Quick, Come on

حَيَّ ، حَيَّهَلَا (بمعنی عَجَلْ ، اَقْبِلْ) کا مطلب ہے ”جلدی کرو، دوڑو“
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
”نماز کی طرف دوڑو ، جلدی کرو۔“

11- اِلَيْكَ Take

اِلَيْكَ = خُذْ = ”لے لو“ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اِلَيْكَ هَذَا (بمعنی خُذْ هَذَا) مطلب ہے ”اسے لے لو“

b- اِلَيْكَ عَنِّي (بمعنی تَبَعْدُ عَنِّي) مطلب ہے ”مجھ سے ، دور ہو جاؤ۔“

فعل ماضی کے معنی میں ، اَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ

خبر کے معنی رکھنے والے ، اہم اَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ مندرجہ ذیل ہیں۔
یہ ماضی کے معانی میں آتے ہیں۔ ان کے بعد آنے والا اسم ، مرفوع ہوتا ہے۔

12. هَيَّاتَ Away

هَيَّاتَ ، بَعْدَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

- a هَيَّاتَ زَيْدٌ ”زید دور ہوا۔“
- b ﴿ هَيَّاتَ هَيَّاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴾ (المؤمنون: 36)
- بعید ! بالکل بعید ! یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔“

13- شَتَّانَ Seperated

شَتَّانَ ، اِفْتَرَقَ (جدا ہوا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

- a شَتَّانَ زَيْدٌ وَ عَمْرُو ”(زید اور عمرو الگ ہو گئے۔)
- (یہاں زید اور عمرو دونوں مرفوع ہیں۔)
- b شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا ”(ان دونوں میں بڑا فرق ہے)
- c شَتَّانَ مَا بَيْنَ خَمْرٍ وَ خَلِّ (شراب اور سر کے میں بہت بڑا فرق ہے۔)
- (اس مثال میں ، فعل کی بہ نسبت زیادہ مبالغہ ہے۔)
- d شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالَمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہوتا ہے۔)

14- سَرَّعَانَ Hasted

سَرَّعَانَ ، (أَسْرَعَ) ’اس نے جلدی کی‘ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

- a سَرَّعَانَ زَيْدٌ ”زید نے جلدی کی۔“

-b سَرَعَانَ الشَّيْبُ إِلَى ذَوَى الْهُمُومِ

متفکر لوگوں پر، بڑھاپا بہت جلد آجاتا ہے۔ (یہاں شیب مرفوع ہے۔)

15- اُفِّ Fie, Oh

اُفِّ (میں تو تنگ آ گیا) اُفِّ، کلمہ بیزارگی ہے۔ جیسے :

﴿وَلَا تَقُلْ لَهُمَا اُفِّ﴾ (بنی اسرائیل: 23)

”اور ان دونوں کو اُفِّ تک نہ کہو۔“

16 وِی Woe

وِی (تجربہ ہے، افسوس ہے) کلمہ تجب و افسوس ہے۔ بیضاوی نے اسے

وِیْل کا مخفف قرار دیا ہے اور بعض علماء، اس کو اِعْلَم کے معنی میں، استعمال کرتے ہیں۔

وِیْكَانَ، دراصل دو لفظوں سے مرکب ہے۔ وِیْ + كَانْ = وِیْكَانْ

﴿وِیْكَانَہُ لَا یُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ (القصص: 82)

”افسوس ! ہم کو یاد نہ رہا، کہ کافر لوگ فلاح نہیں پایا کرتے۔“

17- مَكَانَكُمْ Stay where you are

مَكَانَكُمْ، ’اپنی جگہ پر رہو‘ کے معنی میں، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَّكُمْ﴾ (یونس: 28)

”قیامت کے دن ہم، اُن لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا ہے، کہیں گے کہ

ٹھیر جاؤ! تم بھی اور تمہارے بنائے ہوئے شریک بھی۔“

متفرق اَسْمَاءُ الأفعال

- 18- بلہ = دَع = 'چھوڑ دو' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
- ”بَلِّهَ التَّفَكُّرَ فِيمَا لَا يَعْنِيكَ“ ”بے فائدہ چیزوں میں ، فکر کرنا چھوڑ دو۔“
- 19- حِيْهَلْ = اِيْت = 'لے آؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
- حِيْهَلْ الثَّرِيدَ ”ثرید لاؤ“
- 20- مَهْ = اَكْفَفْ = 'رُک جاؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
- 21- صَهْ = اُسْكُتْ = 'خاموش ہو جاؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
- 22- فَقَطْ = اِكْتِفْ = بس کرو۔ (اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔)
- 23- عَلَيَّ بِهِ = جِيْ بِهِ = 'اس کو بھی ساتھ لاؤ' ، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
- 24- حَذَارْ = اِحْذَرْ = 'بچ'۔
- 25- نَزَالْ = اَنْزَلْ = 'نیچے اتر جا' ، اتر کر آجا۔



سبق نمبر : 172

أَسْمَاءُ الْكِنَايَةِ (Allusive Nouns)

1- یہ وہ اسماء ہیں ، جن سے کسی مبہم چیز کی تعبیر کی جاتی ہے۔ یہ چار (4) ہیں۔

کنایہ عدد مبہم	کنایہ امر مبہم
1- کم	3- کَيْتَ
2- کذا	4- ذَيْتَ

2- کَيْتَ اور ذَيْتَ کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہوا ، یہ بات چیت سے کنایہ (Metonym) کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

a- کَيْتَ وَ کَيْتَ ”ایسا ایسا ہوا ، ایسا ایسا کہا۔“
کسی واقعے یا حادثے کو ، کنایہ اور اشاروں سے بیان کرنے کے لیے ،
کَيْتَ وَ کَيْتَ اور ذَيْتَ وَ ذَيْتَ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے :

b- فَعَلْتُ ذَيْتَ وَ ذَيْتَ ”میں نے ایسا ایسا کیا۔“

c- قُلْتُ لَهُ ذَيْتَ وَ ذَيْتَ ”میں نے ، اس سے ، ایسا ایسا کہا۔“

3- کم کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدرِ کلام ہو ، یعنی جملے میں پہلے آئے۔

کم استفہامیہ How Many?

- 1- کم استفہامیہ کا اسم تمیز ، مفرد ہوتا ہے اور **منصوب** جیسے :
 - a- **کَمْ کِتَابًا** عِنْدَكَ ؟ (آپ کے پاس کتنی کتابیں ہیں؟)
 - b- **کَمْ دِرْهَمًا** عِنْدَكَ ؟ (آپ کے پاس کتنے درہم ہیں؟)
 - c- **کَمْ یَوْمًا** فِی الْأُسْبُوعِ ؟ (ہفتے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟)
 - d- **کَمْ سَاعَةً** نِمْتُ فِی اللَّیْلِ (آپ نے رات میں کتنے گھنٹے نیند کی؟)
 - e- **فِی کَمْ عَامٍ** تَعَلَّمْتَ الْعَرَبِیَّةَ ؟ آپ نے کتنے سال میں عربی سیکھی؟
- 2- بعض اوقات کَمْ کا اسم تمیز محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :
 - کم مَالُکَ (یہ دراصل کَمْ دِینَارًا مَالُکَ ہے) یہاں دِینَارًا محذوف ہے۔
 - کَمْ ضَرَبْتُ (یہ دراصل کَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتُ ہے) یہاں ضَرْبَةً محذوف ہے۔

کم خبریہ Lot of

- 1- کم خبریہ کے بعد کا اسم ، **مجرور** استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
- 2- کم خبریہ ، 'بہت' اور 'کئی' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ، کم کے بعد آنے والا اسم ، **واحد** یا **جمع** ہوتا ہے ، لیکن ال کے بغیر۔ جیسے :
 - a- **کَمْ رُوْبِیَّةٍ** عِنْدَهُ "اس کے پاس بہت سا روپیہ ہے"
 - b- **کَمْ دِینَارٍ** عِنْدِی "میرے پاس بہت سے دینار ہیں۔"
 - c- **کَمْ رِجَالٍ** لَقِیْتُهُمْ "میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات کی۔"

3- کم خبریہ میں تعداد کی بہتات کے اظہار کے لیے من کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

- a- **كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ** ”آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں“
- b- **كَمْ مِنْ فِتْنَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِتْنَةً كَثِيرَةً** بِإِذْنِ اللَّهِ (اللہ کے حکم سے کئی مرتبہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں ، بڑے بڑے گروہوں پر غالب آگئیں۔)
- c- **كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ** أَهْلَكْنَاهَا (بہت سی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا)
- d- **كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ** (بہت سے لوگوں کو ہم نے ان سے پہلے مختلف ادوار میں ہلاک کیا)
- e- **كَمْ مِنْ خَادِمٍ لِّشُعَيْبٍ** (شعیب کے پاس بہت نوکر ہیں)
- f- **كَمْ مِنْ عَالِمٍ** يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ (بے شمار عالم ایسے ہیں ، جو ایسی باتیں کرتے ہیں ، جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے)

كَذَا وَ كَذَا So & So

- 1- کنایہ کی صورت میں ، کَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے ذریعے نامعلوم شے کا کنایہ کیا جاتا ہے۔ اس کا اسم تمیز بھی ، مفرد اور منصوب آتا ہے۔ جیسے :
- a- **قَبَضْتُ كَذَا وَ كَذَا** دِرْهَمًا (میں نے اتنے اتنے درہم لے لیے۔)
- b- **فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا** (میں نے یہ اور یہ کیا ، میں نے ایسے ایسے کیا۔)
- 2- کَذَا عددِ قلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- 3- غیر عدد کے لیے بھی بطور کنایہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
- بِمَكَانٍ **كَذَا وَ كَذَا** ”فلاں اور فلاں کے مکان پر۔“

اَهْكَذَا = اَ + هَا + كَ + ذَا

اَهْكَذَا ، كَذَا سے ایک مختلف چیز ہے۔ یہ چار لفظوں سے مرکب ہے۔

اَ = حرف استفہام ہے۔ هَا = حرف تنبیہ ہے۔

كَ = حرف تشبیہ ہے۔ ذَا = اسم اشارہ ہے۔ جیسے :

a- ﴿قِيلَ اِهْكَذَا عَرْشُكَ﴾ (النمل: 42)

”ملکہ سے کہا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟“

b- رَأَيْتُ زَيْدًا فَاضِلًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا كَذَا

”میں نے زید کو فاضل پایا اور اسی طرح عمرو کو بھی۔“

اسی طرح كَذَا لِكَ اور كَذَا لِكُمْ بھی مُسْتَعْمَل ہیں۔

ان کے آخر میں كَ اور كُمْ زائدہ ہیں۔ یہ دونوں

جملے میں فاعل کے مطابق ، تاکید اور تنبیہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

كَآيْنٍ = كَ + اَيٍّ

کم خبریہ کے معنی میں ، ایک اور لفظ كَآيْنٍ بھی استعمال ہوتا ہے۔

(یہ دراصل كَ + اَيٍّ ہے) جیسے :

﴿وَكَآيْنٍ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِيشُونَ كَثِيرٌ﴾ (آل عمران: 146)

”اس سے پہلے ، کتنے ہی نبی ایسے گزر چکے ہیں ،

جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی۔“

(یعنی بے شمار انبیاء اور متقی افراد نے جہاد میں حصہ لیا)

سبق نمبر: 173

اسمائے جامدہ اور ان کے اوزان

اسم جامد ، اسم مشتق سے مختلف ہوتا ہے۔ جامد وہ اسم ہے ، جس سے کوئی لفظ برآمد نہ ہو ، اور نہ وہ خود ، کسی اسم سے برآمد کیا گیا ہو۔ جیسے : فَرَس " (گھوڑا) ، اسم جامد کی تین قسمیں ہیں۔ ثلاثی ، رباعی اور خماسی۔ ذیل کے اوزان پر آتے ہیں۔

اسم جامد ثلاثی	اسم جامد رباعی	اسم جامد خماسی
دس (10) اوزان	پانچ (5) اوزان	چار (4) اوزان
فَلَس " (سکے)	جَعْفَر " (نام)	سَفَرَجَل " (بکری)
كَتِف " (کندھا)	زَبَرَج " (آرائش)	قُدَعَمَل " (موٹا اونٹ)
عَضُد " (بازو)	بُرُون " (شکاری جانور طکاچہ)	جَحْمَرَش " (بڑھیا)
حَبَر " (عقل مند عالم)	دِرْهَم " (چاندی کا سکہ)	قِرْطَعَب " (تھوڑی چیز)
عَنْب " (انگور)	قِمْطَر " (صندوق)	اسم خماسی مزید
اِبِل " (اونٹ)		عَضْرَفُوط " (بامنی)
قُفْل " (تالا)		خَزَعَبِيل " (باطل)
صُرْد " (کٹورا)		قِرْطَبُوس " (تیز اونٹنی)
عُقُق " (گردن)		قَبَعَثَرِي " (موٹا اونٹ)
فَرَس " (گھوڑا)		خَنْدَرِيس " (شراب کہنہ)

سبق نمبر: 174

آٹھ الفاظِ استثناء

The Words of Exclusion

الفاظِ استثناء آٹھ (8) ہیں۔

إِلَّا ، غَيْرُ ، سِوَى ، حَاشَا ، عَدَا ، خِلَا ، مَا عَدَا اور مَا خِلَا

1- إِلَّا

1- **إِلَّا**، حرف ہے ، زیادہ تر استثناء ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے ، لیکن بعض اوقات ، اسے بطور صفت بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔

(یہاں إِلَّا سے مراد **Except** نہیں ہے ، بلکہ **علاوہ Other than** ہے۔)

a- ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ﴾ **إِلَّا** اللَّهُ لَفَسَدَتَا ﴿﴾ (الانبیاء: 22)

”اگر زمین اور آسمان میں ، اللہ کے علاوہ دوسرے خدا ہوتے ، تو

ان دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔“

b- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَيْ لَا إِلَهَ غَيْرُ اللَّهِ

”اللہ کے علاوہ ، کوئی اور الہ نہیں ہے۔“

2- **الْا** کے بعد آنے والا اسم مستثنیٰ ، دو شرطوں کے ساتھ **منصوب** ہوتا ہے۔

a- **اولاً** جب جملہ مثبت ہو (منفی نہ ہو)

b- **ثانیاً** مستثنیٰ منہ موجود ہو۔ جیسے :

﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (القصص: 88)

مستثنیٰ منہ حرف استثناء اسم مستثنیٰ منصوب

”ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے ، سوائے اس ذات (اللہ) کے۔“

حروف استثناء میں سے ، **إِلَّا** کا ذکر جلد اول سبق نمبر 75 میں ہو چکا ہے۔

2- غَيْرُ (اسم)

1- **غَيْرُ** ، اسم ہے ، زیادہ تر صفت ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے ، لیکن بعض

اوقات استثناء کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

2- غیر کے بعد آنے والا مستثنیٰ ، غیر کا مضاف الیہ ہو کر **مجرور** ہوتا ہے۔ جیسے :

a- **جَاءَ نَبِيُّ الْقَوْمِ غَيْرَ زَيْدٍ**

”میرے پاس سب لوگ آئے ، سوائے زید کے۔“

b- ﴿فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الذاریات: 36)

”پھر ہم نے اس بستی میں ، ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔“

c- **هُوَ لَأَيِّ نَاسٍ غَيْرِ مُهْدَبِينَ**

”یہ غیر مذہب لوگ ہیں۔“

3-

بعض اوقات ، **غَيْرُ** ، مخفف ہو کر ، **مبنی** ہوتا ہے ، جب اس کا مضاف الیہ محذوف ہو۔ جیسے :

مَعِيَ دِرْهَمٌ لَيْسَ **غَيْرُ**
 ”میرے پاس ایک درہم کے علاوہ کچھ نہیں۔“

غیر کا اعراب

لفظ غیر کا اعراب ، الّا کی طرح ، تین طور سے ہوگا۔

1-

أَوْقَدْتُ الْمَصَابِيحُ **غَيْرَ** وَاحِدٍ

”میں نے ایک کے علاوہ ، سارے چراغ جلا دیے۔“

2-

سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ **غَيْرَ** سَعِيدٍ

”میں نے ، سعید کے علاوہ ، تمام آنے والوں کو سلام کیا۔“

3-

مَا عَادَ الْمَرِيضَ عَائِدَ **غَيْرَ** الطَّيِّبِ يَا **غَيْرُ** الطَّيِّبِ

(یہاں نوٹ کیجیے کہ غیر اور غیر دونوں جائز ہیں)

”ڈاکٹر کے علاوہ ، کسی اور نے ، مریض کی عیادت نہیں کی۔“

4-

لَا تَعْتَمِدْ عَلَى أَحَدٍ **غَيْرَ** اللَّهِ يَا **غَيْرِ** اللَّهِ

”اللہ کے علاوہ ، کسی اور ہستی پر اعتماد مت کیا کرو۔“

5-

لَا يَنَالُ الْمَجْدَ **غَيْرُ** الْعَامِلِينَ

”محنت کرنے والے بے بٹیر ، بلندی تک پہنچا نہیں جاسکتا۔“

لَمْ يَفْتَرِسِ الدُّنْبُ غَيْرَ شَاذَةٍ

”بھیریا (ریوڑ سے الگ کی گئی) تنہا بحری کے علاوہ، کسی اور کا شکار نہیں کرتا۔“

غیر ، غَيْرٌ اور غَيْرِ

مندرجہ ذیل تین مثالوں میں ، غیر کے تینوں اعراب پر غور کیجیے۔

1- مَا جَاءَ نِي غَيْرُ زَيْدٍ

”میرے پاس زید کے علاوہ کوئی اور نہیں آیا۔“

(یہاں غیر فاعل استعمال ہوا ہے ، اس لیے مرفوع ہے۔)

2- مَا رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ

”میں نے زید کے علاوہ، کسی اور کو نہیں دیکھا۔“

(یہاں غیر مفعول بہ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے منصوب ہے۔)

3- مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ

”میں زید کے بغیر، نہیں گزرا۔“

(یہاں غیر حرف جر کے بعد آیا ہے، اور مجرور ہے۔)

3- سَوِي (اسم) Other Than

سَوِي بھی اسم ہے ، سَوِي کے بعد آنے والا مشتق ، غَيْرُ کی طرح ،

مضاف الیہ ہو کر مجرور ہوتا ہے۔

سوی کو سواء بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ سَوَى زَيْدٍ

”میرے پاس سب آئے ، سوائے زید کے۔“

b- جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ سِوَاءَ زَيْدٍ

”میرے پاس سب آئے ، سوائے زید کے۔“

4- حَاشَا (حرفِ جریا فعل)

حَاشَا ، حرفِ جر بھی ہے ، اور فعل بھی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حَاشَا ، کے بعد آنے والا مشتق ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

a- جَاءَ نَبِي الْقَوْمِ حَاشَا زَيْدٍ

”میرے پاس سب آئے ، سوائے زید کے۔“

b- قَطَعْتُ الْأَشْجَارَ حَاشَا النَّخِيلِ يَ حَاشَا النَّخِيلِ

”میں نے سارے درخت کاٹ دیے ، سوائے کھجور کے درختوں کے۔“

5- خَلَا (حرفِ جریا فعل ماضی)

خَلَا ، حرفِ جر ہے ، یا فعل ماضی ہے۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

خَلَا ، کے بعد آنے والا مشتق ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے ، لیکن علماء کی

اکثریت منصوب کو ترجیح دیتی ہے۔ جیسے :

قَطَعْتُ الْأَزْهَارَ خَلَا الْوَرْدِ يَ خَلَا الْوَرْدِ

”میں نے پھولوں کو توڑا ، بجز گلاب کے۔“

6- عَدَا (حرف جر یا فعل ماضی)

عَدَا، حرف جر ہے یا فعل ماضی۔ استثناء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

عَدَا، کے بعد آنے والا متشبی، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

-a زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِينَةِ عَدَا وَاحِدًا یا عَدَا وَاحِدٍ
”میں نے سوائے ایک کے، مدینہ منورہ کی تمام مسجدوں کی زیارت کی۔“

-b نَجَّحَ الطُّلَّابُ مَا عَدَا سَمِيرَ
”سمیر کے علاوہ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے۔“

-c تَمَرَّدَ الْجُنُودُ عَدَا الْقَائِدِ
”قائد لشکر کے علاوہ، ساری فوج باغی ہو گئی۔“

7- مَا خَلَا (فعل)

مَا خَلَا فعل ہے، مَا خَلَا کے بعد آنے والا، اسم متشبی، مفعول بہ ہوتا ہے

اور لازماً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

-a قَرَأْتُ الْكِتَابَ مَا خَلَا صَفْحَةً
”میں نے ایک صفحہ کے علاوہ، ساری کتاب پڑھ لی۔“

-b إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ
”سن لو! اللہ کے علاوہ، ہر چیز باطل ہے (اللہ ہی حق ہے)۔“

8- مَا عَدَا (فعل)

مَا عَدَا فعل ہے ، مَا عَدَا کے بعد آنے والا اسم مستثنیٰ ، مفعول بہ ہوتا ہے اور لازماً منصوب ہوتا ہے۔

a- قَرَأْتُ الْكِتَابَ مَا عَدَا صَفْحَةً

”میں نے ساری کتاب پڑھ ڈالی ، سوائے ایک صفحے کے۔“

b- نَجَّحَ الطُّلَّابُ مَا عَدَا سَمِيرًا

”سمیر کے علاوہ ، سارے طالب علم کامیاب ہو گئے۔“

مستثنیٰ کی قسمیں

مستثنیٰ کی تقسیم تین طرح کی گئی ہے۔

- 1- متصل اور منقطع
- 2- مُفَرَّغ اور غَيْرُ مُفَرَّغ
- 3- مُؤَبَّح اور غَيْرُ مُؤَبَّح (باعتبار کلام جملہ)

مُسْتَثْنَىٰ مُتَّصِلٌ Attached Exclusion

مستثنیٰ متصل وہ ہے ، جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو ، پھر

حرف استثناء لا کر خارج کیا گیا ہو۔ جیسے :

جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا

زَيْدًا

اسم مستثنیٰ منصوب متصل

مستثنیٰ منہ حرف استثناء

”سارے لوگ آ گئے ، سوائے زید کے۔“

اوپر کے جملے میں ، زید ، استثناء سے پہلے ، قوم میں داخل تھا ، لیکن آنے کے حکم سے ، بذریعہ حرف استثناء الاً خارج کر دیا گیا ہے۔

مُسْتَشْنٰی منقطع Detached Exclusion

مستثنیٰ منقطع وہ ہے ، جو نہ استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہوا ، اور نہ استثنیٰ کے بعد۔ جیسے :

﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا ابْنُ سَاطَانَ﴾ (الحجر: 30-31)

”چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔“

اوپر کی مثال میں ، ابلیس نہ تو استثناء سے پہلے ، فرشتوں میں داخل تھا ، اور نہ بعد ، بلکہ وہ تو ایک جن ہے (الکھف: 50) ، یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔

مُسْتَشْنٰی کی دو قسمیں

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔

مُفَرَّغٌ اور غَيْرُ مُفَرَّغٌ

مُسْتَشْنٰی مُفَرَّغٌ (The Emptied Exclusion)

مُفَرَّغٌ وہ اسم مستثنیٰ ہے ، جس کا مُسْتَشْنٰی مِنْهُ مذکور نہ ہو۔ جیسے :

a- مَا جَاءَ نَبِيٌّ إِلَّا زَيْدٌ ”میرے پاس زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔“

b- ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ (آل عمران: 144)

”اور نہیں ہیں محمدؐ ، مگر ایک رسول۔“

مُسْتَشْنٰی غَیْرُ مُفْرَغٍ

غَیْرُ مُفْرَغٍ وہ مستثنیٰ ہے ، جس کا مُسْتَشْنٰی مِنْهُ مذکور ہو۔ جیسے :

a- جَاءَ نَبِیُّ الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا

مُسْتَشْنٰی مِنْهُ

b- ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَٰذَا﴾ إِلَّا وَجْهَهُ ﴿القصص: 88﴾

مُسْتَشْنٰی مِنْهُ حرفِ استثناء اسمِ مُسْتَشْنٰی منصوب

”ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے ، سوائے اس ذات (اللہ) کے۔“

مُسْتَشْنٰی پر مشتمل جملوں کی دو قسمیں

جس جملے میں ، استثناء موجود ہو ، اس کی دو قسمیں ہیں۔

موجب اور غیر موجب

The Certified Exclusion موجب

موجب ، مستثنیٰ پر مشتمل وہ جملہ ہے ، جس میں حرفِ نفی ، نہی یا استفہام

موجود نہ ہو۔ جیسے :

﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَآءَ إِلَّا مَا حَرَّمَ

إِسْرَآءِيلَ عَلَىٰ نَفْسِهِ﴾ (آل عمران: 30)

”کھانے کی یہ ساری چیزیں ، (جو شریعتِ محمدیؐ میں حلال ہیں) ، بنی

اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں ، البتہ بعض چیزیں ایسی تھیں ، جنہیں نزولِ تورات

سے پہلے ، حضرت یعقوبؑ نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔“

غیر موجب The Non-Certified Exclusion

غیر موجب ، مشتقی پر مشتمل وہ جملہ ہے ، جس میں حرف نفی ، نہی یا استفہام موجود ہو۔ جیسے :

-a ما جاء نبي غير زَيْدٍ الْقَوْمُ ”

اوپر کا جملہ ، غیر موجب ہے ، یہاں حرف نفی ما موجود ہے۔

-b ما جاء نبي احد غير زَيْدٍ و غير زَيْدٍ

اوپر کا جملہ بھی غیر موجب ہے اور حرف نفی ما موجود ہے۔ اس جملے میں ، مشتق منہ مذکور ہے ، اس کو دو طرح ادا کیا جاسکتا ہے۔

غیر زَيْدٍ کے ساتھ ، اس صورت میں یہ استثناء ہوگا۔

غیر زَيْدٍ کے ساتھ ، اس صورت میں یہ بدل ہوگا۔

-c ﴿ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ ﴾ (النساء: 66)

حرف نفی حرف استثناء

”ان لوگوں میں سے ، چند لوگوں کے سوا ، کسی نے اسے نہ کیا۔“



سبق نمبر: 175

مَحْذُوفَات Omissions

محذوفات (Elisions) کی کئی قسمیں ہیں۔ مضاف کا حذف ، مضاف الیہ کا حذف ، موصوف کا حذف ، صفت کا حذف ، حروف کا حذف وغیرہ۔ یہاں زیادہ تر مثالیں حضرت شاہ ولی اللہ کی مشہور کتاب 'الفوز الکبیر' سے دی جا رہی ہیں۔

مضاف کا حذف

- 1- ﴿لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ﴾ (البقرة: 177)
 ”نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف ، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔“
 وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ اِی وَلَکِن الْبِرُّ ، ﴿بر﴾ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
 یعنی صحیح نیکی کا اعتبار تو ، اس شخص کی نیکی کا ہے ، جو ایمان لایا۔
 (اس مثال میں ، مَنْ کا مضاف ، ﴿بر﴾ محذوف ہے)

2- ﴿قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأَشْرَبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ﴾ بِكُفْرِهِمْ ﴿

(البقرة: 93)

”تمہارے اسلاف نے کہا کہ ہم نے سن لیا ، مگر مانیں گے نہیں۔ اور ان کی باطل پرستی کا یہ حال تھا کہ دلوں میں ان کے بکھڑا ہی بسا ہوا تھا۔“

فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ اِیٰ فِی قُلُوبِهِمُ حُبَّ الْعِجْلِ
”یعنی ان کے دل میں بکھڑے کی ’محبت‘ بسی ہوئی تھی۔“

(اس مثال میں ، الْعِجْلُ کا مُضَاف ، حُبّ ”محذوف ہے۔)

3- ﴿وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعَيْرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا﴾

(یوسف: 82)

”آپ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجیے ، جہاں ہم تھے۔ اس قافلے سے دریافت کر لیجیے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔“

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ اِیٰ وَاسْأَلِ اَهْلَ الْقَرْيَةِ

”بستی سے پوچھئے ، کا مطلب ہے بستی کے لوگوں سے پوچھئے۔“

(اس مثال میں بھی ، مضاف ”اَہْلُ“ محذوف ہے۔)

4- ﴿وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ﴾ (البقرة: 102)

”اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے ، جو شیاطین ، سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔“

عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ اِیٰ عَلٰی عَهْدِ مُلْكِ سُلَيْمَانَ

”سلیمان کی حکومت میں۔“ کا مطلب ہے ”حضرت سلیمانؑ کی حکومت کے زمانے میں“ (اس مثال میں مضاف عَہْدُ محذوف ہے۔)

مضاف الیہ کا حذف

بعض اوقات مرکب اضافی میں ، مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

5- رَبِّ اغْفِرْ لِي - رَبِّ کا مضاف الیہ ی محذوف ہے۔

6- لِلّٰہِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ میں قَبْلُ اور بَعْدُ کا مضاف الیہ محذوف ہے۔

یعنی مِنْ قَبْلُ (الْغَلْبُ) وَ بَعْدُ (ہ)۔

ایک سے زیادہ مضاف کا حذف

بعض اوقات مرکب اضافی میں ، دو مضاف محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے :

7- ﴿فَقَبِضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ﴾ (طہ: 96)

یہاں مِنْ أَثَرِ کے بعد ، دو لفظ محذوف ہیں۔

یعنی مِنْ أَثَرِ (خَافِرِ قَرَسِ) الرَّسُولِ۔ رسول کے گھوڑے کے کھر کا نقش

8- بعض اوقات ، دو سے زیادہ مضاف ، محذوف ہوتے ہیں جیسے :

﴿ثُمَّ دَنَىٰ فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ (النجم: 9)

یہاں ، کَانَ کے بعد کئی لفظ محذوف ہیں ، جو ایک بڑی ترکیب کے مضاف ہیں۔

یعنی فَكَانَ (مِقْدَارُ مَسَافَةِ قُرْبِهِ مِثْلَ) قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ۔

یعنی ”دو کمانوں ، یا اس سے کم کے برابر ، قربت کی مقدار مسافت باقی رہ گئی۔“

موصوف کا حذف

9- ﴿وَآتَيْنَا ثُمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا﴾ (بنی اسرائیل: 59)

”اور ثمود کو ہم نے ، علانیہ اونٹنی لا کر دی ، اور انہوں نے اُس پر ظلم کیا۔“

مُبْصِرَةٌ ای آیۃ مُبْصِرَةٌ ، لانہا مُبْصِرَةٌ غَيْرَ عَمِيَاء

”اونٹنی لا کر دی ، علانیہ (بطور معجزہ ، یا بطور آیت یا نشانی)۔“

(اس مثال میں ، مُبْصِرَةٌ صفت ہے ، جس کا موصوف آیۃ محذوف ہے۔

یہاں مُبْصِرَةٌ ، النَّاقَةُ سے متعلق نہیں ہے۔ مطلب یہ نہیں ہے کہ دیکھنے والی

اونٹنی قوم ثمود کو دی گئی ، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ثمود کو آنکھیں کھول دینے والی

نشانی (آیۃ) ، اونٹنی کی شکل میں دی گئی۔)

10- ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى﴾ (الانبیاء: 101)

”رہے وہ لوگ ، جن کے لیے ہماری طرف سے ، بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہو گا۔“

مِنَّا الْحُسْنَى ای مِنَّا الْكَلِمَةُ الْحُسْنَى وَ الْقُدْوَةُ الْحُسْنَى

”الحسنی ، کا مطلب ہے ، الْكَلِمَةُ الْحُسْنَى“ (یہاں موصوف محذوف ہے۔)

11- ﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ﴾

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ (حم السجدة : 34)

”تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو ، جو بہترین ہو ، تم دیکھو گے کہ تمہارے

ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی ، وہ جگری دوست بن گیا ہے۔“

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ای ادْفَعْ بِالْخَصْلَةِ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

”احسن (زیادہ بہتر) سے دفع کرو“ کا مطلب ہے ”احسن صفات کے ساتھ دفع کرو۔“

متعلق کا حذف

12- ﴿أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ (آل عمران: 83)

”اب کیا یہ لوگ ، اللہ کی اطاعت کا طریقہ (دین اللہ) چھوڑ کر ، کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ آسمان و زمین کی ساری چیزیں ، چار و ناچار ، اللہ ہی کی تابع فرمان (مسلم) ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے؟“

مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَيُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ،

لَأنَّ شَيْئًا وَاحِدًا هُوَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

”جو آسمانوں اور زمین میں ہے“ مطلب ہے ، ”جو آسمانوں اور جو زمین میں ہے“ ، کیونکہ شے واحد ہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اسم ظاہر کا حذف

13- ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: 1)

”ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔“

أَنْزَلْنَاهُ أَيُّ أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ وان لم يسبق له ذكر

(یہاں أَنْزَلْنَاهُ کی ضمیر ، هُ سے مراد الْقُرْآن ہے، اگرچہ قرآن کا ذکر پہلے نہیں کیا گیا ، یہ تو پہلی آیت ہے۔)

14- ﴿وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا﴾ (حم السجدة: 35)

”یہ نصیب نہیں ہوتی ، مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں۔“

يُلَقَّاهَا اِى **خَصْلَةُ الصَّبْرِ** (یعنی یہ 'صِفَت' نصیب نہیں ہوتی ، مگر-----)

(اس مثال میں ، يُلَقَّاهَا کی مونث ضمیر **هَا** کا اسم ظاہر ، **خَصْلَةُ الصَّبْرِ** ہے ، جو محذوف ہے)

فاعل کا حذف

15- ﴿فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ﴾ (ص : 32)

”توسلیمان“ نے کہا : میں نے اس مال کی محبت ، اپنے رب کی یاد کی وجہ سے اختیار کی ہے ، یہاں تک کہ وہ (سورج) پردے میں چھپ گیا (اور وہ گھوڑے ، نگاہ سے اوجھل ہو گئے)۔“

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ اِى **تَوَارَتْ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ**
”یہاں تک کہ ’سورج‘ پردے میں چھپ گیا“
(یہاں تَوَارَتْ کا فاعل ، **الشَّمْسُ** محذوف ہے)

مفعول بہ کا حذف

16- ﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ﴾ (الاعراف : 152) www.KitaboSunnat.com

”جن لوگوں نے ، بھڑے کو بنا لیا (معبود)“

اِى اِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ **الَهَا**

(اس مثال میں ، دوسرا مفعول بہ 'الہا' محذوف ہے۔)

17- ﴿وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (النحل : 9)

”اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا“ یعنی اگر تمہاری ’ ہدایت چاہتا ، تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔“

ای وَلَوْ شَاءَ هَذَا يَتَّكُمُ لَهَذَاكُمْ أَجْمَعِينَ

(اس مثال میں ، مفعول بہ هَذَا يَتَّكُمُ حذف کیا گیا ہے۔)

معطوف کا حذف

18- ﴿قَالُوا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ﴾ (الصافات : 28)

” ان کے پیرو کیس گے ”تم ہمارے پاس دائیں طرف سے ، آیا کرتے تھے۔“

عَنِ الْيَمِينِ اِیْ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ

مطلب ہے ، ہمارے پاس دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے آیا کرتے تھے۔

(یہ مثال حذفِ معطوف کی ہے۔ یہاں ”وَعَنِ الشِّمَالِ“ محذوف ہے۔)

حروفِ جار کا حذف

19- ﴿وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتِ﴾ (المائدة : 60)

”اور ان جن میں سے ، بندر اور سور بنائے گئے ، اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی۔“

فِيْمَنْ قَرَأَ بِالنَّصَبِ اِیْ جَعَلَ مِنْهُمْ مَنْ عِبْدَ الطَّاغُوتِ
(یعنی ان میں سے کچھ ، طاغوت کے بندے بنادیئے گئے)

اس مثال میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حرفِ جار **مِنْ** محذوف ہے۔

20- ﴿خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا﴾ (الفرقان: 54)

”پھر اس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا، پھر اس سے نسب اور
سراں کے دو الگ سلسلے چلائے۔“

فَجَعَلَهُ اِیْ جَعَلَ **لَهُ**

اس مثال میں ، جَعَلَ سے متصل مفعول ضمیرہ سے پہلے ، **لَ** حرفِ جر
محذوف ہے۔

21- ﴿وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا﴾ (الاعراف: 155)

”اور موسیٰ نے ، اپنی قوم کے بستر آدمیوں کو ، منتخب کیا ، تاکہ وہ ہمارے
دیئے ہوئے وقت پر حاضر ہو جائیں۔“

قَوْمَهُ اِیْ **مِنْ** قَوْمِهِ (یعنی قوم میں سے ستر ، آدمیوں کو منتخب کیا)
یہ مثال بھی ، نزعِ خافض یعنی حذفِ جر ’ **مِنْ** کی ہے۔

22- ﴿أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ﴾ (هود: 60)

”سنو ! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سنو ! عاد دور پھینک دیئے گئے۔“

اِیْ کَفَرُوا نِعْمَةً رَبِّهِمْ اَوْ کَفَرُوا **بِرَبِّهِمْ** (بنزعِ الخافض)

”یعنی عاد نے اپنے رب کی نعمتوں کا کفر کیا۔ یا پھر اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔“

(یہاں ، یا تو مضاف ’ **نِعْمَةً** محذوف ہے ، یا پھر حرفِ جر یعنی **بِ**

محذوف ہے۔)

حرف نفی کا حذف

23- ﴿قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَأُ﴾ تَذَكَّرُ يُوسُفَ ﴿﴾ (یوسف: 85)

”بیٹوں نے کہا۔ خدارا ! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔“

ای **لَا** تَفْتَأُ ومعناه لا تزال

”فتیاء کے معنی بھولنے کے ہیں۔ اس مثال میں ، حرف نفی **لَا** محذوف ہے۔

(یعنی آپ یوسف کو بھولتے ہی نہیں۔ یعنی آپ تو یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں۔)

فعل مضارع (يقولون) کا حذف

24- ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ

إِلَّا لِيَقْرَبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (الزمر: 3)

”جنہوں نے اللہ کے سوا ، دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں ، (وہ اپنے اس فعل

کی توجیہ ، یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت ، صرف اس لیے کرتے ہیں

کہ ، وہ اللہ تک ، ہماری رسائی کرادیں۔“

مَا نَعْبُدُهُمْ ای **يَقُولُونَ** مَا نَعْبُدُهُمْ

(اس مثال میں ، يَقُولُونَ محذوف ہے۔ جس کا مطلب ہے ”وہ کہتے ہیں“ ،

یا وہ یہ توجیہ کرتے ہیں۔)

25- ﴿لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكُّهُونَ ۝

إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿﴾ (الواقعه: 65-66)

”ہم چاہیں تو ان کھیتیوں کو ، بھس بنا کر رکھ دیں ، اور تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ ، کہ ہم پر تو الٹی چٹی پڑ گئی۔“

إِنَّا لَمُغْرَمُونَ اِیْ **تَقُولُونَ** إِنَّا لَمُغْرَمُونَ

(یہ مثال بھی ، حذف قول کی ہے۔ یہاں ”تقولون“ محذوف ہے۔)

26- ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ

وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ﴿﴾ (الانفال: 5)

”(اس مالِ غنیمت کے معاملے میں بھی ، ویسی ہی صورت پیش آرہی ہے) ، جس طرح ، آپ کا رب ، آپ کو ، حق کے ساتھ ، آپ کے گھر سے نکال لایا تھا۔ اور (اس وقت بھی) مومنوں میں سے ایک گروہ کو یہ ناگوار تھا۔“

اِیْ **كَمَا** (اَمْضَ) **اَخْرَجَكَ** (لوگوں کی ناراضی کو ، خاطر میں لائے بغیر ، اے نبی! جنگِ بدر کے مالِ غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں اپنا کام جاری رکھیے۔)

(دراصل یہاں ، اَخْرَجَكَ سے پہلے ، **اَمْضَ** محذوف ہے۔)

جملے کے ابتدائی حصے کا حذف

27- ﴿الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿﴾ (البقرة: 147)

”یہ قطعی ایک امر حق ہے ، تمہارے رب کی طرف سے لہذا ، اس کے متعلق ، تم ہر گز کسی شک میں نہ پڑو۔“

اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ اِیْ هَذَا الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

(اس مثال میں ، مبتداءً ہذا الْحَقُّ ہے ، اسم اشارہ ہذا محذوف ہے ، اور مشارً الیہ ، الْحَقُّ استعمال ہوا ہے۔)

جوابِ جملہ کا حذف

28- ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ﴾

(یس: 45-46)

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس انجام سے بچو ، جو تمہارے آگے آرہا ہے اور جو تمہارے پیچھے گزر چکا ہے ، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تو یہ اعراض کرتے ہیں یعنی سنی ان سنی کر جاتے ہیں) ان کے سامنے ان کے رب کی آیات میں جو آیت بھی آتی ہے ، یہ اس سے اعراض کرتے ہیں (یعنی اس کی طرف ، التفات نہیں کرتے۔)“

وَاَعْرَضُوا اِیْذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

(اس مثال میں ، وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا کا جواب اَعْرَضُوا محذوف ہے ، جس کی طرف ، بعد کی آیت نمبر 46 کا لفظ ، مُعْرِضِينَ رہنمائی کر رہا ہے۔)

یہ مثال جوابِ جملہ کے حذف کی ہے۔

خبر کا حذف

29- ﴿لَا يَسْتَوِي مَنكُم مَّنْ أَنْفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ

أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا﴾

”تم میں سے جو لوگ فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کریں گے برابر نہیں ہیں۔“

أَيُّ لَا يَسْتَوِي مَن أَنْفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَمِنَ أَنْفَقَ مِن بَعْدِ الْفَتْحِ

یہاں ”فتح کے بعد خرچ اور جہاد کرنے والوں کے“ محذوف ہے اور اس حذف کی طرف بعد کا یہ جملہ رہنمائی کر رہا ہے۔

﴿أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا﴾

(یہ مثال ، جملے کی خبر کے حذف کی ہے۔) (الحديد: 10)

أَنْ مصدریہ سے حرف جار کا حذف

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ”أَنْ“ مصدریہ کے آغاز میں ، حرف جر (لِ یا ب) محذوف ہوتا ہے اور کلام عرب میں ، یہ حذف بہت ہی عام ہے۔ اَنْ کا مطلب ، بعض اوقات ، لِ اَنْ ، اور بعض اوقات ب اَنْ ہوتا ہے۔ (یعنی اَنْ سے پہلے ، حرف جر لِ یا ب محذوف ہوتا ہے۔) جیسے :

a- ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً﴾ (البقرة: 67)

”یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے اس بات کا کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔“

(یہاں اَنْ سے پہلے ، حرف جر ب محذوف ہے۔)

أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً کا مطلب ہے ب اَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً (

-b ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ﴾

(البقرة: 258)

”کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیم سے جھگڑا کیا تھا۔ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیم کا رب کون ہے؟ اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھی۔“

(یہاں اَنْ سے پہلے ، حرف جر ل محذوف ہے۔)

اَنْ اِنَّهٗ اللّٰهُ الْمُلْكُ کا مطلب ہے لَانِ اِنَّهٗ اللّٰهُ الْمُلْكُ)

تعجب کے لیے ، جواب شرط کا حذف

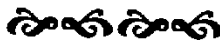
آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ، بعض اوقات جملوں میں ، جواب شرط کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اہل عرب ، یہ اسلوب ، ’تعجب‘ کے موقعوں پر اختیار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے ، ایسی صورتوں میں ، محذوف جواب شرط کی تلاش کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (حضرت شاہ ولی اللہ۔ الفوز الکبیر) جیسے

30- ﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ

وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ﴾ (الانعام: 93)

”کاش! تم ظالموں کو ، اُس حالت میں دیکھ سکو! جب کہ وہ سکرَاتِ موت میں ، ڈبچیاں کھا رہے ہوتے ہیں ، اور فرشتے ، ہاتھ بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں ، کہ نکالو! اپنی جان!“

(علامہ محی الدین الدرویش نے ’اعراب القرآن‘ میں لکھا ہے کہ یہاں ، حرف شرط لو کا جواب ، لَرَأَيْتَ أَمْرًا عَظِيمًا محذوف ہے۔)



اس سبق کے ساتھ ، (حذف سے متعلق) سبق نمبر 195 ضرور پڑھ لیجیے۔

اسم ضمیر کی قسمیں

جلد اول میں آپ ، ضمیر کی مختلف قسمیں پڑھ چکے ہیں۔

- 1- اعرابی حالت کے اعتبار سے ، مرفوع ، منصوب اور مجرور۔
 - 2- جڑا رہنے کے اعتبار سے ، متصل اور منفصل۔
 - 3- ظاہری علامت کے اعتبار سے ، مستتر اور بارز۔
- یہاں چند اور قسموں کا بیان مقصود ہے۔

ضمیر شان

- 1- عام قاعدہ تو یہی ہے کہ ہر ضمیر کے لیے کوئی مَرَجَع ہو۔ بعض اوقات ، مَرَجَع کے ذکر کے بغیر ہی ، ابتداء میں ضمیر استعمال ہوتی ہے۔ یہ ضمیر شان ہے۔ جیسے :

هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (اخلاص: 1) ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر: 1)

- 2- ضمیر شان ، مذکر ہوتی ہے ، جملے میں پہلے استعمال ہوتی ہے۔ ضمیر شان کے بعد آنے والا جملہ ، ضمیر کی تفسیر کرتا ہے۔ اس اسلوب بیان میں ، پہلے مضمون کو ضمیر کے ذریعے ، مبہم رکھا جاتا ہے ، پھر اس کی تفسیر کی جاتی ہے ، جس سے مضمون زیادہ دلنشین ہو جاتا ہے۔

a- هُوَ الْأَمِيرُ قَادِمٌ یہ تو وہ ہیں ، لویہ جناب امیر تشریف لارہے ہیں۔

-b ﴿ إِنَّهُ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴾

(یوسف: 87)

”وہ (عظیم الشان ہستی) ! اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے تو ، بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔“
(اس مثال میں ، إِنَّهُ ضمیر شان ہے۔)

3- ضمیر شان کا مقصد تعظیم اور تفخیم ہوتا ہے۔

ضمیر قصہ

ضمیر شان ، اگر مونث ہو تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔ یہ بھی جملے سے پہلے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ ﴾ (الحج: 46)

”کیوں کہ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ، بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں۔“

(اس مثال میں ، إِنَّهَا ضمیر قصہ ہے۔)

1- بعض اوقات ، ضمیر قصہ منفصل ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ هِيَ الْقَبِيلَةُ خَائِنَةٌ ﴾

”یہی ہے ، وہ قبیلہ جو بد عمد ہے۔“

2- بعض اوقات ضمیر قصہ متصل ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ إِنَّهَا الْفَنَاعَةُ غَنِيٌّ ﴾

”بلاشبہ صحیح بات یہی ہے کہ ، قناعت تو نگری ہے۔“

ضمیرِ فُصل یا ضمیرِ عِماد

بعض اوقات ، مبتدأ اور خبر کے درمیان ، یا پھر اسم اور خبر کے درمیان ، جبکہ یہ معرفہ ہوں ، ایک اسم ضمیر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس اسم ضمیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بعد آنے والا اسم ، خبر ہے ، صفت نہیں ہے۔ ضمیرِ فصل کو ضمیرِ عِماد (Pronoun of Support) بھی کہتے ہیں۔ جیسے :

-a إِنَّ الْوَلَدَ هُوَ الْمُجْتَهِدُ

”یقیناً یہ لڑکا ، یہی محنتی ہے۔“

-b ﴿ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴾ (القصص: 16)

”چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی ، اللہ غفور الرحیم ہے۔“

(اس مثال میں ، هُوَ ضمیرِ فصل ہے۔)

-c ﴿ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ (البقرة: 5)

”اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔“

(اس مثال میں ، هُمْ ضمیرِ فصل ہے۔)

-d أَلَمْ يَهَيِّئْ لَهُنَّ الْفَاضِلَاتُ

”مائیں ، وہی توفاضلات ہیں۔“

تنبیہ : اس طرح کے جملوں میں ، ضمیرِ فصل نکال دی جائے تو یہ جملہ

مرکب توصیفی بن جاتا ہے۔ اس لیے اس ضمیر کو ضمیرِ فاصل کا نام دیا گیا ہے

یہ ضمیر خبر اور صفت میں امتیاز کرتی ہے۔

ضمیر جمع کی حرکات

ضمیر جمع کی ، تین (3) صورتیں ہوتی ہیں۔

1- پہلی صورت میں ، آخری حصہ **ساکن** ہوتا ہے۔ جیسے :

هُمْ ، لَهُمْ ، قَبْلَكُمْ ، جَاءَهُمْ ، اور إِيَّاكُمْ وغیرہ

2- دوسری صورت میں ، آخری حصے میں ، **واو** کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿أَنْزَلْنَاهُمْ مَكْمُومًا﴾ هَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿هود: 28﴾

”کیا ہم (اللہ کی رحمت کو) تم لوگوں پر زبردستی لازم کر دیں؟

جب کہ تم اس رحمت کو ناپسند کرتے ہو۔“

یہاں نَزَلْنَاهُمْ کے بجائے نَزَلْنَاهُمْ استعمال ہوا ہے۔

یعنی ضمیر جمع کُمْ کے بجائے کُمُو استعمال کی گئی ہے۔

b- ﴿فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ﴾ (آل عمران: 143)

”چنانچہ یقیناً تم لوگوں نے اسے دیکھ لیا۔“

یہاں رَأَيْتُمْ کے بجائے رَأَيْتُمُو استعمال کیا گیا ہے۔

3- تیسری صورت میں ، آخری حصے پر **پیش (ضمّہ)** لگا دیا جاتا ہے ،

جب اسے اَل سے ملانا ہو۔ جیسے :

a- ﴿عَلَيْهِمُ الدَّلَالَةُ﴾ (البقرة: 61)

(کہا جاتا ہے ، هُمْ اصل میں هُمُو ہے ، واو کو حذف کیا گیا ہے اور

میم کو ساکن ، لیکن اگلے لفظ سے اتصال کے لیے پیش کو لوٹایا گیا ہے۔

(البقرة: 93)

-b ﴿فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ﴾

(سبا: 9)

-c ﴿نَخْصِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ﴾

ضمیر غائب کی چار حرکتیں

ضمیر غائب ، کے لیے چار (4) حرکتیں استعمال کی جاتی ہیں۔

1- پیش

بعض اوقات ضمیر غائب کے لیے، پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے، حرف ساکن کے بعد آئے، یا الف کے بعد آئے، اس کے بعد آل ہو۔ جیسے:

عِنِّهِ ، مِنْهُ ، فَأَعْبُدْهُ ، اَتَيْنَاهُ ، أَنْزَلْنَاهُ ،
أَخُوهُ ، أَطْرَحُوهُ ، شَرَوْهُ ، ﴿الْقَوَّةُ﴾ ، إِلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ﴿الاعراف: 54﴾

2- الٹا پیش

بعض اوقات ، الٹا پیش استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب ضمیر غائب ہ سے پہلے آنے والا متحرک حرف ، مفتوح ہو یا مضموم ہو۔ جیسے:

لَهُ ، رَسُولُهُ ، يَسْمَعُهُ ، إِنَّهُ ، كُلُّهُ ، نِعْمَتُهُ ، أَكَلَهُ ،
دَلُولَهُ ، رَبُّهُ ، نَعْلِمُهُ ، قَمِيصَهُ ، رَأَيْنَهُ ، أَكْبَرَنَهُ

3- زیر

جب ضمیر غائب، یا (ی) کے بعد آئے، یا کسْرۃ کے بعد آئے، یا

حروف جر کے بعد آجائے ، تو زیر لگائی جاتی ہے۔ جیسے :

-a یاء (ی) کے بعد زیر کی مثالیں :

علیٰ + هُمْ = عَلَيْهِمْ (یہاں هُمْ کو هِم پڑھا جائے گا)

یاتی + هُمْ = يَاتِيهِمْ (یہاں هُمْ کو هِم پڑھا جائے گا)

-b کسرہ کے بعد زیر کی مثالیں :

ب + هُمْ = بِهِمْ

فی + رِحَالٍ + هُمْ = فِي رِحَالِهِمْ

إِلَى + أَهْلٍ + هُمْ = إِلَى أَهْلِهِمْ

إِلَى + أَبِي + هُمْ = إِلَى أَبِيهِمْ

-c حروف جر کے بعد کی مثالیں :

إِلَيْهِ ، فِيهِ ، عَلَيْهِ

4- کھڑی زیر

بعض اوقات ضمیر غائب کے لیے ، کھڑی زیر استعمال کی جاتی ہے۔ جب ضمیر سے ماقبل متحرک حرف ، مکسور ہو۔ جیسے :

-a حروف جر (زیر) کے بعد کھڑی زیر : جیسے

ب + هُ = بِهِ

-b کھڑی زیر بحیثیت مضاف الیہ : جیسے

مِنْ قَبْلِهِ ، مِنْ بَعْدِهِ ، فِي اخْوَتِهِ ، عَلَى أَمْرِهِ ،

عَنْ نَفْسِهِ ، بِتَأْوِيلِهِ ، بِدَارِهِ (ب + دَار = ه + دَار = دَارِهِ)

تنبیہ

قرآن مجید میں ایک مقام پر ، عَلَیْہِ کے بجائے ، عَلَیْہِ استعمال ہوا ہے۔
کیونکہ عَلَیْہِ کی ہ کے بعد ایک ساکن حرف آیا ہے۔ ایسی صورت میں پیش اور زیر دونوں اجازت ہے (اعراب القرآن۔ محی الدین الدرویش)

﴿وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الفتح: 10)

”اور جو اس عہد کو وفا کرے گا ، جو اس نے اللہ سے کیا ہے ، اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔“

ضمیر یائے متکلم

ضمیر یائے متکلم (ی) ، دو (2) صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

1- اسم کے ساتھ : جیسے : دینی ، کِتَابِی ، رَسُوْلِی ، حُزْنِی

2- فعل کے ساتھ : جیسے : جَاءَ + ی = جَاءَ نِی

آپ نے نوٹ کیا ، یہاں فعل اور یاء کے درمیان ایک نون کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس نون کو ، نون وقایہ کہتے ہیں ، جو زیر پر مبنی حرف (ء) کو ، یعنی فعل ماضی (جاء) کے آخری حرف ء کو ، زیر سے چھا رہا ہے۔

نون وقایہ Noon of Protection

نون وقایہ ، یائے متکلم کو ، فعل سے ، حروف مشابہ بالفعل سے ، یا پھر حرف سے جدا کرتا ہے ، نون وقایہ لفظ کے آخری حصے کو تغیر سے بچا لیتا ہے۔
نون وقایہ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

1- فعل ماضی کے بعد نون وقایہ :

أَهْلَكْنِي ، تَوَفَّيْتَنِي ، لَمْتَنِي ، أَكْرَمَنِي ، عَلَّمَنِي ، بَلَّغَنِي

2- فعل مضارع کے بعد نون وقایہ :

يُهْلِكُنِي ، لِيَحْزُنْنِي ، يُعَلِّمُنِي

3- فعل امر کے بعد نون وقایہ :

أَعْطِنِي ، اُتُونِي ، فَاتَّقُونِي ، عَلِّمْنِي

4- حروف مشابہ بالفعل کے بعد نون وقایہ :

a- (اِنَّ + ن + ی) = اِنِّی (اِنِّی بھی استعمال ہوتا ہے۔)

b- (اِنَّ + ن + نا) = اِنَّا (اِنَّا بھی استعمال ہوتا ہے۔)

c- (یَا لَیْتَ + ن + ی) = یَا لَیْتَنِي

d- (لَکِنَّ + ن + ی) = لَکِنِّی

5- حروف جر کے بعد نون و قایہ :

-a مِنْ + ن + ی = مِّنْی

-b عَنْ + ن + ی = عَنِّی

-c مِنْ + ن + نا = مِّنَّا

مِّنِّی اِلَی الْحَبِیْبِ سَلَامٌ

”میری طرف سے حبیب دوست (محمد ﷺ) کو سلام پہنچے۔“

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا (الحديث)

”وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے ، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں

کرتا ، اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا۔“



سبق نمبر: 177

اسم کی تعریف Definition of Noun

اَل کے ذریعے ، اسم کو مُعَرَّف کیا جاتا ہے۔ اسم کی تعریف اور تنکیر میں کئی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ آئیے ، اَل کو سمجھنے کی کوشش کریں۔
(اَل) کی تین قسمیں ہیں۔

1- اَل حرف التعریف

2- اَل اسم موصول

3- اَل زائدہ

اَل حَرْفُ التَّعْرِيفِ

اَل حرف تعریف ہے ، اسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ لام ، جب اسم نکرہ پر داخل ہو تو ، وہ معرفہ بن جاتا ہے۔

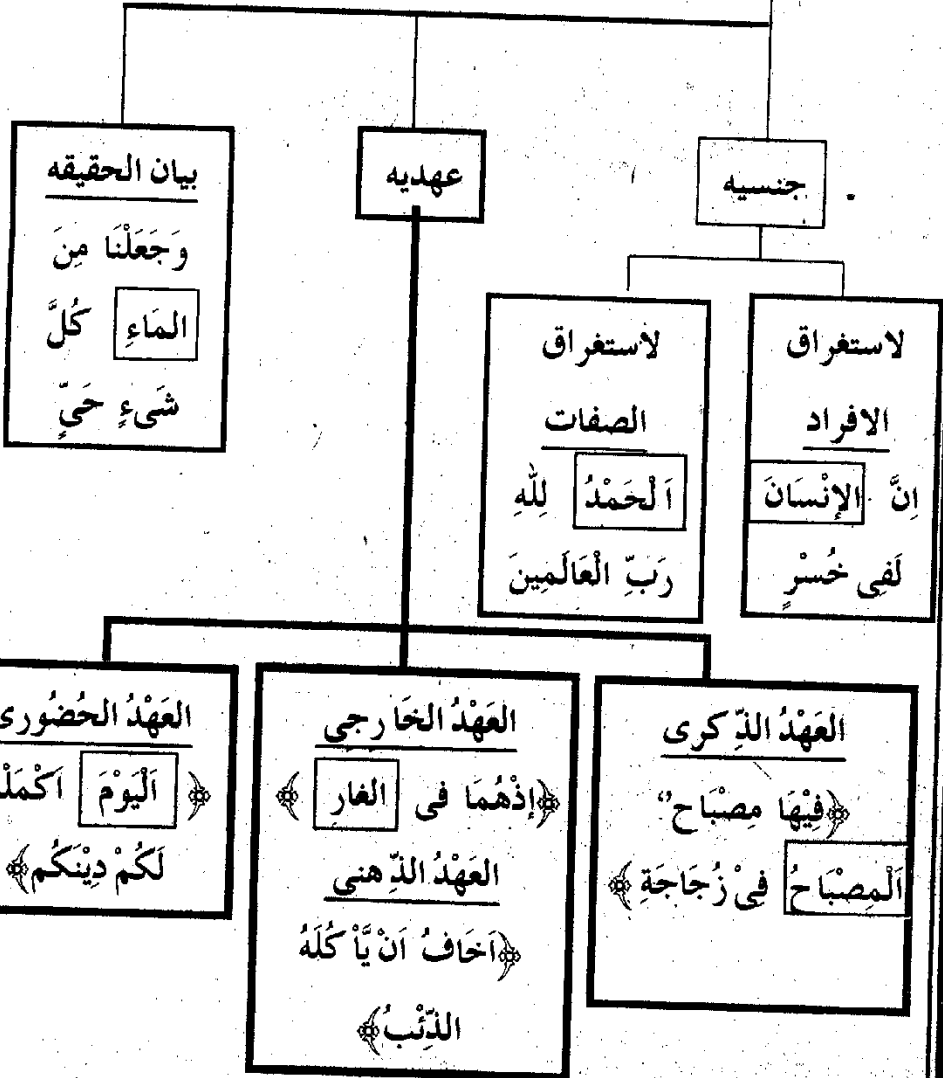
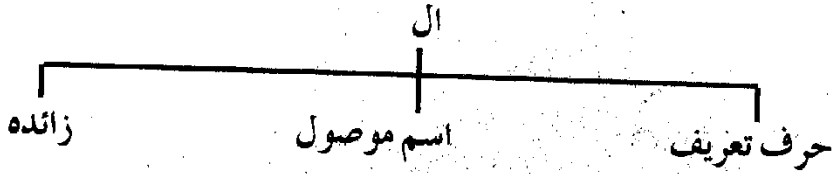
جیسے : کتاب" سے **اَلْكِتَابُ** -

معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی تین قسمیں ہیں۔

1- اَل جنسیہ 2- اَل عہدیہ

3- اَل برائے بیان حقیقت

اَلْ كى مختلف قسمیں



1- لَامُ الْجِنْسِ

- 1- لَامُ الْجِنْسِ ، کسی جنس کی حقیقت بیان کرتا ہے۔
 - 2- لَامُ الْجِنْسِ میں ، کوئی مخصوص شخص مقصود نہیں ہوتا ، بلکہ پوری جنس مراد ہوتی ہے۔ لَامُ جنس میں استثناء ، جائز نہیں ہوتا۔
 - 3- لَامُ الْجِنْسِ میں ، کسی خاص فرد یا افراد کا خیال ، متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔ جیسے : ذیل کی مثال میں ، الرَّجُلُ کالفظ ، الْمَرْءَةُ کے مقابل آیا ہے۔
 - a- الرَّجُلُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْءَةِ
 - ”مرد کی جنس ، عورت کی جنس سے افضل و برتر ہے۔“
 - b- الْإِنْسَانُ حَيَوَانٌ نَاطِقٌ
 - ”انسان ایک بولنے والا جاندار ہے۔“
 - c- ﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا﴾ (النساء: 28)
 - ”انسان کو ، کمزوری کی حالت میں ، پیدا کیا گیا ہے۔“
 - 4- لَامُ الْجِنْسِيَّةِ کی دو قسمیں ہیں۔
 - a- لَامُ الاستغراقِ برائے افراد
 - b- لَامُ الاستغراقِ برائے صفات
- استغراق (Totality) ، ہر فرد جنس پر ، عمومیت کے ساتھ دلالت کرتا ہے۔

-a لَامُ الْاِسْتِغْرَاقِ برائے افراد

لَامُ الْاِسْتِغْرَاقِ میں ، اس جنس کے تمام افراد مراد ہوتے ہیں۔
 جیسے ﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴾ (العصر: 1)
 ”تمام انسان (افراد) خسارے میں ہیں۔“
 یہاں اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ کا مطلب ہے ، كُلُّ اِنْسَانٍ فِي خُسْرٍ

نوٹ: بعض علماء نے ، لَامُ الْجِنْسِ اور لَامُ الْاِسْتِغْرَاقِ میں فرق کیا ہے ،
 جب کہ بعض دیگر علماء نے ، لَامُ الْاِسْتِغْرَاقِ کو ، لَامُ الْجِنْسِ کی ایک قسم
 قرار دیا ہے۔

پہلے گروہ کے نزدیک ، لَامُ الْجِنْسِ میں ، افراد ملحوظ نہیں ہوتے ، لیکن لَامُ
 الْاِسْتِغْرَاقِ میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں ، اسی لیے اس میں استثناء (چند افراد کا
 الگ کرنا) جائز ہے۔

-a لَامُ الْاِسْتِغْرَاقِ برائے صفات

یہ لَامُ ، جنسِ صفات کی حقیقت بیان کرتا ہے۔ جیسے:

”تم ہی مرد ہو۔“

اَنْتَ الرَّجُلُ

-a

یہاں رَجُلُ کی تعریف کا مطلب ہے کہ اَنْتَ میں ، تمام رجالی صفات موجود
 ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الفاتحه)

-b

”تمام تعریفیں ، کائنات کے رب ، اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔“
یہاں حَمْد کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ یعنی حمد کی تمام صفات اور حمد کی تمام نوعیتیں
اور قسمیں ، صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے ہیں۔

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

-c

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ (الصف: 9)

”وہی تو ہے ، جس نے اپنے رسول کو ، اَلْهُدَى (ہدایت) کے ساتھ اور دینِ
حق کے ساتھ بھیجا ہے ، تاکہ اسے پورے کے پورے اَلدِّین پر غالب کر
دے۔“

یہاں هُدَى اور دین دونوں کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔
اسلام کو تمام جلسِ دین پر غالب کرنے کے لیے لازم کیا گیا ہے۔ الدین کا
مطلب ، حاکمیت ، غلبہ ، تسلط ، قانون ، ضابطہ ، طریقہ ، رسم و
رواج ، جزا و سزا اور قیامت ہے۔ یعنی اس نوعیت اور اس جنس کی ساری
قسموں پر الدین کا اطلاق ہوگا۔

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ﴾ (الانفال: 39)

-d

”ان کافروں سے جنگ کرو ، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے ، اور
اَلدِّین پورے کا پورے اللہ کے لیے ہو جائے۔“

(یہاں الدِّین سے مراد ، اسلامی حکومت کی ، زندگی کے تمام شعبوں میں ،
کامل بالادستی ہے۔ یعنی کافر ، حکومت کو تسلیم کر لیں ، جزیہ ادا کریں ، شورش

سے پرہیز کریں۔)

e- ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ﴾ وَ ﴿الشَّهَادَةِ﴾ (الحشر: 32)

”تمام چھپی ہوئی اور تمام ظاہر چیزوں کا جاننے والا۔“

f- ﴿ذَلِكَ الْكِتَابُ﴾ لَا رَيْبَ فِيهِ ﴿﴾ (البقرة: 2)

”یہ کتاب ہے ، اس میں کوئی شک نہیں۔“

(یہاں آل برائے استغراق ہے ، جو تمام افراد کو ، یا تمام صفات کو مستغرق کر لیتا

ہے ، مطلب ہے قرآن ، تمام کتابوں کی صفات اور خصوصیات کا جامع ہے۔)

2- آلْ عَهْدِيَّة

لامُ العہدیہ ، وہ آل ہے ، جو کسی متعین اور مَعْهُود کی طرف اشارہ

کرتا ہو۔ خواہ مَعْهُود کا پہلے ذکر ہوا ہو ، یا مَعْهُود محض ذہن میں ہو ،

یا مَعْهُود حاضر و موجود ہو۔ (To indicate previous knowledge)

چنانچہ لامُ العہدیہ کی تین (3) قسمیں ہیں۔

a- الْعَهْدُ الذِّكْرِي

b- الْعَهْدُ الذِّهْنِي

c- الْعَهْدُ الْخَارِجِي

d- الْعَهْدُ الْحُضُورِي

-a- لَامُ الْعَهْدِ الذِّكْرِي

بعض اوقات ، کلام کا اسلوب ایسا ہوتا ہے کہ پہلے جملے میں ، ایک نکرہ اسم استعمال کیا جاتا ہے ، اور دوسرے جملے میں ، مُعَرَّفٌ بِاللَامِ۔ یہاں اسم کی تعریف کا مقصد ، پچھلے حوالے کو تازہ کرنا ہوتا ہے۔

سامع اور قاری ، متکلم کی طرح ، اس مُعَرَّف اسم سے غوطی واقف ہوتے ہیں۔
ایسے مُعَرَّف اسم کو مَعْهُود ذِکْرِي کہتے ہیں۔ اور اَلْ کو ، لَامُ الْعَهْدِ الذِّکْرِي کہتے ہیں۔ اس اَلْ کے ذریعے ، مَعْهُود اور متعین شخص یا شے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

جاءَ الْأَمِيرُ (جناب امیر تشریف لے آئے)

یہاں الْأَمِيرُ سے وہ خاص امیر مراد ہے ، جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہیں۔
اس امیر کا ذکر پچھلے جملوں میں یا پچھلی گفتگو میں ہو چکا ہوتا ہے۔ جیسے :

-a- ﴿مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ﴾ ، الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ﴿(النور: 35)

”اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے : طاق میں ایک چراغ ، اُس چراغ میں ایک فانوس۔“

اس مثال میں پہلا مِصْبَاح نکرہ ہے ، اور دوسرا مُعَرَّف ہے۔

چونکہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ، اس لیے یہ لَامُ الْعَهْدِ الذِّکْرِي ہے۔

-b- ﴿الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ﴾ ، الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ﴿(النور: 35)

”اس چراغ میں ایک فانوس ، اُس فانوس کا یہ حال کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ستار۔“

اس مثال میں پہلا زُّجَاجَةُ نکرہ ہے ، اور دوسرا مُعَرَّف ہے۔

c- ﴿أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۖ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنَ الرَّسُولَ﴾ (المزمل: 15-16)

”ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا، فرعون نے اُس رسول کی بات نہ مانی۔“
اس مثال میں پہلا رَسُولاً نکرہ ہے ، اور دوسرا الرَّسُولَ معروف ہے۔

b- لَامُ الْعَهْدِ الذِّهْنِيَّ

بعض اوقات ، کسی خاص اسم کو مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ کیا جاتا ہے ، یہ اسم متکلم کے ذہن میں ہوتا ہے ، اور خارج میں اس کا تعین نہیں ہو سکتا اور متکلم اس کی اہمیت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ اس اسم کا ذکر پچھلے جملے اور پچھلی گفتگو میں نہیں ہوتا ، لیکن مخاطب سمجھ جاتے ہیں۔ جیسے :

﴿وَ أَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ﴾ (یوسف: 13)

”اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اسے بھیڑ یا نہ پھاڑ کھائے۔“

(اس مثال میں ، الذِّئْبُ سے مراد ، حضرت یعقوبؑ کے ذہن میں ، کوئی بھیڑ یا تھا ، متعین نہیں ، لیکن بعض علمائے نحو کے نزدیک لام العهد الذہنی ، پر مشتمل اسم ، اسم نکرہ ہی کی طرح ہوتا ہے۔)

c- لَامُ الْعَهْدِ الْخَارِجِي

لام العهد الخارجی کا خارج میں تعین ہو سکتا ہے۔

a- ﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ (التوبہ: 40)

”جب وہ دونوں اس غار میں تھے۔“

اس مثال میں متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہے کہ الغار کون سا غار ہے ؟ اگرچہ اس کا ذکر پہلے نہیں ہوا۔ یہ عہدِ ذکری نہیں ہے۔ بلکہ یہ عہدِ خارجی ہے۔ یہ وہی مخصوص غار ہے، جس میں حضور ﷺ اور ابو بکرؓ تھے۔

(الفتح: 18)

﴿ اذْ يٰۤاَيُّهَا يَعُوْنُكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾

-b

”جب صحابہؓ، اس درخت کے نیچے تم سے، بیعت کر رہے تھے۔“
(متکلم اور مخاطبین کو معلوم تھا کہ الشجرۃ سے مراد کون سا درخت ہے ؟ جس کے نیچے بیعت رضوان لی گئی تھی۔)

-d لام العہد الحضورى

بعض اوقات، کسی حاضر چیز کے اظہار کے لیے، اسم کو مُعَرَّف بِاللَّام کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(المائدہ: 3)

﴿ اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ﴾

-a

” آج کے دن، میں نے تمہارے لیے، تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔“
اس مثال میں، اَلْيَوْمَ کو مُعَرَّف کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ یہ وہ خاص دن تھا، جس کے بارے میں مخاطبین، نہ صرف اچھی طرح جانتے تھے۔ بلکہ اُس دن حاضر و موجود تھے۔

(المائدہ: 5)

﴿ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتِ ﴾

-b

” آج، تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئیں۔“

اَلْ بُرَائِیَ بِلَانِ حَقِیْقَتِ

بعض اوقات ، بیانِ حقیقت کے لیے ، اسم کو مُعَرَّفٌ بِاللَّامِ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a أَحِبُّ الصِّدِّیقِ وَ أَبْغِضُ الْكَذِّبِ

”میں سچائی کو پسند کرتا ہوں اور جھوٹ سے نفرت۔“

-b ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ (الأنبیاء: 30)

”اور ہم نے ، ہر زندہ چیز کو ، پانی سے پیدا کیا ہے۔“

یہاں الْمَاءِ کی تعریف ، بیانِ حقیقت کے لیے ہے۔

-c ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اتَّيْنَا هُمُ الْكِتَابَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ﴾ (الانعام: 89)

”یہ وہ لوگ تھے ، جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تھی۔“

(یہاں النُّبوت کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ پہلے مقید الفاظ الكتاب اور الحكم

استعمال کیے گئے۔ پھر نبوت کا ایک جامع لفظ استعمال کیا گیا ہے۔)

نوٹ : یاد رہے کہ اَلْ کی یہ اقسام لغوی ہیں ، معنوی نہیں ہیں۔

2- اَلْ مَوْصُولِہ

جو اَلْ اسمِ فاعِل اور اسمِ مفعول پر داخل ہوتا ہے ، وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔

یہ اَلْ ، اسمِ موصول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

-a الضَّارِبُ زَيْدًا کا مطلب ہے الَّذِی ضَرَبَ زَيْدًا

”جس نے زید کو مارا۔“

-b **الْمَضْرُوبُ** غَلَامُهُ کا مطلب ہے الَّذِي ضُرِبَ غَلَامُهُ

”جس کے غلام کو مارا گیا۔“

3- اَلْ زَائِدَہ

اَلْ زَائِدَہ ، اسمِ عِلْمِ پر داخل ہوتا ہے ، اور زائدہ ہوتا ہے ، کیونکہ اسمِ علم خود ہی ، پہلے سے معرفہ ہوتا ہے۔
اسمِ عِلْمِ سے پہلے ، اَلْ لگا کر مزید معرفہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، لیکن بعض اوقات اہل زبان ، اسمِ عِلْمِ پر بھی یہ اَلْ لگا دیتے ہیں۔
عِلْمِ پر اَلْ زائدہ کی چار (4) قسمیں ہیں۔

1- وہ ال زائدہ ، جو انسانوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

2- وہ ال زائدہ ، جو ملکوں کے ناموں پر لگایا جاتا ہے۔

3- وہ ال زائدہ ، جو شہروں پر لگایا جاتا ہے۔

4- متفرق چیزوں پر۔ جیسے :

اللَّاتُ ، الْعُزَّى (بتوں کے نام)

النَّجْمُ (مجاہد کے نزدیک ، اس سے مراد ثَوْرًا ہے۔)

لوگوں کے نام کے ساتھ ، اَلْ زَائِدہ

1- اسم علم پر ، اَلْ زَائِدہ کی مثالیں حسب ذیل ہیں :

اَلْحَسَنُ ، اَلْحُسَيْنُ ، اَلْخَلِيلُ ، اَلْفَضْلُ ،

اَلْعَبَّاسُ ، اَلنُّعْمَانُ ، اَلْحَارِثُ

2- یہ بات واضح ہو کہ ہر اسم علم پر اَلْ نہیں لگایا جاسکتا۔

اہل زبان نے جہاں مناسب سمجھا ، وہیں وہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے : اَلْمُحَمَّدُ ، اَلْمَحْمُودُ ہر گز ہر گز نہیں کہا جاتا۔

اَلْحَسَنُ وَاَلْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی حسن "صحیح")

"حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے دو (2) سردار ہیں۔"

ملکوں کے نام کے ساتھ اَلْ زَائِدہ

اکثر اوقات ، ملکوں کے نام پر بھی ، اَلْ زَائِدہ لگادیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلشَّامُ ، اَلرُّومُ ، اَلْهِنْدُ ، اَلْيَمَنُ ، اَلْاَرْدُنُ ، العراق وغیرہ۔

شہروں کے نام کے ساتھ اَلْ زائده

-a شہروں کے نام سے پہلے ، اَلْ زائده کبھی بکھار آتا ہے۔ جیسے :

اَلْمَدِينَةُ ، اَلْجَبِيلُ ، اَلخَبْرُ ، اَلْمَوْصِلُ ، اَلدَّمَامُ ، اَلْقَاهِرَةُ
(مَدِينَةُ ہر بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں ، لیکن ، اَلْمَدِينَةُ سے مراد ،

شہر رسول ﷺ ہے۔)

-b زیادہ تر شہروں کے ناموں کے ساتھ ، لام تعریف نہیں لگایا جاتا۔

جیسے : مَكَّة ، مِصْرُ ، بَغْدَادُ ، لَاهُورُ ، جِدَّہ ،

مَسْقَطُ ، صَنْعَاءُ ، عَمَّانُ ، خَبِيرُ ، بَارِيس (Paris)

حَصْر کے لیے ، اَلْ کا استعمال

خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے ، لیکن حَصْر کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے ، خبر پر اَل لگایا

جاتا ہے۔ جیسے :

(صحیح مسلم)

اَلْدِّينُ النَّصِيحَةُ

”دین ، اخلاص مندی ہی کا نام ہے۔“



سبق نمبر: 176

اسم کی تنکیر اور اس کی قسمیں

پچھلے سبق میں آپ اَلِ لگا کر اسم کو معرفی کر لینے کا اصول پڑھ چکے ہیں۔ اب اسم کی تنکیر ملاحظہ فرمائیے۔

اسم کی تنکیر کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

1- تنکیرِ وحدت

تنکیرِ وحدت ، ”ایک“ (واحد) کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ جیسے

﴿ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَى ﴾ (القصص: 20)

”پھر ایک آدمی“ شہر کے پرے سرے سے دوڑا ہوا آیا۔

یہاں رَجُلٌ کی تنکیر سے مراد ، وحدت یعنی ’ایک آدمی‘ ہے۔

2- تنکیرِ نوع

تسمیرِ نوع ، اسم کی نوعیت یا قسم کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے

(ص: 49)

﴿ هَذَا ذِكْرٌ ﴾

-a

میں ذِکْرٌ کی تنکیر کا مطلب ہے ”یہ ذکر کی ایک خاص قسم یا نوع ہے۔“

-b ﴿عَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ﴾ (البقرة: 8)

”ان کی آنکھوں پر ، ایک خاص نوعیت کا پردہ ہے۔“

-c ﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاتِهِ﴾ (البقرة: 96)

”تم ان لوگوں کو ، سب سے بڑھ کر ، جینے کا حریص پاؤ گے۔“

3- تنکیرِ تعظیم

تسکیرِ تعظیم (Enhancement)، کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ جیسے :

-a ﴿فَاذْنُونا بِحَرْبٍ﴾ (البقرة: 279)

”تو آگاہ ہو جاؤ ! (تمہارے خلاف) اعلانِ جنگ ہے!“

یہاں حَرْب کی تنکیر کا مطلب تفخیم و تعظیم ہے ،

”جنگ ہے ! سنو جنگ ! “ کوئی معمولی بات نہیں !

-b ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (اخلاص: 1)

”کہو ، وہ اللہ ہے ، یکم!“

-c ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (آل عمران: 77)

”تو سخت دردناک سزا ہے ! سزا !“

-d ﴿وَ سَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ﴾ (مریم: 15)

”سلام ہے ان پر ! سلام ! جس روز کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ مرے۔“

-e ﴿سَلَامٌ عَلَىٰ اِبْرَاهِيمَ﴾ (الصافات: 109)

”سلام ہے ابراہیم پر ! سلام ! (معمولی بات نہیں)۔“

(البقرة: 25)

﴿إِنَّ لَهُمْ جَنَّتْ﴾

-f

”ان کے لیے باغات ہیں ! باغات !“

4- تنکیرِ تحقیر

تعمیرِ تحقیر ، تھیرِ شان کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

(الجاثیہ: 32)

﴿إِنْ نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا﴾

-a

” (کافر کہتے ہیں) ہم تو بس ایک (ہلکا سا) گمان سار کہتے ہیں (یقین نہیں رکھتے)۔“
(اس مثال میں ، ظن یعنی گمان کی تنکیر ، حقارت کے لیے ہے۔)

(عبس: 18-19)

﴿مِنْ آيَ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ مِنْ نُّطْفَةٍ﴾

-b

”کس (حقیر) چیز سے ، اللہ نے اسے پیدا کیا؟ نطفہ کی ایک بوند سے؟“

5- تنکیرِ تکثیر

تعمیرِ تکثیر ، کثرت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے :

(الشعراء: 41)

﴿أَيْنَ لَنَا لَآجِرٌ؟﴾

” (جادو گروں نے پوچھا؟) کیا ہمارے لیے (کثیر یقینی) انعام ہے؟“

یہاں آجر کی تنکیر کا مطلب ہے ، آجر ”وافر“ جزیل ”بہت زیادہ اجر“۔

(آل عمران: 184)

﴿فَقَدْ كَذَّبَ رُسُلُ﴾

”تو (بہت سے) رسول جھٹلائے جا چکے ہیں۔“

6- تنکیرِ تقلیل

تنکیرِ تقلیل ، کسی چیز کی قلت کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے

﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ (التوبة: 72)

-a

(اور جنت کی ان نعمتوں کے علاوہ انہیں) سب سے بڑھ کر ، اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی۔“

یہاں رِضْوَانُ کی تنکیر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معمولی سی رضا بھی ، جنت کے باغات اور مسکن سے بہتر ہے۔

﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا﴾ (الإسراء: 1)

-b

”بے عیب ہے وہ ہستی ، جو اپنے بندے (محمدؐ) کو لے گیا ، ایک رات۔“

میں لَيْلًا کی تنکیر کا مطلب ہے۔ لَيْلًا قَلِيلًا يَابَعُضُ لَيْلٍ۔ (یعنی رات کے ایک بہت ہی چھوٹے سے حصے میں ، مکہ سے فلسطین کا سفر تمام ہوا۔)

7- تنکیرِ تَجَاهُل

بعض اوقات تنکیر ، تَجَاهُل کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے :

﴿هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنْبِئُكُم﴾ (سبا: 7)

”کیا ہم ، تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں ، نہ بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے؟“

یہاں کافروں نے ، رسول ﷺ کا نام لینے کے بجائے ، تَجَاهُل سے کام لیا اور رَجُلُ“ کا لفظ استعمال کیا اور پھر الرَّجُلُ کے بجائے رَجُلُ کی تنکیر کی گئی۔

8- عدم تعین

بعض اوقات تنکیر ، عدم تعین کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

هَلْ هُنَا رَجُلٌ ؟

”کیا وہاں کوئی شخص ہے؟“

9- إخفاء مُعَامَلَه

بعض اوقات تنکیر ، إخفاء مُعَامَلَه کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

a- قَالَ رَجُلٌ ”کسی آدمی نے کہا۔“

(یہاں مقصود یہ ہے کہ قائل کے نام کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

b- وَجَدْتُ شَيْئاً ”میں نے ایک چیز پائی۔“

(یہاں مقصود یہ ہے کہ چیز کی نوعیت کو پوشیدہ رکھا جائے۔)

10- نفی کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر ، نفی کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

﴿ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ﴾ (الاعراف : 65)

”اللہ کے علاوہ ، تمہارے لیے کوئی معبود نہیں۔“

(یہاں پہلے مَا سے ، نفی کی گئی ، پھر إِلَه کی تنکیر سے ، عمومیت کا اظہار ہوا۔)

11- اثبات کے بعد عموم

بعض اوقات تنکیر ، اثبات کے بعد عموم کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے :

عَلِمْتُ كُلَّ نَفْسٍ

”میں نے ہر شخص کو جان لیا۔“

(یہاں عَلِمْتُ سے ، پہلے علم کا اثبات کیا گیا ہے ، پھر نفس کی تنکیر سے ،

عمومیت کا اظہار ہوا۔)



سبق نمبر: 179

اسمِ علم کی قسمیں

اسمِ علم، کسی مخصوص اور متعین اسم ذات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
اسمِ علم کی پانچ (5) قسمیں ہیں۔

1- مفرد

یک لفظی سادہ نام ہوتا ہے۔ جیسے: مُحَمَّدٌ، موسیٰ، نوح

2- مرکب Composite

دو (2) الفاظ سے مرکب ہوتا ہے، یہ مرکب اضافی، مرکب اسنادی، مرکب صوتی یا مرکب امتزاجی ہو سکتا ہے۔ جیسے: عَبْدُ اللہ،

3- اسمِ علم جنسی Proper Noun of Genus

کسی خاص جنس کے لیے، یہ نام وضع کیا جاتا ہے۔
جیسے: **أَبُو أَيُّوبَ** (اونٹ کی جنس کو کہتے ہیں)،

-4- کُنِيت Filiation

جب آدمی کا اصل نام لینے کے بجائے ، اسے اس کے والد ، بیٹے ، بھائی یا کسی اور رشتے دار سے منسوب کیا جائے ، یہ کنیت کہلاتی ہے۔ **کُنِيت** کی جمع **کُنِيت** ہے۔ یہ عموماً معزز افراد کے لیے ، استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے : **أَبُو الْقَاسِمِ** ، رسول اللہ ﷺ کی کنیت ہے۔

علم حدیث میں ، کنیت کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعے سے کیجیے۔ ایک دفعہ حضرت امام بخاریؒ (المتوفی 256ھ) نے ، اپنے استاد امام فریابیؒ کی مجلس میں ، استاد سے ایک حدیث سنی ، جس کی سند یہ تھی۔

سفیان **عَنْ** **أَبِي عُرْوَةَ** **عَنْ** **أَبِي الْخَطَّابِ** **عَنْ** **أَبِي حَمْزَةَ** حاضرین میں سے کسی نے بھی ، حضرت سفیانؒ کے اوپر کے راویوں کو نہیں سمجھا ، اس لیے کہ یہ سب نام ، کنیت کے ساتھ مذکور تھے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا : **أَبُو عُرْوَةَ** ، معمر بن راشد (المتوفی 153ھ) ہیں۔

أَبُو الْخَطَّابِ ، تابعی قتادہ بن دعامہ (المتوفی 118ھ) ہیں۔

أَبُو حَمْزَةَ ، صحابی حضرت انسؓ بن مالک (المتوفی 93ھ) ہیں۔

اس کے بعد ، امام بخاریؒ نے ، مزید وضاحت کی کہ حضرت سفیان ثوریؒ (المتوفی 161ھ) کا قاعدہ ہے کہ وہ مشہور راویوں کا ذکر ، ان کی کنیت کے ساتھ کرتے ہیں۔ (مقدمہ فتح الباری)

5- لقب The Surname Cognomen

لقب ، دراصل کسی کے تعارف، کسی کی تعظیم ، یا تحقیر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

زَيْنُ الْعَابِدِينَ ، حضرت علیؑ (المتوفی 94ھ) بن حسینؑ بن علیؑ کا لقب ہے۔
بعض القاب ، اگرچہ تحقیر کا پہلو رکھتے ہیں ، لیکن اب ان کے استعمال میں تحقیر کا پہلو باقی نہیں رہا۔ جیسے :

-a **جَاحِظٌ** کا مطلب ، وہ آدمی ہے جس کی آنکھ باہر نکلی ہوئی ہو۔ لیکن یہ

مشہور نحوی عالم (المتوفی 255ھ) کا لقب ہے۔ اس لیے اب معیوب نہیں رہا۔

-b **أَخْفَشُ** کا مطلب ، وہ آدمی ہے جس کی نگاہ کمزور ہو۔ لیکن یہ بھی بصرہ کے

ایک مشہور نحوی عالم (المتوفی 315ھ) کا لقب ہے۔

اسلام میں ، تحقیر کے لیے ، القاب کا استعمال حرام کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(الحجرات: 11)

﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾

”ایک دوسرے کو ، برے القاب سے مت یاد کرو۔“



اسمائے علم کی پانچ قسمیں اور مثالیں

اسم علم جنسی

أَبُو الْمَضَاءِ (ھوڑا)
 أَبُو جَعْدَةَ (بھڑیا)
 ذُو آلَہ (بھڑیا)
 أَبُو الْحَارِثِ (شیر)
 أُمُّ عَامٍ (جو)
 أُمُّ قُنْعَمٍ (موت)
 بِنْتُ طَبَقٍ (کچھوا)
 فُجَارٍ (فجور)
 سُبْحَانَ (تبیح)

اسم علم مرکب

عَبْدُ اللَّهِ
 بَيْتُ لَحْمٍ
 تَابِطُ شَرًّا
 فَتْحُ اللَّهِ
 بَعْلَبُكْ

اسم علم مفرد

سَمِيرٌ
 مَكْحُولٌ
 تَمِيمٌ

اسم علم لقب

زَيْنُ الْعَابِدِينَ (علی)
 سَيْفُ اللَّهِ (خالد)
 أَنْفُ النَّاقَةِ
 (جعفر بن قریع)
 الرَّشِيدُ (خلیفہ)
 جَاحِظُ (نحوی)
 أَخْفَشُ (نحوی)
 الشُّقْرَى
 تَعْلَبُ

اسم علم کنیت

أَبُو فَارِسٍ
 أَبُو أُمَامَةَ
 أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
 أُمُّ كُلْثُومٍ
 ابْنُ السَّوْدَاءِ
 بِنْتُ حَارِثٍ
 عَمُّ زَبِيرٍ
 خَالُ مُحَمَّدٍ
 خَالَةُ زَيْدٍ

سبق نمبر: 180

آسمائے علم کا اعراب

علم کی قسم	مرفوع	منصوب	مجرور
علم مفرد منصرف	مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدٍ
علم غیر منصرف	فِرْعَوْنُ	فِرْعَوْنَ	فِرْعَوْنِ
علم مرکب	عَبْدُ الرَّحْمَنِ	عَبْدَ الرَّحْمَنِ	عَبْدِ الرَّحْمَنِ
اسم علم جنسی	أَبُو الْحَارِثِ	أَبَا الْحَارِثِ	أَبَى الْحَارِثِ
اسم علم کی کنیت	أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ	أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ	أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
اسم علم لقب	زَيْنُ الْعَابِدِينَ	زَيْنَ الْعَابِدِينَ	زَيْنِ الْعَابِدِينَ



سبق نمبر : 181

مرکب اضافی کی دو قسمیں

مرکب اضافی کے اسباق ، آپ جلد اول میں پڑھ چکے ہیں۔ ان کا اعادہ کر لیجیے۔

1- مرکب اضافی ، مضاف اور مضاف الیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- مضاف ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔ یعنی

a- مضاف پر توین نہیں آتی۔ جیسے : رَبُّ الْعَالَمِينَ

b- مضاف پر 'ال' نہیں آتا۔ جیسے : أَمْرُ اللَّهِ

c- نون ثنی ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے : يَدَا أَبِي لَهَبٍ

d- نون جمع سالم مذکر ، ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے : مُلَا قُوا اللَّهَ

3- مضاف الیہ ، ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مرکب اضافی کی دو قسمیں ہیں

1- إِضَافَتِ لَفْظِي

2- إِضَافَتِ مَعْنَوِي

إِضَافَتِ لَفْظِي

إِضَافَتِ لَفْظِي میں ، اسم مشتق یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول یا اسم صفت ،

بطور صفت مضاف ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے :

اسم فاعل کے وزن پر مضاف :

-1

سَالِكُ الطَّرِيقِ

فَالِقُ الْحَبِّ

بَالِغُ الْكَعْبَةِ

مُتَّبِعُ الْحَقِّ

صَادِقُ الْوَعْدِ

بَالِغُ أَمْرِهِ

السَّالِكُ طَرِيقِ الْبَاطِلِ (غلط راستے کو اختیار کرنے والا)۔

اسم مفعول کے وزن پر مضاف :

-2

مَقْطُوعُ الْيَدِ

مَخْدُومُ الْقَوْمِ

مَغْضُوبُ الْغَضَبِ

اسم صفت کے وزن پر مضاف :

-3

حَسَنُ الْوَجْهِ

بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ

نَجِيبُ الطَّرْفَيْنِ

اضافتِ معنوی

اضافتِ معنویہ میں مضاف ، ال (لام تعریف) کے بغیر ہی ، معرفہ بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر ال کا اضافہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

یاد رکھیے اضافتِ معنوی میں کبھی آل نہیں آسکتا۔ چنانچہ الدَّرْسُ الْمَسَاءُ کتنا غلط ہے۔ (شام کا درس) بلکہ ، دَرْسُ الْمَسَاءِ کتنا صحیح ہوگا۔

مرکبِ اضافی میں معرف باللام مضاف

اضافتِ لفظی میں مضاف ، معرفہ نہیں بنتا ، اس لیے اس پر بوقتِ ضرورت 'ال' لگایا جاسکتا ہے۔ مضاف ، اسم صفت ہوتا ہے ، اور مضاف الیہ معانی کے لحاظ سے ، مضاف کا فاعل ہوتا ہے ، یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں اضافت کو ، اضافتِ لفظی کہتے ہیں اور تین صورتوں میں مضاف پر اَل داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے :

-a جب مضاف ، شئی ہو۔ جیسے :

● الفَاتِحَا بِلَادِ الشَّامِ خَالِدٌ وَ أَبُو عُبَيْدَةَ

”ملک شام کے دو فاتح ، حضرت خالدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ ہیں۔“

● جَاءَ الْمُكْرِمَا سَلِيمٌ ”سلیم کی تکریم کرنے والے دو افراد آگئے۔“

-b جب مضاف ، جمع مذکر سالم ہو۔ جیسے :

● السَّاكِنُوا مَكَّةَ ”مکہ کے ساکن کئی افراد۔“

● جَاءَ الْمُكْرِمُو نَجِيبٌ ”نجیب کی تکریم کرنے والے آگئے۔“

-c جب مضاف مفرد ہو ، لیکن اس پر اَل صرف اس وقت داخل ہو سکتا ہے ،

جب مضاف الیہ بھی معرف باللام ہو۔ جیسے :

● جَاءَ الدَّارِسُ النَّحْوِ ”نحو پڑھنے والا آگیا۔“

● جَاءَ الْقَارِئُ كِتَابَ الصَّرْفِ ”کتاب صرف پڑھنے والا آگیا۔“

اضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی کا فرق ، ایک تقابلی جدول میں ملاحظہ فرمائیے۔

اضافۃ لفظی اور اضافۃ معنوی کا تقابلی جائزہ

اضافۃ معنوی	اضافۃ لفظی	
1	اضافۃ لفظی میں مضاف ، مضاف الیہ سے کوئی معنوی فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	اضافۃ معنوی میں مضاف ، مضاف الیہ سے معنوی فائدہ حاصل کرتا ہے۔
2	مضاف الیہ نے ، مضاف تخصیص کا فائدہ حاصل نہیں کرتا۔	مضاف الیہ ، اسم نکرہ ہو سکتا ہے ، جس سے مضاف ، تخصیص کا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے : فَكَ رَقَبَةٍ = ایک گردن کا کھولنا۔
3	مضاف الیہ سے ، مضاف تعریف کا فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ البتہ ، مضاف خفیف ہو جاتا ہے۔ جیسے : عَالَمُ الْغَيْبِ = غیب کا جاننے والا۔	مضاف الیہ ، اسم معرفہ ہو سکتا ہے ، جس سے مضاف ، تعریف کا فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جیسے : صَيْدُ الْبَحْرِ = سمندر کا شکار
4	مضاف پر ، تین صورتوں میں اَلْ (لام تعریف) آ سکتا ہے۔ a- جب مضاف مفرد ہو ، اور مضاف الیہ پر بھی اَل ہو۔ جیسے : اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ = حق کا پیروکار	مضاف پر ، کبھی اَل (لام تعریف) نہیں آ سکتا۔ جیسے : شام کا درس صحیح : دَرْسُ الْمَسَاءِ غلط : الدَّرْسُ الْمَسَاءِ

	<p>b- جب مضاف اسمِ شئی ہو۔ جیسے :</p> <p>الْمُكْرَمَا سَلِيمٍ = سلیم کا اکرام کرنے والے دو افراد</p> <p>c- جب مضاف اسمِ جمع مذکر ہو۔</p> <p>جیسے : الْمُقِيمُوا الصَّلَاةَ = نماز کو قائم کرنے والے</p>
<p>اضافتِ معنوی میں مضاف ،</p> <p>اسم جامد ہوتا ہے۔ جیسے :</p> <p>نُورُ الْقَمَرِ = چاند کی روشنی</p> <p>طَرِيقُ السَّالِكِ = سالک کا راستہ</p>	<p>5</p> <p>اضافتِ لفظی میں مضاف ،</p> <p>اسم مشتق ہوتا ہے۔ مضاف الیہ ،</p> <p>معنوی طور پر ، مضاف کا فاعل یا مضاف کا مفعول ہوتا ہے۔ جیسے :</p> <p>صَادِقُ الْوَعْدِ = وعدے کو سچ کرنے والا</p> <p>سَلِيمُ الْقَلْبِ = دل کی سلامتی والا</p> <p>a- اسم فاعل کے وزن پر : جیسے :</p> <p>بَالِغُ الْكُعْبَةِ = کعبہ تک پہنچنے والا۔</p> <p>b- اسم مفعول کے وزن پر : جیسے :</p> <p>مَقْطُوعُ الْيَدِ = کٹے ہاتھ والا۔</p> <p>c- اسم صفت کے وزن پر : جیسے :</p> <p>حَسَنُ الْوَجْهِ = خوبصورت چہرے والا</p>

اضافۃ لفظی کی قرآنی مثالیں

1-

﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ ۝ الْمُقِيمِي الصَّلَاةِ﴾ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿(الحج: 34-35)

”اور عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو۔ جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں ، جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں ، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

﴿الْمُقِيمِي الصَّلَاةِ﴾ اضافۃ لفظی کی مثال ہے۔ یہاں مضاف ، مُقِيمِينَ ، جو فاعل بھی ہے ، خفيف ہو کر مُقِيمِي ہو گیا ہے۔ معرف باللام بھی ہے ، جس سے وہ المُقِيمِي بن گیا ہے۔ یہاں مضاف الیہ الصَّلَاةِ مفعول کے معنی میں ہے۔

2-

﴿يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾ ﴿(المائدة: 95)

”اے مویشیوں میں سے نذر دینا ہو گا) جس کا فیصلہ ، تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ ، کعبہ کو پہنچنے والا ہے۔“

یہاں بَالِغٍ مضاف ہے ، فاعل کے وزن پر ہے۔ لیکن آلِ استعمال نہیں

ہوا۔

3- ﴿إِنَّ اللَّهَ بِأَلْبَعُ أَمْرِهِ﴾ (الطلاق: 3)

”یقیناً ، اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے (اپنا منصوبہ پورا کرنے والا ہے)۔“

4- ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ (الانعام: 95)

”یقیناً ، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ، اللہ ہے۔“

5- ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ﴾ (الحشر: 22)

”غائب اور ظاہر ، ہر چیز کا جاننے والا۔“

6- ﴿إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَّةٍ﴾ (الحاقة: 20)

”میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔“

جمع کی مثالیں:

7- ﴿إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً﴾ (القمر: 27)

”ہم ان کے لیے ، فتنہ بنا کر ، اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں۔“

8- ﴿الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ﴾ (البقرة: 249)

”لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ ایک دن ، اللہ سے ملنے والے ہیں۔“

9- ﴿مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُؤُسِهِمْ﴾ (ابراہیم: 43)

”(قیامت کے دن ظالم) سر اٹھائے ہوئے ، بھاگے چلے جا رہے ہوں گے۔“

(یہاں مُقْنِعِينَ ، خفیف ہو کر مُقْنِعِي ہو گیا ہے۔)

10- ﴿وَيَقُولُونَ إِنَّا لَنَارِكُوا آلَهُتَنَا﴾ لَشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ﴿(الصَّافَّات: 36)

”اور یہ لوگ کہتے ہیں : کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں؟ محض ایک دیوانے شاعر کے لیے؟“

11- ﴿وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ﴾ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿(النساء: 162)

”اور نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرنے والے اور اللہ اور روزِ آخر پر سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم ضرور اجرِ عظیم عطا کریں گے۔“

شئی کی مثال:

12- ﴿إِنَّا رُسُلًا رَبِّكَ﴾ ﴿(طہ: 47)

”(اور کہو کہ) ہم دونوں ، آپ کے رب کے فرستادے ہیں۔“



سبق نمبر: 182

متفرق مرکبات

مرکبات کے بارے میں ، آپ جلد اول میں پڑھ چکے ہیں۔
یہاں ، کچھ پرانی چیزوں کا اعادہ ، اور کچھ نئے مرکبات کا ذکر مقصود ہے۔
دو یا دو سے زیادہ اسماء سے مرکب ، ترکیبیں حسب ذیل ہیں۔

- 1- مرکب اضافی
- 2- مرکب عددی
- 3- مرکب اسنادی
- 4- مرکب صوتی
- 5- مرکب امتزاجی (غیر صوتی)

1- مرکب اضافی The Relative Compound

- 1- مرکب اضافی ، دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ۔
- 2- پہلا حصہ عموماً خفیف ہوتا ہے اور دوسرا حصہ لازماً مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :
عَبْدُ اللَّهِ ، أَبُو بَكْرٍ ، رَبُّ الْعَالَمِينَ ، صِيَامُ شَهْرَيْنِ اور مُسْلِمُوا مَكَّةَ

2- مرکب عددی The Numerical compound

- 1- مرکب عددی ، (گیارہ سے انیس تک) دو حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :
 أَحَدٌ عَشَرَ ، تِسْعَةٌ عَشَرَ
- 2- مرکب عددی کے دونوں حصے ، فتح (زبر) پر مبنی ہوتے ہیں۔ البتہ
- 3- اثْنَا عَشَرَ کا پہلا حصہ معرب ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مبنی۔
- 4- مرکب عددی کو ، مرکب بنائی بھی کہتے ہیں۔

3- مرکب اسنادی The Referential Composite

- 1- مرکب اسنادی ، اسم علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔
- 2- دراصل طویل مرکب پر مشتمل ، کسی آدمی ، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔
- 3- مرکب اسنادی ، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ اسمیہ بھی۔
- 3- مرکب اسنادی ، تینوں حالتوں میں ، مبنی ہوتا ہے (کیاں اعراب رکھتا ہے)۔ جیسے :
 بَنَى الْمُعْتَصِمُ مَدِينَةَ سُرْمَنْ رَأَى
 ”عباسی خلیفہ معتصم نے ، شہر سُرْمَنْ رَأَى کی تعمیر کی۔“
 (سُرْمَنْ رَأَى کا لفظی مطلب ہے ، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا ، لیکن
 یہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

4- مرکب صوتی The Vocal Compound

- 1- مرکب صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسم صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلا حصہ فتح پر مبنی ہوتا ہے ، اور دوسرا حصہ ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :
- سَيِّبَ وَيَّه = یہ لفظ دراصل ، سَيِّبَ اور وَيَّه سے مرکب ہے۔
- سیبویہ ، مشہور نحوی عالم ، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔
- اس ترکیب کا دوسرا جزو ، وَيَّه صوت یعنی آواز پر مشتمل ہے ، اس لیے یہ مرکب صوتی کہلاتا ہے۔

سَيِّبَ وَيَّه رَجُلٌ "نَحْوِي"

"سیبویہ ، علم نحو کے ماہر انسان ہیں۔"

5- مرکب امتزاجی (غیر صوتی) The Mixed Composite

مرکب امتزاجی ، کو مرکب مزجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ ، ہمیشہ فتح پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے :

بَعْلَبَكْ = یہ لفظ دراصل ، بَعْلَ اور بَكْ سے مرکب ہے۔ ایک شر کا نام ہے۔

بَعْلَ ، ایک بت کا نام ہے ، قوم الیاسؑ اس کی پوجا کیا کرتی تھی۔

بَكْ ، اس شر کے بنانے والے کا نام ہے۔

بَعْلَبَكْ بَلَدَةٌ "مَعْرُوفَةٌ"

"بَعْلَبَكْ (لَبَنَان کے) ایک معروف شر کا نام ہے (یہاں یہ مرفوع ہے۔)

سبق نمبر: 183

2- مرکب اسنادی Attributive or

The Referential Composite

1- مرکب اسنادی ، اسم علم ہے۔ پورے جملے پر مشتمل ہوتا ہے۔
 دراصل طویل مرکب پر مشتمل ، کسی آدمی ، یا کسی شہر کا نام رکھ دیا جاتا ہے۔

2- مرکب اسنادی ، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ اسمیہ بھی۔

3- مرکب اسنادی ، تینوں حالتوں میں مبنی ہوتا ہے۔
 مرکب اسنادی کی ، مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- بَنَى الْمُعْتَصِمُ مَدِينَةَ سُرَّ مَنْ رَأَى

”عباسی خلیفہ معتصم نے ، شہر سُرَّ مَنْ رَأَى کی تعمیر کی۔“
 (سُرَّ مَنْ رَأَى کا لفظی مطلب ہے ، جس نے دیکھا وہ خوش ہوا)
 لیکن یہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔

b- جَاءَ تَائِبٌ شَرًّا

” تَائِبٌ شَرًّا آ گیا۔“

(تَائِبٌ شَرًّا کا لفظی مطلب ہے ، حامل شر ، لیکن یہ بطور کنایہ
 برے لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

WWW.

-c مَرَرْتُ بِنَاءَ بَطْ شَرًّا

”میں تَابَطْ شَرًّا کے پاس سے گزرا۔“ (یہ مجرور ہے۔)

-d هُوَ فَتَحَ اللّٰهُ

”وہ فَتَحَ اللّٰهُ ہے۔“

(فَتَحَ اللّٰهُ کا لفظی مطلب ہے ، اللہ نے کھول دیا ، لیکن یہ کسی آدمی

کا نام بھی ہو سکتا ہے اور جملہ فعلیہ پر مشتمل ہے۔)

-e رَأَيْتُ الْبَدْرُ طَالِعٌ

”میں نے الْبَدْرُ طَالِعٌ کو دیکھا۔“

(الْبَدْرُ طَالِعٌ کا لفظی مطلب ہے ، چودھویں کا چاند طلوع ہو رہا ہے،

لیکن یہ کسی آدمی کا نام بھی ہو سکتا ہے اور جملہ اسمیہ پر مشتمل ہے۔)

WWW.KITABOSUNNAT.COM



سبق نمبر: 184

مرکب صوتی The Vocal Composite

- 1- مرکب صوتی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ دوسرا حصہ اسم صوت پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلا حصہ فتح پر مبنی ہوتا ہے ، اور دوسرا حصہ ، کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :
- سَیْبَ وَیْہ = یہ لفظ دراصل ، سَیْبَ اور وَیْہ سے مرکب ہے۔
- سیبویہ ، مشہور نحوی عالم ، عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے۔
- اس ترکیب کا دوسرا جزو وَیْہ صوت یعنی آواز پر مشتمل ہے ، اس لیے یہ مرکب صوتی کہلاتا ہے۔

-a سَیْبَ وَیْہ رَجُلٌ "نَحْوِی"

"سیبویہ ، علم نحو کے ماہر انسان ہیں۔"

-b نَفْطَوِیْہ

(علامہ ابراہیم واسطی المتوفی 328ھ کا لقب ہے ، نَفْطَ اَبْلَہ دست کو کہتے

ہیں۔ یہ سیبویہ کے مقلد تھے ، لوگوں نے اس نام سے انہیں بدنام کیا اور یہ

ان کے نام کا حصہ بن گیا۔)

-c عَمْرَ وَیْہ

سبق نمبر: 185

5- مرکب امتزاجی (غیر صوتی)

The Mixed or Synthetic Composite

مرکب امتزاجی ، کو مرکب مزجی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ غیر صوتی ہوتا ہے۔ اس کا پہلا حصہ ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا حصہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے :

بَعْلَبْكَ = یہ لفظ دراصل ، بَعْل اور بَكَ کا مرکب ہے۔ ایک شہر کا نام ہے۔
بَعْل ، ایک بت کا نام ہے ، قوم الیاسؑ اس کی پوجا کرتی تھی۔
بَكَ ، اس شہر کے بنانے والے کا نام ہے۔

-a بَعْلَبْكَ بَلَدٌ مَعْرُوفَةٌ

”بَعْلَبْكَ“ (لبنان کے) ایک معروف شہر کا نام ہے (یہاں یہ مرفوع ہے)۔

-b اِبْرَاهِیْمُ سَاكِنٌ بَعْلَبْكَ

”اِبْرَاهِیْمُ ، بَعْلَبْكَ کے ساکن ہیں (یہاں یہ مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے)۔“

کچھ اور مثالیں یہ ہیں۔

-c مَعْدِیْ کَرَبٌ ،

-d حَضَرَ مَوْتَ

-f قَاضِیْ خَانَ

-e اَرَدَ شَیْرَ ،

سبق نمبر: 186

مرکبات کا اعراب

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے اور مرکبات کی اعرابی حالت پر توجہ دیجیے۔

مرکب کی قسم	مرفوع	منصوب	مجرور
مرکب اضافی	عَبْدُ الْبَاسِطِ	عَبْدَ الْبَاسِطِ	عَبْدِ الْبَاسِطِ
	أَبُو هُرَيْرَةَ	أَبَا هُرَيْرَةَ	أَبِي هُرَيْرَةَ
مرکب عددی	أَحَدَ عَشَرَ	أَحَدَ عَشَرَ	أَحَدَ عَشَرَ
	إِثْنَا عَشَرَ	إِثْنَى عَشَرَ	إِثْنَى عَشَرَ
مرکب صوتی	سَيِّبَ وَيْهِ	سَيِّبَ وَيْهِ	سَيِّبَ وَيْهِ
مرکب اسنادی	سُرَّ مَنْ رَأَى	سُرَّ مَنْ رَأَى	سُرَّ مَنْ رَأَى
مرکب امتزاجی	بَعَلَ بَكَ	بَعَلَ بَكَ	بَعَلَ بَكَ

مُرَكَّبَاتِ اِیْکِ نَظَرِ مِیْنِ

مُرَكَّبِ اِسْنَادِی

جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ پر
مبنی ہوتا ہے۔ جیسے :
سُرْمَنْ رَأَى
فَتَحَ اللّٰهُ
اَلْبَدْرُ طَالَعٌ

مُرَكَّبِ اِضَافِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ عموماً خفیف ہوتا ہے
دوسرا حصہ لازماً مجرور ہوتا ہے۔
جیسے :
عَبْدُ اللّٰهِ ، اَبُو بَكْرٍ

مُرَكَّبِ اِمْتِزَاجِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی
ہوتا ہے۔
دوسرا حصہ ، غیر منصرف
ہوتا ہے۔ جیسے :
بَعْلَ بَكٍّ ، بَعْلَ بَكٍّ

مُرَكَّبِ صَوْتِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی
ہوتا ہے۔
دوسرا حصہ ، کسرہ پر مبنی
ہوتا ہے۔ جیسے :
سَیِّبٌ وَیَّةٌ

مُرَكَّبِ عَدَدِی

دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ فتحہ پر مبنی
ہوتا ہے۔
دوسرا حصہ بھی فتحہ پر مبنی
ہوتا ہے۔ جیسے :
اَحَدٌ عَشَرَ

سبق نمبر: 187

جملوں کی مختلف اعرائی حالتیں

آپ کو حیرت ہوگی کہ یہ کیسا عنوان ہے؟ حالت تو اسم کی ہوتی ہے۔

جملوں کی حالت کیسے ہو سکتی ہے؟

در اصل بعض جملے ، دوسرے جملوں کے تابع ہوتے ہیں اور کسی اسم کے بجائے استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسم کی طرح ، مَحَلًّا مَرْفُوعٌ ، مَحَلًّا مَنْصُوبٌ یا مَحَلًّا مُجَرَّرٌ سمجھے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مَحَلًّا مَرْفُوعٌ جملہ۔ قائم مقام مبتداً

1- وَ اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرة: 184)

مبتداً مقدم خبر

مَحَلًّا مَرْفُوعٌ جملہ

”اور تم روزہ رکھو تو ، یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔“

(اس مثال میں ، اَنْ تَصُومُوا مسند الیہ ہے ، مبتداً ہے ، مُؤَوَّلٌ

ہے ضیاءمکم کا قائم مقام ہے اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلًّا مرفوع جملہ . مبتدأ مؤخر

(البقرة: 6)

ءَاَنْذَرْتَهُمْ

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ

-2

مبتدأ مؤخر

خبر مقدم

مَحَلًّا مرفوع

”ان کے لیے یکساں ہے ، خواہ تم انہیں خبردار کرو۔“

(اس مثال میں ، ءَاَنْذَرْتَهُمْ مسند الیہ ہے ، جملہ فعلیہ کی صورت میں

مبتدأ مؤخر ہے ، اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلًّا مرفوع جملہ قائم مقام خبر

(الاعراف : 26)

ذَلِكَ خَيْرٌ

لِبَاسِ التَّقْوَىٰ

-3

جملہ اسمیہ

مَحَلًّا مرفوع خبر

مبتدأ

”بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔“

(اس مثال میں ، ذَلِكَ خَيْرٌ خبر ہے ، جملہ اسمیہ پر مبنی ہے ،

اور محلاً مرفوع ہے۔)

مَحَلًّا منصوب جملہ . کان کی خبر

(الاعراف : 162)

يَظْلِمُونَ ﴿﴾

كَانُوا

﴿بِمَا﴾

-4

مَحَلًّا منصوب (کان کی خبر)

فعل ناقص

”ان پر عذاب بھیج دیا۔“

(اس مثال میں ، يَظْلِمُونَ ، کَانَ کی خبر ہے ، جملہ فعلیہ پر مبنی ہے ،
اور محلاً مرفوع ہے۔ کیوں کہ فعل ناقص کَانَ کی خبر پر مشتمل اسم منصوب ہوتا ہے۔)

مَحَلًّا مَنْصُوب جَمْلَةٌ حَالِيَةٌ

(النساء: 43)

5- ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ﴾

جملہ حالیہ اسمیہ

محلاً منصوب جملہ

”جب تم نشے کی حالت میں ہو نماز کے قریب نہ جاؤ۔“

(اس مثال میں ، وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ حال واقع ہوا ہے ، جملہ اسمیہ

حال پر مبنی ہے ، اور چونکہ حال منصوب ہوتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی
محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

مَحَلًّا مَنْصُوب جَمْلَةٌ قَوْلٌ

قول کا مفعول بہ ، مقولہ ہوتا ہے۔ مقولہ ایک جملے پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ

جملہ ، محلاً منصوب ہوتا ہے۔

(یوسف : 90)

جیسے : ﴿قَالَ أَنَا يُوسُفُ﴾

مقولہ

مفعول بہ

محلاً منصوب

”اس نے کہا : ہاں میں یوسف ہوں۔“

(مریم: 30)

قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللَّهِ

-6

محلاً منصوب قولیہ جملہ

چہ بول اٹھا: ”میں اللہ کا بندہ ہوں۔“

(اس مثال میں ، اِنِّي عَبْدُ اللَّهِ قول واقع ہوا ہے ، جملہ اسمیہ پر مبنی

ہے ، اور چونکہ قول منصوب ہوتا ہے ، اس لیے یہ جملہ (مقولہ) بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

محلاً منصوب جملہ - مفعول

(المائدہ: 34)

اَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

-7 فاعلموا

محلاً منصوب جملہ

”تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

(اس مثال میں ، اَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ مفعول واقع ہوا ہے ،

جملہ اسمیہ پر مبنی ہے ، اور چونکہ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔)

محلاً مرفوع تابع جملہ - فاعل

-8 ﴿وَانْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ﴾ (البقرة: 254)

متبوع موصوف
مرفوع
تابع صفت جملہ
محلاً مرفوع

”جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے ، اس میں سے خرچ کرو ، قبل اس کے کہ

وہ دن آئے ، جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی۔“

(اس مثال میں ، لَا يَبِيعُ فِيهِ تابع واقع ہوا ہے ، اور چونکہ تابع ، متبوع

ہی کا اعراب رکھتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً مرفوع سمجھا جائے گا۔ چونکہ

یہاں يَوْمٌ متبوع ہے ، اسم فاعل ہے ، مرفوع ہے۔)

مُحَمَّدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

مبتداً محلاً مرفوع حرف محلاً مرفوع
خبر عطف معطوف

محلاً مرفوع (خبر)

”محمد قرآن پڑھتا ہے پھر مدرسہ جاتا ہے۔“

محلاً منصوب تابع جملہ - مفعول بہ

9- ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا﴾ (البقرة: 48)

موصوف متبوع تابع صفت جملہ

منصوب محلاً منصوب

”اور ڈرو اس دن سے ، جب کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔“

(اس مثال میں ، لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا ، تابع واقع ہوا ہے ،

اور چونکہ تابع ، متبوع کا اعراب رکھتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً منصوب

سمجھا جائے گا۔ چونکہ یہاں يَوْمًا متبوع ہے ، مفعول بہ ہے ، منصوب ہے)

محلاً مجرور متبوع جملے

10- ﴿رَبَّنَا أَنْتَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ﴾ لَأَرْيَبَ فِيهِ ﴿﴾ (آل عمران: 9)

متبوع موصوف
مجرور
تابع صفت جملہ
محلاً مجرور

”اے ہمارے رب ! تو یقیناً سب لوگوں کو ایک روز جمع کرنے والا ہے ، جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔“

(اس مثال میں ، لَأَرْيَبَ فِيهِ تابع واقع ہوا ہے ، اور چونکہ تابع ، متبوع کا اعراب رکھتا ہے ، اس لیے یہ جملہ بھی محلاً مجرور سمجھا جائے گا۔ یہاں لِيَوْمٍ متبوع ہے اور مجرور۔)

محلاً مضاف الیہ (مجرور) - جملہ اسمیہ

11- جملہ مضاف الیہ : خواہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ ، یہ محلاً مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً

﴿وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ﴾ (الانفال: 26)

مضاف
محلاً مضاف الیہ (مجرور)
جملہ اسمیہ

”یاد کرو ! وہ وقت ، جبکہ تم تھوڑے تھے۔“ (یہاں إِذْ بمعنی حین ہے)

﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾ (النصر: 1)

مضاف
محلاً مضاف الیہ مجرور
جملہ فعلیہ

”جب ، اللہ کی مدد آ جائے۔“

محلاً مضاف (مجرور) جملہ فعلیہ

12- ﴿ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ﴾ (المرسلات : 35)

محلاً مضاف الیہ (مجرور جملہ)
جملہ فعلیہ

”یہ وہ دن ہے ، جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے۔“

محلاً مجزوم جزائیہ جملہ

13- مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجیے۔ شرطیہ جملوں اور جزائیہ جملوں کے دونوں افعال مضارع مجزوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں شرطیہ جملے کا فعل مضارع تو مجزوم ہے ، لیکن جزائیہ جملے میں ، فعل مضارع موجود نہیں ہے۔ اس لیے یہ محلاً مجزوم سمجھا جائے گا۔

a- ﴿ مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ ، فَلَا هَادِيَ لَهُ ﴾ (الاعراف : 186)

شرطیہ جملہ
پہلا مجزوم
فعل مضارع
جزائیہ جملہ
محلاً مجزوم جملہ

”جس کو اللہ رہنمائی سے محروم کر دے اس کے لیے پھر کوئی رہنما نہیں ہے۔“

b- ﴿ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ ، فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴾ (البقرة : 215)

شرطیہ جملہ
ف + جزائیہ جملہ اسمیہ

محلاً مجزوم

”اور جو بھلائی بھی تم کرو گے ، اللہ اس سے باخبر ہوگا۔“

c- ﴿وَإِنْ تُصِیْهِمْ سَیِّئَةٌ بِمَا قَدَّمْتَ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ﴾

محلّا مجزوم

شرطیہ جملہ

(الروم: 36)

”اور جب ان کے اپنے کر تو توں سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یکایک وہ مایوس ہونے لگتے ہیں۔“

جملہ بدلیہ کئی حالت

14- آپ جانتے ہیں ، مبدل منہ اسم اور اسم بدل کا اعراب ، ایک جیسا ہوتا ہے ، ذیل کے جملے میں ، الذی اسم موصول ہے ، مفعول بہ ہے ، منصوب ہے۔ اس کا صلہ بھی ، محلّا منصوب ہے اور اس کے بعد آنے والا جملہ بھی محلّا منصوب ہے۔

﴿وَاتَّقُوا الَّذِیْ﴾	اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ	اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَبَیِّنَ
مفعول بہ	مبدل منہ	بدل
منصوب	منصوب	جملہ بدلیہ
موصول	صلہ	محلّا منصوب

(الشعراء: 132-133)

”درو اس ہستی سے ! جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے ، جو تم جانتے ہو۔

تمہیں جانور دیئے ، اولادیں دیں۔“

جملہ استثنائیہ - محلاً منصوب

15- آپ جانتے ہیں ، اسم مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ یہاں الْا کے بعد اسم مستثنیٰ کے جائے ، ایک جملہ استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ بھی ، محلاً منصوب ہے۔

﴿لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُضِطَّرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ﴾ (الغاشیہ: 22-23)

محلاً مستثنیٰ

محلاً منصوب جملہ

”آپ“ ، کچھ اِن (تمام لوگوں پر) جبر کرنے والے نہیں ہیں ، البتہ (اِن لوگوں میں سے) جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا۔“



سبق نمبر: 188

جملوں کی مختلف قسمیں

اپنے محل وقوع اور صفات کے اعتبار سے ، جملوں کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

1- جملہ اِبْتِدَائِيہ Introductive Sentence

جملہ اِبْتِدَائِيہ ، ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ یہ جملہ کسی جملے کا جزو نہیں ہوتا جیسے :

a- ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (الاخلاص: 1)

”کو ! وہ اللہ ہے ، یکتا۔“

b- ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ: 1)

”تمام تعریفیں ، کائنات کے رب ، اللہ کے لیے ہیں۔“

2- جملہ مُسْتَأْنَفَہ Sentence of Renewal

استئناف (Inception) کا مطلب ، پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کرنا

ہے۔ جملہ مُسْتَأْنَفَہ ، وہ نیا جملہ ہے ، جو پہلے جملے سے منقطع ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ (الحج: 1)

جملہ مُسْتَأْنَفَہ

جملہ ابتدائیہ

”لوگو ! اپنے رب کے غضب سے بچو ! حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ ،

بڑی (ہولناک) چیز ہے۔“

(یونس: 65)

﴿إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا﴾

﴿وَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ﴾

-b

جملہ ابتدائیہ

جملہ مستانفہ

”وہ تجھے رنجیدہ نہ کریں ، عزت ساری کی ساری خدا کے اختیار میں ہے۔“

اگر دو (خبر یہ اور انشائیہ) جملوں کے درمیان ، حرف واؤ (و) یا حرف فاء (ف) آجائے تو یہ دونوں حروف واؤ مستانفہ اور فاء مستانفہ کہلاتے ہیں۔

جیسے :

فَلَيْتَنِي عَرَفْتُ بِسَفَرِهِ

سَافِرٌ زَيْدٌ

-c

جملہ خبریہ ابتدائیہ ”ف“ کے بعد جملہ انشائیہ مستانفہ ”زید سفر پر روانہ ہو گیا ، کاش ! مجھے اس کے سفر کا علم ہوتا۔“

فَإِذَا الْمَطَرُ يَنْهَمِرُ

خَرَجْتُ

-d

جملہ خبریہ ابتدائیہ ”ف“ کے بعد جملہ مستانفہ ”میں باہر نکلا اور اچانک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔“

تُسَاعِدُهُ

وَ أَنْتَ أَيْضًا

-e

جملہ مستانفہ + جملہ مستانفہ

”اور آپ بھی ، آپ اس کی مدد کر رہے ہیں۔“

3- جملہ مُعْتَرِضَةٌ Inserted Sentence

جملہ معترضہ یا اعتراضیہ ، اُس جملہ کو کہتے ہیں ، جو دو ایسے کلموں کے درمیان لایا جائے ، جن میں باہم گہرا تعلق ، بلکہ تلازم ہو۔ اور یہ جملہ ، گودونوں کے درمیان

ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے ، مگر اس سے مضمونِ کلام کی تقویت اور تائید ہوتی ہے۔

a- شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان ، جملہ معترضہ کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ (البقرة: 24)

شرطیہ جملہ جملہ معترضہ جزائیہ جملہ

”لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا ، (اور یقیناً بھی نہیں کر سکتے) تو ڈرو اس آگ سے۔“

موصوف اور صفت کے درمیان ، جملہ معترضہ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

b- وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنْزِلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ

شرطیہ جملہ جملہ معترضہ جزائیہ جملہ

(الحل: 101)

”جب ہم ایک آیت کی جگہ ، دوسری آیت نازل کرتے ہیں (اور اللہ بہتر جانتا ہے

کہ وہ کیا نازل کرے۔) تو یہ لوگ کہتے ہیں ”تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو۔“

c- إِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (الواقعه: 76-77)

موصوف جملہ معترضہ صفت

”یقیناً قسم ہے (اگر تم سمجھو) تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔“

4- جملہ مفسرہ یا مبینہ Explanatory Sentence

3- جملہ مفسرہ یا تفسیریہ ، وہ جملہ ہے ، جو اپنے ما سبق جملے کی تفسیر کرتا ہو۔ جیسے :

﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ﴾ (آل عمران: 59)

جملہ مفسرہ جملہ مفسرہ

”اللہ کے نزدیک ، عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے (اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا۔)“

5- جُمْلَةُ مُعَلَّلَةٍ Sentence of Causality

جملہ مُعَلَّلَہ ، وہ دوسرا جملہ ہوتا ہے ،
جو پہلے جملے کی علت بیان کرتا ہے۔ پہلے جملے کو مُعَلَّلَہ کہتے ہیں۔
جیسے رسول ﷺ نے فرمایا:

a- لا تَصُومُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ
جملہ مُعَلَّلَہ جملہ مُعَلَّلَہ

”ان پانچ دنوں (عیدین + ایام تشریق) میں تم لوگ روزہ نہ رکھو ! اس لیے کہ یہ
کھانے پینے کے دن ہیں۔“

b- ﴿وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ ، فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج: 32)
جملہ مُعَلَّلَہ جملہ مُعَلَّلَہ

”اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے ، تو یہ (علامت)
دلوں کے تقویٰ سے ہے۔“

6- جملہ معطوفہ Attached Sentence

بعض اوقات دو جملے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پہلا جملہ
معطوف علیہ ہوتا ہے : جیسے

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: 9)
معطوف علیہ جملہ معطوف جملہ

”رہا یہ ذکر ، تو اس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔“

7- جملہ حالیہ Statutory Sentence

بعض جملے، اپنے سے پہلے آنے والے جملوں کی، 'حالت بیان کرتے ہیں'۔ اور حالیہ کہلاتے ہیں۔ جیسے:

(الکھف: 18)

﴿وَنَحْشِبُهُمْ آيَاقًا وَهُمْ رُقُودٌ﴾

جملہ حالیہ

”تم سمجھتے کہ یہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ، وہ سو رہے تھے۔“

متفرق قسمیں

8- صِلَۃ پر مُشْتَمَل جملہ

The conjunctive Sentence

اسم موصول کے بعد صِلَۃ واقع ہوتا ہے صِلَۃ، جملہ خبریہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جملہ خبریہ کی ضمیر، اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے:

﴿زَيْنًا أَرْنَا الَّذِينَ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ﴾ (فصلت: 29)

صلہ

اسم موصول
مفعول بہ

”اے ہمارے رب! ذرا ہمیں دکھا دے! ان جنوں اور انسانوں کو،

جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔“

9- قسمیہ جملے Sentence of Oath

قسم کے لیے حروف ، باء ، و تاء ، لام اور واو استعمال کیے جاتے ہیں۔
جیسے : **بِاللّٰهِ** ، **تَاللّٰهِ** ، **لِلّٰهِ** ، **وَ اللّٰهِ** ،
قسم کے لیے الفاظ اُقسِمُ ، قَسَمِی ، لَعَمْرِی وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔
قسمیہ جملے ، دو جملوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جیسے :

1- وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ ، **إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ** (یس: 2-3)

قسم جملہ جواب قسم

”گواہی ہے ! حکمت والے قرآن کی ، تم یقیناً رسولوں میں سے ہو۔“

2- ﴿لَعَمْرُكَ﴾ **إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ** (الحجر: 72)

قسم جملہ جواب قسم

”تیری جان کی قسم ! اے نبی ! اس وقت ان پر ، ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا۔“

لَعَمْرُكَ (مبتداً) کے بعد قَسَمِی (میری قسم) خبر محذوف ہے۔

3- ﴿لَا أُقْسِمُ﴾ **بِیَوْمِ الْقِيَمَةِ** (القیامہ: 1)

”نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں ، قیامت کے دن کی۔“

4- ﴿لَا أُقْسِمُ﴾ **بِهَذَا الْبَلَدِ** (البلد: 1)

”نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں ، اس شہر کی۔“

(اوپر کی دو مثالوں میں ، لَا نافیہ ، ان لوگوں کے خیالات کی نفی اور تردید کے

لیے استعمال ہوا ہے ، جو جواب قسم کے مضمون پر ، عقیدہ نہیں رکھتے۔

5- ﴿ تَا لَہَّ ۝ لَّا کِیْدَنَّ اَصْنَامُکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء : 57)

قسم جواب قسم

”خدا کی قسم! میں تمہاری غیر موجودگی میں، ضرور تمہارے بتوں کی خبر لوں گا۔“

6- ﴿ وَ یَسْتَبْشِرُوْکَ اَحَقُّ هُوَ قُلُّ اِیْ وَ رَبِّیْ ۝ اِنَّہٗ لَحَقُّ ۝ ﴾ (یونس : 53)

”پھر پوچھتے ہیں ، کیا واقعی یہ سچ ہے ؟ جو تم کہہ رہے ہو ؟ ”کو ”میرے رب کی قسم ، یہ بالکل سچ ہے۔“

7- لَعْمُرُکَ ”تمہاری جان کی قسم۔“

8- ہَا لَہَّ ”اللہ کی قسم۔“

9- ﴿ فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحْکَمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ۝ ﴾ (النساء : 65)

”پس نہیں اے نبی! تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے ، جب تک کہ وہ آپس کے نزاعی معاملات میں ، تمہیں فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں۔“

10- جملہ شرطیہ اور جملہ جزائیہ

Conditional Sentence & Its Sanction

بعض اوقات جملہ شرطیہ ، غیر جازم ہوتا ہے ، چنانچہ جزائیہ جملہ میں ، فعل مضارع نہیں ہوتا کہ اسے مجزوم کیا جائے۔ ذیل کی مثال میں جزائیہ جملہ فعل ماضی پر مشتمل ہے۔

6- جملہ جو شرط غیر جازم کے جواب میں ہو۔ جیسے :

(الانبیاء : 99)



مَا وَرَدُوهَا

جزائیہ جملہ

﴿لَوْ كَانَ هُوَ اللَّهُ﴾

شرطیہ جملہ

”اگر یہ واقعی خدا ہوتے ، تو وہاں (جہنم میں) نہ جاتے۔“

11- تابع جملہ Following Sentence

7- بعض جملے ، پہلے جملوں کے تابع ہو کر ، کلام میں زور پیدا کرتے ہیں ، اور تاکید کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

(الحج : 78)



وَنِعْمَ النَّصِيرُ

﴿فَنِعْمَ الْمَوْلَى﴾

تابع جملہ
مؤكدمتبوع جملہ
مؤكد

”بہت ہی اچھا ہے ، وہ مولیٰ ، اور بہت ہی اچھا ہے ، وہ مددگار۔“
پہلا جملہ ، مؤكد ہے اور دوسرا جملہ مؤكد ہے۔

12- امریہ جملہ اور اس کی قسمیں

آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ فعل امر پر مشتمل جملہ ، صرف حکم دینے کے لیے استعمال نہیں ہوتا ، بلکہ دیگر مختلف اغراض و مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں چند ایک مثالیں دی جا رہی ہیں۔

مشق : مثالوں کی روشنی میں ، قرآن مجید کے مختلف امریہ جملوں پر غور کیجیے اور پس
(20) امریہ جملے لکھیے اور بتائیے کہ ان کے استعمال کا کیا مقصد ہے ؟

1- جملہ امریہ برائے اباحت

جملہ امریہ کا مقصد ، اباحت یعنی جواز ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا﴾ (البقرة: 60)

”کھاؤ اور پیو (حلال ہے ، جائز ہے ، کس نے حرام کیا ہے؟)۔“

﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا﴾ (المائدہ: 2)

اور جب تم حالتِ احرام ختم کر دو تو شکار کرو! (یعنی شکار کر سکتے ہو اجازت ہے)

2- جملہ امریہ برائے تہدید

جملہ امریہ کا مقصد ، تہدید یعنی ڈرانا ، دھمکانا اور سرزنش ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ﴾ (فصلت: 40)

” (ٹھیک ہے) جو چاہے کرو ! (ہماری پکڑ سے نہیں بچ سکو گے)۔“

3- جملہ امریہ برائے انتہان

جملہ امریہ کا مقصد ، انتہان یعنی احسان مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿كُلُوا﴾ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ﴿ (المائدہ: 88)

” اور اللہ نے تم لوگوں کو جو حلال اور پاک رزق دیا ہے ، اس میں سے کھاؤ۔“

4- جملہ امریہ برائے اکرام

جملہ امریہ کا مقصد ، اکرام یعنی عزت افزائی ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ ﴾ (الحجر: 46)

” جنت میں بے خوف و خطر ، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔“

5- جملہ امریہ برائے تعجیز

جملہ امریہ کا مقصد ، تعجیز یعنی سننے والے کی عدم استطاعت اور عجز کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَاْتُوا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ﴾ (البقرة: 23)

” تو اس کے مانند ، ایک ہی سورت لے آؤ ! (تمہارے لیے ممکن نہیں)۔“

6- جملہ امریہ برائے تسویہ

جملہ امریہ کا مقصد ، تسویہ یعنی دونوں امور میں برابری کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ﴾ (الطور: 16)

” تم لوگ صبر کرو یا نہ کرو (برابر ہے)۔“

7- جملہ امریہ برائے احتقار

جملہ امریہ کا مقصد ، احتقار یعنی مخاطب کے کمال کی تحقیر کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَلْقُوا مَا اَنْتُمْ مُّقْنُوْنَ ﴾ (الشعراء: 43)

” موسیٰ نے کہا ! پھینکو ! جو تمہیں پھینکنا ہے (کہاں معجزہ اور کہاں جادو گری)۔“

جملہ امریہ کا مقصد ، مشورہ دینا ہوتا ہے۔ جیسے :

(الصفات: 102)

﴿فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ﴾

”(حضرت ابراہیم نے خواب کے بارے میں کہا) بیٹا ! بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے؟“

جملہ امریہ کا مقصد ، اعتبار یعنی کسی دوسری چیز سے حصولِ عبرت ہوتا ہے۔ جیسے :

(الانعام: 99)

﴿انْظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ﴾

”جب درخت پھلتے ہیں ، تو ان میں پھل آنے ، اور پھر ان کے پکنے کی

کیفیت ، ذرا غور کی نظر سے دیکھو (اور عبرت حاصل کرو)۔“

جملہ امریہ کا مقصد ، دعا اور عروض ہوتا ہے۔ دعاء صرف اللہ تعالیٰ

سے جائز ہے۔ مخلوق سے کسی کام کا سوال کیا جائے تو اسے عروض کہتے ہیں۔

﴿عروض﴾ ، اپنے سے بڑی عمر رکھنے والے ، یا بلند مرتبہ رکھنے والے سے کی

جاتی ہے۔ دعا کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

(ص: 35)

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي﴾

”اے میرے رب ! میری مغفرت فرما۔“

11- جملہ امریہ برائے التماس

جملہ امریہ کا مقصد ، التماس یعنی اپنے کسی ہم عمر ، یا ہم مرتبہ سے کسی کام کا سوال ہوتا ہے۔ جیسے :

”ذرا وہ قلم تو مجھے دیجیے۔“

نَاوْ لِنِیْ اَلْقَلَمَ

12- جملہ امریہ برائے ارشاد

ارشاد کے حکم کا مقصد ، دینی مصلحت نہیں ، بلکہ دنیوی اور ذاتی مصلحت ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اِذَا تَدَايَيْتُمْ بِدِيْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاَكْتُبُوْهُ﴾ (البقرة: 282)

”جب تم لوگ ، کسی مقررہ مدت کے لیے ، آپس میں قرض کا لین دین کرو ، تو اسے لکھ لیا کرو !“

13- جملہ امریہ برائے اِسْتِیْشَار

جملہ امریہ کا مقصد ، اِسْتِیْشَار یعنی خوش خبری سنانا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿فَاَسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمْ﴾ (التوبة: 111)

”پس خوشیاں مناؤ ! اپنے اس سودے پر (جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے)۔“

14- جملہ امریہ برائے ایذاء

جملہ فعلیہ کا مقصد ، ایذاء یعنی تکلیف میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ﴾ (الزمر: 24)

” (قیامت کے دن کھا جائے گا) چکھو مزا ! اس کمائی کا جو تم کرتے رہے تھے۔“

15- جملہ امریہ برائے تخییر

جملہ امریہ کا مقصد ، تخییر ہوتا ہے۔ یعنی یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ تمہیں آزادی حاصل ہے ، جو چاہے کر سکتے ہو۔ جیسے :

﴿اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (فصلت: 40)

” جو چاہے کرتے رہو ! تمہاری ساری حرکتوں کو اللہ دیکھ رہا ہے۔“

16- جملہ امریہ برائے ندب

جملہ امریہ کا مقصد ، ندب ہوتا ہے۔ یعنی کسی کام کی دعوت دینا اور پھر اس کے لیے آمادہ کرنا۔ جیسے :

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (الاعراف: 204)

” اور جب قرآن پڑھا جائے ، تو اس کو غور سے سنو اور توجہ دو۔“

17- جملہ امریہ برائے تسخیر (تذلیل)

جملہ امریہ کا مقصد ، تسخیر (تذلیل) ہوتا ہے۔ یعنی ذلت کے ساتھ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کر دینا ، یہ چیز اہانت سے بھی بلند ہے۔ جیسے :

﴿كُونُوا قِرَدَةً﴾ (البقرہ: 65)

” (تم لوگ) بندر ہو جاؤ۔“

18- جملہ امریہ برائے تکوین

جملہ امریہ کا مقصد ، تکوین ہوتا ہے۔ یعنی عدم سے وجود میں لے آنا۔ تکوین ، تسخیر سے زیادہ عام ہے۔ جیسے :

﴿كُنْ فَيَكُونُ﴾ (البقرہ: 117)

” (میں کہتا ہوں) وجود میں آ جا ! تو وہ وجود میں آ جاتی ہے۔“

19- جملہ امریہ برائے انذار

جملہ امریہ کا مقصد ، انذار ہوتا ہے۔ یعنی ڈرانا۔ جیسے :

﴿قُلْ تَمَتَّعُوا﴾ (ابراہیم: 30)

” آپ کہہ دیجیے ! مزے کر لو (دنیا کی چند روزہ زندگی میں)۔“

20- جملہ امریہ برائے عَجَب

جملہ امریہ کا مقصد ، عَجَب ہوتا ہے۔ یعنی تعجب خیزی اور حیرت انگیزی کا اظہار۔ جیسے :

﴿اَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ﴾ (الاسراء: 48)

”دیکھو ! یہ لوگ تم پر کیسی باتیں چھانٹتے ہیں۔“

21- جملہ امریہ برائے تعجب

جملہ امریہ کا مقصد ، تعجب ہوتا ہے۔ یعنی بظاہر جملہ ، انشائیہ ہوتا ہے لیکن جیسا کہ سکاکی نے کہا ہے ، جملہ خبریہ ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿اَسْمَعْ بِهِمْ وَاَبْصُرْ﴾ (مریم: 38)

” (قیامت کے دن) وہ خوب سن رہے ہوں گے اور خوب دیکھ رہے ہوں گے۔“

13- نہیہ جملہ اور اس کی قسمیں

امریہ جملوں کی طرح ، نہی پر مشتمل جملوں کی بھی ، اغراض و مقاصد کے اعتبار سے اسی طرح مختلف قسمیں ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1- جملہ نہیہ برائے توبیخ

بعض اوقات نہی کا مقصد ، زجر و توبیخ ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿لَا تُفْسِدُوا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ (الاعراف: 56)

”اب جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے ، زمین میں فساد برپا نہ کرو۔“

2- جملہ نہیہ برائے تحقیر

بعض اوقات نہی کا مقصد ، تحقیر ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿لَا تَعْتَدُوا﴾ قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ﴿ (التوبة: 66)

”اب عذرات نہ تراشو! تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔“

b- ﴿وَلَا تَمْدَنَّ﴾ عَيْنَكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ ﴿

”اور دنیوی زندگی کی شان و شوکت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو !

جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھی ہے۔“ (طہ: 131)

3- جملہ نہیہ برائے دعا

بعض اوقات نہی کا مقصد ، دعا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا﴾ (البقرة: 286)

”اے ہمارے رب ! ہماری گرفت نہ کرنا۔“

4- جملہ نہیہ برائے ارشاد

بعض اوقات نہی کا مقصد ، ارشاد ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿لَا تَسْأَلُوا﴾ عَنْ أَشْيَاءَ أَنْ تُبَدَلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ ﴿ (المائدہ: 101)

”ایسی باتیں نہ پوچھا کرو ! جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔“

b- ﴿لَا تَقْفُ﴾ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ﴿ (بنی اسرائیل: 36)

”کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو ! جس کا تمہیں علم نہ ہو۔“

5- جملہ نہیہ برائے اہانت

بعض اوقات نہی کا مقصد ، اہانت ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِخْسَتْوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنَ ﴾ (المومنون: 108)

”دور ہو جاؤ میرے سامنے سے! اسی (دوزخ) میں پڑے رہو! اور مجھ سے بات نہ کرو!“

14- استفہامیہ جملہ اور اس کی قسمیں

استفہامیہ جملوں کے بارے میں ، یہ بات یاد رکھیے کہ ان کا مقصد ، ہمیشہ معلومات کا حصول نہیں ہوتا ، بلکہ مخاطب سے کسی بات کا اقرار کرانا ، یا انکار کرانا ، شوق پیدا کرنا وغیرہ کئی دوسری چیزیں ہوتی ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

1- استفہامیہ جملہ برائے اقرار

بعض اوقات استفہام، اقرار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہام اقراری کہلاتا ہے۔ جیسے

a- ﴿ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ ﴾ (الاعراف: 172)

”کیا میں تم لوگوں کا رب نہیں ہوں؟“

b- ﴿ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا ؟ ﴾ (الشعراء: 18)

”فرعون نے کہا! کیا ہم نے ، تجھ کو اپنے ہاں ، چھ سا نہیں پالا تھا؟“

2- استفہامیہ جملہ برائے انکار

بعض اوقات استفہام، انکار کے لیے ہوتا ہے۔ یہ استفہام انکاری کہلاتا ہے۔ جیسے

﴿ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ؟ ﴾ (الانعام: 40)

”(ایسے وقت میں) کیا تم کسی غیر اللہ کا تہمت دیتے ہو؟“

3- استفہامیہ جملہ برائے نفی

بعض اوقات استفہام ، نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

هَلِ الدَّهْرُ إِلَّا غَمْرَهٗ
”نہیں ہے زمانہ مگر ایک سیلاب۔“

4- استفہامیہ جملہ برائے تسویہ

بعض اوقات استفہام ، تسویہ (برابری) کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ﴾ (البقرة: 6)
”ان لوگوں کے لیے برابر ہے ، آپ انہیں ڈرائیں ، یا نہ ڈرائیں۔“

5- استفہامیہ جملہ برائے نفی

بعض اوقات استفہام ، نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَتَحْشَوْنَهُمْ؟﴾ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ ﴿﴾ (التوبہ: 13)
”کیا تم ان لوگوں سے ڈرتے ہو؟ اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔“

6- استفہامیہ جملہ برائے تشویق

بعض اوقات استفہام ، تشویق کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿هَلْ أَدُلُّكُمْ﴾ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُجْنِيكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيَمِّ؟ ﴿﴾ (الصف: 10)
”کہا میں تمہیں ، ایک ایسی تجارت نہ بتاؤں؟ جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے۔“

7- استفہامیہ جملہ برائے توبیخ

بعض اوقات استفہام ، توبیخ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اَعْجَلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ؟ ﴾ (الاعراف: 150)

”کیا تم نے اتنی جلد بازی کی رب کے حکم میں؟ (انتظار کرتے!)“

8- استفہامیہ جملہ برائے تہکم Irony

بعض اوقات استفہام ، تہکم (Irony) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی تکبر کے ساتھ ، دوسرے کی بے عزتی کرتے ہوئے ، اس پر پھٹی کسنا۔ جیسے :

﴿ اَصْلَاتُكَ تَأْمُرُكَ اَنْ نَّتْرِكَ مَا يَعْبُدُ اَبَاؤُنَا ؟ ﴾ (ہود: 87)

”(اے شعیب!) کیا تمہاری نماز ، تمہیں یہ سکھاتی ہے؟ کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔“

9- استفہامیہ جملہ برائے تمنا

بعض اوقات استفہام ، تمنا کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفْعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا ؟ ﴾ (الاعراف: 53)

”پھر کیا ہمیں اب کچھ سفارشی ملیں گے؟ جو ہمارے حق میں سفارش کریں۔“

10- استغمامیہ جملہ برائے تعجب

بعض اوقات استغمام ، تعجب کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

(النمل: 20)

﴿ مَالِي لَا أَرَى الْهَدْهَدَ ؟ ﴾

”کیا بات ہے؟ میں فلاں ہدّ کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔“

11- استغمامیہ جملہ برائے تنبیہ

بعض اوقات استغمام ، تنبیہ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

(التکویر: 26)

﴿ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ؟ ﴾

”پھر تم لوگ کدھر چلے جا رہے ہو؟“

12- استغمامیہ جملہ برائے استعباد

بعض اوقات استغمام ، استعباد کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی یہ نہایت مشکل

اور ناممکنات میں سے ہے۔ جیسے :

﴿ اِنِّیْ لَہُمْ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَہُمْ رَّسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴾ (الدخان: 13)

”ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ حالانکہ ان کے پاس رسولِ مبین آگیا ہے۔“



سبق نمبر : 189

مبتدا کی مختلف صورتیں

مبتدا ، چار (4) مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

- 1- اسم صریح کی صورت میں
- 2- مصدر مؤول کی صورت میں
- 3- فاعل کے وزن پر
- 4- مفعول کے وزن پر

1- بعض اوقات مبتدا ، اسم صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً **اللہ** رَبُّنَا (اللہ ہمارا رب ہے)

یہاں اللہ مبتدا ہے ، اور اسم صریح ہے۔

2- بعض اوقات مبتدا ، مصدر مؤول کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرہ: 184)

(اور اگر تم روزہ رکھ لو ، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے)

اس مثال میں ، **أَنْ تَصُومُوا** مبتدا ہے ، جو مصدر مؤول کی صورت

میں واقع ہے۔ دراصل یہ جملہ اس طرح ہے۔

صَيِّئًا مَكْمًا خَيْرٌ لَّكُمْ
مبتدا خبر

3- بعض اوقات مبتدأ، 'اسم فاعل' کے وزن پر ہوتا ہے، جس کے بعد آنے والا اسم، فاعل کے اعراب (رفع) کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

جیسے : ا **مُسَافِرٌ** أَخَوَا ك ؟

(کیا آپ کے دونوں بھائی، سفر کرنے والے ہیں؟) اس مثال میں

a- **مُسَافِرٌ** مبتدأ ہے، نکرہ ہے، **فَاعِلٌ** کے وزن پر ہے۔ مفرد ہے۔

b- مبتدأ سے پہلے، حرف استفہام ہمزہ ہے۔

c- مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، أَخَوَانِ اسمِ شئی ہے، مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے، جو مضاف بن کر خفیف ہو گیا ہے۔

4- بعض اوقات مبتدأ، اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اسم، فاعل کی طرف سے نائب فاعل ہو کر، مرفوع واقع ہوتا ہے۔

مَا **مَكْرُوهٌ** الْمُخْلِصُونَ (مخلص لوگ، ناپسند نہیں کئے جاتے)

اس مثال میں

a- **مَكْرُوهٌ** مبتدأ ہے، نکرہ ہے، **مَفْعُولٌ** کے وزن پر ہے۔ مفرد ہے۔

b- مبتدأ سے پہلے، حرف نفی مَا ہے۔

c- مبتدأ کے بعد آنے والا اسم، الْمُخْلِصُونَ اسمِ جمع ہے،

نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہے اور قائم مقام خبر ہے۔

5- بعض اوقات مبتداً محذوف ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

- a- الہلالُ واللہ! ہَذَا محذوف ہے ، جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔
ہَذَا الہلالُ واللہ! خدا کی قسم! یہ نیا چاند ہے۔
- b- ﴿سُورَةُ﴾ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا هَذِهِ (النور: 1)
 ”یہ وہ سورت ہے ، جسے نازل کیا گیا ہے ، اور جسے فرض کیا گیا ہے۔“
 (یہاں مبتداً ، هَذِهِ محذوف ہے)

خلاصہ۔ مبتداً کے قواعد

- 1- بعض اوقات مبتداً ، اسم صریح کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔
- 2- بعض اوقات مبتداً ، مصدر مؤول کی صورت میں واقع ہوتا ہے
- 3- بعض اوقات مبتداً ، صفت کی صورت میں ، فاعل ، مفعول یا صفت مشبہ کے وزن پر آتا ہے۔ ایسی صورت میں
 - a- مبتداً سے پہلے حرف نفی یا حرف استفہام ہوتا ہے۔
 - b- مبتداً مفرد ہوتا ہے۔
 - c- مبتداً کے بعد آنے والا اسم ، ثنیٰ یا جمع ہوتا ہے۔
 - d- مبتداً کے بعد آنے والا اسم ، فاعل یا نائب فاعل کی حیثیت سے مرفوع ہوتا ہے۔
 - e- مبتداً کے بعد آنے والا اسم ، خبر کا قائم مقام ہوتا ہے۔
- 4- بعض اوقات مبتداً ، محذوف ہوتا ہے۔

سبق نمبر: 190

خبر (Predicate) کی مختلف صورتیں

1- بعض اوقات خبر ، مُفْرَد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
(یعنی ، وہ نہ تو جملہ ہوتی ہے ، اور نہ ہی شبہ جملہ) جیسے

﴿ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴾ (التغابن: 15)

”تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں۔“

(اس مثال میں ، فِتْنَةٌ خبر ہے اور مُفْرَد ہے)

2- بعض اوقات خبر ’ جملہ اسمیہ ‘ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے

(الاخلاص: 1) وہ ، اللہ یکتا ہے۔

اللَّهُ أَحَدٌ

هُوَ

مبتداً
جملہ اسمیہ
خبر

اسم ضمیر
مبتداً

خبر

(اس مثال میں ، اللَّهُ أَحَدٌ مُرَكَّب خبر ہے ، اور جملہ اسمیہ ہے)

3- بعض اوقات ، خبر 'جملہ' فعلیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔ جیسے

الْشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا (یس: 38)

مبتداً
فعل + فاعل محذوف متعلق فعل
جملہ فعلیہ کی صورت میں خبر
(اس مثال میں "تجری" خبر ہے ، اور جملہ فعلیہ ہے)

4- بعض اوقات خبر، شِبْہُ جُمْلَہ (ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے: وَالرَّكْبُ (كَانَ) أَسْفَلَ مِنْكُمْ (الأنفال: 41)

مبتداً
مُسْتَقَرٌّ یا اسْتَقَرَّ ظرف
خبر محذوف متعلق خبر محذوف

5- بعض اوقات خبر شِبْہُ جُمْلَہ (جار مجرور) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

جیسے: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (ثابت)

مبتداً
خبر محذوف جار مجرور متعلق خبر

6- بعض اوقات ایک مبتداً کی ، کئی خبریں ہوتی ہیں

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

﴿وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ﴾

مبتداً
پہلی خبر دوسری خبر تیسری خبر چوتھی خبر
اور وہ بخشنے والا ہے ، محبت کرنے والا ہے ، عرش کا مالک ہے ، بزرگ و برتر ہے۔

7- بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے :

مندرجہ ذیل مثالوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجیے۔

خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبْعُ ! (وَاقِفٌ)

میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درندہ ہے (سامنے کھڑا)

خَرَجْتُ	فَإِذَا	السَّبْعُ !	(وَاقِفٌ)
فعل + فاعل	فجائیہ	مبتدا	خبر محذوف

جملہ فعلیہ

8- لولا امتناعیہ کے بعد، مبتدا آجائے تو، لازماً خبر حذف کر دی جاتی ہے۔

a- ﴿لَوْلَا﴾ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿سبا: 31﴾
مبتدا

”(کمزور کیے گئے لوگ ، بڑے بننے والوں سے کیس گے)

اگر تم لوگ نہ ہوتے ، تو ہم مومن ہوتے۔“ یعنی تم جیسے گمراہ کرنے والے

یعنی ﴿لَوْلَا﴾ اَنْتُمْ (مُضِلُّونَ مَوْجُودُونَ) لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ

b- لَوْلَا الْاَمَلُ ؛ بَطَلَ الْعَمَلُ (یعنی لَوْلَا الْاَمَلُ فِي الدُّنْيَا مَوْجُودٌ)

”اگر امید نہ ہوتی ، تو عمل بے کار ہوتا۔“

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، اَنْتُمْ اور الْاَمَلُ مبتدا ہیں۔

دونوں ﴿لَوْلَا﴾ کے بعد آئے ہیں اور دونوں کی خبر محذوف ہے۔)

9۔ اگر مبتدا قسم صریح پر مشتمل ہو تو ، خبر محذوف ہوتی ہے۔

﴿لَعَمْرُكَ﴾ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿ (الحجر: 72)

مبتدا

”تیری جان کی قسم ! (اے نبی) ! اس وقت قوم لوط پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا ، جس میں وہ آپ سے باہر ہوئے جاتے تھے۔“

اس مثال میں ، لَعَمْرُكَ مبتدا ہے اور اس کی خبر قَسَمِي محذوف ہے۔

يَعِيْنُ اللّٰهُ ! لَّا مَسْعِدَتَ الْمُنْتَاجِ

”خدا کی قسم ! میں ضروریہ ضرور ، محتاج کی مدد کروں گا۔“

(یہاں يَعِيْنُ اللّٰهُ مبتدا ہے اور اس کی خبر بھی قَسَمِي محذوف ہے)

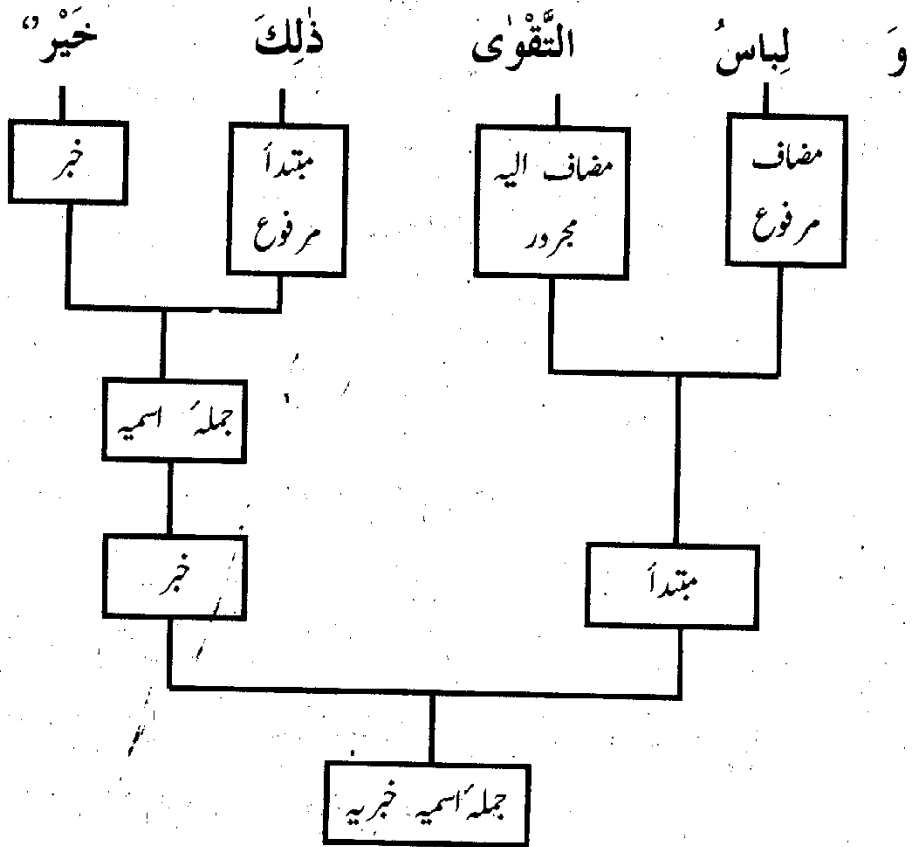
خلاصہ۔ خبر کی مختلف صورتیں

- 1۔ بعض اوقات خبر ، مفرد کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
- 2۔ بعض اوقات خبر ، جملہ اسمیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
- 3۔ بعض اوقات خبر ، جملہ فعلیہ کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
- 4۔ بعض اوقات خبر شبه جملہ (جملہ مجرور یا ظرف) کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔
- 5۔ بعض اوقات ایک مبتدا کی ، کئی خبریں ہوتی ہیں۔
- 6۔ بعض اوقات خبر محذوف ہوتی ہے۔
- 7۔ لولا انتصاۃ کے بعد مبتدا ہو تو ، خبر محذوف ہوتی ہے۔
- 8۔ اگر مبتدا ، صریح قسم پر مبنی ہو تو ، خبر محذوف ہوتی ہے

جملہ اسمیہ کی صورت میں مرکب خبر

﴿ وَ لِبَاسٍ تَتَّقُوا ذَٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الاعراف: 26)

”اور بہترین لباس، تقویٰ کا لباس ہے۔“

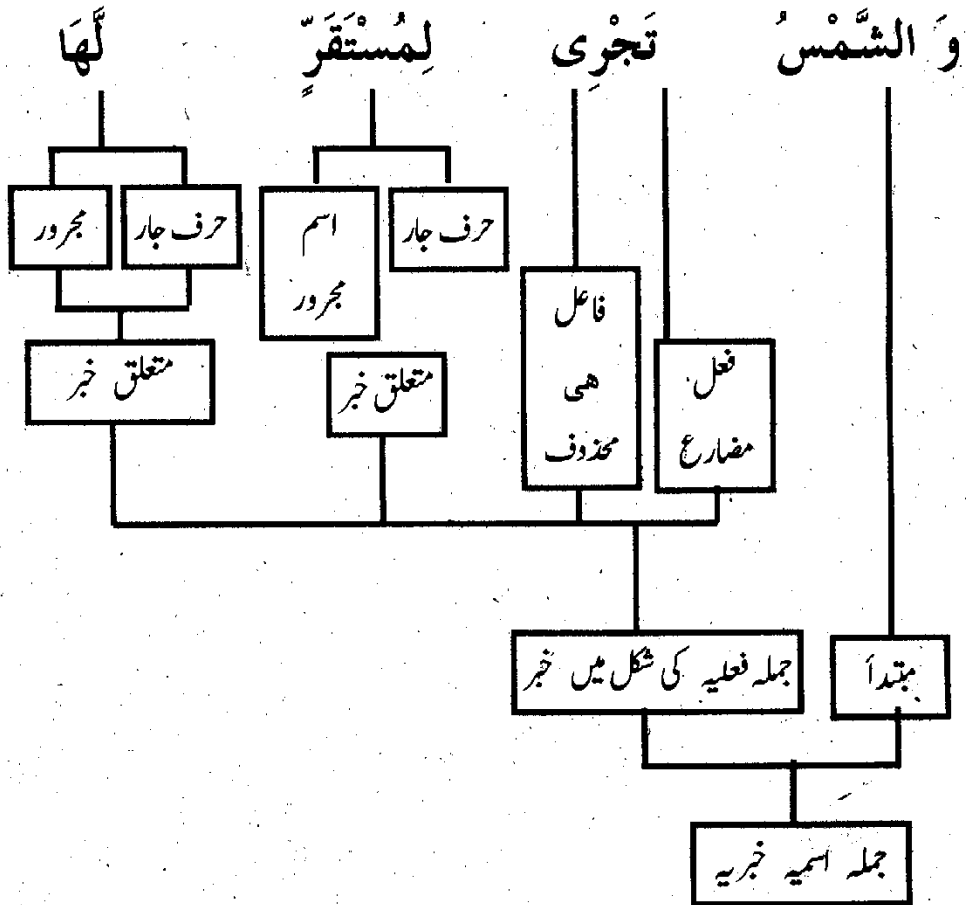


(اس مثال میں، ذلک خیر" مرکب خبر ہے اور جملہ اسمیہ کی صورت میں ہے)

جملہ فعلیہ کی صورت میں مرکب خبر

﴿ وَالشَّمْسُ تَجْرٰی لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ﴾ (یس: 38)

اور سورج وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے۔

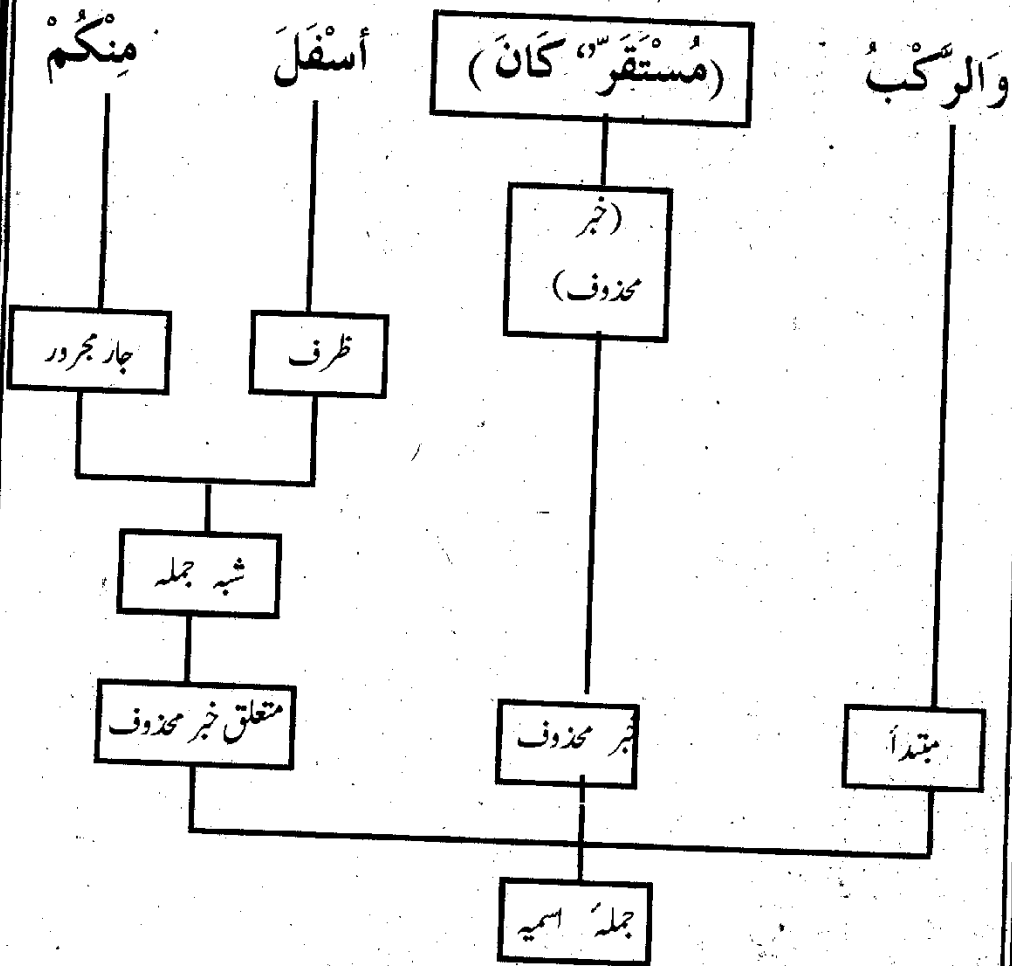


(اس مثال میں، تَجْرٰی، جملہ فعلیہ کی صورت میں خبر ہے، جس کا فاعل (ہی) محذوف ہے)

شبہ جملہ (ظرف) کی صورت میں خبر

﴿ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ﴾ (الانفال: 42)

(اور قافلہ تم سے نیچے (ساحل) کی طرف تھا۔)



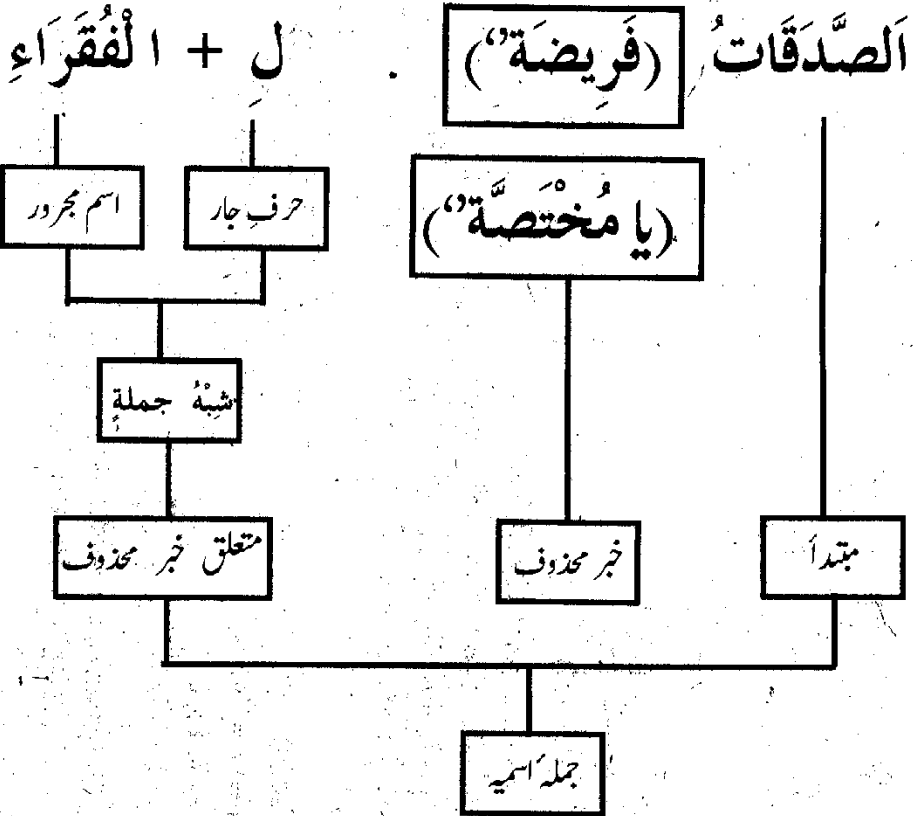
(اس مثال میں ، أَسْفَلَ مِنْكُمْ ، شبہ جملہ (ظرف) کی شکل میں ،

خبر محذوف کا قائم مقام ہے۔)

شبه جملہ (جار مجرور) کی صورت میں خبر

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ (التوبة: 60)

(یہ صدقات تو فقراء کے لیے ہیں۔)



اس مثال میں ، شبه جملہ (جار مجرور) کی شکل میں ، خبر محذوف کا قائم مقام ہے۔

خبر کی مختلف صورتوں کی تحلیل

مندرجہ ذیل جملوں اور ان کی تحلیل پر غور کیجیے اور نحوی ساخت پر توجہ دیجیے۔
تمام مثالوں میں، فرحان مبتدا ہے۔ لیکن خبر کہیں مفرد ہے اور کہیں مرکب۔
خبر کہیں موصوف ہے اور کہیں معطوف۔

- 1- فرحان مبتدا عالم خبر
- 2- فرحان مبتدا عالم پہلی خبر فاضل دوسری خبر عاقِل تیسری خبر
- 3- فرحان مبتدا رَجُل موصوف عالم صفت خبر
- 4- فرحان مبتدا عالم معطوف وَ فاضل معطوف وَ عاقِل معطوف علیہ خبر
- 5- فرحان مبتدا رَجُل موصوف عالم پہلی صفت فاضل دوسری صفت عاقِل تیسری صفت خبر

سبق نمبر: 191

مبتدا کی لازمی تقدیم

وہ صورتیں ، جن میں 'مبتدا' کا مقدم ہونا لازمی ہے۔

1- اصولی طور پر ، مبتدا (Subject) کو ہمیشہ مقدم ہونا چاہیے ، لیکن اہل زبان ، بعض اوقات اسے مؤخر کر لیتے ہیں۔

2- مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ (فعل مبتدا نہیں ہو سکتا)

3- مبتدا ، جملہ نہیں ہو سکتا اور شبہ جملہ بھی نہیں ہو سکتا ، البتہ کبھی کبھی اگر کسی مفرد کی تاویل میں ہو تو جملہ ، مبتدا بن جاتا ہے۔ جیسے :

﴿الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد: 1)

مبتدا (مؤولہ) "جائے مفرد" خبر

"جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔"

4- صدر کلام کا پہلے آنا ضروری ہے (چاہے مبتدا کی صورت میں ، یا خبر کی صورت میں۔

مَنْ اور مَا استفہامیہ ، صدر کلام بن کر پہلے آتے ہیں اور مبتدا بنتے

ہیں۔ جبکہ اَيْنَ ، كَيْفَ ، اَنَّى ، مَتَى اور اَيَّانَ جیسے الفاظ ظروف کی حیثیت سے ،

صدر کلام بن کر پہلے آتے ہیں لیکن خبر (Predicate) ہوتے ہیں۔)

5- بعض صورتوں میں ، مبتدا کو مقدم کرنا لازمی ہوتا ہے ، اور بعض

صورتوں میں مبتدا کو مؤخر کرنا جائز ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1- جب جملے کا آغاز ایسے اہم الفاظ سے ہو ، جن سے کلام کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہو تو ایسی صورت میں ، مبتدأ کا تقدّم لازمی ہوتا ہے۔
جیسے : جب ، حرف لام برائے ابتداء یا اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملوں کا آغاز ہو۔

a- ﴿لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهَبَةً فِي صُدُورِهِمْ﴾ (الحشر: 13)

”ان کے دلوں میں ، اللہ سے بڑھ کر ، تمہارا خوف ہے۔“

b- ﴿وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا﴾ (یوسف: 109)

”اور آخرت کا گھر ، ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے ، جنہوں نے (پیغمبروں کی بات مان کر) تقویٰ کی روش اختیار کی۔“

اوپر کی دونوں مثالیں ، لام ابتداء سے شروع ہو رہی ہیں۔ اس لیے مبتدأ (ل + أَنْتُمْ اور ل + دَارُ الْآخِرَةِ) کو مقدم کیا جانا ضروری اور لازمی تھا۔

2- اسمائے شرط ، یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو تو ، مبتدأ کا مقدم ہونا لازمی ہوتا ہے۔

a- ﴿مَنْ يَفْعَلْ سُوءًا ، يُجْزَئِهِ﴾ (النساء: 123)

”جو بھی برائی کرے گا ، وہ اس کا پھل پائے گا۔“

b- ﴿مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ﴾ (الحديث)

”جس کو اللہ سے ملاقات محبوب ہو ، اللہ کو بھی ، اُس کی ملاقات محبوب

ہوتی ہے۔“

c- مَا إِسْمُ وَلَدِكَ ؟ ”تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے؟
(لوپر کی مثالوں میں ، مَنْ اسم شرط ہے اور مَا اسم استفہام ہے اور
مبتدا ہیں ، اس لیے ان کا پہلے آنا لازمی تھا)

3- جب مبتدا و خبر ، دونوں معرفہ ہوں ، یا دونوں نکرہ ہوں
یعنی تعریف و تنکیر میں برابر ہوں تو ، مبتدا کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

جیسے : a- كِتَابِي رَفِيقِي

”میری کتاب ، میری رفیق ہے۔“

b- عَلِيٌّ صَدِيقِي ،

”علی میرا دوست ہے۔“

c- اَكْبَرُ مِنْكَ سِنًا ، اَكْثَرُ مِنْكَ تَجَرِبَةً

عمر میں آپ سے بڑا اور تجربے میں آپ سے زیادہ ہے۔“

(اس مثال میں ، عَلِيٌّ اور صَدِيقِي دونوں معرفہ ہیں اور اَكْبَرُ اور اَكْثَرُ
دونوں نکرہ ہے ، اس لیے مبتدا کو مقدم کیا گیا ہے۔

اسی طرح ذیل کی مثالیں ہیں۔

d- زَيْدٌ اَخُوكَ

”زید ، تمہارا بھائی ہے۔“

e- اَفْضَلُ مِنِّي ، اَفْضَلُ مِنْكَ

”جو مجھ سے بہتر ہے ، وہ تم سے بھی بہتر ہے۔“

4- جب مبتداً کو ، خبر میں محدود و محصور کرنا مقصود ہو ، یعنی
حصر کا مفہوم مطلوب ہو تو ، مبتداً کا مقدم ہونا ضروری ہوتا ہے۔

جیسے : a- ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ (آل عمران : 144)

”اور نہیں ہیں محمدؐ ، مگر ایک رسول“

(اس مثال میں ، مُحَمَّدٌ کو مؤخر نہیں کیا جاسکتا ، ورنہ مفہوم بدل جائے گا اور مقصود کلام کے خلاف ہوگا کہ ”نہیں ہے کوئی رسول ، مگر محمدؐ“ اور جو خلاف واقعہ بھی ہوگا۔)

b- مَا خَالِقٌ إِلَّا اللَّهُ (نہیں ہے کوئی خالق ، مگر صرف اللہ)

(اس مثال میں بھی خَالِقٌ مبتداً ہے ، اس کو مقدم کرنا ضروری ہے۔ ورنہ مفہوم مختلف ہو جائے گا۔)

c- ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ﴾ (الرعد : 7)

”تم تو محض خبردار کرنے والے ہو۔“

d- ﴿إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ﴾ (ہود : 12)

”آپؐ تو بس ڈرانے والے ہیں۔“

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، أَنْتَ مبتداً ہے۔ اس کی تقدیم

لازمی ہے۔ یہاں إِنَّمَا سے حصر کا مفہوم پیدا ہو رہا ہے۔)

e- سَلَمَانٌ مِنَّا (الحديث)

”حضرت سلمانؓ فارسی ، ہم (اہل بیت) میں سے ہیں۔“

5- جب خبر ، جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو ، جس کی ضمیر مستتر ، مبتدأ کی طرف لوٹتی ہو تو ، مبتدأ مقدم ہوتا ہے۔

جیسے : a- سَعِيدٌ حَضَرَ (سعید حاضر ہو گیا)

b- صَالِحٌ سَافَرَ (صالح سفر پر روانہ ہو گیا)

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، سَعِيدٌ اور صَالِحٌ "مبتدأ ہیں۔ دونوں کی خبر ، جملہ ہائے فعلیہ پر مشتمل ہے ، اور ان کے اندر ضمیر فاعل (هُوَ) مستتر ہے۔ اس لیے ان کا مقدم ہونا لازمی تھا۔ اگر خبر کو مقدم کرتے ، تو خبر ، خبر نہ رہتی ، بلکہ یہ فعل ، جملہ فعلیہ بن جاتا اور مبتدأ ، جملہ فعلیہ کا فاعل بن جاتا۔)

c- الشَّمْسُ تَجَرَّى (یس: 28) خبر (جملہ فعلیہ) مبتدأ

خلاصہ۔ مبتدأ کی لازمی تقدیم

پانچ (5) صورتوں میں ، مبتدأ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

- 1- جب جملے کا آغاز ایسے الفاظ سے ہو ، جو صدر کلام بنتے ہیں۔ جیسے : لام ابتداء
- 2- جب اسمائے شرط یا اسمائے استفہام سے جملے کا آغاز ہو۔ جیسے : مَنْ اور مَا
- 3- جب مبتدأ اور خبر ، دونوں معرّفہ ، یا دونوں نکرہ ہوں۔
- 4- جب مبتدأ کو ، خبر میں محدود کرنا مطلوب و مقصود ہو۔
- 5- جب خبر ، جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو۔

سبق نمبر: 192

خبر کی تقدیم و تاخیر

خبر (Predicate) کے سلسلے میں تین (3) باتیں یاد رکھیے۔

1- خبر عموماً ، مؤخر کی جاتی ہے اور مبتدا کے بعد آتی ہے۔

جیسے : اللہ أَحَدٌ

2- بعض اوقات ، خبر کو مقدم کرنا جائز ہوتا ہے۔ یعنی تقدیم و تاخیر

(Hysteron-Proteron) کی دونوں صورتیں مساوی ہوتی ہیں۔

3- بعض اوقات البتہ ، خبر کو خلاف قاعدہ مقدم کرنا ، لازمی اور ضروری ہو جاتا ہے۔

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خبر مقدم جائز

بعض صورتیں جس میں ، خبر کو مقدم کرنا جائز ہوتا ہے۔

جیسے : فِي الدَّارِ مُحَمَّدٌ

فِي الدَّارِ مُحَمَّدٌ

ان دونوں مثالوں میں ، فِي الدَّارِ خبر ہے۔ ایک میں مقدم ہے۔

اور دوسری میں مؤخر ، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ معنی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

خبر مقدم ملزوم

خبر کا مقدم کیا جانا، ضروری اور لازمی ہوتا ہے، جب خبر ایسے اہم الفاظ پر مشتمل ہو، جن سے کلام کا آغاز ہو، کیوں کہ صدر کلام کا پہلے آنا، لازمی ہے۔

جیسے: ذیل کی مثالوں میں، اسمائے استفہام سے کلام کا آغاز ہوا ہے، اسمائے استفہام ہمیشہ صدر کلام بنتے ہیں۔

کَيْفَ، اَنَّى، مَتَى، اَيْنَ اور اَيَّانَ ظرف کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں، اس لیے ہمیشہ خبر بنتے ہیں۔ ان کو موخر اس لیے نہیں کیا جاسکتا کہ اسمائے استفہام، ہمیشہ صدر کلام کی حیثیت سے جملے کے آغاز میں آتے ہیں۔ (جبکہ مَنْ اور مَا استفہام کے معنی میں ہمیشہ مبتدا ہوتے ہیں۔)

-a اَيْنَ الْكِتَابُ؟ کتاب کہاں ہے؟

خبر مقدم مبتدا مؤخر

-b اَيْنَ الْمَقَرُّ؟ (القیامۃ: 10) جائے پناہ کہاں ہے؟

-c مَتَى الْاِمْتِحَانُ؟ امتحان کب ہے؟

-d كَيْفَ حَالُكَ؟ آپ کا کیا حال ہے؟

-e اَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ (الذاریات: 12) جزا و سزا کا دن کب ہوگا؟

مندرجہ بالا مثالوں میں این ، متی اور کیف اسمائے استفہام ہیں اور خبر ہیں۔
ان خبروں کا پہلے آنا لازمی اور ضروری ہے۔

2- جب خبر ، جار مجرور پر مشتمل ہو اور مبتدأ نکرہ ہو ،
خبر کی تقدیم ضروری ہے

a- ﴿لِكُلِّ قَوْمٍ﴾ هَادٍ ﴿(الرعد: 7)﴾

خبر جار مجرور مبتدأ مؤخر نکرہ
”ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔“

اس مثال میں ، لِكُلِّ جار مجرور پر مشتمل قائم مقام خبر ہے۔ اس کا مبتدأ مؤخر ہے اور نکرہ ہے۔ اس لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔

b- ﴿فِي كُلِّ رِبْطَةٍ﴾ أَجْرٌ ﴿(حدیث)﴾

”ہر تر جگر میں ، اجر ہے“
مبتدأ مؤخر نکرہ

3- جب خبر ظرف پر مشتمل ہو اور مبتدأ نکرہ ہو ،
خبر کا پہلے آنا ضروری ہے۔

﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ﴾ عَلِيمٌ ﴿(یوسف: 65)﴾

ظرف خبر مقدم مبتدأ مؤخر نکرہ

”اور ہر صاحب علم سے بڑا ایک جاننے والا ہے“

(اس مثال میں ، فَوْق ظرف ہے ، قائم مقام خبر ہے ، اس کا مبتدأ

علیم“ نکرہ ہے، اور مؤخر ہے، اس لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔

4- جب خبر کو مبتداً میں محصور و محدود کرنا مقصود ہو،
یعنی حصر کا مفہوم مطلوب ہو، تو خبر کو مقدم کیا جاتا ہے۔

جیسے: جب مبتداً **الْأَيُّ** کے بعد آئے، خبر کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

مَا خَاسِرٌ **الْأَيُّ** الْكِسْلَانُ

خبر مقدم مبتداً مؤخر برائے حصر

”کوئی اور خسارہ اٹھانے والا نہ ہو گا، مگر کاہل“

5- جب مبتداً میں کوئی ضمیر ہو، جو خبر کی طرف لوٹتی ہو۔
خبر کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

عَلَى الثَّمَرَةِ **مِثْلَهَا** زُبْدًا (بھجور پر اتنا ہی مکھن ہے۔)

خبر مقدم جار مجرور مبتداً مؤخر مع ضمیر

﴿أَمْ عَلَى قُلُوبٍ **أَقْفَالُهَا** ؟﴾ (محمد: 24)

خبر مقدم جار مجرور مبتداً مؤخر مع ضمیر

”یا پھر، کیا ان کے دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں؟“

اس مثال میں، **عَلَى قُلُوبٍ**، خبر ہے۔ اس کا مبتداً **أَقْفَالُهَا** ہے،

مؤخر ہے اور جس کی ضمیر مؤنث ہا، **قُلُوبِ** کی طرف لوٹ رہی ہے، اسی لیے خبر کا پہلے آنا ضروری ہو گیا۔

خلاصہ - خبر کی تقدیم لازم

پانچ (5) صورتوں میں ، خبر کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

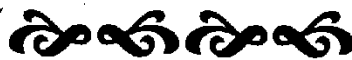
1- جب خبر ، صدر کلام پر مبنی ہو۔ یعنی جب ، آئین ، متی ، کیف ، آئی اور آیات وغیرہ جیسے ظرف پر مبنی اسمائے استفہام سے ، جملے کا آغاز ہو۔

2- جب خبر ، جار مجرور پر مشتمل ہو۔

3- جب خبر ، ظرف پر مشتمل ہو۔

4- جب خبر کو ، مبتدا میں محصور اور محدود کرنا مطلوب و مقصود ہو۔

5- جب مبتدا میں کوئی ایسی ضمیر واقع ہو ، جو خبر کی طرف رجوع کر رہی ہو۔



کیا مبتداً نکرہ بھی ہو سکتا ہے؟

- 1- مبتداً کے لیے عام قاعدہ تو یہی ہے کہ وہ لازماً معرفہ ہو۔
جیسے : **مُحَمَّدٌ** نبینا (محمد ہمارے رسول ہیں)
اس مثال میں ، **مُحَمَّدٌ** مبتداً ہے۔ معرفہ ہے۔
- 2- لیکن مبتداً ، نکرہ مخصوصہ بھی ہو سکتا ہے۔
(واضح ہو کہ محض نکرہ اسم ، کبھی مبتداً نہیں ہو سکتا۔)
- 3- مبتداً کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسم ہو (جملہ ، یا شبہ جملہ ، مبتداً نہیں ہو سکتا۔)
مندرجہ ذیل صورتوں میں ، مبتداً کو نکرہ لایا جاتا ہے۔

1- حرف استفہام کے بعد کا مبتداً ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے : a- ﴿ اِلهَ ۙ مَعَ اللّٰهِ ؟ ﴾ (النمل : 60)

”کیا اللہ کے ساتھ ، کوئی اور الہ بھی ہے؟“

اِلهَ ۙ مَعَ اللّٰهِ ؟
حرف استفہام مبتداً نکرہ

(یہاں پہلے حرف استفہام ہمزہ استعمال کیا گیا ہے ،

اس لیے **اِلهَ** مبتداً ، نکرہ استعمال کیا گیا ہے۔)

b- ﴿ فَهَلْ مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا ؟ ﴾ (الاعراف : 53)

”پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے، جو ہمارے حق میں شفاعت کریں گے؟“

(یہاں پہلے حرفِ استفہام **هَلْ** آیا ہے۔ اس لیے مبتداً نکرہ **شُفَعَاءَ** استعمال ہوا ہے۔)

c- أ رَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ ؟

”اس گھر میں ، مرد ہے یا عورت؟“

(اس مثال میں ، رَجُلٌ اگرچہ نکرہ ہے ، لیکن **فِي الدَّارِ** کی قید نے ، اس کو

خاص کر دیا ہے۔ اس لیے یہ بطورِ نکرہ مبتداً استعمال ہوا ہے۔)

2- حرفِ نفی کے بعد کا مبتداً ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے :

a- مَا أَحَدٌ غَائِبٌ کوئی شخص بھی، غائب نہیں ہے (یعنی سب موجود ہیں)

(اس مثال میں أَحَدٌ نکرہ مبتداً ہے اور حرفِ نفی **مَا** کے بعد آیا ہے)

b- مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ تُم سے بہتر کوئی نہیں ہے۔

(اس مثال میں ، أَحَدٌ نکرہ ہے ، لیکن حرفِ نفی **مَا** کی وجہ سے

خاص ہو گیا ہے اور بطورِ مبتداً نکرہ استعمال ہوا ہے۔)

3- جب مبتدأ صفت ہو ، بطور نکرہ اس کا استعمال جائز ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں مبتدأ اگرچہ نکرہ ہے ، لیکن صفت کے ساتھ آیا ہے ، اس لیے یہ نکرہ خاص ہو گیا ہے۔

a- وَلَا مَۡةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ (البقرة: 221)

b- ایک مومن لونڈی ، مشرک شریف زادی سے بہتر ہے۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (البقرة: 221)

ایک مومن غلام ، مشرک شریف سے بہتر ہے۔

یہاں **عَبْدٌ** نکرہ ہے ، لیکن **مُؤْمِنٌ** کی صفت کی وجہ سے ، اس میں

تخصیص پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے یہ ، نکرہ ہونے کے باوجود ، مبتدأ بن گیا ہے۔

4- جب مبتدأ مضاف ہو جائے ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

جیسے: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ (پانچ نمازیں ہیں، جنہیں اللہ نے فرض ٹھیر لیا ہے۔)

خَمْسُ	صَلَوَاتٍ	كَتَبَهُنَّ	اللَّهُ
نکرہ مضاف	مضاف الیہ	فعل + مفعول بہ	فاعل

(اس مثال میں ، **خَمْسُ** اگرچہ نکرہ ہے ، لیکن مضاف کی وجہ سے یہ

خاص ہو گیا ہے۔)

5- جب مبتدا کو مؤخر کر دیا جائے اور جر کو مقدم اور خبر ظرف کی شکل میں آئے، تب بھی مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے۔ جیسے:

(الرعد: 7)

a- ﴿وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾
مبتدا مؤخر

”اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔“

(یہاں ہاد، نکرہ ہے، مبتدا مؤخر ہے)

(البقرة: 7)

b- ﴿وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ﴾

”اور ان کی آنکھوں پر، پردہ پڑ گیا۔“

(یہاں غِشَاوَةٌ، نکرہ ہے، مبتدا مؤخر ہے)

6- جب مبتدا، دُعا یا بددعا پر مشتمل ہو، نکرہ ہو سکتا ہے۔

a- ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الرعد: 24)

”تم پر سلامتی ہو۔“ (یہاں دعائیہ کلمہ سَلَام، نکرہ ہے اور مبتدا ہے)

بعض علماء کا خیال ہے کہ سَلَام دراصل سلامتی ہے۔ اور یہ، یائے متکلم

کی طرف مضاف ہے، اور ی کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اضافت کی وجہ سے، یہ خاص ہو گیا ہے۔

b- ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ﴾ (المطففين: 1)

”بتاہی ہے، ڈنڈی مارنے والوں کے لیے۔“

(یہاں وَيْلٌ بددعا ہے، نکرہ ہے اور مبتدا ہے)

7- مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ تنوع پر دلالت کرے۔

جیسے : یَوْمَ لَكَ وَ یَوْمَ عَلَیْكَ

”ایک دن آپ کا ہوتا ہے ، ایک دن آپ کے خلاف جاتا ہے۔“

(یہاں بطور مبتدأ ، نکرہ اسم ، یَوْمَ کا لفظ ، دو مرتبہ استعمال کیا گیا۔

لیکن اس میں تنوع ہے۔ ایک آپ کے لیے خیر کا باعث بنتا ہے اور دوسرا مصیبت لے کر آتا ہے۔ اس لیے نکرہ ہے۔)

8- مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ عموم پر دلالت کرے۔

جیسے : a- ﴿كُلٌّ یَعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهِ﴾ (بنی اسرائیل: 84)

”ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کر رہا ہے۔“

b- ﴿كُلٌّ لَهُ قَانُونٌ﴾ (الروم: 26)

”سب کے سب ، اسی کے تابع فرمان ہیں۔“

(اوپر کی دونوں مثالوں میں ، كُلٌّ مبتدأ ہے اور عموم پر دلالت کر رہا ہے ،

اس لیے نکرہ ہے۔)

9- مبتداً نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ مَنْ استفہامیہ کے ذریعے ،
عموم پر دلالت کرے۔

جیسے : a- ﴿مَنْ فَعَلَ هَذَا؟﴾ (الانبیاء : 59)

”یہ کس نے کیا؟“

b- ﴿مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا؟﴾ (یس : 52)

”کس نے ہمیں خواب گاہ سے اٹھا دیا؟“

(یہاں اسم استفہام مَنْ ، مبتداً ہے ، نکرہ ہے ، اور عموم پر دلالت کر رہا ہے)

10- مبتداً نکرہ ہو سکتا ہے ، جب وہ مَنْ شرطیہ کے ذریعے ،
عموم پر دلالت کرے۔

جیسے : a- ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (النساء : 123)

”جو بھی برائی کرے گا ، اس کا پھل پائے گا۔“

b- ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ (الزلزال : 7)

”پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی ، وہ اس کو دیکھ لے گا۔“

(اوپر کی دونوں مثالوں میں مَنْ مبتداً ہے ، نکرہ ہے ، لفظ شرط

ہے اور عموم پر دلالت کر رہا ہے)

خلاصہ۔ نکرہ مبتدأ کی صورتیں

- دس (10) صورتوں میں ، مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 1- حرف استفہام کے بعد مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 2- حرف نفی کے بعد مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 3- جب مبتدأ کسی صفت کے ساتھ آئے ، نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 4- جب مبتدأ مضاف ہو جائے ، مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 5- جب خبر ، ظرف یا جار مجرور پر مشتمل ہو اور مبتدأ کو ، مؤخر کر دیا جائے تو مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 6- جب مبتدأ ، دعا یا بد دعا پر مشتمل ہو ، تو مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 7- جب کل کے ذریعے ، مبتدأ عموم پر دلالت کرے ، تو مبتدأ نکرہ ہو سکتا ہے۔
- 8- جب مَنْ استفہامیہ کے ذریعے ، یا مَنْ شرطیہ کے ذریعے مبتدأ عموم پر دلالت کرے ، تو مبتدأ ، نکرہ ہو سکتا ہے۔

اس سبق سے پہلے ، تعریف و تنکیر کے اسباق نمبر 177 اور

178، دوبارہ ضرور پڑھ لیجیے۔



سبق نمبر : 194

فاعل کی تقدیم لازم

جملہ فعلیہ کے قواعد میں بتایا جا چکا ہے کہ عموماً فعل کے بعد ، فاعل آتا ہے اور پھر اس کے بعد مفعول بہ۔ لیکن بعض اوقات فاعل سے پہلے ، مفعول بہ بھی آ سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل تین (3) صورتوں میں فاعل کی تقدیم ، لازمی ہوتی ہے۔

1- جب فاعل اور مفعول بہ دونوں ، اسم مقصور پر مبنی ہوں۔ جیسے :

دَرَسَ مُوسَى عِيسَى ”موسیٰ نے ، عیسیٰ کو پڑھایا۔“
فاعل مفعول بہ

2- جب مفعول بہ ، اِلَّا کے بعد واقع ہو ، فاعل کی تقدیم لازمی ہے۔ جیسے :

a- مَا أَكَلَ الْفَارُ إِلَّا خُبْرًا .
فاعل مفعول بہ
”چوہے نے روٹی کے علاوہ ، کچھ نہیں کھایا۔“

b- لَا الرَّجُلُ قَاطِعٌ إِلَّا شَجَرَةً .
فاعل مفعول بہ
”آدمی درخت کے علاوہ ، کچھ اور نہیں کاٹنے والا۔“

3- جب فعل کے ساتھ فاعل ، ضمیر متصل کی صورت میں موجود ہو۔ جیسے :

﴿ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ (النبا : 11)
فعل + فاعل مفعول بہ

”اور ہم نے دن کو ، معاش کا وقت بنایا“

فعل اور فاعل کا حذف

بعض اوقات ، جملے میں صرف منصوب اسماء ہوتے ہیں۔ منصوب اسم ، یا تو صرف طرف ہوتا ہے ، یا مفعول بہ فقط۔

بعض اوقات ، صرف فعل محذوف ہوتا ہے ، اور بعض اوقات ، فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔ (اغراء ، تحذیر اور اختصاص کے اسباق نمبر 152، 153 اور 154 کا دوبارہ جائزہ لیجیے۔)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1- ﴿إِيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ﴾ (البقرة: 184)

”یہ متعین دن ہیں (جن میں تمہیں روزہ رکھنا ہے)۔“

(یہاں فعل صَوْمُوا محذوف ہے)

2- ﴿وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾

(البقرة: 135)

”یہودی کہتے ہیں : یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں : عیسائی ہو ، تو ہدایت ملے گی۔ ان سے کہو : ”نہیں بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیمؑ کا طریقہ (اختیار کرو)۔“

(اس مثال میں ، مِلَّة منصوب ہے ، اس کا فعل اَلزَّمُوا یا اَتَّبِعُوا یا نَتَّبِعُ محذوف ہے)

3- سوال کے جواب میں ، فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

مَنْ ضَرَبَ ؟ (ضَرَبَ) زَيْدٌ

”کس نے مارا؟ زید نے (مارا)۔“

(یہاں جواب میں صرف ، زید نے کہا گیا۔ مطلب ہے ، زید نے مارا)

4- بعض اوقات ، فعل کا حذف لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ

حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ ابْلِغْهُ مَا مَنَّهُ﴾ (التوبة: 6)

”اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص ، پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو ، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے ، پھر اسے اس کے مامن تک پہنچا دو۔“

(یہاں جملہ شرطیہ ہے ، پہلے حصے میں فاعل (أَحَدٌ) آیا ہے اور فاعل سے پہلے

(استجار) فعل محذوف ہے۔ اس فعل کا حذف کیا جانا ، ضروری اور لازمی

تھا ، کیونکہ اگلے جملے سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے۔)

5- سوال کے جواب میں نَعَمْ یا بَلَى آئیں ، تو فعل اور فاعل دونوں محذوف ہو

جاتے ہیں۔ جیسے :

أَقَامَ زَيْدٌ ؟ نَعَمْ . (قَامَ زَيْدٌ)

”کیا زید کھڑا ہو گیا؟ ہاں۔ (یعنی واقعی کھڑا ہو گیا۔)

6- ﴿صِبْغَةَ اللَّهِ﴾ (البقرہ: 138)

”اللہ کا رنگ اختیار کرو۔“ (صِبْغَةُ مصدر ہے۔ اگر اُسے مفعول مطلق تسلیم کیا

جائے ، تو اسی مادے سے ، کوئی فعل جیسے صَبَغْنَا محذوف تسلیم کیا جائے گا۔
یہ جملہ صَبَغْنَا اللہ صِبْغَةً ہو سکتا ہے۔

یا پھر دوسری صورت میں ، بطورِ اغراء ، منصوب صِبْغَةً کا فعل **الزَّمُوا** یا **اخْتَارُوا** محذوف سمجھا جائے گا۔

(محمد: 4)

﴿فَضْرَبَ الرِّقَابَ﴾

-7

”(کافروں سے مڈبھیر ہو تو تمہارا کام) گردنیں مارنا ہے۔“

غالباً یہ جملہ ، کچھ اس طرح ہے۔ **فَاضْرِبُوا** الرِّقَابَ ضَرْبًا

(یہاں فعل کے بجائے ، مصدر منصوب ضَرْبٌ کا استعمال ہوا ہے۔)

(ہود: 95)

﴿أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ﴾

-8

بالائی جملہ کچھ اس طرح ہو سکتا ہے۔ اَبْعَدَ اللہ مَدْيَنَ بُعْدًا

”سنو مدین والے دور پھینکے گئے۔“

یہاں بھی فعل کے بجائے ، مصدر منصوب بُعْدًا استعمال کیا گیا ہے۔

(محمد: 4)

﴿فَشَدُّوا الْوَتَاقَ فِإِمَّا مِّنَّا بُعْدٌ وَإِمَّا فِدَاءٌ﴾

-9

”پھر قیدیوں کو مضبوط باندھو ، اس کے بعد تمہیں اختیار ہے کہ احسان کرو ، یا

فدیے کا معاملہ کرو۔“

یہاں دو منصوب اسماء ہیں۔ مِّنَّا ، فِدَاءٌ ان دونوں کے فعل اور فاعل محذوف ہیں۔

یہ جملہ کچھ اس طرح ہو سکتا ہے۔

فَشَدُّوا الْوَتَاقَ ، فِإِمَّا تَمْنُونُ مِّنَّا ، أَوْ تُفْدُونَ فِدَاءً

”پھر قیدیوں کو مضبوط باندھو ! اس کے بعد ، تمہیں اختیار ہے ، احسان کرو ، یا

فدیے کا معاملہ کرو۔“

10- ﴿فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ سُحْقٌ = دوری (الملک: 11)

”لعت ہے ان دوزخیوں پر۔“ اس جملے کو کھول دیا جائے تو وہ یوں ہوگا۔

أَسْحَقَ اللَّهُ أَصْحَابَ السَّعِيرِ سُحْقًا

یہاں بھی فعل کے بجائے ، مصدر منصوب سُحْقًا استعمال کیا گیا ہے۔

حذف کے مقاصد

حذف قرآن مجید میں ، بہت عام ہے۔ علمائے بلاغت نے حذف کے مختلف

مقاصد بیان کیے ہیں۔ یہاں چند ایک مقاصد کا ذکر کیا جا رہا ہے :

1- غیر مخاطب سے معاملہ کو مخفی رکھنا :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، غیر مخاطب سے معاملہ کو مخفی رکھنا ہوتا ہے۔

جیسے : مخاطب سے کہنا ”أَقْبِلْ“ (وہ آگیا) جبکہ متکلم و مخاطب کے درمیان کسی

خاص آدمی کا ذکر ہو اور وہ اس موقع پر ، اس کا نام لینا مناسب نہ سمجھیں۔

2- ضیق مقام یعنی موقع ذکر کا متحمل نہ ہو :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، ضیق مقام ہوتا ہے۔ یعنی جب موقع ، ذکر

کا متحمل نہ ہو ، اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مخاطب کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

-a جیسے شاعر نے کہا:

قَالَ لِي: كَيْفَ أَنْتَ؟ قُلْتُ عَلِيلٌ سَهْرٌ دَائِمٌ وَحَزْنٌ طَوِيلٌ

”اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: بیمار۔

مستقل بے خواہی اور صدمات کی طوالت۔“

اس شعر میں، کہنے والے نے یہ نہیں کہا کہ یہ سب (مستقل بے خواہی)

مجھ کو لاحق ہے۔ شاعر نے دوسرے مصرع میں حذف سے کام لیا ہے۔

-b حذف کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وقت ہی اس کی اجازت نہ دیتا

ہو۔ یہ موقع، اغراء یا تحذیر کا ہوتا ہے اور الزَّمْ یا

إِحْذَرْ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

شکاری اپنے ساتھی سے کہے: ظَنِيًّا ظَنِيًّا! ”ہرن! ہرن!“۔

یا کسی سے کہا جائے: حَيَّةٌ حَيَّةٌ! ”سانپ! سانپ!“

-3 اختصار کے ذریعہ بات کو عام کرنا:

بعض اوقات حذف کا مقصد، اختصار کے ذریعہ بات کو عام کرنا ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ﴾ (یونس: 25)

”اور اللہ، امن کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے۔“ (ساری مخلوق کو)

اس میں ”يَدْعُو“ کے مفعول بہ کو، تعمیم کی غرض سے حذف کر دیا گیا ہے۔

4-

متعدی کو لازم کا درجہ دینا :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، متعدی کو لازم کا درجہ دینا ہوتا ہے ، اس وجہ سے کہ معمول و مفعول یہ سے ، غرض کا کوئی تعلق نہ ہو ، جیسے :

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: 9)

”ان سے پوچھو! کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے، دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟“

اس مثال میں ، يَعْلَمُونَ کے مفعول کو ، اس لیے حذف کر دیا گیا ہے کہ

یہاں غرض، معمول سے نہیں ہے ، بلکہ محض فعل سے ہے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ بھی ، حذف کے کچھ مزید دواعی اور مقاصد ہو سکتے

ہیں۔ جیسے :

5-

فاعل کو حذف کر کے ، فعل کی اسناد ، نائب فاعل کی طرف کرنا :

بعض اوقات حذف کا مقصد ، فاعل کو حذف کر کے ، فعل کی اسناد ، نائب

فاعل کی طرف کرنا ہوتا ہے۔ یہ حذف ، فاعل کے خوف کی وجہ سے ہو سکتا

ہے ، یا اس پر خوف کے طاری ہو جانے کی وجہ سے ہو سکتا ہے ، یا پھر یہ

کہ اُس کو ، فاعل کا علم ہی نہیں ہوتا۔ ان تمام صورتوں میں فعل مجہول استعمال

کیا جاتا ہے۔

6- بعض اوقات حذف کا مقصد ، سامع کی بیداری ذہن کو ، یا اُس کی مقدار و معیار کو آزمانا ہوتا ہے۔

7- بعض اوقات حذف کا مقصد ، تعظیم ہوتا ہے۔

8- بعض اوقات حذف کا مقصد ، تحقیر ہوتا ہے۔

9- بعض اوقات حذف کا مقصد ، ضرورت کے مواقع پر انکار ہوتا ہے۔

10- بعض اوقات حذف کا مقصد ، تعیین ہوتا ہے۔

11- بعض اوقات حذف کا مقصد ، دعویٰ تعین ہوتا ہے۔

12- بعض اوقات حذف کا مقصد ، وزن و سجع وغیرہ کی رعایت و حفاظت ہوتا ہے۔

اور بالعموم ، یہ بات شاعری میں رائج ہے۔

قرآن مجید میں بھی ، چنانچہ ضمیر منکلم ی کو حذف کیا گیا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَإِلَيْهِ مَتَابٍ﴾ (متابی) ﴿(الرعد: 30)﴾

”اور وہی میرا ملجا و ماویٰ ہے۔“

b- ﴿فَكَيْفَ كَانَ عِقَابٍ﴾ (عقابی) ﴿(الرعد: 32)﴾

”پھر دیکھ لو ، کہ میری سزا کیسی سخت تھی؟“

c- ﴿وَإِذَا مَرَضْتُ فَبُهِرَ يَشْفِينِ﴾ (یشفینی) ﴿(الشوری: 80)﴾

”اور جب بیمار ہو جاتا ہوں ، تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“



سبق نمبر : 196

مفعول بہ کی مختلف صورتیں

مفعول بہ ، وہ منصوب اسم ہے ، جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔

مفعول بہ ، پانچ مختلف صورتوں میں آتا ہے۔

1- مفعول بہ۔ اسم صریح معرب

بعض اوقات مفعول بہ ، اسم صریح معرب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ یہاں الْإِنْسَانُ ، الْأَرْضُ ، ذُلُولاً اور
الْمَعْرِفَةُ مفعول بہ ہیں اور منصوب ہیں۔ اسم صریح ہیں ، معرب ہیں۔

a- ﴿عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ (العلق: 5)

”اس نے انسان کو ، وہ کچھ سکھایا ، جو وہ نہیں جانتا تھا۔“

b- ﴿جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذُلُولًا﴾ (الملك: 15)

”اس نے تمہارے لیے ، زمین کو تابع کر دیا۔“

c- نَطْلُبُ الْمَعْرِفَةَ

”ہم حصولِ معرفت کے لیے کوشاں ہیں۔“

2- مفعول بہ۔ اسم ضمیر منفصل

بعض اوقات مفعول بہ ، ضمیر منفصل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ اسم ضمیر منفصل اِيَّاكَ اور اِيَّايَ استعمال کی گئی ہیں۔ فعل سے پہلے آئی ہیں۔ مفعول بہ ہیں۔ منصوب ہیں۔ مُقَدَّم برائے حصر ہیں۔

a- ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ (الفاتحہ: 4)

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔“

b- ﴿ وَ اِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴾ (البقرہ: 40)

”اور تم لوگ ، مجھ ہی سے ڈرو۔“

3- مفعول بہ۔ اسم ضمیر متصل

بعض اوقات مفعول بہ ، ضمیر متصل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔
اسم ضمیر متصل هُ ، هُنَّ اور كَ استعمال کی گئی ہیں۔ یہ ضمیریں فعل کے بعد آئی ہیں۔ مفعول بہ ہیں۔ منصوب ہیں۔

a- وَ عَدَا هُ

”مُس نے ، اُس سے وعدہ کیا۔“

-b اَتَيْتُمُو هُنَّ

”تم لوگوں نے ، اُن عورتوں کو دیا ہے۔“

-c ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ﴾ (ف + س + يَكْفِي + ك + هُمْ) (البقرہ: 137)

”لہذا اُن لوگوں کے مقابلے میں ، اللہ تمہاری (حمایت کے لیے) کافی ہوگا۔“

4- مفعول بہ۔ اسم ظاہر مبنی

بعض اوقات مفعول بہ ، اسم مبنی پر مشتمل ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔ یہاں اسم صریح مغرب کے بجائے ، اسم مبنی

ہذہ استعمال کیا گیا ہے۔ جو مفعول بہ ہے ، محلّا منصوب ہے۔

دَرَسَ التَّلْمِیْذُ هَذِهِ الْقَصِیْدَةَ

مفعول بہ

”شاگرد نے ، یہ قصیدہ سیکھ لیا۔“

5- مفعول بہ۔ مؤول

بعض اوقات مفعول بہ ، جملے کی صورت میں ، مؤول طور پر آتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

عَرَفْتُ أَنَّكَ قَادِمٌ (مجھے علم تھا کہ آپ آنے والے ہیں۔)

مفعول بہ مؤول

عَرَفْتُ (مجھے علم تھا) فعل اور فاعل پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد ، ایک پورا

جملہ اسمیہ اُنکِ قادم ہے۔ جو محلاً منصوب ہے۔ اور مفعول بہ کا قائم مقام ہے۔ اگر اسم منصوب استعمال کیا جاتا تو جملہ اس طرح ہوتا۔

عَرَفْتُ قُدُومَكَ (مفعول بہ)
(مجھے ، آپ کی آمد کا علم تھا۔)

خلاصہ۔ مفعول بہ کی پانچ قسمیں

- 1- مفعول بہ ، اسم صریح معرب ہو سکتا ہے۔
- 2- مفعول بہ ، ضمیر منفصل ہو سکتا ہے۔
- 3- مفعول بہ ، ضمیر متصل ہو سکتا ہے۔
- 4- مفعول بہ ، مبنی (جیسے اسم اشارہ) ہو سکتا ہے۔
- 5- مفعول بہ ، مؤوّل (جیسے جملہ اسمیہ) ہو سکتا ہے۔



سبق نمبر : 197

مفعول بہ کی تقدیم

درج ذیل صورتوں میں ، مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے ، اگرچہ جملہ فعلیہ میں عام طور پر ترتیب یوں ہوتی ہے ، پہلے فعل ، پھر فاعل ، پھر مفعول بہ۔

قَتَلَ + دَاوُدُ + جَالُوتَ

فعل + فاعل + مفعول بہ

1- جب فاعل کے ساتھ ، فاعلی ضمیر ایسی ہو ، جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو ، تو مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

أَكْرَمَ الْأُسْتَاذَ تَلْمِیْذَہٗ

فعل + مفعول بہ + فاعل

”شاگرد نے ، استاد کا اکرام کیا۔“

2- جب مفعول کی ضمیر ، فعل کے ساتھ متصل ہو ، تو مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے جیسے :

الامیرُ

أَكْرَمَنِیْ

فعل + مفعول بہ (ضمیر) + فاعل

”امیر نے ، میرا اکرام کیا۔“

3- جب فاعل پر حصر کیا جائے ، تو مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے : جیسے

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: 28)

”حقیقت یہ ہے ، کہ اللہ کے بندوں میں سے ، صرف علم رکھنے والے لوگ ہی ، ڈرتے ہیں۔“

4- جب مفعول ایسا لفظ ہو ، جس کا صدر کلام ہونا ضروری ہے ، تو مفعول بہ کو ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اسمائے استفہام ، مَنْ وغیرہ کو ، بطور مفعول بہ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے ، کیونکہ یہ صدر کلام ہوتے ہیں۔ جیسے :

رَأَيْتَ ؟

فعل + فاعل

مَنْ

مفعول بہ مقدم

b- اسمائے شرط ، مَا وغیرہ کو ، بطور مفعول بہ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ ، تُجْزَ بِهِ

مَا

مفعول بہ

c- کم استفہامیہ کو بھی بطور مفعول بہ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

كَمْ كِتَابًا قَرَأْتَ ؟ ”آپ نے کتنی کتابیں پڑھیں؟“

d- کم خبریہ کو بھی ، بطور مفعول بہ ، پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

كَمْ خَيْرٍ بِهِ كِتَابٍ قَرَأْتَ ”میں نے بہت سی کتابیں پڑھ لیں۔“

مفعول بہ کی تقدیم کی مثالیں

a- ﴿فَرِيقًا هَدَىٰ وَ فَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ﴾ (الاعراف: 30)

”ایک گروہ کو تو اس نے ، سیدھا راستہ دکھا دیا ہے ، مگر دوسرے گروہ پر ، گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے۔“

b- ﴿اَبْتَنَّا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقُطِينَ﴾ (الصافات: 146)

”اس پر ، ایک بیلدار درخت اگا دیا۔“

c- ﴿فَإِمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَفْهَرْ﴾ (الضحی: 9)

”لہذا یتیم پر سختی نہ کرو۔“

d- ﴿وَ رَبِّكَ فَكْبَرْ﴾ (المدثر: 3)

”اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔“

e- ﴿وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر: 4)

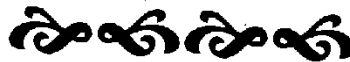
”اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔“

f- ﴿وَ الرَّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ (المدثر: 5)

”اور گندگی سے دور رہو۔“

g- ﴿وَ الظَّالِمِينَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيمًا﴾ (الانسان: 31)

”اور ظالمین کے لیے ، ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“



سبق نمبر : 198

مفعول بہ کی لازمی تاخیر

مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں تین (3) باتوں کو ذہن میں رکھیے۔

- 1- بعض صورتوں میں ، مفعول بہ کی تاخیر لازمی ہوتی ہے۔
- 2- بعض صورتوں میں ، تقدیم و تاخیر دونوں کی اجازت ہوتی ہے۔
- 3- بعض صورتوں میں ، مفعول بہ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔

مفعول بہ کی لازمی تاخیر

جب فاعل اور مفعول بہ میں التباس ہو ، تو مفعول کو لازماً مؤخر کرنا چاہیے۔ جیسے :

اَنْبَا مُوسٰی عِیْسٰی ”موسیٰ نے ، عیسیٰ کو ، ڈانٹ پلائی۔“

اوپر کے جملے میں دونوں اسماء ، مقصور ہیں۔ اور فاعل اور مفعول بہ میں التباس

ہو سکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں ، متکلم کے لیے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ فاعل کو پہلے رکھے اور مفعول بہ کو مؤخر کر دے۔

مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر کی جائز صورتیں

1- بعض صورتوں میں ، جب دونوں اسماء مقصور ہوں ، اور التباس کا بھی اندیشہ نہ

ہو تو فاعل کو موخر کیا جاسکتا ہے۔ جیسے :

”یحییٰ نے ، ناشپاتی کھائی۔“
 اَکَلَ کُمَثْرٰی یَحْیٰی

2- اسی طرح بعض صورتوں میں ، مفعول بہ کی تقدیم و تاخیر سے معنی پر کوئی اثر

نہیں پڑتا۔ دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ متکلم اور کاتب ، آہنگ کی مناسبت

سے کوئی ایک صورت اختیار کرتا ہے۔ جیسے :

مفعول بہ کی تاخیر : کَتَبَ سَلِیْمٌ الدَّرْسَ

مفعول بہ کی تقدیم : کَتَبَ الدَّرْسَ سَلِیْمٌ

”سلیم نے ، درس کو لکھ لیا۔“



سبق نمبر : 199

مفعول بہ کی تقدیم لازم

- چار صورتوں میں ، مفعول بہ کی تقدیم لازمی ہوتی ہے۔
- 1- جب فاعل کے بعد ، کوئی ضمیر ہو ، جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو۔
 - 2- جب مفعول بہ کی ضمیر ، فعل سے متصل ہو۔
 - 3- جب فاعل پر ، حصر مقصود ہو۔
 - 4- جب مفعول بہ ، صدر کلام پر مشتمل ہو (یعنی صدر کلام الفاظ شرط ، الفاظ استفہام یا کم خبریہ پر مشتمل ہو)۔

1- جب فاعل کے ساتھ ضمیر ہو

- 1- مفعول بہ کو پہلے لایا جاتا ہے ، جب فاعل کے بعد ، ایسی ضمیر ہو ، جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو۔ جیسے :

اَکْرَمَ الْأُسْتَاذَ تَلْمِیْذَہٗ

”اُستاد کا ، اس کے شاگرد نے اکرام کیا۔“

اوپر کی مثال میں ، تَلْمِیْذَہٗ مرکب اضافی ہے۔ اس کی ضمیر ، مفعول بہ (الْأُسْتَاذَ) کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ اس لیے مفعول بہ کو مقدم کیا گیا ہے۔

2- جب فعل سے ضمیر متصل ہو

2- مفعول بہ کو ، پہلے لایا جاتا ہے ، جب مفعول بہ کی ضمیر (ی) ، فعل سے متصل ہو۔ جیسے :

اَكْرَمَنِی الامیر

”امیر نے میرا اکرام کیا۔“

الامیر
فاعل

اَكْرَمَنِی
فعل + ضمیر منصوب
مفعول بہ مقدم

3- جب فاعل پر حصر مقصود ہو

مفعول بہ کو ، پہلے لایا جاتا ہے ، جب فاعل پر حصر مقصود ہو۔ جیسے :

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾

”اللہ کے بندوں میں سے ، اللہ کا ڈر تو صرف ، اس کے جاننے والے بندے ہی اختیار کرتے ہیں۔“

ذیل کی مثال میں ، الْعُلَمَاءُ فاعل ہے۔ اور اللہ مفعول بہ مقدم ہے۔
جملے کے اندر ، ﴿إِنَّمَا﴾ سے حصر پیدا ہوا ہے۔ یہاں فاعل پر حصر مطلوب و مقصود ہے۔ اس لیے مفعول بہ کو مقدم کیا گیا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تکوینی طور پر تو ساری مخلوق عباد میں شامل ہے۔ لیکن صحیح علم و شعور رکھنے والے عباد ہی ، اللہ کا صحیح خوف اور تقویٰ اختیار کر سکتے ہیں۔

إِنَّمَا يَخْشَى

فاعِل

مفعول به مقدم

4- جب مفعول بہ صدرِ کلام ہو

مفعول بہ کو پہلے لایا جاتا ہے ، جب مفعول بہ صدر کلام پر مشتمل ہو۔
یعنی جب مفعول بہ ، اسم استفہام ہو ، اسم شرط ہو یا کم خبریہ ہو۔

اسم استفہام (مفعول بہ مقدم) کی مثالیں :

آپ نے کس کو دیکھا؟

رأيت؟

من

-a

فعل + فاعل

مفعول به مقدم

اس لیے اس کو پہلے استعمال کیا گیا ہے۔
 اوپر کی مثال میں ، مَنْ اسم استفہام ہے ، مفعول بہ مقدم ہے۔ صدر کلام ہے۔

آپ کیا چاہتے ہیں؟

تُرید؟

مَاذَا

-b

فعل + فاعل

مفعول به مقدم

اسم شرط (مفعول پہ مقدم) کی مثال :

تُجْزَى بِهِ

تَفْعَلُ مِنْ خَيْرٍ ،

مَا

-C

جزائیه جملہ

شرطیہ جملہ

اسم شرط

مفعول به مقدم

”آپ بھلائی کا جو بھی کام کریں گے ، اس کا اجر دیا جائے گا۔“

اس مثال میں ، ما اسم شرط ہے۔ مفعول بہ مقدم ہے۔ جس کے بعد شرطیہ اور جزائے جملے استعمال کیے گئے ہیں۔ اس لیے مفعول بہ کو پہلے استعمال کیا گیا ہے۔

مفعول بہ مقدم - کم استفہامیہ

کم استفہامیہ بھی ، صدر کلام کی حیثیت سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔
کم استفہامیہ کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ اور بطور تمیز استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

کم مفعول بہ مقدم
کتاب اسم تمیز
قرأت فعل + فاعل
”آپ نے کتنی کتابیں پڑھیں؟“

-d

اس مثال میں ، کم استفہامیہ مفعول بہ مقدم ہے۔ صدر کلام ہے۔ اس لیے اسے پہلے لایا گیا ہے۔

مفعول بہ مقدم - کم خبریہ

کم خبریہ بھی ، صدر کلام کی حیثیت سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔
کم خبریہ کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

کم مفعول بہ مقدم
کتاب
قرأت فعل + فاعل

-e

”آپ نے ، بہت سی کتابیں ، پڑھ لیں۔“
اس مثال میں ، کم خبریہ مفعول بہ مقدم ہے۔ صدر کلام ہے۔ اس لیے اسے پہلے لایا گیا ہے۔

قرآنی مثالوں کی تحلیل

- 1- ﴿وَالظَّالِمِينَ﴾ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
 مفعول بہ مقدم فعل + فاعل ضمیر مجرور محلاً منصوب (ضمیر مستتر)
 مفعول بہ ثانی
 (الدھر: 31)

”اور ظالموں کے لیے ، اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

- 2- ﴿إِيَّاكَ﴾ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
 مفعول بہ مقدم فعل + فاعل (ضمیر مستتر) مفعول بہ مقدم
 فاعل + فاعل
 برائے حصر
 (الفاتحہ: 3)

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔“

- 3- ﴿فَرِيقًا﴾ هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ
 مفعول بہ مقدم فعل + فاعل مفعول بہ مقدم
 فاعل + فاعل
 مقدم
 مقدم

(الاعراف: 30)

”ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے ، مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے۔“



سبق نمبر : 200

تقدیم و تاخیر کے مقاصد

تقدیم و تاخیر کے ، کئی مقاصد ہو سکتے ہیں۔ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

1- تشویق Enthusiasm

تقدیم و تاخیر (Hysteron-proteron) کا مقصد ، بعض اوقات مؤخر کے بارے میں ، شوق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: 13)
 ”یقیناً ، تمہارا معزز ترین آدمی ، اللہ کے نزدیک ، وہ شخص ہے ، جو تم لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہے۔“

یہاں اکْرَمَكُمْ کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ خبر کے بارے میں شوق پیدا ہو کہ وہ کون ہیں؟

2- تعجیل Haste

بعض اوقات ، تقدیم و تاخیر کا مقصد ، کسی رنج یا خوشی کی بات کو ، جلد از جلد مخاطب تک پہنچانا ہوتا ہے۔ جیسے :

a- **الْعَفْوُ** عَنْكَ صَدَرَ بِهِ الْأَمْرُ

”معافی ! آپ کی معافی کا حکم جاری ہو گیا۔“

b- **الْقِصَاصُ** ، حَكَمَ بِهِ الْقَاضِي

”قصاص ! قاضی نے آپ کے قصاص کا فیصلہ صادر کیا ہے۔“

3- حصر و تخصیص Confinement

بعض اوقات ، تقدیم و تاخیر کا مقصد ، کسی بات کو محصور کرنا ، اور کسی کے لیے خاص کرنا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ (الفاتحہ: 4)

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں ، اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔“
(یہاں مفعول بہ اِيَّاكَ کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ حصر کا مفہوم پیدا ہو۔)

4- اہمیت Importance

بعض اوقات ، تقدیم و تاخیر کا مقصد ، کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہوتا ہے۔
جیسے :

a- ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اِبَانِي اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ﴾ (یوسف: 38)

”اور میں نے تو ، اپنے آباء کا راستہ اختیار کیا ہے ، ابراہیم ، اسماعیل اور اسحاق کا۔“

(یہاں اِبَانِي کو مقدم کیا گیا ہے تاکہ اہمیت کا اظہار ہو۔)

b- ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص: 4)

”اور نہیں ہے ، اس کی ہم سر ، کوئی (دوسری ہستی)۔“



قواعدِ زبانِ قرآن

حصہ دوم

الْفِعْلُ

The Verb

WWW.KITABOSUNNAT.COM

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

فعل ثلاثی مجرد کے چھ (6) ابواب کا خلاصہ

جلد اول میں چھ ابواب کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔
یہاں آگے بڑھنے سے پہلے خلاصہ ، ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے۔

(1) باب نَصَرَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مفتوح العین ہے ، اور مضارع مضموم العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِع	أمر
سَالِمٌ	ن ص ر	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ
أَجَوْفٌ	ق و ل	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ
نَاقِصٌ	د ع و	دَعَا	يَدْعُو	أَدْعُ
مَهْمُوزُ الْفَاءِ	ء ك ل	أَكَلَ	يَأْكُلُ	كُلْ
مَهْمُوزُ اللَّامِ	ب و ء	بَاءَ	يَبُوءُ	بُوءْ
مُضَاعَفٌ	م د د	مَدَّ	يَمُدُّ	أَمْدُدْ يَأْمُدْ
مَهْمُوزُ أَجَوْفٍ	ء و ل	أَلَّ	يَأُولُ	أَلْ
مَهْمُوزُ مُضَاعَفٍ	ء س س	أَسَّ	يُؤْسُّ	أُسْ

(2)

باب ضَرْب کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مفتوح العین ہے ، اور مضارع مکسور العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مضارع	آمر
سَالِمٌ	ضرب	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	اِضْرِبْ
مِثَالٌ وَآوِي	وصل	وَصَلَ	يَصِلُ	صِلْ
اَجْوَفٌ	بی ع	بَاعَ	يَبِيعُ	بِعْ
نَاقِصٌ	ہدی	هَدَى	يَهْدِي	اهْدِ
مَهْمُوزٌ	اثر	اَثَرَ	يَاْثُرُ	اِثْرُ
مِثَالٌ مَهْمُوزٌ	وعد	وَدَّ	يَدُّ	ادْ
اَجْوَفٌ مَهْمُوزٌ	ءی د	ادَّ	يَدُّ	ادْ
مُضَاعَفٌ	فر ر	فَرَّ	يَفِرُّ	اِفْرِزْ
لَفِيفٌ مَقْرُونٌ	روی	رَوَى	يُرْوِي	ارو
لَفِيفٌ مَقْرُونٌ	طوی	طَوَى	يَطْوِي	اطو
لَفِيفٌ مَقْرُونٌ	وقی	وَقَى	يَقِي	قِ

(3)

باب فَتَحَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مفتوح العین ہے ، اور مضارع بھی مفتوح العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِع	اَمر
سَالِم	ف ت ح	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ
مِثَال	و د ع	وَدَعَ	يَدَعُ	دَعْ
نَاقِص	س ع ی	سَعَى	يَسْعَى	اِسْعَ
مَهْمُوزُ الْعَيْنِ	س ء ل	سَالَ	يَسَالُ	سَلْ
مَهْمُوزُ الْفَاءِ	ء ل ه	أَلِهَ	يَأْلِهَ	اِئْلَهَ
مَهْمُوزُ اللَّامِ	ب د ء	بَدَأَ	يَبْدَأُ	اِبْدَأْ
مَهْمُوزُ نَاقِصٍ	ء ذ ی	أَذَى	يَأْذِي	اِئْذَ
مُضَاعَفٌ	خ ص ص	خَصَّ	يَخْصُ	اِخْصِصْ
مَهْمُوزُ نَاقِصٍ	ر ع ی	رَأَى	يَرَى	رَ

(4) باب سَمْع کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مکسور العین ہے ، اور مضارع مفتوح العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مضارع	امر
سَالِمٌ	س م ع	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اسْمَعْ
1- مِثَال	و ج ل	وَجَلَ	يُوجِلُ	اِجْلِلْ
2- اَجْوَفُ	ع و ج	عَوَجَ	يَعْوِجُ	اِعْوِجْ
3- نَاقِصٌ	خ ش ی	خَشِيَ	يَخْشَى	اِخْشَ
نَاقِصٌ	ب ق ی	بَقِيَ	يَبْقَى	اِبْقَ
مُضَاعَفٌ	م س س	مَسَّ	يَمَسُّ	اِمْسَسْ
مَهْمُوزُ الْفَاءِ	ء ل ف	اَلَفَ	يَاْلَفُ	اِءْلَفْ
مَهْمُوزُ الْعَيْنِ	ب ء س	بِئْسَ	يَبِئْسُ	اِبِئْسْ
مَهْمُوزُ اللّامِ	خ ط ء	خَطِئَ	يَخْطَأُ	اِخْطَأْ
لَفِيفٌ مَقْرُونٌ	ر و ی	رَوَى	يُرْوَى	اِرْوِ
لَفِيفٌ مَقْرُونٌ	ق و ی	قَوَى	يَقْوَى	اِقْوِ
لَفِيفٌ مَقْرُونٌ	ح ی ی	حَيَّ	يَحْيَا	اِحْيِ
مِثَالٌ مَهْمُوزٌ	و ط ء	وَطِئَ	يَطَأُ	طَأْ
اَجْوَفٌ مَهْمُوزٌ	ا و ب	اَوْبَ	يَاوُبُ	اِءْوَبْ
نَاقِصٌ مَهْمُوزٌ	ا س ی	اَسَى	يَأْسَى	اِءْسَ

(5)

باب کَرَم کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مضموم العین ہے ، اور مضارع بھی مضموم العین ہے۔

نوعیتِ فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِع	اَمر
سَالِم	ك ر م	كَرَمَ	يَكْرُمُ	اُكْرِمُ
مِثَالِ وَاوِی	و ح د	وَحَدَ	يُوْحِدُ	اَوْحِدْ
مِثَالِ يَائِی	ی س ر	يَسِرُ	يَسِرُّ	اَوْسِرْ
اجوف	ه ی ء	هَيَّوْ	يَهَيُّوْ	اهَيُّوْ
ناقص	ح ل و	حَلَوْ	يَحْلُوْ	اَحْلُ
مُضَاعَفْ	ه م م	هَمَّ	يَهْمُّ	هَمَّ يَا اَهْمَمْ
مَهْمُوزُ الْفَاءِ	ء د ب	اَدَبَ	يَاْدُبُ	اُوْدُبْ
مَهْمُوزُ الْعَيْنِ	ل ء م	لَوْمَ	يَلْوُمُ	اَلْوَمُ
مَهْمُوزُ اللَّامِ	ب ط ء	بَطَوَّءَ	يَبْطُوْءُ	اَبْطُوْءُ

باب کَرَم لازم ہوتا ہے۔ اس کا مجہول نہیں آتا۔

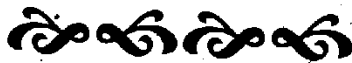
(6)

باب حَسِبَ کی مختلف صورتیں

غور کیجیے ، ماضی مکسور العین ہے ، اور مضارع بھی مکسور العین ہے۔

نوعیت فعل	مادہ	ماضی	مُضَارِعُ	اَمْرُ
سَالِمٌ	ح س ب	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
مِثَالُ وَاوِی	و ر ث	وَرِثَ	يَرِثُ	رِثْ
مِثَالُ يَائِی	ی ب س	يَبْسُ	يَبْسُ	اَبْسْ
لَفِیْفٌ مَفْرُوقٌ	و ر ی	وَرِی	یَرِی	رِ
لَفِیْفٌ مَفْرُوقٌ	و ل ی	وَلِی	یَلِی	لِ

نوٹ : باب حَسِبَ میں ، اَجَوْفٌ اور نَاقِصٌ کے افعال استعمال نہیں ہوتے۔



سبق نمبر: 202

فعل ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید کا فرق

اَلِفَ . يَأْلَفُ . اِيْلَفُ پر غور کیجئے۔ یہ باب سَمِعَ سے **ثلاثی مجرد** ہے۔
اس کا مادہ (ا ل ف) ہے۔

اس کا **فاعل** ، اَلِفَ (مانوس ہونے والا) ہے۔

مفعول ، مَا لَوْفَ (جس کو مانوس کیا گیا یا خوگر بنایا گیا) ہے۔

اس کا اسم مصدر اَلْفَةُ ہے۔ جس کے معنی ہیں خوگر ہونا ، مانوس ہونا ۔

فعل ثلاثی مجرد کی مثال (مادہ ا ل ف)

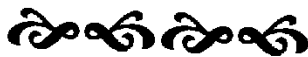
فعل ماضی	مُضَارِع	اَمْر	مَصْدَر	معانی	اسم فاعل	مفعول
اَلِفَ	يَأْلَفُ	اِيْلَفُ	اَلِفَ "یا اَلْفَةُ"	مانوس ہونا	اَلِفَ	مَا لَوْفَ

فعل ثلاثی مزید کے مختلف ابواب

مندرجہ ذیل گردانوں پر غور کیجئے۔

اسی ماڈے (ال ف) کے حروف میں اضافہ ملے گا اور معنی میں تبدیلی محسوس ہوگی۔

معانی	فعل ماضی	مُضَارِع	أَمْر	مَصَدَر	باب مزید
خوگر بنانا	آلَفَ	يُولِفُ	آلِفْ	إِيلَافٌ	إِفْعَالٌ
جمع کرنا دُجُوئی کرنا	أَلَفَ	يُؤَلِّفُ	أَلِفْ	تَأْلِيفٌ	تَفْعِيلٌ
باہم الفت کرنا	آلَفَ	يُؤَالِفُ	رَالِفٌ	مُؤَالَفَةٌ	مُفَاعَلَةٌ
اکٹھا ہونا	تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	تَأْلَفٌ	تَفَعَّلَ
اکٹھا ہونا	تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	تَأْلَفٌ	تَفَاعَلَ
متحد ہونا	إِيتَلَفَ	يَأْتَلِفُ	إِيتَلَفَ	إِيتِلَافٌ	إِفْتِعَالَ
الفت چاہنا	اسْتَأْلَفَ	يَسْتَأْلِفُ	اسْتَأْلَفَ	اسْتِئْلَافٌ	اسْتِفْعَالَ



سبق نمبر: 203

ثلاثی مزید کے بارہ (12) ابواب

صرف صغیر

مندرجہ ذیل آٹھ (8) ابواب کثیر الاستعمال ہیں۔

باب	معروف			مجهول			فعل	
مزید	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
أَفْعَالٌ	أَفْعَلْ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	أَفْعَلْ	يُفْعِلُ	مُفْعَلٌ	أَفْعِلْ	إِفْعَالٌ
تَفْعِيلٌ	فَعَّلْ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	فَعَّلْ	يُفْعِلُ	مُفْعَلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِيلٌ تَفْعِلَةٌ
مُفَاعَلَةٌ	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فَوَعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	فِعَالٌ مُفَاعَلَةٌ
تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلْ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تَفَعَّلْ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تَفَوَّعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلَ	تَفَاعُلٌ
إِفْتِعَالٌ	إِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِّلٌ	إِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعَّلٌ	إِفْتَعَلَ	إِفْتِعَالٌ
اسْتِفْعَالٌ	اسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	اسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعَلٌ	اسْتَفْعَلَ	اسْتِفْعَالٌ
إِنْفِعَالٌ	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مِنْفَعِلٌ	Nil	Nil	Nil	إِنْفَعَلَ	إِنْفِعَالٌ

فعل مزید کے چار (4) قلیل الاستعمال ابواب

سلسلہ	باب	مَعْرُوف			مَجْهُول		فعل		
نمبر	مزید	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع اسم مفعول	امر	مصدر	
9	إِفْعَالٌ	إِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	مُفْعَلٌ	×	×	×	إِفْعَلْ	إِفْعَالٌ
10	إِفْعِيعَالٌ	إِفْعَوَعَلْ	يَفْعَوَعِلْ	مُفْعَوَعِلٌ	×	×	×	إِفْعَوَعِلْ	إِفْعِيعَالٌ
11	إِفْعَوَّالٌ	إِفْعَوَّلْ	يَفْعَوَّلْ	مُفْعَوَّلٌ	×	×	×	إِفْعَوَّلْ	إِفْعَوَّالٌ
12	إِفْعِئِلَالٌ	إِفْعَالْ	يَفْعَالْ	مُفْعَالٌ	×	×	×	إِفْعَالْ	إِفْعِئِلَالٌ

1- مزید کے تمام ابواب کے فعل امر میں ، عین کلمہ مجرور ہے ،

سوائے باب تَفَعَّلْ اور تَفَاعَلْ کے ، ان دو ابواب کے فعل امر میں ،

عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

2- ابتدائی آٹھ ابواب میں اسم فاعل کا عین کلمہ ، مکسور ہوتا ہے

اور اسم مفعول کا عین کلمہ ، مفتوح ہوتا ہے۔

3- آخری پانچ ابواب میں ، فعل مجہول نہیں آتا ، جس میں باب إِنْفَعَال بھی شامل

ہے۔ اس لیے ان ابواب میں ، اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔



سبق نمبر: 204

باب

اِفعال

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
أَنْزَلَ	يُنْزِلُ	مُنْزَلٌ	أَنْزِلْ	نَزَلَ
ماضی مجهول	ضارع مجهول	اسم معول	مصدر	
أَنْزَلَ	يُنْزِلُ	مُنْزَلٌ	إِنْزَالٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب افعال

(اَكْرَمَ ، يُكْرَمُ ، مُكْرَمٌ ، اِكْرَامٌ)

تنبیہ

خاصیات ابواب کے سلسلے میں ، یہ بات یاد رکھیے کہ یہ تمام تر سماعی ہیں۔ ان کا کوئی خاص لگا بندھا ضابطہ نہیں ہے۔ ذیل میں دی گئی خاصیات پر توجہ دیجیے اور ہر خاصیت کی مختلف مثالیں یاد کر لیجیے۔

1- تَعْدِيَّةٌ Transitivity

- a- فعل لازم کو ، متعدی بنانے کا عمل تَعْدِيَّةٌ کہلاتا ہے۔
باب افعال ، زیادہ تر ، تعدیہ ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- b- تعدیہ کے عمل سے فاعل ، مفعول ہو جاتا ہے۔ جیسے :
جَلَسَ حَامِدٌ ”حامد بیٹھ گیا“ جَلَسَ فعل لازم ہے اور حامد ”فاعل“ ہے۔
اگر فعل لازم جَلَسَ کو ، متعدی بنائیں گے تو وہ اجلس ہو جائے گا۔ جیسے :
اجلس حَامِداً ”اس نے ، حامد کو بٹھادیا۔“
- c- تعدیہ کے عمل سے ؛ اگر فعل پہلے سے متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہو

جاتا ہے۔ دو فعل والا متعدی ، تین فعل والا متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے :

”میں نے بکر کو ، نکال دیا۔“ اَخْرَجْتُ بَكْرًا

”میں نے زید کو ، مسئلہ سمجھا دیا۔“ اَفْهَمْتُ زَيْدًا الْمَسْأَلَةَ

میں نے زید کو بتا دیا، کہ بجز مطیع ہے۔ اَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا مُطِيعًا

باب افعال کے ، مُتَعَدِّی افعال کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

متعدی (باب افعال میں)

لازم (مجرد)

صحیح اَخْرَجَ (وہ نکلا) سے اَخْرَجَ (اس نے نکالا) -

ذَهَبَ (وہ گیا) سے اَذْهَبَ (وہ لے گیا)۔

بَصُرَ (اس نے دیکھا) سے اَبْصَرَ (اس نے دکھایا)۔

نَزَلَ (وہ اترا) سے اَنْزَلَ (اس نے اتارا)۔

هَلَكَ (وہ ہلاک ہو گیا) سے اَهْلَكَ (اس نے ہلاک کیا)۔

حَفَرَ (کھودا) سے اَحْفَرَ (اس نے کھدوایا)

اجوف: زَاغَ (وہ بھٹکا) سے اَزَاغَ (اس نے بھٹکا دیا)۔

قَامَ (وہ کھڑا ہوا) سے اَقَامَ (اس نے کھڑا کیا یا سیدھا کیا)۔

ناقص: غَنِيَ (وہ مالدار ہوا) سے اَغْنَى (اس نے مالدار کیا)۔

مضاعف: ضَلَّ (وہ گمراہ ہوا) سے اَضَلَّ (اس نے گمراہ کیا)۔

2-ابتداء Origin

فعل مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو پہلے فعل مجرد میں ، موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

فعل مجرد میں معنی	افعال کے فعل مزید میں نئے معنی
شَفِقَ (وہ مہربان ہوا)	اَشْفَقَ (وہ ڈر گیا)۔
اَمَّنَ (وہ دیانت دار ہوا)	اَمَّنَ (وہ ایمان لایا)۔
سَلِمَ (وہ ٹھیک ہو گیا)	اَسْلَمَ (وہ مسلمان ہو گیا)۔
عَرَضَ (اس نے درخواست کی)	اَعْرَضَ (اس نے منہ پھیرا)۔
سَرَفَ (وہ غافل ہوا)	اَسْرَفَ (اس نے فضول خرچی کی)
نَذَرَ (اس نے نذر مانی)	اَنْذَرَ (اس نے ڈرایا)
قَسَمَ (اس نے تقسیم کی)	اَقْسَمَ (اس نے قسم کھائی)

3-وَجْدَانِ یا مُصَادَفَہ

کسی چیز کو ماخذ سے موصوف پانا ، یا کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا موجود ہونا وَجْدَانِ یا مُصَادَفَہ کہلاتا ہے۔ دراصل یہاں ، فاعل مفعول کو ، کسی مشتق صفت سے متصف پاتا ہے۔ وَجْدَانِ میں یقین اور اعتماد پایا جاتا ہے ، جبکہ حِسْبَانِ میں شک۔ جیسے :

a- بَخِلَ فعل مجرد سے اَبْخَلَ فعل مزید۔ (بُخْلٌ = کجوسی)

اَبْخَلْتُهُ ”میں نے اس شخص کو ، خیل پایا۔“

یعنی اس کو خیل کی صفت سے متصف پایا۔

-b عَظَمَ فعل مجرد سے **اعْظَمَ** فعل مزید۔

اعْظَمْتُهُ ”میں نے اسے ، صاحبِ عظمت پایا۔“

-c اكْبَرْتُهُ ”میں نے اس کی ، بڑائی بیان کی۔“

-4 سَلَبَ Seize

کسی شے سے ماخذ کو دور کرنا یعنی اصل معنی کو رفع کرنے کا نام سَلَبَ ہے۔
در اصل سَلَبَ کے عمل میں ، فاعل مفعول سے ، فعل کی اصل صفت کو سلب کر لیتا ہے ، یا زائل کر دیتا ہے۔ جیسے

-a شکی سے **اشْکٰی**

شکی ”اس نے شکایت کی“ **اشْکِیْتُهُ** ”میں نے اس کی شکایت دور کر دی۔“

-b اشْفٰی المریض ”مریض اچھا ہو گیا۔ (یعنی شفاء کی ضرورت نہیں رہی)

-c اَقْدَیْتُ عَیْنَ زَیْدٍ ”میں نے ، زید کی آنکھ سے ، تینکے کو دور کر دیا۔“

-d اَقْطَطَ عَلٰی ”علی نے ، اپنے نفس سے ظلم (قسوط) کو دور کر لیا۔“

-5 صَيَّرُوْرَتَ

صَيَّرُوْرَتَ کے تین مفہوم ہیں۔

-1 کسی شے کا صاحبِ ماخذ ہونا۔ جیسے :

اَلْبَيْتِ النَّاقَةِ ”اونٹنی دودھ والی ہو گئی۔“

(لَبَنٌ ” ماخذ ہے ، اَلْبَن سے ناقة صاحبِ ماخذ ہو گئی۔)

-2 کسی ایسی چیز کا مالک ہونا ، جس میں ماخذ کی صفت پائی جاتی ہو۔ جیسے :

اَجْرَبَ الرَّجُلُ ” آدمی خارش اور اونٹوں کا مالک ہو گیا۔“

(جَرَبٌ ” ماخذ ہے اور اونٹ میں جَرَب کی صفت پائی جاتی ہے۔)

-3 ماخذ میں کسی چیز کو حاصل کرنا۔ جیسے :

اَخْرَفَتِ الشَّاةُ ” بھری خریف کے موسم میں ، بچے والی ہو گئی۔“

فاعل کا صاحبِ ماخذ ہو جانا بھی صَيَّرُورَتٌ کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- فَقَرَ سے اَفْقَرَ اَفْقَرَ الْبَلَدُ ” شہر خالی ہو گیا۔“

b- ثَمَرَ سے اَثْمَرَ اَثْمَرَ الشَّجَرُ ” درخت پھلدار ہو گئے۔“

c- اَلْبَنِ الْجَامُوسُ ” بھینس دودھ والی ہو گئی۔“

-6 تَصْيِيرٌ

صاحبِ ماخذ بنا دینے کو تَصْيِيرٌ کہتے ہیں۔

جیسے (عربی میں شِرَاك جوتے کے تسمے کو کہتے ہیں۔) اس سے اَشْرَكَ بنایا۔

a- اَشْرَكَتِ النُّعْلَ ” میں نے تسمے والی جوتی بنائی۔“

b- اَلْحَمَ سَمِيرٌ ” سمیر ، گوشت والا ہو گیا۔“

c- اَطْفَلْتُ مَرِيْمٌ ” مریم ، بچے والی ہو گئی۔“

7- مُبَالِغَةٌ يَافِي تَكْثِيرٍ

کسی چیز کی کیفیت ، یا مقدار کی بلندی کا اظہار ، مبالغہ کہلاتا ہے۔
مبالغہ میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ یہاں ماخذ کو کثرت مقدار یا شدت کیفیت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے :

- a- سَفَرٌ سَفَرٌ اَسْفَرُ الصُّبْحُ ”صبحِ خوب روشن ہو گئی۔“
b- اَتَمَرَ النَّخْلُ ”کھجور کے درخت پر بہت زیادہ کھجوریں لگ گئیں۔“
c- اَشْغَلْتُهُ ”میں نے اسے بہت مصروف کر دیا۔“

8- تَعْرِیضٌ

فاعل کی طرف سے مفعول کو ، ماخذ کے محل اور موقع پر لے جانے کا نام تعریض ہے۔ تعریض میں فاعل ، مفعول کو فعل کے اصل معنی کے لیے پیش کرتا ہے۔ جیسے :

- a- بَاعَ بَاعَ اَبَاعُ الْفَرَسِ ”میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا۔“
b- اَرَهَنْتُ الدَّارَ ”میں نے گھر کو ، رہن کے لیے پیش کر دیا۔“
c- اَبَعْتُ الثَّوبَ ”میں نے کپڑے کو ، بیع کے لیے پیش کر دیا۔“

9- اِعْطَاءٌ مَّا خِذَ

یہ کسی لفظ کو ، ماخذ کا رتبہ عطا کرنے کا نام ہے۔ ماخذ سے مراد وہ لفظ ہے ، جو مصدر نہ ہو۔ جیسے :

- a- شَوَى شَوَى اَشْوَى ”شِوَاءُ“ = بھنا ہوا گوشت ہے۔)
”میں نے اس کو ، بھنا گوشت دیا۔“
اَشْوَيْتُهُ

-b قضیب کی جمع قُضْبَانًا ہے جس کے معنی شاخ کے ہیں۔

أَقْطَعْتُهُ قُضْبَانًا ”میں نے اسے ، شاخیں تراشنے کی اجازت دی۔“

10- بُلُوغ

ماخذ میں آنے اور پہنچنے کا نام بلوغ ہے۔ بلوغ مکانی بھی ہو سکتا ہے اور زمانی بھی۔ بعض اوقات بلوغ ، عددی ہوتا ہے۔ جیسے :

بلوغ مکانی : أَعْرَق ”وہ عراق میں پہنچا۔“

”وہ حجاز میں پہنچا۔“

أَحْجَزَ

بلوغ زمانی : أَصْبَحَ زَيْدٌ ”زید صبح کے وقت آیا۔“

بلوغ عددی : أَعْشَرْتُ الدَّرَاهِمَ ”دس کی گنتی تک پہنچ گئے۔“

11- لِيَاقَت

کسی چیز کے مدلول کا ، ماخذ کے لائق ہونے کا نام لیاقت ہے۔ جیسے :

لَوْمَ سے أَلَامَ

أَلَامَ الْفَرْعُ ”سردار ، لائق ملامت ہوا۔“

12- مُطَاوَعَتْ Reflexive

مطاوعت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ مفعول نے ، فاعل کا اثر قبول کر لیا۔ جیسے :

-a بَشَّرَ کے بعد أَبْشَرَ

بَشَّرْتُهُ فَأَبْشَرَ ”میں نے اس کو خوش خبری دی ، تو وہ خوش ہو گیا۔“

-b فَطَّرْتُهُ فَأَفْطَرَ ”میں نے اس کو افطار کر لیا ، تو اس نے افطار کر لیا۔“

13- مُوَاَفَقَتْ

فعل وہی معنی دیتا ہے، جو مزید کے دوسرے ابواب میں ہیں، یا پھر فعل مجرد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی باب افعال کا فعل، فَعَلَ، تَفَعَّلَ اور اسْتَفْعَلَ ان تین ابواب کے ہم معنی ہو جاتا ہے۔ جیسے:

a- **أَعْظَمْتُه** = **اسْتَعْظَمْتُه** ”میں نے اس کو بڑا تصور کیا۔“

b- **أَقْلْتُ الْبَيْعَ** = **قُلْتُه** ”میں نے بیع کا معاہدہ منسوخ کر دیا۔“

c- **دَجَا اللَّيْلُ** = **أَدَجَى اللَّيْلُ** ”رات، تاریک ہو گئی۔“

14- حَيْنُونَتْ

کسی بات کے ماخذ کے وقت واقع ہو جانے، یا اُس وقت کے آجانے کو حَيْنُونَتْ کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں فاعل کا، اصل فعل میں داخل ہو جانے کا وقت قریب آجاتا ہے تو اس کے لیے، باب افعال استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

a- **حَصَدَ** سے **أَحْصَدَ**

”**أَحْصَدَ الزَّرْعُ**“ ”کھیتی کاٹنے کا وقت آگیا۔“

b- **أَصْرَمَ** **النَّحْلُ** ”کھجوروں کے توڑنے کا وقت قریب آگیا۔“

15- لُزُوم Adherence, Intransitivity

بعض اوقات ، باب افعال سے آنے والا فعل بھی ، لازم ہو جاتا ہے ، جبکہ وہ مجرد میں فعل متعدی رہتا ہے۔ جیسے :

فعل مزید لازم۔ باب افعال سے

فعل مجرد متعدی

أَنْسَلَ الرَّيْشُ

”پر اکھڑ گیا۔“

أَكَبَّ زَيْدٌ

”زید اوندھا ہو گیا۔“

أَقْلَعُ الْفَسِيلُ

”پودا اکھڑ گیا“

أَضْرَبَ زَيْدٌ

زید نے اعراض کیا (زید نے ہڑتال کی)۔

نَسَلْتُ رَيْشَ الطَّائِرِ

”میں نے پرندہ کے پر کو اکھڑا“

كَبَيْتُ زَيْدًا

”میں نے زید کو اوندھا کیا“

قَلَعْتُ الْفَسِيلَ

”میں نے پودے کو اکھڑا“

ضَرَبْتُ زَيْدًا

”میں نے زید کو مارا“

16- تَمَكِين

جب فاعل ، مفعول کو کسی چیز پر قادر بناتا ہے تو اس عمل کو تَمَكِين کہتے

ہیں۔ جیسے :

”میں نے اس کو ، کنواں کھودنے پر قادر بنایا۔“

أَحْفَرْتُهُ الْبَيْرَ

باب اَفْعَال میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اَفْعَال میں ہمزہ ، ہمیشہ **همزة القطع** ہوتا ہے (یعنی مکتوب اور ملفوظ) یہ لکھا بھی جاتا ہے ، اور پڑھا بھی جاتا ہے۔ جیسے :

أَحْسَنَ ، **أَحْسِنُ** اور **إِحْسَانٌ**
أَكْرَمَ ، **أَكْرِمُ** اور **إِكْرَامٌ**

باب اَفْعَال کی قرآنی مثالیں

1- ﴿وَإِذَا **أَظْلَمَ** عَلَيْهِمْ قَامُوا﴾ (البقرة: 20)

”اور جب ان (منافقین) پر اندھیرا چھا جاتا ہے ، تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔“

(یہاں فعل ماضی **أَظْلَمَ** استعمال ہوا ہے)

2- ﴿أَنْعَمْتَ **عَلَيْهِمْ**﴾ (الفاتحہ: 7)

”ان پر تو نے انعام فرمایا۔“

(یہاں فعل ماضی **أَنْعَمْتَ** استعمال ہوا ہے)

3- ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ **فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ**﴾ (القدر: 1)

”ہم نے اس (قرآن) کو ، شب قدر میں نازل کیا ہے۔“

(یہاں فعل ماضی **أَنْزَلْنَا** استعمال ہوا ہے)

(النبا: 40)

﴿ اِنَّا اَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ﴾

-4

” ہم نے تم لوگوں کو قریبی عذاب سے ڈر دیا ہے۔“

(یہاں فعل ماضی اَنْذَرْنَا استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 93)

﴿ وَاشْرَبُوا فِي قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ ﴾

-5

” اور ان کے دلوں میں پھڑپھڑے کی محبت بسی ہوئی تھی۔“

(یہاں فعل ماضی مجہول اُشْرَبُوا استعمال ہوا ہے)

(آل عمران: 9)

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴾

-7

” یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے سے ٹٹنے والا نہیں ہے۔“

(یہاں فعل مضارع يُخْلِفُ استعمال ہوا ہے)

(یونس: 17)

﴿ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾

-8

” یقیناً ، مجرم کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔“

(یہاں فعل مضارع يُفْلِحُ استعمال ہوا ہے)

(التوبه: 42)

﴿ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ﴾

-9

” وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يُهْلِكُوْنَ استعمال ہوا ہے)

(الدھر: 8)

﴿ وَ يُطْعَمُوْنَ الطَّعَامَ ﴾

-10

” اور وہ کھانا کھلاتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يُطْعَمُوْنَ استعمال ہوا ہے)

(الاعراف: 105)

﴿فَارْسِلْ﴾ مَعِيَ بَنَى إِسْرَائِيلَ ﴿﴾ -12

”اے فرعون! بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔“

(یہاں فعل امر واحد اَرْسِلْ استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 195)

﴿أَنْفِقُوا﴾ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴿﴾ -13

”اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔“

(یہاں فعل امر جمع اَنْفِقُوا استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 11)

﴿إِنَّمَا نَحْنُ﴾ مُصْلِحُونَ ﴿﴾ -14

”ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔“

(یہاں اسم فاعل جمع مُصْلِحُونَ استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 12)

﴿أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ﴾ الْمُفْسِدُونَ ﴿﴾ -15

”خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں۔“

(یہاں اسم فاعل جمع مُفْسِدُونَ استعمال ہوا ہے)



باب افعال کی مشق۔ خالی کالم پر کیجیے۔

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
افعال	أَحْرَمَ	يُحْرِمُ	مُحْرِمٌ	أَحْرَمَ	يُحْرِمُ	مُحْرَمٌ	أَحْرَمَ	إِحْرَامٌ
ك ر م	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	مُكْرِمٌ	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	مُكْرَمٌ	أَكْرَمَ	إِكْرَامٌ
ف ہ م	أَفْهَمَ	يُفْهَمُ	مُفْهَمٌ	أَفْهَمَ	يُفْهَمُ	مُفْهَمٌ	أَفْهَمَ	إِفْهَامٌ
س ل م	أَسْلَمَ	يُسْلِمُ	مُسْلِمٌ	أَسْلَمَ	يُسْلِمُ	مُسْلِمٌ	أَسْلَمَ	إِسْلَامٌ
ل ہ م	أَلْهَمَ							
ل ز م	أَلَزَمَ							
ف س د	أَفْسَدَ							
ش ہ د	أَشْهَدَ							
ج ہ د	أَجْهَدَ							
ص ل ح	أَصْلَحَ							
ر خ ص	أَرْخَصَ							
ر ح ض	أَرْحَضَ							
س ر ف	أَسْرَفَ							
س ك ت	أَسْكَنَ							
ر ك س	أَرْكَسَ							
ر ہ ب	أَرْهَبَ							
س ق ط	أَسْقَطَ							
ح س ن	أَحْسَنَ							
ن ط ق	أَنْطَقَ	يُنْطِقُ	مُنْطِقٌ	أَنْطَقَ	يُنْطِقُ	مُنْطِقٌ	أَنْطَقَ	إِنْطَاقٌ

اَفْعَالٌ سالم کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
إِبْشَارٌ	أَبْشِرْ	مُبْشِرٌ	يُبْشِرُ	أَبْشَرَ	ب ش ر
إِبْصَارٌ	أَبْصِرْ	مُبْصِرٌ	يُبْصِرُ	أَبْصَرَ	ب ص ر
إِبْلَاسٌ	أَبْلِسْ	مُبْلِسٌ	يُبْلِسُ	أَبْلَسَ	ب ل س
إِبْلَاحٌ	أَبْلِغْ	مُبْلِغٌ	يُبْلِغُ	أَبْلَغَ	ب ل غ
إِتْبَاعٌ	اتَّبِعْ	مُتَّبِعٌ	يَتَّبِعُ	اتَّبَعَ	ت ب ع
إِتْرَافٌ	اتَّرَفْ	مُتَّرَفٌ	يَتَّرَفُ	اتَّرَفَ	ت ر ف
إِتْقَانٌ	اتَّقِنْ	مُتَّقِنٌ	يَتَّقِنُ	اتَّقَنَ	ت ق ن
إِبْسَالٌ	أَبْسِلْ	مُبْسِلٌ	يُبْسِلُ	أَبْسَلَ	ب س ل
إِثْبَاتٌ	أَثْبِتْ	مُثْبِتٌ	يُثْبِتُ	أَثْبَتَ	ث ب ن
إِثْحَانٌ	أَثْحِنْ	مُثْحِنٌ	يُثْحِنُ	أَثْحَنَ	ث ح ن
إِثْمَارٌ	أَثْمِرْ	مُثْمِرٌ	يُثْمِرُ	أَثْمَرَ	ث م ر
إِجْرَامٌ	أَجْرِمْ	مُجْرِمٌ	يُجْرِمُ	أَجْرَمَ	ج ر م
إِبْدَالٌ	أَبْدِلْ	مُبْدِلٌ	يُبْدِلُ	أَبْدَلَ	ب د ل
إِظْفَارٌ	أَظْفِرْ	مُظْفِرٌ	يُظْفِرُ	أَظْفَرَ	ظ ف ر

ظہر	أَظْهَرَ	يُظْهِرُ	مُظْهِرٌ	أَظْهَرَ	أَظْهَارٌ
﴿ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ﴾ (الصف: 9)					
”تاکہ اسے ، پورے کے پورے دین پر ، غالب کر دے۔“					
عتب	أَعْتَبَ	يُعْتَبُ	مُعْتَبٌ	أَعْتَبَ	إِعْتَابٌ
﴿ وَ إِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ﴾ (حم السجدة: 24)					
”اور اگر وہ رجوع کا موقع چاہیں ، تو کوئی موقع انہیں نہیں دیا جائے گا۔“					
عجب	أَعْجَبَ	يُعْجِبُ	مُعْجِبٌ	أَعْجَبَ	إِعْجَابٌ
﴿ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ﴾ (المنافقون: 4)					
”اور جب انہیں دیکھو ، تو ان کے جتنے ، تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں گے۔“					
عجز	أَعْجَزَ	يُعْجِزُ	مُعْجِزٌ	أَعْجَزَ	إِعْجَازٌ
﴿ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ ﴾ (فاطر: 44)					
”اور اللہ کو کوئی چیز ، عاجز کرنے والی نہیں ہے۔“					
عجل	أَعْجَلَ	يُعْجِلُ	مُعْجِلٌ	أَعْجَلَ	إِعْجَالٌ
عصر					إِعْصَارٌ
علن					إِعْلَانٌ
مشج	أَمْشَجَ				إِمْشَاجٌ

ب س ل	اَبْسَل				اِبْسَال
﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ أُبْسَلُوا بِمَا كَسَبُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ﴾ ”یہ لوگ تو خود ، اپنی کمائی کے نتیجے میں ، پکڑے جائیں گے ، ان کے لیے تو کھوتا ہوا پانی ہے۔“ (الانعام: 70)					
م ك ن	اَمْكَن	يُمْكِنُ	مُمْكِنٌ	اَمْكِنَ	اِمْكَانٌ
﴿فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَامْكَنَ مِنْهُمْ﴾ (الانفال: 71) ”تو اس سے پہلے ، وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں چنانچہ (اس کی سزا اللہ نے انہیں دی کہ) وہ تیرے قابو میں آگئے۔“					
ن ط ق	اَنْطَقَ	يَنْطِقُ	مَنْطِقٌ	اَنْطَقَ	اِنْطَاقٌ
﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلِمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ﴾ (النمل: 16) ”لوگو ! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں۔“ (یہ اسم ظرف ہے۔)					
ن ب ت	اَنْبَتَ	يَنْبِتُ	مَنْبِتٌ	اَنْبَتَ	اِنْبَاتٌ
﴿وَاللَّهُ اَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا﴾ (نوح: 17) ”اور اللہ نے ، تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا۔“					
ن غ ض	اَنْغَضَ	يَنْغِضُ	مَنْغِضٌ	اَنْغَضَ	اِنْغَاضٌ
﴿فَسَيَنْغِضُونَ اِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ﴾ (بنی اسرائیل: 51) ”وہ سر ہلا ہلا کر پوچھیں گے۔ کون ہے؟ وہ ، جو ہمیں زندگی کی طرف پلٹا کر لائے گا۔“					

ن ق ذ	أَنْقَذَ	يُنْقِذُ	مُنْقِذٌ	أَنْقَذَ	إِنْقَازٌ
-------	----------	----------	----------	----------	-----------

-a ﴿ أَقَانَتْ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴾ (الزمر: 19)

”جو آگ میں ہے ، کیا تم اُسے چا سکتے ہو؟“

-b ﴿ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴾ (یس: 43)

”اور نہ کسی طرح یہ چھڑائے جا سکیں گے۔“

ن ك ر	أَنْكَرَ	يُنْكِرُ	مُنْكِرٌ	أَنْكَرَ	إِنْكَارٌ
-------	----------	----------	----------	----------	-----------

﴿ إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ﴾ (المجادله: 2)

”یہ لوگ ، ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔“

ه ل ك	أَهْلَكَ	يُهْلِكُ	مُهْلِكٌ	أَهْلَكَ	إِهْلَاكٌ
-------	----------	----------	----------	----------	-----------

﴿ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴾ (البلد: 6)

”کہتا ہے : میں نے ڈھیروں مال اڑا دیا۔“

م ل ق	أَمْلَقَ				إِمْلَاقٌ
م ه ل	أَمْهَلَ				إِمْهَالٌ
ن ذ ر	أَنْذَرَ				إِنْذَارٌ
ن ف ق	أَنْفَقَ				إِنْفَاقٌ
ن ك ح	أَنْكَحَ				إِنْكَاحٌ
ه ر ع	أَهْرَعَ				إِهْرَاعٌ

اِفعال "مثال کی مثالیں"

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
اِیضَاع	اَوْضِعْ	مَوْضِعٌ	يُوضِعُ	اَوْضَعَ	وَضَعَ

﴿وَلَا وَضِعُوا﴾ خِلَلَكُمْ يَبْغُوا نَكْمُ الْفِتْنَةِ ﴿(التوبة: 47)

”(منافقین کچھ نہ کرتے مگر) وہ تمہارے درمیان فتنہ پردازی کے لئے دوڑ دھوپ کرتے۔“

وَعَد	اَوْعِدْ	يُوعِدُ	مُوعِدٌ	اَوْعِدْ	اِيعَادٌ
وَعِظ	اَوْعِظْ	يُوعِظُ	مُوعِظٌ	اَوْعِظْ	اِيعَاضٌ
وَثَق	اَوْثِقْ	يُوثِقُ	مُوثِقٌ	اَوْثِقْ	اِثْثَاقٌ
وَجَس	اَوْجَسْ	يُوجِسُ	مُوجِسٌ	اَوْجَسْ	اِيجَاسٌ
وَجَف	اَوْجِفْ	يُوجِفُ	مُوجِفٌ	اَوْجِفْ	اِيجَافٌ
وَرِث	اَوْرِثْ	يُورِثُ	مُورِثٌ	اَوْرِثْ	اِيرَاثٌ
وَرَد	اَوْرَدْ			اَوْرَدْ	اِيرَادٌ

﴿فَاَوْزَدْتُمْ النَّارَ﴾ ف + اُورَدَ + هُمْ ﴿(هود: 98)

”اور (قیامت کے دن فرعون) اپنی پیشوائی میں ، انہیں دوزخ کی طرف لے جائے گا۔“

وَزَعَ	اَوْزَعَ				اِيزَاعٌ
--------	----------	--	--	--	----------

﴿رَبِّ اَوْزَعْنِي﴾ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ﴿(النمل: 19)

”اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ! کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں۔“

وسع	اوسع			ايساع
وقد				ايقاد
وقع				ايقاع
يقن	ايقن	يوقن	موقن	ايقن

افعال اجوف کی مثالیں

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
رود	اراد	يريد	مريد	ارد	ارادة
موت	امات	يميت	مميت	امت	اماة
توب	اناب				
هون	اهان				اهانة
بون	ابان				ابانة

(الزخرف: 52)

﴿لَا يَكَادُ يُبِينُ﴾

”(اور وہ اپنی بات بھی) کھول کر بیان نہیں کر سکتا؟“

ثوب	اثاب			اثابة
-----	------	--	--	-------

﴿فَإِثَابُكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ﴾ ف + **اثاب** + كُمْ (آل عمران: 153)

”(اس روش کا بدلہ ، اللہ نے تمہیں یہ دیا کہ تم کو رنج پر رنج دیے۔“

إِجَابَةٌ

أَجَابَ

جواب

(یونس: 89)

﴿قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا﴾

”اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔“

إِجَارَةٌ

أَجَارَ

جور

(المؤمنون: 88)

﴿وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ﴾

”(اور کون ہے؟) وہ جو پناہ دیتا ہے، اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔“

إِطَاقَةٌ

أَطَاقَ

طوق

(البقرة: 184)

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾

”اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔“

إِعَاذَةٌ

أَعَادَ

عود

(یونس: 4)

﴿إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ﴾

”بے شک! پیدائش کی ابتدا وہی کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔“

إِعَاذَةٌ

أَعَادَ

عود

﴿وَإِنِّي أُعِيدُهَا بِنَاكِ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (آل عمران: 36)

”اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“

اَفْعَالٌ "نَاقِصٌ" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ہ ی	اَنَّهُی	یُنْهَی	مُنْهٍ	اَنْهٍ	اِنْهَاءٌ

﴿ اَلَمْ اَنْهَآ كُْمَا ﴾ (الاعراف: 22) (یہ واحد متکلم مجرد کی مثال ہے۔)

”کیا میں نے تم دونوں کو ، اس درخت سے نہیں روکا تھا؟“

ن س ی	اَنْسِیْ	یُنْسِیْ	مُنْسٍ	اَنْسِ	اِنْسَاءٌ
ن ج ی	اَنْجِیْ				اِنْجَاءٌ
م س ی	اَمْسِیْ				اِمْسَاءٌ
م ل ی	اَمْلِیْ				اِمْلَاءٌ

﴿ اَلشَّیْطَانُ سَوَّلَ لَھُمْ وَ اَمْلِیْ ۝ لَھُمْ ﴾ (محمد: 25)

”ان کے لئے شیطان نے ، اس روش کو سہل بنا دیا ہے

اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ ان کے لئے دراز کر رکھا ہے۔“

م ن ی	اَمْنِیْ				اِمْنَاءٌ
-------	----------	--	--	--	-----------

ع ط ی

اَعْطٰی

اِعْطَاءٌ

﴿قَالَ رَبُّنَا الَّذِي اَعْطٰی كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدٰی﴾ (طہ: 50)

”موسیٰ نے جواب دیا ! ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی ، پھر اس کو راستہ بتایا۔“

ب ق ی

اَبْقٰی

اِبْقَاءٌ

﴿وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰی﴾ (طہ: 73)

”اللہ ہی اچھا ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔“ (یہ افعِل التفضیل ہے)

ب ك ی

اَبْكٰی

اِبْكَاءٌ

﴿وَجَآءُوا اَبَا هُمْ عِشَاءً یَّبْكُوْنَ﴾ (یوسف: 16)

”شام کو وہ ، روتے پیٹتے ، اپنے باپ کے پاس آئے۔“

ب ل ی

اَبْلٰی

اِبْلَاءٌ

﴿یَوْمَ تُبْلٰی السَّرَآئِرُ﴾ مجہول (الطارق: 9)

”جس روز ، پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہو گی۔“

اَفْعَالٌ "نَاقِصٌ" مہموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ء ت ی	آتی	یُوتی	مُوت	ات	اِیتاء

﴿ یُوتی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَاءُ ﴾ (البقرة: 269)

”وہ جس کو چاہتا ہے ، (فیاضی کی) حکمت عطا فرماتا ہے۔“

ء ذ ی	آ ذ ی	یُؤ ذ ی	مُؤ ذ ی	ا ذ ی	اِیْذاء
-------	-------	---------	---------	-------	---------

﴿ وَلَا تَکُونُوا کَالَّذِینَ آذَوْا مُوسٰی ﴾ (الاحزاب: 69)

”اے مسلمانو ! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا ، جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت پہنچائی تھی (اور ان کے ساتھ جہاد پر جانے سے انکار کر دیا تھا)۔“

اَذَن . یَاذَنُ = اجازت دینا ، اَذِن . یُؤْذَنُ = اطلاع دینا
اَذَن . یُؤْذَنُ = اعلان کرنا ، اسْتَأْذَنُ = اجازت طلب کرنا

اَفْعَالٌ "مہموز کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا ذ ن	آذَن	یُؤْذَنُ	مُؤْذَن	آذَن	اِیْذَان

﴿ فَقُلْ اذْنُکُمْ عَلٰی سَوَآءٍ ﴾ (الانبیاء: 109)

”کہہ دو میں نے علیؑ کو خبردار کر دیا ہے۔“

﴿ قَالُوْا اِذْنُکْ مَا مِنَّا مِنْ شَہِیدٍ ﴾ (حم السجدة: 47)

”انہوں نے کہا ! ہم آپ سے عرض کر چکے ہیں ، آج ہم میں سے کوئی ،

اس کی گواہی دینے والا ، نہیں ہے۔“

ء م ن	آ مَن	يُؤ مِّن	مُؤ مِّن	آ مِّن	إِيمان
ا ن س	آ نَسَ	يُؤ نَسُ	مُؤ نِس	آ نِسُ	إِينَاس

﴿ اَنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ﴾ (القصص: 29)

”طور کی جانب اس کو ایک آگ نظر آئی۔“

ا ث ر	آ ثَرَ	يُؤ ثِرُ	مُؤ ثِر	إِثِرُ	إِثَار
ن ش ء	أَنْشَأَ	يُنْشِئُ	مُنْشِئ	أَنْشَأَ	إِنْشَاء

﴿ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴾ (الرحمن: 24)

”اور یہ جہاز اسی کے ہیں ، جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں۔“

اَفْعَالٌ ”مُضَاعَفٌ“ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ه ل ل	أَهْلَ	يُهْلُ	مُهْلٌ	أَهْلِلْ	إِهْلَالٌ

﴿ وَمَا أَهَلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ﴾ (البقرة: 173)

”اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ ، جس پر اللہ کے سوا ، کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔“

ه م م	أَهَمَّ	يُهَمُّ	مُهَمٌّ	أَهَمِّمْ	إِهْمَامٌ
-------	---------	---------	---------	-----------	-----------

﴿ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ ﴾ (آل عمران: 154)

”مگر ایک دوسرا گروہ ، جس کے لئے ساری اہمیت ، بس اپنی ذات کی تھی“

ح ل ل	أَحَلَّ	يُحِلُّ	مُحِلٌّ	أَحْلَلْ	إِحْلَالٌ
-------	---------	---------	---------	----------	-----------

﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (البقرة: 275)

”حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے ، اور سود کو حرام ٹھیرایا ہے۔“

ت م م	أَتَمَّ				إِتْمَامٌ
-------	---------	--	--	--	-----------

﴿وَأَتَمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾ (الفتح: 2)

”اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے۔“

ظ ل ل	أَظْلَّ				إِظْلَالٌ
-------	---------	--	--	--	-----------

﴿فِيظْلَنَنَّ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ﴾ (الشورى: 33)

”اور یہ سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔“

ع د د	أَعَدَّ				إِعْدَادٌ
-------	---------	--	--	--	-----------

﴿وَعَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ (النساء: 92)

”اس پر اللہ کا غضب ، اور اس کی لعنت ہے ، اور اللہ نے اس کے لیے ،

سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔“

اُفعال "مفروق کی مثالیں

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وَصَّى	أَوْصَى	يُوصِي	مُوصٍ	أَوْصِ	إِصْءَاءٌ

﴿وَأَوْصِنِي﴾ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿(مریم: 31)

”اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا، جب تک میں زندہ رہوں۔“

وَعَى	أَوْعَى	يُوعِي	مُوعٍ	أَوْعِ	إِيعَاءٌ
-------	---------	--------	-------	--------	----------

﴿وَجَمَعَ﴾ فَأَوْعَى ﴿(المعارج: 18)

”اور اس نے مال جمع کیا اور سنت سنت کر رکھا۔“

﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ﴾ ﴿(انشقاق: 23)

”اور جو کچھ یہ (اپنے نامہ اعمال میں) جمع کر رہے ہیں، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔“

وَحَى	أَوْحَى	يُوحِي	مُوحٍ	أَوْحِ	إِيحَاءٌ
-------	---------	--------	-------	--------	----------

﴿فَأَوْحَى﴾ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿(ابراہیم: 13)

”تب ان کے رب نے ان پر وحی بھیجی کہ ”ہم ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔“

وَرَى	أَوْرَى	يُورِي	مُورٍ	أُورِ	إِيرَاءٌ
-------	---------	--------	-------	-------	----------

﴿أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ﴾ ﴿(الواقعه: 71)

”کبھی تم نے خیال کیا، یہ آگ جو تم سلگاتے ہو؟“

و ف ی	اَوْفَى	يُوفِي	مُوفٍ	أُوفٍ	إِيفَاءٌ
-------	---------	--------	-------	-------	----------

-a ﴿وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ﴾ (التوبة: 111)

”اور کون ہے ، جو اللہ سے بڑھ کر ، اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟“

(یہاں اَوْفَى ، فعل ماضی نہیں ہے ، بلکہ أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ ہے۔)

-b ﴿وَ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ﴾ (البقرة: 40)

”میرے ساتھ تمہارا جو عہد تھا ، اسے تم پورا کرو ، تو میرا جو عہد تمہارے

ساتھ تھا ، اسے میں پورا کروں گا۔“ (یہ اَوْفُوا فعل امر جمع ہے ، اور اُوف

فعل مضارع متکلم مجزوم ہے)

-c ﴿وَالْمُؤْفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا﴾ (البقرة: 177)

”اور نیک وہ لوگ ہیں ، کہ جب عہد کریں ، تو اسے وفا کریں۔“

(یہ الْمُؤْفُونَ اسم فاعل جمع کی مثال ہے)

اَفْعَالٌ "مَقْرُون کی مثالیں"

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
هوى	أَهْوَى	يُهْوِي	مُهْوٍ	أَهْوِ	إِهْوَاءٌ

﴿وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَى﴾ (النجم: 53)

"اور اوندھی کرنے والی بستیوں کو اٹھا پھینکا۔"

غوى	أَغْوَى	يُغْوِي	مُغْوٍ	أَغْوِ	إِغْوَاءٌ
حى	أَحْيَى	يُحْيِي	مُحْيٍ	أَحْيِ	إِحْيَاءٌ

﴿كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى﴾ (البقرة: 73)

"اسی طرح ، اللہ مُردوں کو زندگی بخشتا ہے۔"

﴿وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ﴾ (الحج: 66)

"اور وہی ہے ، جس نے تمہیں زندگی بخشی ہے ، وہی تم کو موت دیتا ہے اور

وہی پھر تم کو زندہ کرے گا۔"



سبق نمبر: 205

تَفْعِيلُ / تَفْعِلَةٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
نَزَلَ	يُنْزِلُ	مُنْزِلٌ	نَزِّلْ	نزل
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
نُزِّلَ	يُنْزَلُ	مُنْزَلٌ	تَنْزِيلٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب تَفْعِيل

1- تَعْدِيَّة "Transitivity"

لازم کو متعدی بنانے کا عمل تَعْدِيَّة کہلاتا ہے۔ اس عمل سے اگر فعل پہلے سے متعدی ہو تو ایک اور مفعول کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ فعل ثلاثی [مجرد] سے [مزید] کے باب تَفْعِيل میں مُتَعَدِّی افعال کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

- | | | | | |
|----|--------------------------|----|------------|-----------------------|
| a- | نَزَلَ (اُترا) | سے | نَزَلَتْهُ | (میں نے اس کو اتارا)۔ |
| b- | فَرَحَ (وہ خوش ہوا) | سے | فَرَحَ | اس نے خوش کیا۔ |
| c- | قَدَّمَ (وہ آگے ہوا) | سے | قَدَّمَ | (اس نے آگے کیا)۔ |
| d- | بَانَ (وہ واضح ہوا) | سے | بَانَ | (اس نے واضح کیا)۔ |
| e- | زَكَى (وہ نیک ہوا) | سے | زَكَى | (اس نے پاکیزہ کیا)۔ |
| f- | كَذَبَ (اس نے جھوٹ بولا) | سے | كَذَبَ | (اس نے جھٹلایا)۔ |

2- تَصْنِير

صاحبِ ماخذ بنا دینے کو تَصْنِير کہتے ہیں۔ جیسے:

- | | | | | |
|----|------------------|----|------------|----------------------------------|
| a- | فَرَحَ (خوش ہوا) | سے | فَرَحَ | "میں نے اس کو خوشی والا بنایا۔" |
| b- | وَتَرَ القَوَسَ | | فَرَحْتَهُ | "اس نے کمان کو زرہ دار بنا دیا۔" |

3- سَلَب و اِزالہ Seize

کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا، یعنی اصل معنی کو رفع کرنے کا نام سَلَب ہے۔ جیسے :

- a- **فَشَرْتُ** العود "میں نے ، لکڑی کا چھلکا اُتارا۔"
- b- **قَرَدَ** الابل "اس نے ، اونٹ سے چچڑی دور کی۔"
- c- **جَرَّبَ** الله البعير "اللہ نے ، اونٹ کی خارش دور کر دی۔"

4- مُبَالِغَة یا تکثیر

کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی بلندی کا فاعلی اظہار مُبالغہ کہلاتا ہے۔
مُبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ مُبالغہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ فعل میں ، فاعل میں اور مفعول میں۔ جیسے :

- a- **صَرَخَ** "اس نے اچھی طرح ظاہر کر دیا۔"
- b- **جَوَلَ** "وہ بہت زیادہ گھوما پھرا۔"
- c- **طَوَّقَتْ** "میں نے بہت زیادہ طواف کیا۔"
- d- **مَوَّتَ** الابل "بہت زیادہ اونٹ مر گئے۔"
- e- **بَرَكَتَ** الابل "بہت زیادہ اونٹ بیٹھ گئے۔"
- f- **غَلَّقَتِ** الأبواب "اس عورت نے بہت زیادہ دروازے بند کیے۔"

مفعول میں مُبالغہ :

- g- **قَطَّعَتْ** الثياب "میں نے بہت کپڑے کاٹے۔"

5- صِرُورَت

کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا صِرُورَت کہلاتا ہے۔ جیسے :

نور“
 شگوفہ یا سفید کلی کو کہتے ہیں۔
 ”درخت شگوفہ دار ہو گیا۔“
 نورُ الشَّجَرُ

6- بُلُوغ

ماخذ میں آنے اور پہنچنے کا نام بلوغ ہے۔ جیسے :

a- عَمَقُ الْمَاءِ ”پانی عمق یعنی گہرائی میں پہنچا۔“
 b- خَيْمَ زَيْدٍ ”زید خیمے میں آ گیا۔“

7- نسبت بماخذ

کسی چیز کا ماخذ کی طرف منسوب ہونا نسبت بماخذ ہے۔ جیسے :

a- فَسَقَ عَنِ فَسَقٍ ”میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا۔“
 فَسَقْتُهُ
 ”اس نے مجھے بدکار کہا یعنی فاسق کہا۔“
 فَسَقْنِي
 ”میں نے اسے کفر سے منسوب کیا۔“
 كَفَرْتُهُ b-

8- تَخْلِيْط

کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ ملانے اور آراستہ کرنے کو تَخْلِيْط کہتے ہیں۔
 ذَهَبٌ سونے کو کہتے ہیں۔

”میں نے سونے کا ملمع کیا۔ یا سنہرا بنا دیا۔“

ذَهَبْتُهُ

9- اِلْبَاسِ مَآخِذ

کسی چیز کو ماخذ کے پہنانے کا نام اِلْبَاسِ مَآخِذ ہے۔

جیسے جَلَلٌ ، تَجَلَّلٌ

جَلَّلْتُ الْفَرَسَ ”میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔“

10- قَصْرُ Abbreviation

کسی بات کو مختصر کرنے کے لیے ، پورے جملے کے بجائے ، صرف ایک لفظ استعمال کرنا قَصْرُ کہلاتا ہے۔ جیسے :

”اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا۔“ (تہلیل کی)

هَلَّلَ

-a

”اس نے اَللَّهُ أَكْبَرُ کہا۔“ (تکبیر پڑھی)

كَبَّرَ

-b

”اس نے سُبْحَانَ اللَّهِ کہا۔“ (تسبیح کی)

سَبَّحَ

-c

11- تحویل

کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنا دینے کا نام تحویل ہے۔ جیسے :
 ”میں نے اس کو دینِ عیسوی کی تعلیم دی یا نصرانی بنا دیا۔“

نَصْرَتْهُ

12- ابتداء Origin

فعل مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعل مجرد میں ،
 پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

-a کَلَّمْتُهُ ”میں نے اس سے گفتگو کی“۔

کَلِمَ (اس نے زخمی کیا) سے کَلِمَ (اس نے گفتگو کی)

-b سَبَحَ (اس نے تیراکی کی) سے سَبَحَ (اس نے تسبیح کی)۔

عَذَبَ (اس نے منع کیا) سے عَذَبَ (اس نے عذاب دیا)۔

13- تَوَجَّهَ

فعل کے ماخذ کی طرف متوجہ ہونے کا نام ، توجہ ہے۔ جیسے :

شَرَّقَ زَيْدٌ وَ غَرَّبَ زَيْدٌ

”زید مشرق اور مغرب کی طرف متوجہ ہوا۔“

14- تدریج Gradualism

اس باب کی ایک خصوصیت ، تدریج بھی ہے۔ جیسے :

﴿نَزَّلَ اللَّهُ﴾ ”اللہ نے بتدریج نازل کیا۔“

15- موافقت

- a- مجرد کی موافقت: تَمَرَّتْهُ = تَمَرَّتْهُ ”میں نے اس کو کھجور دی۔“
- b- افعال کی موافقت: تَمَرَّ = اَتَمَرَ ”ترکھجور خشک ہو گئی۔“
- c- تَفْعُل کی موافقت: تَرَّسَ = تَتَرَّسَ ”ڈھال کو کام میں لے آیا۔“

باب تَفْعِيل کے دو مصادر

- 1- باب تَفْعِيل کے مصادر ، عموماً دو اوزان پر آتے ہیں۔ تَفْعِيل اور تَفْعِلَة
اگر فعل کالام کلمہ ، حرفِ صحیح پر مشتمل ہو ، تو مصدر تَفْعِيل کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے : تَقْدِيس ، تَفْسِير ، تَسْبِيح ، تَأْوِيل وغیرہ
- 2- اگر فعل مہموز اللام ہو ، تو مصدر دونوں اوزان پر آسکتا ہے۔ جیسے : تَخْطِئَة اور تَخْطِئْ ، تَبْرئة اور تَبْرِئْ ، تَهْنِئَة اور تَهْنِئْ
- 3- اگر فعل ، معتل اللام ہو ، تو مصدر تَفْعِلَة کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے : تَرْكِيَة ، تَسْمِيَة ، تَرْبِيَة ، تَجْزِيَة ، تَصْلِيَة وغیرہ۔
- 4- بعض اوقات ، باب تَفْعِيل کا مصدر ، فِعَال اور اس کی تخفیف کے ساتھ فِعَال کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے : كَذَّاب اور اس کی تخفیف كِذَاب

(النباء: 28)

﴿وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَابًا﴾

”اور ان لوگوں نے ، ہماری آیات کو بالکل ہی جھٹلا دیا۔“

باب تَفْعِيلِ/تَفْعِلَة کی قرآنی مثالیں

(الحجر: 55)

﴿بَشِّرْنَا كَ بِالْحَقِّ﴾

-1

”ہم نے آپ کو برحق بشارت دی ہے۔“

(یہاں فعل ماضی بَشِّرْنَا استعمال ہوا ہے)

(الصافات: 105)

﴿قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾

-2

”اے ابراہیم ! تو نے خواب سچ کر دکھایا۔“

(یہاں فعل ماضی صَدَّقْتَ استعمال ہوا ہے)

(الجنات: 16)

﴿وَفَضَّلْنَا كُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾

-3

”اور ہم نے بنی اسرائیل کو دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت عطا کی۔“

(یہاں فعل ماضی فَضَّلْنَا استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 57)

﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ﴾

-4

”اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا۔“

(یہاں فعل ماضی ظَلَّلْنَا استعمال ہوا ہے)

(لقمان: 24)

﴿نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا﴾

-5

”ہم تمہیں (دنیا میں) مزے کرنے کے لیے ، تھوڑی مہلت دے رہے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع نُمَتِّعُ + هُمْ استعمال ہوا ہے)

6- ﴿ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ﴾ (البقرة: 30)

”اور آپ کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس تو ہم کر رہے ہیں۔“

(یہاں دو افعال مضارع نُقَدِّسُ اور نُسَبِّحُ استعمال ہوئے ہیں)

7- ﴿ وَ يَطْهَرُكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (الاحزاب: 33)

”اور (اللہ چاہتا ہے کہ اہل بیت کو) پوری طرح پاک کرے۔“

(یہاں فعل مضارع يَطْهَرُ استعمال ہوا ہے ، اور تطہیر مصدر ہے۔)

8- ﴿ اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ﴾ (النحل: 103)

”اس شخص (محمدؐ) کو تو (نعوذ باللہ) ایک آدمی سکھاتا پڑھاتا ہے۔“

(یہاں فعل مضارع يُعَلِّمُهُ استعمال ہوا ہے)

9- ﴿ يَذْبَحُ اِبْنَاءَهُمْ ﴾ (القصص: 4)

”وہ ان کے لڑکوں کو قتل کیا کرتا تھا۔“

(یہاں فعل مضارع يَذْبَحُ استعمال ہوا ہے)

11- ﴿ يُحَرِّقُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ﴾ (النساء: 46)

”یہودی الفاظ کو ، ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع يُحَرِّقُونَ استعمال ہوا ہے)

12- ﴿ لَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابَ ﴾ (البقرة: 162)

”ان کے عذاب میں تخفیف نہیں کی جائے گی۔“

(یہاں فعل مضارع يُخَفِّفُ استعمال ہوا ہے)

13- ﴿ مَا يُعْمَرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ ﴾ (الفاطر: 11)

”کوئی عمر پانے والا (مُعَمَّر) ، عمر نہیں پاتا۔“

(یہاں فعل مضارع **يُعْمَرُ** اور اسم مفعول **مُعَمَّر** استعمال ہوا ہے)

14- ﴿ وَ أَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ (الضحیٰ: 11)

”اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔“

(یہاں فعل امر **فَ + حَدِّثْ** استعمال ہوا ہے)

15- ﴿ وَ سَبِّحْهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً ﴾ (الاحزاب: 42)

”اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔“

(یہاں فعل امر **سَبِّحُوا + هُ** استعمال ہوا ہے)



باب تَفْعِيلِ/تَفْعِلَة کی مشق

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر 1	مصدر 2
م ل ك	مَلَّكَ	يُمَلِّكُ	مُمَلِّكٌ	مَلِكٌ	يُمَلِّكُ	مُمَلِّكٌ	مَلِكٌ	تَمْلِكُ	تَمْلِكُ
م ز ق	مَزَّقَ							تَمْزِقُ	تَمْزِقُ
س ل م	سَلَّمَ							تَسْلِمُ	تَسْلِمُ
ح ر ض	حَرَضَ							تَحْرِضُ	تَحْرِضُ
ص د ق	صَدَّقَ							تَصْدُقُ	تَصْدُقُ
ه د م	هَدَمَ							تَهْدِمُ	تَهْدِمُ
ش ر ف	شَرَّفَ							تَشْرِيفُ	تَشْرِيفُ
و ج ه	وَجَّهَ							تَوَجِّهَ	تَوَجِّهَ
ف ر ق	فَرَّقَ							تَفْرِيقُ	تَفْرِيقُ
م ن ع	مَنَعَ							تَمْنَعُ	تَمْنَعُ
س ر ح	سَرَّحَ							تَسْرِيحُ	تَسْرِيحُ
ز ي ن	زَيَّنَ							تَزَيِّنُ	تَزَيِّنُ
ح ر م	حَرَّمَ	يُحَرِّمُ	مُحَرِّمٌ	حَرَمٌ	يُحَرِّمُ	مُحَرِّمٌ	حَرَمٌ	تَحْرِيمٌ	تَحْرِيمٌ
ق س م	قَسَمَ							تَقْسِمُ	تَقْسِمُ
م ه د	مَهَّدَ							تَمْهِدُ	تَمْهِدُ
ن ش ف	نَشَفَ							تَنْشِيفُ	تَنْشِيفُ
ق ل د	قَلَّدَ							تَقْلِيدُ	تَقْلِيدُ
ن ق د	نَقَّدَ							تَنْقِذُ	تَنْقِذُ
م ح ص	مَحَصَّ							تَمْحِصُ	تَمْحِصُ

تَفْعِيل "سالم کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ك س	نَكَسَ	يُنَكِّسُ	مُنَكِّسٌ	نَكِّسْ	تَنَكُّيسٌ

﴿وَمَنْ نَعَمَّرَهُ نَكِّسَهُ فِي الْخَلْقِ﴾ (يسن: 68)

”جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں، اس کی ساخت کو ہم الٹ ہی دیتے ہیں۔“

ن ك ل	نَكَلَ	يُنْكِلُ	مُنْكِلٌ	نَكِلْ	تَنْكِيلٌ
ه د م	هَدَمَ	يُهْدِمُ	مُهْدِمٌ	هَدِّمْ	تَهْدِيمٌ
ب ت ل	بَتَلَ	يُبْتِلُ	مُبْتِلٌ	بَتِّلْ	تَبْتِيلٌ
ب د ل	بَدَّلَ	يُبَدِّلُ	مُبَدِّلٌ	بَدِّلْ	تَبْدِيلٌ
ب ذ ر	بَذَرَ	يُبْذِرُ	مُبْذِرٌ	بَذِّرْ	تَبْذِيرٌ
ب ر ش	بَشَرَ	يُبَشِّرُ	مُبَشِّرٌ	بَشِّرْ	تَبْشِيرٌ
ب ل غ	بَلَغَ	يُبْلَغُ	مُبْلَغٌ	بَلِّغْ	تَبْلِيغٌ
ع ب د	عَبَّدَ	يُعْبَدُ	مُعْبَدٌ	عَبِّدْ	تَعْبِيدٌ
ع د د	عَدَّدَ	يُعَدِّدُ		عَدِّدْ	تَعْدِيدٌ
ع ز ر	عَزَّرَ	يُعَزِّرُ		عَزِّرْ	تَعْزِيرٌ

﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَ عَزَّوْهُ وَ نَصَرُوهُ﴾ (الاعراف: 157)

”لہذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں۔“

ع ط ل	عَطَلَ				تَعَطَّلَ
ع ظ م	عَظَّمَ				تَعَظَّمَ
ط ل ق	طَلَّقَ				تَطَلَّقَ
ع ق د	عَقَّدَ				تَعَقَّدَ

﴿ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ ۖ (المائدة: 89) ﴾
 ”مگر وہ قسمیں، جو تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔“

ع ل ق	عَلَّقَ				تَعَلَّقَ
ع ل م	عَلَّمَ				تَعَلَّمَ
ع ق ب	عَقَّبَ				تَعَقَّبَ
ت ب ر	تَبَّرَ	يَتَبَّرُ	مُتَبَّرٌ	تَبَرَّ	تَتَبَّرُ
ث ب ت	ثَبَّتَ	يُثَبَّتُ	مُثَبَّتٌ	ثَبَّتَ	تَثَبَّتَ
ج ه ز	جَهَّزَ	يُجَهَّزُ	مُجَهَّزٌ		تَجَهَّزَ

﴿ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ ۖ (يوسف: 59) ﴾

”اور پھر جب (حضرت یوسفؑ نے) ان کا سامان تیار کروادیا۔“

م ك ن	مَكَّنَ	يُمَكَّنُ	مُمَكَّنٌ	مَكَّنَ	تَمَكَّنَ
-------	---------	-----------	-----------	---------	-----------

﴿ قَالَ مَا مَكَّنِي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ ۖ (الكهف: 95) ﴾

”ذوالقرنین نے کہا! جو کچھ میرے رب نے، مجھے دے رکھا ہے، بہت ہے۔“

تَفْعِيلُ "مثال کی مثالیں"

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وَدَّعَ	وَدَّعَ	يُودِّعُ	مُودِّعٌ	وَدِّعْ	تَوَدِّعٌ

﴿ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ﴾ (الضحى: 3)

"اے نبی! تمہارے رب نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے، اور نہ وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔"

وَجَّهَ	يُوجِّهُ	مُوجِّهٌ	وَجِّهْ	تَوَجِّهْ
---------	----------	----------	---------	-----------

﴿ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ ﴾ (الانعام: 79)

"میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ (اس ہستی کی طرف کر لیا)۔"

وَصَّلَ	يُوصِّلُ	مُوصِّلٌ	وَصِّلْ	تَوَصِّلْ
---------	----------	----------	---------	-----------

﴿ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ ﴾ (القصص: 51)

"اور نصیحت کی بات، پے در پے ہم انہیں پہنچا چکے ہیں۔"

وَقَتَ	يُوقِتُ	مُوقِتٌ	وَقِّتْ	تَوَقِّتْ
وَقَّرَ	يُوقِّرُ	مُوقِّرٌ	وَقِّرْ	تَوَقِّرْ
وَكَّلَ	وَكَّلَ			تَوَكَّلْ

﴿ قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ﴾ (السجده: 11)

"ان سے کہو! موت کا وہ فرشتہ، جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، (تم کو پورے کا

پورا اپنے قبضے میں لے لے گا)۔" یہ **مَجْہُول** کی مثال ہے۔

تَيْسِرٌ

يَسْرٌ

ی س ر

(الاعلی: 8)

لِّلْيَسْرِ

نُيْسِرُكَ

وَ

”اور ہم تمہیں ، آسان طریقے کی سہولت دیتے ہیں۔“

تَوْفِيقٌ

وَقَّقَ

و ف ق

﴿ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيقًا﴾ (النساء: 62)

”پھر یہ تمہارے پاس ، قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں ، اور کہتے ہیں خدا کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے ، اور ہماری نیت تو فریقین میں موافقت کی تھی۔“

تَفْعِيلٌ ”اَجَوْفَ کی مثالیں

مصدر

فعل امر

فاعل

مضارع

ماضی

مادہ

تَبَيَّتَ

بَيَّتَ

مُبَيَّتٌ

يُبَيَّتُ

بَيَّتَ

ب ی ت

﴿فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُوْلُ﴾ (النساء: 81)

”مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں ، تو ان میں سے ایک گروہ ، راتوں کو جمع ہو کر تمہاری باتوں کے خلاف ، مشورے کرتا ہے۔“

تَبَيَّنَ

بَيَّنَ

مُبَيَّنٌ

يُبَيِّنُ

بَيَّنَ

ب ی ن

(المائدة: 89)

اللّٰهُ اٰتٰىهُ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

يُبَيِّنُ

كَذٰلِكَ

”اس طرح ، اللہ اپنے احکام ، تمہارے لیے واضح کرتا ہے ، شاید کہ تم شکر ادا کرو۔“

ط و ق ط و ق ط و ق ط و ق ط و ق ط و ق

﴿ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ ﴾ (آل عمران: 180)

”جو وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے تھے (وہی روز قیامت ان کے گلے کا پھندا بن جائے گا۔“

ع و ق ع و ق ع و ق ع و ق ع و ق ع و ق

﴿ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ ﴾ (الاحزاب: 18)

”اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے ، جو (جنگ کے کام میں) رکاوٹیں پیدا کرنے والے ہیں۔“

تَفْعِيلُ "نَاقِصٌ" کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَنْجِيَةٌ	نَجِّ	مُنَجِّ	يُنَجِّی	نَجَّى	ن ج ی

﴿ اِنَّا مُنَجِّوْكَ وَ اَهْلَكَ ﴾ (العنکبوت: 33)

” ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بچالیں گے۔“

م ن ی	مَنِّ	مُمِّنِّ	يُمَنِّی	مَنِّ	تَمْنِيَةٌ
-------	-------	----------	----------	-------	------------

-a ﴿ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيهِمْ ﴾ (النساء: 120)

” وہ ان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے۔“

-b ﴿ وَ لَأُضِلَّنَّهُمْ وَ لَأُمَنِّيَنَّهُمْ ﴾ (النساء: 119)

” میں انہیں بھٹاؤں گا ، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا۔“

ج ل ی	جَلَّی	یُجَلِّی	مُجَلِّل	جَلَّ	تَجَلَّی
﴿وَالنَّهَارَ إِذَا جَلَّهَا﴾ (الشمس: 3)					
”اور دن کی قسم ! جبکہ وہ (سورج کو) نمایاں کر دیتا ہے۔“					

تَفْعِيل ”مہموز کی مثالیں“

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب و ء	بَوَّأ	يُبَوِّأُ	مُبَوِّءٌ	بَوِّءْ	تَبْوِيَةٌ

﴿تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ﴾ (آل عمران: 121)					
”اور (احد کے میدان میں) آپؐ مسلمانوں کو ، جا جا بامور کر رہے تھے۔“					

ا ج ل	اَجَلَّ	يُؤَجِّلُ	مُؤَجِّلٌ	اَجَلْ	تَأْجِلْ
-------	---------	-----------	-----------	--------	----------

﴿وَبَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا﴾ (الانعام: 128)					
”اور اب ہم اس وقت پر آپؐ پہنچے ہیں ، جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر دیا تھا۔“					

ا ذ ن	أَذَّنَ	يُؤَذِّنُ	مُؤَذِّنٌ	أَذِّنْ	تَأْذِنْ
ا خ ر	أَخَّرَ	يُؤَخِّرُ	مُؤَخِّرٌ	أَخِّرْ	تَأْخِئْ
ا ل ف	أَلَفَ	يُؤَلِّفُ	مُؤَلِّفٌ	أَلَفْ	تَأْلِئْ

﴿وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ﴾ (التوبة: 60)					
”اور (یہ صدقات ، ان لوگوں کے لیے بھی ہیں) جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہے۔“					

نَبِيَّةٌ

نَبِيٌّ

مُنْبِيٌّ

يُنْبَأُ

نَبَأٌ

ن ب ء

(النجم: 36)

﴿ اَمْ لَمْ يُنْبَأَ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسٰى ﴾

کیا اسے ان باتوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی؟ جو موسیٰ کے صحیفوں (اور اس ابراہیم کے) صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں۔

(التوبہ: 94)

﴿ قَدْ نَبَأْنَا - اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ﴾

”یقیناً اللہ نے ، ہم کو تمہارے حالات بتا دیئے ہیں۔“

تَفْعِيلُ ”مضاعف کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
تَسْبَبُ	سَبَّبَ	مُسَبَّبٌ	يُسَبَّبُ	سَبَّبَ	س ب ب
تَعْزِيزٌ				عَزَّزَ	ع ز ز

(یس: 14)

﴿ فَعَزَّزْنَا - بِثَالِثٍ ﴾

”پھر ہم نے ، تیسرے (رسول کو) مدد (کے لیے) بھیجا۔“

تَأْسِسُ

أَسَّسَ

ا س س

﴿ اَقْمِنُ - اَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ ﴾ (التوبہ: 109)

”پھر تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ بہتر انسان وہ ہے ، جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ، خدا کے خوف اور اس کی رضا کی طلب پر رکھی ہو۔“

ط ف ف	طَفَّفَ			تَطْفِيفٌ
ظ ل ل	ظَلَّلَ			تَظْلِيلٌ

تَفْعِيلٌ "مَفْرُوق کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وصی	وَصَّى	يُوصِي	مُوصٍ	وَصِّ	تَوْصِيَةٌ

﴿ وَ وَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ ﴾ (البقرة: 132)

"اسی طریقے پر چلنے کی ہدایت ، حضرت ابراہیمؑ نے ، اپنی اولاد کو کی تھی۔"

وفی	وَفَّى	يُوفِي	مُوفٍ	وَفِّ	تَوْفِيَةٌ
-----	--------	--------	-------	-------	------------

﴿ وَ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ﴾ (النجم: 37)

"اور ابراہیمؑ ، جس نے وفا کا حق ادا کر دیا۔"

ولی	وَلَّى	يُؤَلِّي	مُؤَلٍّ	وَلِّ	تَوَلَّى
-----	--------	----------	---------	-------	----------

﴿ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ﴾ (النمل: 10)

"(حضرت موسیٰؑ) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔"

تَفْعِيلُ مقرون کی مثال

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
تَحِيَّةٌ	حَيِّ	مُحَيٍّ	يُحَيِّی	حَيَّا	ح ی ی

﴿وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا﴾ (الفرقان: 75)

”اور جنت میں ان کا استقبال ، آداب اور تسلیمات سے ہوگا۔“

www.KitaboSunnat.com



سبق نمبر: 206

باب

فِعَالٌ = مُفَاعَلَةٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	مُجَاهِدٌ	جَاهِدْ	ج ه د .
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
جُوِّهَدَ	يُجَاهَدُ	مُجَاهَدٌ	جِهَادٌ	يَا مُجَاهِدَةٌ

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب مُفَاعَلَة

1- مُشَارَكَت Association, Homonymy

فاعل اور مفعول دونوں کے کسی کام میں شریک ہونے کو مُشَارَكَت کہتے ہیں ،
لیکن ان دونوں میں سے ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول ۔ جیسے :

a- کَتَبَ (اس نے لکھا) مجرد سے کَاتَبَ (اس نے خط و کتابت کی) مزید۔

b- قَتَلَ (اس نے قتل کیا) مجرد سے قَاتَلَ (اس نے جنگ کی) مزید۔

قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا۔ ”زید نے اور عمرو نے باہم جنگ کی۔“
فاعل مفعول

فعل ثلاثی لازم ، باب مُفَاعَلَة میں آکر ، متعدی ہو جاتا ہے ،
اور ایک مفعول والا متعدی فعل ، دو متعدی فعل والا بن جاتا ہے ۔ جیسے :

متعدی (باب مفاعلة میں)

لازم

كَارَمْتُ عَلِيًّا

a- كَرَّمْتُ عَلِيًّا

”میں نے، علی کی تکریم کی۔“

”علی شریف بن گیا۔“

جَاذَبْتُ عَلِيًّا ثَوْبَهُ

b- جَذَبْتُ ثَوْبَهُ

”میں نے اور علی نے ، اس کے

”میں نے اس کا کپڑا کھینچا“

کپڑے پر کھینچا تانی کی۔“

مُشَارَكَت میں ، بعض اوقات غیر فاعل کو ، فاعل کے مرتبے میں لایا جاتا

ہے۔ جیسے :

(البقرہ: 9)

﴿يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾

”یہ منافقین ، اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ ، دھوکہ بازی کر رہے ہیں۔“

2- مُوَأَفَقْتِ مُجَرَّد

بعض اوقات ، مُفَاعَلَةٌ کا فعل ، فعل مجرّد کی موافقت کرتا ہے۔ جیسے :

سَفَرَ سے سَافَرَ (دونوں ہم معانی ہیں)

a- سَافَرَ = سَفَرَ (اس نے سفر کیا۔)

b- جَهَدَ سے جَاهَدَ (اس نے انتہائی کوشش کی)۔

3- موافقت أَفْعَلَ

بعض اوقات ، مُفَاعَلَةٌ کا فعل ، فعل أَفْعَلَ کی موافقت کرتا ہے۔ جیسے :

a- أَبْعَدَ (دور ہوا) سے بَاعَدَ (دونوں ہم معانی ہیں)

بَاعَدْتُهُ = أَبْعَدْتُهُ ”میں نے اسے دور کر دیا۔“

b- عَافَاكَ اللہ ”اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔“

4- موافقت فَعَّلَ

بعض اوقات ، مُفَاعَلَةٌ کا فعل ، فعل تَفْعِيل کی موافقت کرتا ہے۔ جیسے :

ضَعَفَ (کئی گنا کرنا) سے ضَاعَفَ (دونوں ہم معانی ہیں)۔

5- ابتداء Origin

فعل مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعل مجرّد میں ،

پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ باب مُفَاعَلَةٌ بھی بعض اوقات ابتداء کا

مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

- a بَشَرَ (وہ خوش ہوا) سے بَاشَرَ (اس نے صحبت کی)۔
-b ضَعَفَ (وہ کمزور ہوا) سے ضَاعَفَ (اس نے کئی گنا کیا)۔
-c قَسَا (بدن کا خشک ہونا) سے قَاسَاهُ (اس نے اسے برداشت کیا)۔

6- مُبَالِغَةٌ يََا تَكْثِير

باب مُفَاعَلَةٌ ”بھی بعض اوقات ، مُبَالِغَةُ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

- a طَاوَلْتُهُ ”میں اس سے زیادہ لمبا ہو گیا۔“
-b ضَاعَفْتُ أَجْرَهُ ”میں نے اس کی اجرت زیادہ کر دی۔“

7- مَوَالَات

باب مُفَاعَلَةٌ ”بھی بعض اوقات مَوَالَات کا مفہوم دیتا ہے۔ مَوَالَات ، فعل

کے یکے بعد دیگرے ہونے کو کہتے ہیں۔ جیسے :

- a وَآلَيْتُ الصَّوْمَ ”میں نے یکے بعد دیگرے روزے رکھے۔“
-b تَابَعْتُ الْقِرَاءَةَ ”میں نے پڑھائی کو پے درپے جاری رکھا۔“

باب مُفَاعَلَة کے دو مصادر

باب مُفَاعَلَة کے مصادر ، دو اوزان پر آتے ہیں۔ **فِعَال** اور **مُفَاعَلَة**

1- عام طور پر ، مصدر **دونوں اوزان** پر آتا ہے۔ جیسے :

قِتَال اور **مُقَاتَلَة** ، **جِهَاد** اور **مُجَاهَدَة** ، **جِدَال** اور **مُجَادَلَة**

نِقَاش اور **مُنَاقَشَة** ، **سِلَام** اور **مُسَالَمَة** ، **خِصَام** اور **مُخَاصَمَة**

ضِرَاب اور **مُضَارَبَة** وغیرہ۔

2- اگر فعل کا فاء کلمہ ، یاء (ی) پر مشتمل ہو تو مصدر ، صرف **ایک وزن**

مُفَاعَلَة کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے :

(ی م ن سے) **مِیَامَنَة** ، (ی س ر سے) **مِیَاسَرَة** ، وغیرہ۔

باب فِعَال / مُفَاعَلَة کی قرآنی مثالیں

1- ﴿الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (التوبة: 4)

”مشرکین میں سے وہ لوگ ، جن سے تم نے معاہدہ کیا۔“

(یہاں فعل ماضی عَاهَدْتُمْ استعمال ہوا ہے)

2- ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا﴾ (آل عمران: 200)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! صبر سے کام لو ، باطل پرستوں کے مقابلے میں

پامردی دکھاؤ ، اور حق کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہو۔“

(یہاں دو افعال امر جمع **صَابِرُوا** اور **رَابِطُوا** استعمال ہوئے ہیں)

(المائدة: 33)

﴿يُحَارِبُونَ﴾ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

-3

”اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع يُحَارِبُونَ استعمال ہوا ہے)

(المجادلة: 1)

﴿الَّتِي تَجَادِلُكَ﴾

-4

”وہ عورت، جو آپ سے تکرار کر رہی تھی۔“

(یہاں فعل مضارع مونث تَجَادِلُ + كَ استعمال ہوا ہے)

(الانشقاق: 8)

﴿فَسَوْفَ يُحَاسِبُ﴾ حِسَابًا يَسِيرًا

-5

”تو اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔“

(یہاں فعل مضارع مجہول يُحَاسِبُ استعمال ہوا ہے)

(الحج: 38)

﴿إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ﴾ عَنِ الدِّينِ أَمْنُوا

-6

”یقیناً اللہ ایمان لانے والے لوگوں کی طرف سے مدافعت کرتا ہے۔“

(یہاں فعل مضارع يُدَافِعُ استعمال ہوا ہے)

(الفرقان: 69)

﴿يُضَاعَفُ﴾ لَهُ الْعَذَابُ

-7

”اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا۔“

(یہاں فعل مضارع مجہول يُضَاعَفُ استعمال ہوا ہے)

(المجادلة: 2)

﴿الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ﴾ مِنْ نِسَائِهِمْ

-8

”تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يُظَاهِرُونَ استعمال ہوا ہے)

9- ﴿وَجَاهِدُوا﴾ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ﴿﴾ (الحج: 78)

”اللہ (کی راہ) میں تم سب لوگ جہاد کرو، جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔“

(یہاں فعل امر جمع جَاهِدُوا استعمال ہوا ہے اور مصدر جِهَاد)

10- ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ (النحل: 126)

”اور اگر تم بدلہ لو، تو بس اُسی قدر لو، جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہے۔“

(یہاں فعل امر فَعَاقِبُوا اور ماضی مجہول عُوقِبْتُمْ استعمال ہوا ہے)

11- ﴿وَصَاحِبُهُمَا﴾ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ﴿﴾ (لقمان: 15)

”لیکن دنیا میں (اپنے مشرک والدین کے ساتھ) نیک برتاؤ کرتے رہنا۔“

(یہاں فعل امر صَاحِبٌ + هُمَا استعمال ہوا ہے)

12- ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: 19)

”اور بیویوں کے ساتھ، بھلے طریقے سے، زندگی بسر کرو۔“

(یہاں فعل امر جمع عَاشِرُوهُنَّ استعمال ہوا ہے)

13- ﴿بَآءِدْ بَيْنَ اسْفَارِنَا﴾ (السيا: 19)

”ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کر دے۔“

(یہاں فعل امر واحد بَآءِدْ استعمال ہوا ہے)

14- ﴿وَظَاهَرُوا﴾ عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ ﴿﴾ (الممتحنہ: 9)

”(ان لوگوں سے دوستی مت کرو) جنہوں نے تمہارے اخراج میں، ایک

دوسرے کی مدد کی ہے۔“

(یہاں فعل ماضی جمع ظاہرُوا استعمال ہوا ہے)

15- ﴿وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَتِنَا مُعَاجِرِينَ﴾ (الحج: 51)

”اور جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں گے۔“

(یہاں اسم فاعل جمع مُعَاجِرِينَ استعمال ہوا ہے)

16- ﴿يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ﴾ (التوبہ: 30)

”ان لوگوں کی دیکھا دیکھی جو ان سے پہلے کفر میں مبتلا ہوئے تھے۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يُضَاهِئُونَ استعمال ہوا ہے)

17- ﴿لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا﴾ (الکہف: 49)

”کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی ، جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو۔“

(یہاں فعل مضارع واحد يُغَادِرُ استعمال ہوا ہے)

18- ﴿وَكَانَ مِنْ نَبِيِّ قَاتَلْ مَعَهُ رَبِّيُونَ كَثِيرٌ﴾ (آل عمران: 146)

”اس سے پہلے کتنے ہی نبی ، ایسے گزر چکے ہیں ، جن کے ساتھ مل کر ،

بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی۔“ (فعل ماضی واحد قَاتَلْ استعمال ہوا ہے)

19- ﴿وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ﴾ (الاعراف: 21)

”اور اس نے قسم کھا کر ان دونوں سے کہا ! کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔“

(یہاں فعل ماضی واحد قَاسَمَ + هُمَا استعمال ہوا ہے)

مُفَاعَلَةٌ سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ش ر	بَاشَرَ	يُبَاشِرُ	مُبَاشِرٌ	بَاشِرٌ	مُبَاشَرَةٌ

﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ﴾ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴿البقرة: 187﴾
 ”اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو ، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔“

ج د ل	جَادَلَ	يُجَادِلُ	مُجَادِلٌ	جَادِلٌ	مُجَادَلَةٌ
<p>﴿الَّذِينَ يُجَادِلُونَ﴾ فِي آيَةِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَهُمُ ﴿ (المومن: 35)</p> <p>”اور اللہ کی آیات میں جھگڑے کرتے ہیں ، بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی سند یا دلیل آئی ہو۔“ (یہ فعل مضارع جمع ہے)</p>					

ج ہ د	جَاهَدَ	يُجَاهِدُ	مُجَاهِدٌ	جَاهِدٌ	مُجَاهَدَةٌ
﴿وَمَنْ جَاهَدَ﴾	فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ﴿(العنکبوت: 6)	”جو شخص بھی مجاہدہ کرے گا ، اپنے بھلے کے لیے ہی کرے گا۔“			

(یہاں پہلے فعل ماضی ہے ، پھر فعل مضارع استعمال کیا گیا ہے۔)



باب فِعَالٍ / مَفَاعَلَةٍ کی مشق

مجهول						معروف			
مصدر ۱	مصدر ۲	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
سَلِمَ	سَلَامٌ	سَلِّمْ	مُسَلِّمٌ	يُسَلِّمُ	سَلِّمَ	مُسَلِّمٌ	يُسَلِّمُ	سَلِّمَ	س ل م
قَسَمَ	مُقَاسَمَةٌ							قَسَمَ	ق س م
كَلَّمَ	مُكَالَمَةٌ							كَلَّمَ	ك ل م
فَتَمَ	مُقَاتِمَةٌ							فَتَمَ	ف ت م
قَدَّمَ	مُقَادِمَةٌ							قَدَّمَ	ق د م
قَاتَلَ	مُقَاتَلَةٌ							قَاتَلَ	ق ت ل
جَدَلَ	مُجَادَلَةٌ							جَدَلَ	ج د ل
صَلَحَ	مُصَالَحَةٌ							صَلَحَ	ص ل ح
بَحَثَ	مُبَاحَثَةٌ							بَحَثَ	ب ع ث
جَاهَدَ	مُجَاهَدَةٌ	جَاهِدْ	مُجَاهِدٌ	يُجَاهِدُ	جَاهَدَ	مُجَاهِدٌ	يُجَاهِدُ	جَاهَدَ	ج ه د
صَبَرَ	مُصَابِرَةٌ							صَبَرَ	ص ب ر
ظَهَرَ	مُظَاهَرَةٌ							ظَهَرَ	ظ ه ر
سَقَرَ	مُسَاقَاةٌ							سَقَرَ	س ق ر
حَدَثَ	مُحَادَثَةٌ							حَدَثَ	ح د ث
غَدَرَ	مُغَادِرَةٌ							غَدَرَ	غ د ر
ضَرَبَ	مُضَارِبَةٌ							ضَرَبَ	ض ر ب
صَحَبَ	مُصَاحَبَةٌ							صَحَبَ	ص ح ب
شَرِكَ	مُشَارَكَةٌ							شَرِكَ	ش ر ك
بَلَغَ	مُبَالِغَةٌ	بَالِغٌ	مُبَالِغٌ	يُبَالِغُ	بَلَغَ	مُبَالِغٌ	يُبَالِغُ	بَلَغَ	ب ل غ

مُفَاعَلَةٌ سالم کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ظہر	ظَاهَرَ	يُظَاهِرُ	مُظَاهِرٌ	ظَاهِرْ	ظِهَارٌ یا مُظَاهَرَةٌ
عجز	عَاجَزَ				
عشر	عَاشَرَ				
عقب	عَاقَبَ				
عہد	عَاهَدَ				
نفق	نَافَقَ				
ہجر	هَاجَرَ				مُهَاجِرَةٌ

مُفَاعَلَةٌ مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وعد	وَاعَدَ	يُوَاعِدُ	مُوَاعِدٌ	وَاعِدْ	مِيعَادٌ یا مُوَاعِدَةٌ
﴿وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً﴾ (البقرة: 51)					
”یاد کرو جب ، ہم نے موسیٰ کو چالیس شبانہ روز کی <u>قرار داد پر بلایا تھا۔</u> “					
(یہاں فعل ماضی جمع استعمال کیا گیا ہے۔)					
وفق	وَأَفَقَ	يُؤَافِقُ	مُؤَافِقٌ	وَأَفِقْ	وِفَاقٌ یا مُوَافَقَةٌ

مفاعلةٴ اجوف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
جور	جَاوَرَ	يُجَاوِرُ	مُجَاوِرٌ	جَاوِرٌ	جَوَارٌ ، مُجَاوِرَةٌ

a- ﴿لَا يُجَاوِرُونَكَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (الاحزاب: 60)
 ”پھر وہ منافقین اس شہر میں ، مشکل ہی سے تمہارے ساتھ رہ سکیں گے۔“

جوز	جَاوَزَ	يُجَاوِزُ	مُجَاوِزٌ	جَاوِزٌ	جَوَازٌ ، یا مُجَاوِزَةٌ
-----	---------	-----------	-----------	---------	--------------------------

b- ﴿وَ جَاوَزْنَا﴾ بِنِي إِسْرَآءِیلَ الْبَحْرِ ﴿﴾ (الاعراف: 138)
 ”بنی اسرائیل کو ہم نے ، سمندر سے گزاردیا۔“

حور	حَاوَرَ	يُحَاوِرُ	مُحَاوِرٌ	حَاوِرٌ	حَوَارٌ ، یا مُحَاوِرَةٌ
-----	---------	-----------	-----------	---------	--------------------------

c- ﴿فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ﴾ (الکھف: 34)
 ”یہ کچھ پا کر ، ایک دن وہ اپنے ہمسائے سے ، بات کرتے ہوئے کہنے لگا۔“
 (یہاں فعل مضارع واحد مذکر يُحَاوِرُ استعمال کیا گیا ہے)

شور	شَاوَرَ	يُشَاوِرُ	مُشَاوِرٌ	شَاوِرٌ	شَوَارٌ ، یا مُشَاوِرَةٌ
-----	---------	-----------	-----------	---------	--------------------------

d- ﴿وَ شَاوَرَهُمْ﴾ فِي الْأَمْرِ ﴿﴾ (آل عمران: 159)
 ”اے نبی ! اوزدین کے کام میں ، ان (صحابہؓ) کو بھی شریک مشورہ رکھو۔“
 (یہاں فعل امر شَاوَرَ + هُمْ استعمال ہوا ہے)

مُفَاعَلَةٌ ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ج ی	نَاجَى	يُنَاجِي	مُنَاجٍ	نَاجِ	مُنَاجَاةٌ یا نِجَاءٌ

(المجادله: 13)

﴿إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ﴾

”جب تم رسول ﷺ سے ، تخلیہ میں بات کرو۔“

ن د ی	نَادَى	يُنَادِي	مُنَادٍ	نَادٍ	مُنَادَاةٌ یا نِدَاءٌ
-------	--------	----------	---------	-------	-----------------------

(مریم: 3)

﴿إِذَا نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا﴾

”جب (حضرت زکریا) نے ، اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔“

(الکھف: 96)

﴿حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ﴾

”آخر (ذوالقرنین نے) جب ، دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو ، پاٹ دیا۔“

مُفَاعَلَةٌ مثال مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و د د	وَادَّ	يُوَادُّ	مُوَادٌّ	وَادِدٌ	مُوَادَّةٌ

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾

”تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ، وہ ان لوگوں سے

محبت کرتے ہوں ، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے۔“ (المجادله: 22)

ح ض ض	حَاضٌ	يُحَاضُ	مُحَاضٌ	حَاضِضٌ	مُحَاضَّةٌ
-------	-------	---------	---------	---------	------------

﴿ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ ﴾ (الفجر: 18)

”اور مسکین کو کھانا کھلانے ، پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے۔“

ح ج ج	حَاجٌ	يُحَاجُّ	مُحَاجٌ	حَاجِجٌ	مُحَاجَّةٌ
-------	-------	----------	---------	---------	------------

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ حَاجُّوا إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ ﴾ (البقرة: 258)

’کیا تم نے اس شخص کے حال پر غور نہیں کیا؟ جس نے ابراہیم سے جھگڑا کیا تھا؟ جھگڑا اس بات پر کہ ابراہیم کا رب کون ہے؟‘ (یہ فعل ماضی کی مثال ہے)

ح د د	حَادٌ	يُحَادُّ	مُحَادٌ	حَادِدٌ	مُحَادَّةٌ
-------	-------	----------	---------	---------	------------

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل و خوار کر دیئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل و خوار کیے جا چکے ہیں۔“ (المجادلہ: 5)

ش ق ق	شَاقٌّ	يُشَاقُّ	مُشَاقٌّ	شَاقِقٌ	مُشَاقَّةٌ
-------	--------	----------	----------	---------	------------

﴿ آيِنَ شُرَكَاءِى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ﴾ (النحل: 27)

”بتاؤ ! اب کہاں ہیں ، میرے وہ شریک ؟ جن کے لیے تم (اہل حق سے) جھگڑے کیا کرتے تھے۔“ (فعل مضارع جمع استعمال کیا گیا ہے)

ض ر ر	ضَارَّ	يُضَارُّ	مُضَارٌّ	ضَارِرٌ	مُضَارَّةٌ
﴿وَلَا يُضَارُّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ﴾ (البقرة: 282)					
”کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے۔“					
﴿لَا تُضَارُّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا﴾ (البقرة: 233)					
”نہ تو ماں کو ، اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ چھ اُس کا ہے۔“					

مُفَاعَلَةٌ” مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
اخذ	آخَذَ	يُؤَاخِذُ	مُؤَاخِذٌ	آخِذْ	مُؤَاخَذَةٌ
﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ (البقرة: 225)					
” جو بے معنی قسمیں ، تم بلا ارادہ کھالیا کرتے ہو ، اللہ ان پر <u>مواخذہ</u> نہیں کرے گا۔“					

مُفَاعَلَةٌ” مثال مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وطء	وَاطَأَ	يُوَاطِئُ	مُوَاطِئٌ	وَاطِئْ	مُوَاطَاةٌ
﴿لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ﴾ (التوبة: 37)					
” تاکہ ، اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد ، پوری کریں۔“					

مُفَاعَلَةٌ مَفْرُوق کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وری	وَارِی	یُوَارِی	مُوَارٍ	وَارِ	مُوَارَاةٌ

﴿ كَيْفَ یُوَارِی سَوَاءَ أَخِيهِ ﴾ (المائدة: 31)

”اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے؟“

(یہاں فعل مضارع واحد یُوَارِی استعمال کیا گیا ہے)

مُفَاعَلَةٌ مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
قوی	قَاوِی	یُقَاوِی	مُقَاوٍ	قَاوِ	مُقَاوَاةٌ

قَاوَاهُ = وہ اس پر طاقت آزمائی کر کے غالب آ گیا۔

اس نے ، اس پر قابو پا لیا۔



سبق نمبر : 207

باب

تَفَعَّلُ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
تَدَبَّرَ	يَتَدَبَّرُ	مُتَدَبِّرٌ	تَدَبَّرْ	د ب ر
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
تُدَبِّرُ	يَتَدَبَّرُ	مُتَدَبِّرٌ	تَدَبُّرٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب تَفَعَّل

1- مُطَاوَعَتْ فَعَّلَ

باب تَفَعَّلَ کا فعل ، باب تَفَعَّلَ کے فعل کی مطاوعت کرتا ہے۔ جیسے :

a- قَطَعْتُهُ فَتَقَطَّعَ ”میں نے اسکو کاٹا ، تو وہ کٹ گیا۔“

b- عَلِمْتُهُ فَتَعَلَّمَ ”میں نے اسے سکھایا ، تو سیکھ گیا۔“

c- اَدَبْتُهُ فَتَأَدَّبَ ”میں نے اس کو ادب سکھایا تو وہ مودب ہو گیا۔“

d- هَدَيْتُهُ فَتَهَدَّبَ ”میں نے اسے تہذیب سکھائی تو مہذب ہو گیا۔“

e- خَرَجْتُهُ فَتَخَرَّجَ ”میں نے اسے نکالا تو وہ نکل گیا۔“

2- تَكَلَّفَ

ماخذ کے ظاہر کرنے میں تصنع اختیار کرنے کو تَكَلَّفَ کہتے ہیں۔ بعض اوقات فاعل ، فعل کو بہ تکلف حاصل کرتا ہے۔ تَكَلَّفَ ، تَحْيِيل سے ملتی جلتی چیز ہے۔

لیکن تَكَلَّفَ میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ

تَحْيِيل میں جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے :

a- مَرَضَ (وہ بیمار ہوا) سے تَمَرَضَ (وہ بیمار بن گیا)

b- شَجَعَ سے تَشَجَّعَ اس نے بہادر بننے کی کوشش کی۔

c- جَلَدَ سے تَجَلَّدَ ”وہ منجمد ہو گیا۔“

d- كَرَّمَ سے تَكَرَّمَ ”اس نے بہ تکلف کرم حاصل کیا۔“

e- حَلَمَ سے تَحَلَّمَ ”اس نے بہ تکلف حلم کا مظاہرہ کیا۔“

3- صَيَّرُورَت

کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا صَيَّرُورَت کہلاتا ہے۔ جیسے :

”وہ صاحب مال ہو گیا۔“

-a تَمَوَّلَ

-b تَأَيَّمَتِ الْمَرْأَةُ ”خاتون اِیم یعنی بیوہ ہو گئی۔“

4- تَجَنَّبُ

ماخذ سے بچنے اور پرہیز کرنے کے عمل کو تَجَنَّبُ کہتے ہیں۔ جیسے :

-a حَابَ سے تَحَوَّبَ ”زید“ (زید نے گناہ سے پرہیز کیا۔)

(حَوَّبَ = گناہ)

-b اَئِمَ سے تَأَمَّمَ ”علی“ (علی گناہوں سے بچ گیا)۔

5- اِتَّخَذَ

کسی چیز کو ماخذ بنانے یا ماخذ میں لے لینے کو اِتَّخَذَ کہتے ہیں۔ دراصل یہاں اسم سے فعل بنایا جاتا ہے۔ اور فاعل ، مفعول کو فعل کے معنی میں استعمال کرتا ہے۔ جیسے :

”اس نے دروازہ بنایا۔“

-a باب سے تَبَوَّبَ

”اس نے بغل میں لیا۔“

-b ابط سے تَأَبَّطَ

”میں نے احمد کو پیٹا بنا لیا۔“

-c ابن سے تَبَيَّنْتُ أَحْمَدَ

”اس نے ، وسادہ یعنی تکیہ لیا۔“

-d وسد سے تَوَسَّدَ

”میں نے ، اپنے ہاتھ کا تکیہ بنا لیا۔“

-e تَوَسَّدْتُ يَدِي

6- تَعْمَل

ماخذ کو کام میں لانے یا ماخذ سے کام لینے کو تَعْمَل کہتے ہیں۔
جیسے خِیم سے تَخِیم زید (زید خیمہ کام میں لایا۔)

7- تدریج Gradualism

کسی کام کو رفتہ رفتہ یا آہستہ آہستہ کرنے کے عمل کو تَدْرِیج کہتے ہیں۔ جیسے :

- a- حَفِظَ سے تَحَفَّظَ ”اس نے آہستہ آہستہ یاد کیا۔“
- b- تَحَفَّظْتُ الْمَسْأَلَةَ ”میں نے مسئلہ کو بتدریج یاد کیا۔“
- c- جَرَعَ سے تَجَرَّعَ ”اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔“
- d- نَزَلَ سے تَنَزَّلَ ”اس نے بتدریج اتارا۔“

8- تَحَوُّل

کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثل ماخذ ہونا تَحَوُّل کہلاتا ہے۔ جیسے :

- a- نَاصِرَہ سے تَنَصَّرَ ”وہ نصرانی ہو گیا۔“
- b- بحر سے تَبَحَّرَ ”وہ دریا کی طرح ہو گیا۔“

9- ابتداء Origin

فعل مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعل مجرود میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

- a- کَلِمَ (اس نے زخمی کیا) سے تَكَلَّمَ (زید نے گفتگو کی)
- b- طَارَ (اس نے جلدی کی) سے تَطَيَّرَ (اس نے براہِ شگون لیا۔)

10- لِبَسَ مَا خَذَ

ماخذ کو پہننے کا عمل لِبَسَ مَا خَذَ کہلاتا ہے۔
جیسے: خَاتِمَ (انگوٹھی) سے تَحْتَمَ زَيْدٌ نے انگوٹھی پہنی۔

11- تَعَدِيَّةٌ Transitivity

لازم کو متعدی بنانے کا عمل تَعَدِيَّةٌ کہلاتا ہے۔ جیسے:
a- عَلِمَ (اس نے جانا) سے تَعَلَّمَ (اس نے سیکھا)۔

12- طَلَبَ Demand

فاعل اسم فعل کو طلب کرتا ہے۔ جیسے:

a- تَعَجَّلَ الشَّيْءُ ”اس نے اس چیز کے بارے میں عجلت چاہی۔“

﴿وَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: 203)

”اور جو شخص منی میں صرف دو دن ٹھہرا، اس پر کوئی گناہ نہیں۔“

b- بیان سے تَبَيَّنَ ”اس نے اس کو بالکل واضح کر دینا چاہا۔“

c- کبر سے تَكَبَّرَ زَيْدٌ ”زید نے بڑائی طلب کی۔“

d- یقن سے تَيَقَّنَ ”اس نے یقین طلب کیا۔“

13- شِكَايَت

باب تَفْعُلَ کبھی کبھار شکایت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

ظلم سے تَظَلَّمَ ”اس نے ظلم کی شکایت کی۔“

باب تَفْعُل کی قرآنی مثالیں

- 1- ﴿وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْيَوْمَ﴾ (البقرة: 74)
 ”کیوں کہ پتھروں میں سے تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے ، جس میں سے چشمے پھوٹ بہتے ہیں۔“
 (یہاں فعل مضارع يَتَفَجَّرُ استعمال ہوا ہے)
- 2- ﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا﴾ (البقرة: 102)
 ”پھر (بابل کے لوگ) ، (ہاروت اور ماروت) ان دونوں سے جادو سیکھتے تھے۔“
 (یہاں فعل مضارع ف + يَتَعَلَّمُونَ استعمال ہوا ہے)
- 3- ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ (ابراہیم: 48)
 ”اس دن زمین اور آسمان ، بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے۔“
 (یہاں فعل مضارع مجہول تُبَدَّلُ استعمال ہوا ہے)
- 4- ﴿تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ﴾ (البقرة: 166)
 ”اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا۔“
 (یہاں فعل مضارع مونث تَقَطَّعَتْ استعمال ہوا ہے)
- 5- ﴿كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرة: 275)
 ”(سود خوروں کی مثال) اس شخص کی سی ہے ، جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔“
 (یہاں فعل مضارع يَتَخَبَّطُ + ه استعمال ہوا ہے۔)

-6-

﴿ وَ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴿ (آل عمران: 191)

”اور جو زمین و آسمان کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَفَكَّرُونَ استعمال ہوا ہے)

-7-

﴿ وَ الْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ ﴾ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ﴿ (البقرة: 228)

”طلاق شدہ عورتیں ، تین مرتبہ ایامِ ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَرَبَّصْنَ استعمال ہوا ہے)

-8-

﴿ فَاصْبِرْ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا ﴾ يَتَرَقَّبُ ﴿ (القصص: 18)

”دوسرے روز وہ صبح سویرے شہر میں ڈرتا ہوا اور ہر طرف سے خطرہ بھانپتا ہوا (جا رہا تھا)۔“

(یہاں فعل مضارع يَتَرَقَّبُ استعمال ہوا ہے)

-9-

﴿ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ ﴾ مِنْكُمْ لَوْ آذًا ﴿ (النور: 63)

”جو لوگ ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے سٹک جاتے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَسَلَّلُونَ استعمال ہوا ہے)

-10-

﴿ أَفَلَا ﴾ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ﴿ (محمد: 24)

”کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر سے کام نہیں لیتے؟“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَدَبَّرُونَ استعمال ہوا ہے)

11- ﴿ تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ ﴾ (مریم: 90)

”قرب ہے کہ اس (بے ہودہ ، شرکیہ بات) سے آسمان پھٹ پڑیں۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَفَطَّرْنَ استعمال ہوا ہے)

12- ﴿ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴾ (ابراہیم: 30)

”ان سے کہو! اچھا مزے کر لو ، آخر کار تمہیں پلٹ کر جانا دوزخ ہی میں ہے۔“

(یہاں فعل امر جمع تَمَتَّعُوا استعمال ہوا ہے)

13- ﴿ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا ﴾ (المجادلة: 11)

”جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلس میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو۔“

(یہاں فعل امر جمع تَفَسَّحُوا استعمال ہوا ہے)



باب تَفَعُّل (سالم) کی مشق

معروف		مجهول						
ماذہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
غیر	تَغَيَّرَ	يَتَغَيَّرُ	مَتَغَيَّرَ	تَغَيَّرَ	تَتَغَيَّرُ	مَتَغَيَّرَ	تَغَيَّرْ	تَغْيَرٌ
فكر	تَفَكَّرَ							تَفَكُّرٌ
دبر	تَدَبَّرَ							تَدَبُّرٌ
بَدَل	تَبَدَّلَ							تَبَدُّلٌ
حَمَل	تَحَمَّلَ							تَحْمُلٌ
جَمَل	تَجَمَّلَ							تَجْمُلٌ
بَدَل	تَبَدَّلَ							تَبَدُّلٌ
نَقَل	تَنَقَّلَ							تَنْقُلٌ
مَزَق	تَمَزَّقَ							تَمْزُقٌ
حَزَب	تَحَرَّبَ							تَحْرُبٌ
هَذَب	تَهَدَّبَ							تَهْدُبٌ
صَرَف	تَصَرَّفَ							تَصْرُفٌ
رَبَص	تَرَبَّصَ	يَتَرَبَّصُ	مَتَرَبَّصَ	تَرَبَّصَ	يَتَرَبَّصُ	مَتَرَبَّصَ	تَرَبَّصْ	تَرَبُّصٌ
رَحِم	تَرَحَّمَ							تَرْحُمٌ
رَجِم	تَرَجَّمَ							تَرْجُمٌ
قَدَم	تَقَدَّمَ							تَقْدُمٌ
مَحَص	تَمَحَّصَ							تَمْحُصٌ
مَحَص	تَمَحَّصَ	يَتَمَحَّصُ	مَتَمَحَّصَ	تَمَحَّصَ	يَتَمَحَّصُ	مَتَمَحَّصَ	تَمَحَّصْ	تَمَحُّصٌ

تَفَعَّلَ "سالم کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب ت ل	تَبَتَّلَ	يَتَبَتَّلُ	مُتَبَتِّلٌ	تَبَتَّلْ	تَبَتُّلٌ

﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِلًا﴾ (المزمل: 8)

"اور سب سے کٹ کر ، اُسی کے ہور ہو !" (یہ فعل امر ہے)

ج ن ب	تَجَنَّبَ	يَتَجَنَّبُ	مُتَجَنِّبٌ	تَجَنَّبْ	تَجَنُّبٌ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿وَيَتَجَنَّبُهَا﴾ (الاعلیٰ: 11)

"اور جو اس (نہیت) سے گریز کرے گا ، وہ انتہائی بد نخت ہے۔"

ط ه ر	تَطَهَّرَ	يَتَطَهَّرُ	مُتَطَهِّرٌ	تَطَهَّرْ	تَطَهُّرٌ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ﴾ (الاعراف: 82)

"یہ لوگ تو بڑے پاکباز انسان بن رہے ہیں۔"

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَطَهَّرُونَ استعمال ہوا ہے۔)

ن ز ل	تَنَزَّلَ	يَتَنَزَّلُ	مُنْتَزِلٌ	تَنَزَّلْ	تَنَزُّلٌ
-------	-----------	-------------	------------	-----------	-----------

﴿وَمَا تَنَزَّلَتْ﴾ (الشعراء: 210)

"اور اس (کتابِ مبین) کو ، شیاطین لے کر نہیں اُترے۔"

ب س م	تَبَسَّمَ	يَتَبَسَّمُ	مُتَبَسِّمٌ	تَبَسَّمْ	تَبَسُّمٌ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

ج ر ع	تَجَرَّعَ	يَتَجَرَّعُ	مُتَجَرَّعٌ	تَجَرَّعَ	تَجَرَّعَ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ ﴾ (ابراہیم: 17)

”جسے وہ زبردستی، حلق سے اتارنے کی کوشش کرے گا۔“

ب ر ج	تَبَرَّجَ	يَتَبَرَّجُ	مُتَبَرِّجٌ	تَبَرَّجَ	تَبَرَّجَ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ﴾ (الاحزاب: 33)

”اور سابق دورِ جاہلیت کی سی، حج و حج نہ دکھاتی پھرو۔“

ع ج ل	تَعَجَّلَ	يَتَعَجَّلُ	مُتَعَجِّلٌ	تَعَجَّلَ	تَعَجَّلَ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ﴾ (البقرة: 203)

”پھر جو کوئی جلدی کر کے، دو ہی دن میں، (منیٰ سے) واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں۔“

ع ل م	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	مُتَعَلِّمٌ	تَعَلَّمَ	تَعَلَّمَ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ وَ يَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ﴾ (البقرة: 102)

”وہ ایسی چیز سیکھتے تھے، جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں، بلکہ نقصان دہ تھی۔“

ع م د	تَعَمَّدَ	يَتَعَمَّدُ	مُتَعَمِّدٌ	تَعَمَّدَ	تَعَمَّدَ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ وَلَكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ﴾ (الاحزاب: 5)

”لیکن ! اس بات پر ضرور گرفت ہے، جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔“

ہ ج د	تَهَجَّدَ	يَتَهَجَّدُ	مُتَهَجِّدٌ	تَهَجَّدَ	تَهَجَّدَ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ﴾ (بنی اسرائیل: 79)

تَفَعَّلَ "مثال کی مثالیں"

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَوَسَّمْ	تَوَسَّمْ	مُتَوَسِّمٌ	يَتَوَسَّمُ	تَوَسَّمْ	و س م
تَوَكَّلْ	تَوَكَّلْ	مُتَوَكِّلٌ	يَتَوَكَّلُ	تَوَكَّلْ	و ك ل

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (الانفال: 49)

"حالانکہ اگر کوئی اللہ پر بھروسہ کرے ، تو اللہ بڑا زبردست اور دانا ہے۔"

﴿وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ یہ امر ہے۔ (آل عمران: 160)

"پس جو سچے مومن ہیں ، اُن کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔"

تَفَعَّلَ "مثال مُضَاعَف کی مثالیں"

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَيَمَّمْ	تَيَمَّمْ	مُتَيَمِّمٌ	يَتَيَمَّمُ	تَيَمَّمْ	ی م م

﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة: 267)

"ایسا نہ ہو کہ (خیرات و صدقات کے لیے) بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو۔"

تَيَمَّمْ = قصد و ارادہ کرنا ، مقصود بنانا۔

یہ فعل نہی جمع کی مثال ہے۔

تَفَعَّلَ "اَجَوَفَ" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ط و ع	تَطَوَّعَ	يَتَطَوَّعُ	مُتَطَوِّعٌ	تَطَوَّعْ	تَطَوُّعٌ

﴿وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: 158)

”اور جو کوئی برضا اور رغبت ، بھلائی کا کلمہ کرے گا ، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔“

ط ی ر	تَطَيَّرَ	يَتَطَيَّرُ	مُتَطَيِّرٌ	تَطَيَّرْ	تَطَيُّرٌ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

(یس: 18)

﴿قَالُوا آ إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ﴾

”بستی والے (رسول سے) کہنے لگے ”ہم تو تمہیں اپنے لئے قابلِ بد سمجھتے ہیں۔“

تَفَعَّلَ "اَجَوَفَ" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
م ی ز	تَمَيَّزَ	يَتَمَيَّزُ	مُتَمَيِّزٌ	تَمَيَّزْ	تَمَيُّزٌ

(الملك: 8)

a- ﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ﴾

”(دوزخ) شدتِ غضب سے ، پھٹی جاتی ہوگی۔“ (یہ فعل ماضی ہے۔)

ق و ل	تَقَوَّلَ	يَتَقَوَّلُ	مُتَقَوِّلٌ	تَقَوَّلْ	تَقَوُّلٌ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

(الحاقة: 44)

b- ﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ﴾

”اور اگر اسی (رسول) نے ، خود گھڑ کر ہماری طرف کوئی بات منسوب کی ہوتی۔۔۔۔۔“

تَفَعَّلَ "أَجَوْفَ مَعَ ادْغَامِ كِي مِثَالِ

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ط و ف	تَطَوَّفَ	يَتَطَوَّفُ	مُتَطَوِّفٌ	تَطَوَّفْ	تَطَوُّفٌ

﴿ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ (البقرة: 158)

” اُس کے لئے ، کوئی گناہ کی بات نہیں ، کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں

(صفا اور مروۃ) کے درمیان سعی کر لے۔“ (يَتَطَوَّفُ = يَطَوَّفُ)

یہ اَطَوَّفَ ، يَطَوَّفُ ، مُطَوِّفٌ ادْغَامِ کی مثال ہے ، تفصیل اگلے باب میں آرہی ہے۔

تَفَعَّلَ "نَاقِصٌ كِي مِثَالِ

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
م ن ی	تَمَنَّى	يَتَمَنَّى	مُتَمَنِّنٌ	تَمَنَّ	تَمَنٍّ

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ

إِلَّا إِذَا تَمَنَّى الْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ ﴾ (الحج: 52)

” اور اے نبی ﷺ تم سے پہلے ہم نے کوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی (جس کے ساتھ یہ

معاملہ نہ پیش آیا ہو کہ) جب اس نے تمنا کی ، شیطان اس کی تمنا میں خلل انداز ہو گیا۔“

م ط ی	تَمَطَّى	يَتَمَطَّى	مُتَمَطِّ	تَمَطَّ	تَمَطٍّ
-------	----------	------------	-----------	---------	---------

تَوَلَّ

تَوَلَّ

مُتَوَلَّ

يَتَوَلَّى

تَوَلَّى

وَلَّى

-a ﴿وَإِذَا تَوَلَّى سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا﴾ (البقرة: 205)

”جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے ، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ ، فتنوں کے لیے ہی ہوتی ہے۔“ (یہ فعل ماضی کی مثال ہے)

-b ﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ﴾ (البقرة: 137)

”اور اگر اس سے منہ پھیریں تو کھلی بات ہے کہ وہ ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں۔“

تَلَقَّى

تَلَقَّى

مُتَلَقَّى

يَتَلَقَّى

تَلَقَّى

لَقِيَ

-c ﴿فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ﴾ (البقرة: 37)

”(اس وقت) آدم نے اپنے رب سے ، چند کلمات سیکھ کر ، توبہ کی۔“

تَجَلَّى

تَجَلَّى

مُتَجَلَّى

يَتَجَلَّى

تَجَلَّى

جَلَّى

-d ﴿فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ﴾ (الاعراف: 143)

”چنانچہ ان کے (موسیٰ کے) رب نے ، جب (پہاڑ پر) تجلی کی۔“

تَعَدَّى

تَعَدَّى

مُتَعَدَّى

يَتَعَدَّى

تَعَدَّى

عَدَّى

-e ﴿وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (البقرة: 229)

”اور جو لوگ حدود الہی سے تجاوز کریں ، وہی ظالم ہیں۔“

(یہ فعل مضارع مجزوم کی مثال ہے۔ حرف شرط مَنْ کی وجہ سے فعل مضارع

يَتَعَدَّى ، يَتَعَدَّ ہو گیا ، اور ی ساقط ہو گئی۔)

تَفَعَّلَ "مہموز کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ر	تَأَخَّرَ	يَتَأَخَّرُ	مُتَأَخِّرٌ	تَأَخَّرْ	تَأَخُّرٌ

﴿وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: 203)

”اور (منی میں) جو شخص کچھ دیر ٹھہر کر پلا ، تو بھی کوئی حرج نہیں۔“

اذن	تَأَذَّنَ	يَتَأَذَّنُ	مُتَأَذِّنٌ	تَأَذَّنْ	تَأَذُّنٌ
برء	تَبَرَّأَ	يَتَبَرَّأُ	مُتَبَرِّئٌ	تَبَرَّأْ	تَبَرُّءٌ

﴿اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا﴾ (البقرة: 166)

”جب وہ سزا دے گا ، اُس وقت کیفیت یہ ہوگی کہ وہی پیشوا اور رہنما ، جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی ، اپنے پیروں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے۔“

ت ك ء	تَوَكَّأَ	يَتَوَكَّأُ	مُتَوَكِّئٌ	تَوَكَّأْ	تَوَكُّئٌ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿اَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَاهْشُ بِهَا عَلَى غَنَمِي﴾ (طہ: 18)

”میں اس لاٹھی پر ٹیک لگا کر چلتا ہوں ، اس سے اپنی بچیوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں۔“

تَفَعَّلَ "مضاعف کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
خ ف ف	تَخَفَّفَ	يَتَخَفَّفُ	مُتَخَفِّفٌ	تَخَفَّفْ	تَخَفُّفٌ

ح د د	تَحَدَّدَ	يَتَحَدَّدُ	مُتَحَدِّدٌ	تَحَدَّدَ	تَحَدَّدَ
ع د د	تَعَدَّدَ	يَتَعَدَّدُ	مُتَعَدِّدٌ	تَعَدَّدَ	تَعَدَّدَ
ج س س	تَجَسَّسَ	يَتَجَسَّسُ	مُتَجَسِّسٌ	تَجَسَّسَ	تَجَسَّسَ

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا ﴿(الحجرات: 12)﴾
 ”تجسس نہ کرو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔“

تَفَعَّلَ ”مفروق کی مثالیں“

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ف ی	تَوَفَّى	يَتَوَفَّى	مُتَوَفِّ	تَوَفَّ	تَوَفٍّ

a- ﴿إِنَّ الَّذِينَ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ (النساء: 97)

”جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے، ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں۔“

b- ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي﴾ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ﴿(المائدہ: 117)﴾

”جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ ان پر نگران تھے اور آپ تو ساری ہی

چیزوں پر نگران ہیں۔“ ﴿تَوَفَّيْتَنِي = تَوَفَّيْتَ + نِي﴾

c- ﴿و تَوَفَّنَا﴾ مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿(آل عمران: 193)﴾

”اور (اے رب!) ہمارا خاتمہ، نیک لوگوں کے ساتھ کر۔“

(یہ تَوَفَّنَا فعل امر جمع کی مثال ہے۔ تَوَفَّ + نَا)

تَفَعُّلُ "مَقْرُونِ كِي مِثَال"

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
تَرَوَّ	تَرَوَّ	مُتَرَوَّ	يَتَرَوَّى	تَرَوَّى	رَوَّى

تَرَوَّى = اس نے سیراب کیا۔ اس نے غورو فکر کیا۔



سبق نمبر : 208

باب تَفَعُّل کے تائی تغیرات

باب تَفَعُّل میں، بعض تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔

جب فعل ثلاثی کا پہلا کلمہ (فاکلمہ) ت، ث، ذ، ر، س، ص اور ط

ہو، تو پہلے حرف کو مشدّد کر دیا جاتا ہے اور ساکن الاول سے پہلے، **همزة الوصل** بڑھا دیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ حروف، **قريب المخرج** ہوتے ہیں، اس لیے اہل زبان اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔ جیسے :

تَدَثَّرَ سے اِدَثَّرَ

(یہاں ت کو د سے بدل کر مشدّد کر دیا۔ اور پہلے حمزہ بڑھا دیا)

-a (مادّہ س م ع) سے **تَسْمَعُ** سے **اِسْمَعُ**

-b (مادّہ ذ ک ر) سے **تَذَكَّرُ** سے **اِذْكُرْ**

-c (مادّہ ص د ق) سے **تَصَدَّقُ** سے **اِصْدَقْ**

-d (مادّہ ز م ل) سے **تَزَمَّلُ** سے **اِزْمَلْ**

-e (مادّہ ط ه ر) سے **تَطَهَّرُ** سے **اِطْهَرْ**

-f (مادّہ ج ن ب) سے **تَجَنَّبُ** سے **اِجْنَبْ**

-g (مادّہ ض ر ع) سے **تَضَرَّعُ** سے **اِضْرَعْ**

مُتَدَثِّر کے بجائے مُدَثِّر

(المدثر: 1-2)

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝﴾

-1

”اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے ! اٹھو اور خبردار کرو۔“

(یہ دراصل مُتَدَثِّر ہے۔ جو مُتَفَعِّل کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب

تَفَعَّل کا اسم فاعل ہے۔) یہاں ت کا د بنا کر د کو مشدّد کر دیا ہے۔

تَدَثَّر ، يَتَدَثَّر ، مُتَدَثِّر (مُدَثِّر) تَدَثَّر ، تَدَثَّر ،

(المزمّل: 1-2)

﴿يَا أَيُّهَا الْمَزْمِلُ ۝ قُمْ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝﴾

-2

”اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے ! رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم۔“

(یہ دراصل مُتَزَمِّل ہے۔ جو مُتَفَعِّل کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب

تَفَعَّل کا اسم فاعل ہے۔) یہاں بھی ت کو د سے بدل کر مشدّد کر دیا

گیا ہے۔ تَزَمَّل ، يَتَزَمَّل ، مُتَزَمِّل (مُزَمِّل) ، تَزَمَّل ، تَزَمَّل

يَتَذَكَّر کے بجائے يَذْكُر

(عبس: 4)

﴿أَوْ يَذْكُرُ ۖ فَتَذَكَّرُ الذِّكْرَى ۖ﴾

-3

”یا وہ نصیحت پر دھیان دے ، اور نصیحت کرنا ، اس کے لیے نافع ہو۔“

(یہ دراصل يَتَذَكَّر ہے۔ جو مُتَفَعِّل کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعَّل

کا فعل مضارع ہے۔)

تَذَكَّر ، يَتَذَكَّر (يَذْكُر) ، مُتَذَكِّر ، تَذَكَّر ، تَذَكَّر

(الاعراف: 94)

﴿لَعَلَّهُمْ يَضُرَّ عُونٌ﴾

-4

”شاید وہ عاجزی پر اتر آئیں۔“

(یہ دراصل يَتَضَرَّ عُونٌ ہے۔ جو يَتَفَعَّلُونَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب

تَفَعَّلٌ ”کافعل مضارع جمع ہے۔“

تَضَرَّعٌ ، يَتَضَرَّعُ (يَضَرَّعُ) ، مُتَضَرَّعٌ ، تَضَرَّعٌ ، تَضَرَّعٌ

تَزَيَّنَتْ کے بجائے اَزَيَّنَتْ

(یونس: 24)

﴿إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ﴾

-5

”پھر عین اس وقت ، جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی ، اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں۔“

(یہ دراصل تَزَيَّنَتْ ہے۔ جو تَفَعَّلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعَّلٌ کا

فعل ماضی مونث ہے۔) یہاں ت کے بجائے پہلے حرف ز کو مشدد کر کے حمزة الوصل کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تَزَيَّنَتْ نے اَزَيَّنَتْ ہو گیا۔

تَزَيَّنَ ، يَتَزَيَّنُ ، مُتَزَيِّنٌ ، تَزَيَّنَ ، تَزَيَّنَ ، تَزَيَّنَ ،

تَطَيَّرْنَا کے بجائے اِطَيَّرْنَا

(النمل: 47)

﴿قَالُوا اِطَيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَعَكَ﴾

-6

”(قومِ ثمود نے) کہا : ہم نے تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو بد شگونئی کا نشان پایا ہے۔“

(یہ اِطَيَّرَ دراصل تَطَيَّرَ ہے۔ جو تَفَعَّلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب

تَفَعَّلُ" کا فعلِ ماضی ہے۔) یہاں ت کے بجائے ط کو مشدد کر دیا گیا ہے اور همزة الوصل کا اضافہ کیا گیا ہے۔

تَطِيرُ ، يَتَطِيرُ ، مُتَطِيرٌ ، تَطِيرُ ، تَطِيرُ ،
اَطِيرُ ، يَطِيرُ ، مُطِيرٌ ،

اَتَصَدَّقُ کے بجائے اَصَدَّقُ

7- ﴿فَاَصَدَّقْ وَ اَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (المنافقون: 10)

”کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔“

(یہ دراصل اَتَصَدَّقُ ہے۔ جو اَتَفَعَّلُ کے وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَعَّلُ کا فعل مضارع متکلم ہے۔)

تَصَدَّقُ ، يَتَصَدَّقُ ، مُتَصَدِّقٌ ، تَصَدَّقُ ، تَصَدَّقُ ،

يَتَطَوَّفُوا کے بجائے يَطَوَّفُوا

8- ﴿وَلْيَطَوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ (الحج: 29)

”اور پھر ان لوگوں کو ، اس قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے۔“

a- (یہ دراصل يَتَطَوَّفُ ہے۔ جو يَتَفَعَّلُ کے وزن پر ہے۔

اور یہ باب تَفَعَّلُ کا فعل مضارع ہے۔)

b- يَتَطَوَّفُ سے يَتَطَوَّفُونَ بنا۔

c- لامِ امر (ل) کی وجہ سے يَتَطَوَّفُونَ مجزوم ہو کر يَتَطَوَّفُوا ہوا۔

d- يَتَطَوَّفُوا میں ت کے بجائے ط کے مشدد ہو جانے سے يَطَوَّفُوا بن گیا۔

باب تَفَعَّلُ کا ایک ذیلی باب اِفْعَلُ

بعض علمائے صرف نے ، باب تَفَعَّلُ کے ان تائی تغیرات کو ، ایک الگ باب اِفْعَلُ قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔
مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مصدر	امر	اسم فاعل	مضارع	ماضی	ماذہ
ط ه ر	اِطْهَرْ	مُطْهَرٌ	يَطْهَرُ	اِطْهَرَ	
ز م ل	اِزْمَلْ	مُزْمَلٌ	يَزْمَلُ	اِزْمَلَ	
ج ن ب	اِجْنَبْ	مُجْنَبٌ	يَجْنَبُ	اِجْنَبَ	
ض ر ع	اِضْرَعْ	مُضْرِعٌ	يَضْرَعُ	اِضْرَعَ	
د ث ر	اِدْثُرْ	مُدْثِرٌ	يَدْثُرُ	اِدْثَرَ	
ذ ك ر	اِدْكُرْ	مُدْكِرٌ	يَدْكُرُ	اِدْكَرَ	
ص د ق	اِصْدُقْ	مُصْدِقٌ	يَصْدَقُ	اِصْدَقَ	
ط و ف	اِطْوَفْ	مُطْوِفٌ	يَطْوِفُ	اِطْوَفَ	
ز ی ن	اِزَيِّنْ	مُزَيِّنٌ	يَزَيِّنُ	اِزَيَّنَ	
ط ی ر	اِطْيِرْ	مُطْيِرٌ	يَطْيِرُ	اِطْيَرَ	



سبق نمبر: 209

باب

تَفَاعُلُ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
تَبَارَكَ	يَتَبَارَكُ	مُتَبَارِكٌ	تَبَارَكَ	ب ر ك
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
تُبْرِكُ	يُتَبَارَكُ	مُتَبَارَكٌ	تَبَارَكَ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب تَفَاعُل

1- تَشَارُك Mutual Participation

کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا تَشَارُك کہلاتا ہے ، اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔ (جبکہ مشارکت میں ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول)

مُشَارَكَت کا اظہار ، باب مُفَاعَلَة کے فعل سے کیا جاتا ہے اور تَشَارُك کا اظہار ، باب تَفَاعُل سے کیا جاتا ہے۔

باب تَفَاعُل میں مفعول کم ہوتے جاتے ہیں۔ متعدی ، لازم ہو جاتا ہے۔ جیسے :

باب مُفَاعَلَة	باب تَفَاعُل
a- جَاذَبَ زَيْدٌ بَكْرًا ثَوْبًا 2 1	تَجَاذَبَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ ثَوْبًا 1
b- خَاصَمَ زَيْدٌ بَكْرًا	تَخَاصَمَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ (لازم)

شَمَّ سے تَشَاتَمَ

c- تَشَاتَمَ زَيْدٌ عَمْرُوًا ، زید و عمر نے آپس میں گلی گلوچ کی۔

ضَارَبَ سے تَضَارَبَ

d- تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد دونوں نے باہم مار پیٹ کی۔)

2- تَخْيِيل

غیر کو اپنے ماخذ کا حصول دکھانا ، یعنی خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا ، جو موجود نہ ہو، تخیل کہلاتا ہے۔

تخیل ، تَكْلُف سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تَكْلُف میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے ، وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخیل میں ، جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے ، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے :

a- مَرَضٌ سے تَمَارَضٌ

تَمَارَضٌ سَلَمَانٌ ”سلمان نے خود کو ، بیمار ظاہر کیا۔“

b- تَجَاهِلٌ زَيْدٌ

”زید نے لا علمی کا تاثر دیا۔“

c- تَنَاوَمٌ عَلٰی

”علی نے بہ تکلف سونے کی کوشش کی۔“

3- مُطَاوَعَتِ فَاعِلٍ

یعنی باب مُفَاعَلَةٍ کا فعل فَاعِل کے بعد ، باب تَفَاعُل کے فعل تَفَاعُل کا آنا تاکہ پہلے فعل کا اثر ظاہر کیا جاسکے۔ جیسے :

a- نَاوَلَ سے تَنَاوَلَ

نَاوَلْتُهُ فِتْنَاوَلَ ”میں نے اسے دیا ، تو اس نے لے لیا۔“

b- بَاعَدَ سے تَبَاعَدَ

بَاعَدْتُهُ فِتْبَاعَدَ ”میں نے اس کو دور کیا ، تو وہ دور ہو گیا۔“

c- تَابَعْتُهُ فِتْسَابَعَ

”میں نے اسے پیچھے چلایا ، تو وہ پیچھے چل پڑا۔“

4- اِبْتِدَاءُ Origin

فعل مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعل مجرد میں پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- بَرَكَ (اونٹ بیٹھ گیا) سے تَبَارَكَ (وہ با برکت ہوا۔)

تَبَارَكَ اللهُ (اللہ تعالیٰ بہت ہی با برکت اور فیض رساں ہستی ہے۔)

b- نَزَعَ (مرنے کے قریب ہوا) سے تَنَازَعَ (ایک دوسرے سے جھگڑا کیا۔)

c- وَصَى (وہ کامل ہوا) سے تَوَاصَى (ایک دوسرے کو وصیت کی۔)

5- تَدْرِیجُ Gradualism

باب تَفَاعُلُ ، بعض اوقات تدریج کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ فعل بتدریج حاصل ہوا ہے۔ جیسے :

a- تَوَارَدَ الْقَوْمُ ”لوگ یکے بعد دیگرے آتے گئے۔“

b- تَوَارَدَ النَّيْلُ ”دریائے نیل بتدریج بڑھتا گیا۔“

6- مُطَابَقَتُ فعل مجرد

باب تَفَاعُلُ بعض اوقات ، مجرد ہی کا مطلب دیتا ہے۔ جیسے :

تَعَالَى ، عَلَا (بلند ہوا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

﴿فَتَعَالَى اللهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (الاعراف: 190)

”اللہ بہت بلند و برتر ہے ، ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔“

باب تَفَاعُل کی قرآنی مثالیں

(النمل: 49)

﴿ تَقَاسَمُوا بِاللّٰهِ ﴾

-1

” (نو جتھے داروں نے آپس میں کہا) خدا کی قسم کھا کر عہد کر لو۔“

(یہاں فعل ماضی جمع تَقَاسَمُوا استعمال ہوا ہے)

(الطلاق: 6)

﴿ وَ اِنْ تَعَاَسَرْتُمْ ﴾

-2

”لیکن اگر تم نے (دودھ کی اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا۔“

(یہاں فعل ماضی جمع تَعَاَسَرْتُمْ استعمال ہوا ہے)

(النبا: 1)

﴿ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ﴾

-3

”یہ لوگ کس چیز کے بارے میں آپس میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں؟“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَسَاءَلُونَ استعمال ہوا ہے)

(یونس: 45)

﴿ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ﴾

-4

” (ہم دنیا میں محض ایک گھڑی بھر) آپس میں جان پہچان کرنے کو ٹھہرے تھے۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَعَارَفُونَ استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 85)

﴿ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾

-5

”ظلم و زیادتی کے ساتھ ، ان کے خلاف آپس میں جتھے بندیاں کرتے ہو۔“

(یہاں فعل مضارع جمع تَظَاهَرُونَ استعمال ہوا ہے)

(القلم: 23)

﴿وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ﴾

-6

”اس حال میں کہ وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يَتَخَفَتُونَ استعمال ہوا ہے)

(ص: 64)

﴿تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ﴾

-7

”اہل دوزخ میں ، باہمی جھگڑے ہوں گے۔“

(یہاں مصدر تَخَاصُمُ استعمال ہوا ہے)

(الحجرات: 11)

﴿وَلَا تَنَابَرُوا بِاللِّقَابِ﴾

-8

”اور ایک دوسرے کو ، برے القاب سے مت یاد کرو۔“

(یہاں فعل نہی جمع لَا تَنَابَرُوا استعمال ہوا ہے)

(الانفال: 46)

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا﴾

-9

”اور آپس میں ، مت جھگڑو ، ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی۔“

(یہاں فعل نہی جمع لَا تَنَازَعُوا استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 25)

﴿وَأُتُوَابِهِ مُتَشَابِهًا﴾

-10

”اور اسی طرح کے (پھل) ہمیں دنیا میں بھی دیئے جاتے تھے۔“

(یہاں اسم فاعل مُتَشَابِهًا منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے)

11- ﴿أَنَّمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا لَهْوَ وَّلَعِبٍ وَزِينَةٍ ۖ وَتَفَاخُرٍ﴾ (الحديد: 20)

”یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل ، دلی لگی اور ظاہری ٹپ ٹاپ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتنا ہے۔“

(یہاں مصدر تَفَاخُرٌ استعمال ہوا ہے)

12- ﴿وَ تَكَاثُرٍ﴾ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (الحديد: 20)

”اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے ، بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔“

(یہاں مصدر تَكَاثُرٌ استعمال ہوا ہے)

13- ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ (التغابن: 9)

”(قیامت کا دن) ایک دوسرے کے مقابلے میں ، لوگوں کی ہار جیت کا دن

ہوگا۔“ (یہاں مصدر التَّغَابُنِ استعمال ہوا ہے)

14- ﴿رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ﴾ (الزمر: 29)

”ایک غلام ، جس میں کئی مختلف الاغراض آقا شریک ہیں (ہر آقا ، اپنی اپنی

غرض کے لیے ، بچارے غلام کو) اپنی اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔“

(یہاں اسم فاعل جمع مُتَشَاكِسُونَ استعمال ہوا ہے)

15- ﴿يُرِيدُونَ أَن يُتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ﴾ (النساء: 60)

”مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے ، طاغوت کی

طرف رجوع کریں۔“ (یہاں فعل مضارع مجزوم يُتَحَاكَمُوا استعمال ہوا ہے)

16- ﴿لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ﴾ (القلم: 49)

”اگر اس کے رب کی مہربانی ، اس کے شامل حال نہ ہو جاتی۔“

17- ﴿إِذَا تَدَايَنُتُمْ بِدِينٍ﴾ (البقرة: 282)

”جب کسی مقرر مدت کے لیے تم آپس میں ، قرض کا لین دین کرو۔“

18- ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ﴾ (مطففين: 30)

”جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے۔“

19- ﴿فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۝ مُّتَكِنِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝﴾ (الواقعه: 16)

”نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں

سے کم۔ مُرُصَّعِ تختوں پر تکیے لگائے ، آئے جانے بٹھیں گے۔“

(یہاں اسم فاعل مُتَقَابِلِ کی جمع مُتَقَابِلُونَ ، نصبی حالت میں آئی ہے۔)

20- ﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾

”لیکن اگر فریقین (میاں بیوی) باہمی رضا مندی اور باہمی مشورے سے ،

دودھ چھڑانا چاہیں ، تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔“ (البقرة: 233)

(یہاں رَضِيَ کے مادے سے ، باب تفاعل ناقص میں تَرَاضٍ مصدر ہے ،

اور ش و ر کے مادے سے باب تفاعل اجوف میں تَشَاوُرٌ مصدر ہے۔)



باب تَفَاعُل کی مشق

مجهول				معروف				
مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَحَاصَّل							تَحَاصَّلَ	ح ص ل
تَغَافَلَ							تَغَافَلَ	غ ف ل
تَمَایَلَ							تَمَایَلَ	م ی ل
تَنَاولَ							تَنَاولَ	ن و ل
تَقَاتَلَ							تَقَاتَلَ	ق ت ل
تَشَارَكَ							تَشَارَكَ	ش ر ک
تَذَارَكَ							تَذَارَكَ	د ر ک
تَضَارَبَ							تَضَارَبَ	ض ر ب
تَقَارَبَ							تَقَارَبَ	ق ر ب
تَحَارَبَ							تَحَارَبَ	ح و ب
تَحَارَبَ							تَحَارَبَ	ج ر ب
تَقَاسَمَ							تَقَاسَمَ	ق س م
تَدَابَرَ							تَدَابَرَ	د ب ر
تَمَاطَرَ							تَمَاطَرَ	م ط ر
تَفَاخَرَ							تَفَاخَرَ	ف خ ر
تَغَايَرَ							تَغَايَرَ	غ ی ر
تَعَاوَنَ	تَعَاوَنَ	مُتَعَاوَنَ	يَتَعَاوَنَ	تُعَاوَنَ	مُتَعَاوَنَ	يَتَعَاوَنَ	تَعَاوَنَ	ع و ن
تَحَادَثَ							تَحَادَثَ	ح د ت
تَرَاحَمَ							تَرَاحَمَ	ر ح م

خالی کالموں کو پُر کیجئے اور با آواز بلند پڑھیے تاکہ آپ کو تصرفات کا بخوبی علم ہو جائے۔

تَفَاعُلُ "سالم کی مثالیں"

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تَتَابَعُ	تَتَابِعْ	مُتَتَابِعٌ	يَتَتَابِعُ	تَتَابَعَ	ت ب ع

﴿فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ﴾ "تو پھر دو مہینے کے مسلل روزے رکھے۔" (النساء: 92)

ج ن ف	تَجَانَفَ	يَتَجَانَفُ	مُتَجَانِفٌ	تَجَانَفْ	تَجَانَفُ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ﴾ (المائدہ: 3)
 "(لہذا حرام و حلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں ان کی پابندی کرو) البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان میں سے کوئی چیز کھالے۔" (یہ اسم فاعل ہے)

ظ ه ر	تَظَاهَرَ	يَتَظَاهَرُ	مُتَظَاهِرٌ	تَظَاهَرْ	تَظَاهِرُ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا﴾ (القصص: 48) (یہ فعل ماضی ثنی کی مثال ہے)
 "انہوں نے کہا "دونوں جادوگر ہیں، جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔"

ع س ر	تَعَاسَرَ	يَتَعَاسَرُ	مُتَعَاسِرٌ	تَعَاسِرْ	تَعَاسِرُ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُمُ﴾ (الطلاق: 6)
 "لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا، تو بچہ کو کوئی اور عورت دودھ پلا لے گی۔"

ن ز ع	تَنَازَعُ	يَتَنَازَعُ	مُتَنَازِعٌ	تَنَازَعُ	تَنَازَعُ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ اِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ اَمْرُهُمْ ﴾ (الكهف: 21)

” اُس وقت وہ ، آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے تھے۔“

ن ص ر	تَنَاصَرُ	يَتَنَاصَرُ	مُتَنَاصِرٌ	تَنَاصَرُ	تَنَاصَرُ
-------	-----------	-------------	-------------	-----------	-----------

﴿ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصِرُونَ ﴾ (الصافات: 25)

”تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اب کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟“

ن ف س	تَنَافَسَ	يَتَنَافَسُ	مُتَنَافِسٌ	تَنَافَسَ	تَنَافَسَ
ن ب ز	تَنَابَزَ	يَتَنَابَزُ	مُتَنَابِزٌ	تَنَابَزَ	تَنَابَزَ
ج ن ف	تَجَانَفَ	يَتَجَانَفُ	مُتَجَانِفٌ	تَجَانَفَ	تَجَانَفَ
ت ب ع	تَتَابَعَ	يَتَتَابِعُ	مُتَتَابِعٌ	تَتَابَعَ	تَتَابَعَ

﴿ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ﴾ (انساء: 92)

”پھر جو غلام نہ پائے ، وہ پے درپے ، دو مہینے کے روزے رکھے ، یہ اس گناہ

پر ، اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے۔“

یہ اسم فاعل مُتَتَابِعٌ کی جمع ، مُتَتَابِعُونَ کی نصبی حالت (ثنی) ہے۔

تَفَاعُلُ "مثال کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وعد	تَوَاعَدَ	يَتَوَاعَدُ	مُتَوَاعِدٌ	تَوَاعَدْ	تَوَاعُدٌ
﴿لَا تَوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ (البقرة: 235)					
(بیوہ عورتوں سے) خفیہ عہد و پیمان نہ کرنا، بات کرنی ہے، تو معروف طریقے سے کرو۔					
ورت	تَوَارَتْ	يَتَوَارَتُ	مُتَوَارِتٌ	تَوَارَتْ	تَوَارُتٌ

تَفَاعُلُ "آجوف کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
بیع	تَبَاعَعَ	يَتَبَاعَعُ	مُتَبَاعِعٌ	تَبَاعِعْ	تَبَاعُعٌ
﴿وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ (البقرة: 282)					
”مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت، گواہ کر لیا کرو۔“					
نوش	تَنَآوَشَ	يَتَنَآوَشُ	مُتَنَآوِشٌ	تَنَآوَشْ	تَنَآوُشٌ
﴿وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَآوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ﴾ (سبا: 52)					
(اب ایمان کا کیا فائدہ) ان لوگوں کے لیے، دور نکلی ہوئی چیز، کہاں ہاتھ آسکتی ہے؟					
یہاں التَّنَآوُشُ مصدر استعمال ہوا ہے۔					

جور	تَجَاوَرَ	يَتَجَاوَرُونَ	مُتَجَاوِرُونَ	تَجَاوَزَ	تَجَاوَزَ
-----	-----------	----------------	----------------	-----------	-----------

﴿ وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُتَجَوِّرَاتٍ ﴾ (الرعد: 4)
 ”اور زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہوئے ہیں۔“

جوز	تَجَاوَزَ	يَتَجَاوَزُونَ	مُتَجَاوِزُونَ	تَجَاوَزَ	تَجَاوَزَ
-----	-----------	----------------	----------------	-----------	-----------

﴿ وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ﴾ (الاحقاف: 16)
 ”اور ہم ، ان کی برائیوں سے ، در گذر کریں گے۔“

طول	تَطَاوَلَ	يَتَطَاوَلُونَ	مُتَطَاوِلُونَ	تَطَاوَلَ	تَطَاوَلَ
-----	-----------	----------------	----------------	-----------	-----------

﴿ فَتَطَاوَلِ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ﴾ (القصص: 45)
 ”اور ان پر بہت زمانہ گزر چکا ہے۔“

عون	تَعَاوَنَ	يَتَعَاوَنُونَ	مُتَعَاوِنُونَ	تَعَاوَنَ	تَعَاوَنَ
-----	-----------	----------------	----------------	-----------	-----------

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ﴾ (المائدہ: 2)
 ”اور ایک دوسرے سے تعاون کرو ! ان کاموں میں ، جو نیکی اور خدا ترسی کے ہیں۔“
 (یہاں فعل امر جمع تَعَاوَنُوا استعمال ہوا ہے۔)

لوم	تَلَاوَمَ	يَتَلَاوَمُونَ	مُتَلَاوِمُونَ	تَلَاوَمَ	تَلَاوَمَ
-----	-----------	----------------	----------------	-----------	-----------

﴿ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴾ (القلم: 30)
 ”پھر ان میں سے ، ہر ایک دوسرے کو ، ملامت کرنے لگا۔“
 (یہاں فعل مضارع جمع يَتَلَاوَمُونَ استعمال ہوا ہے۔)

تَفَاعُلٌ " نَاقِصٌ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن ج ی	تَنَاجَى	يَتَنَاجَى	مُتَنَاجٍ	تَنَاجِ	تَنَاجٍ
ن ہ ی	تَنَاهَى	يَتَنَاهَى	مُتَنَاهٍ	تَنَاهِ	تَنَاهٍ

﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ﴾ (المائدة: 79)

”بنی اسرائیل نے ایک دوسرے کو، برے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔“

ن د ی	تَنَادَى	يَتَنَادَى	مُتَنَادٍ	تَنَادِ	تَنَادٍ
-------	----------	------------	-----------	---------	---------

﴿إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ﴾ (المؤمن: 32)

”مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فریاد و نغال کا دن نہ آ جائے۔“

(تَنَادٍ مصدر ہے ، اس پر اَل لگنے سے یہ اَلْتَنَادِ بن جاتا ہے۔)

ع ط ی	تَعَاطَى	يَتَعَاطَى	مُتَعَاطٍ	تَعَاطِ	تَعَاطٍ
-------	----------	------------	-----------	---------	---------

﴿فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى﴾ (القمر: 29)

”آخر کار ! ان لوگوں نے اپنے آدمی کو پکارا اور اس نے اس کام کا

بیرا اٹھایا اور اونٹنی کو مار ڈالا۔“ (فعل ماضی استعمال ہوا ہے)

ج ف ی	تَجَافَى	يَتَجَافَى	مُتَجَافٍ	تَجَافِ	تَجَافٍ
-------	----------	------------	-----------	---------	---------

﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (السجدة: 16)

”ان کی پیٹھیں ، بستروں سے الگ رہتی ہیں۔“ (فعل مضارع مونث)

مَرِ	تَمَارِ	يَتَمَارِ	مُتَمَارِ	تَمَارِ	تَمَارِ
------	---------	-----------	-----------	---------	---------

﴿فَبَايَ الْاِثْمَ رَبِّكَ تَتَمَارِ﴾ (فعل مضارع) (النجم: 55)

”پس اے انسان! اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں تو شک کرے گا؟“

تَفَاعُلُ ”مہوز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
خ ط ء	تَخَاطَأَ	يَتَخَاطَأُ	مُتَخَاطِئُ	تَخَاطَأْ	تَخَاطُؤٌ

تَفَاعُلُ ”مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ح ج ج	تَحَاجَّ	يَتَحَاجُّ	مُتَحَاجِّ	تَحَاجَّجْ	تَحَاجٌّ

﴿وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ﴾ (فعل مضارع جمع) (المومن: 48)

تصور کرو اس وقت کا، جب یہ لوگ دوزخ میں، ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے۔

م ر ر	تَمَارَّ	يَتَمَارُّ	مُتَمَارَّ	تَمَارَّرَ	تَمَارَّ
م س س	تَمَاسَّ	يَتَمَاسُّ	مُتَمَاسَّ	تَمَاسَّسَ	تَمَاسَّ

﴿مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا﴾ (المجادلہ: 3)

”تو قبل اس کے کہ دونوں، ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں (ایک غلام آزاد کرنا ہوگا)۔“

یہاں فعل مضارع ثنی يَتَمَاسَّ استعمال ہوا ہے۔

تَفَاعُلُ "مَفْرُوقِ کِی مثالیں

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وری	تَوَارَى	یَتَوَارَى	مُتَوَارٍ	تَوَارَ	تَوَارٍ

﴿ یَتَوَارَى مِنْ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ﴾ (مضارع) (النحل: 59)

”لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بڑی خبر کے بعد، کیا کسی کو منہ دکھائے؟“

﴿ حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴾ (فعل ماضی مونث (ص: 32)

”یہاں تک کہ وہ گھوڑے، نگاہ سے او جھل ہو گئے۔“

وصی	تَوَاصَى	یَتَوَاصَى	مُتَوَاصٍ	تَوَاصَ	تَوَاصٍ
-----	----------	------------	-----------	---------	---------

﴿ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ (العصر: 3)

”اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔“

تَفَاعُلُ "مَقْرُونِ کِی مثال

ماده	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
دوی	تَدَاوَى	یَتَدَاوَى	مُتَدَاوٍ	تَدَاوَ	تَدَاوٍ

دَاوَى = بیمار کا علاج کرنا (باب مفاعله)

تَدَاوَى = خود اپنا علاج کرنا (باب تفاعل)



سبق نمبر: 210

باب تَفَاعُل کے تائی تغیرات

باب تَفَاعُل میں بھی ، بعض اوقات پہلے حرف (یعنی فاء کلمہ) کو مشدّد کر دیا جاتا ہے۔ اور ساکن الاول سے پہلے ہمزۃ الوصل بڑھا دیا جاتا ہے۔ اہل زبان قریب المخرج حروف کو تسہیل کے لیے اسی طرح ادا کرتے ہیں۔ جیسے :

- a درك سے تَدَارَكَ سے اِذَا رَكَ
-b ثقل سے تَفَاعَلَ سے اِثْقَالَ
-c شبہ سے تَشَابَهَ سے اِشَابَهَ
-d صلح سے تَصَالَحَ سے اِصْلَاحَ

1- ﴿بَلْ اِذَا رَكَ﴾ عَلِمْتُمْ فِي الْآخِرَةِ ﴿ (النمل: 66)

”بلکہ آخرت کا تو علم ہی ، ان لوگوں سے گم ہو گیا ہے۔“

(یہ اِذَا رَكَ دراصل تَدَارَكَ ہے۔ جو تَفَاعَلَ کے وزن پر ہے۔ اور یہ

باب تَفَاعُل کا فعل ماضی ہے۔)

2- ﴿حَتَّىٰ اِذَا اِذَا رَكَ﴾ فِيهَا جَمِيعًا ﴿ (الاعراف: 38)

”حتیٰ کہ جب ، سب جہنم میں ، جمع ہو جائیں گے۔“

تَدَارَكَ ، يَتَدَارَكَ ، مُتَدَارَكَ

(البقرة: 118)

﴿ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾

-3

”ان سب (اگلے پچھلے گمراہ) لوگوں کی ذہنیتیں، ایک جیسی ہیں۔“

(یہاں تَشَابَهَ کو ، اِشَابَهَ بھی کیا جاسکتا تھا۔ دراصل تَشَابَهَ ، تَفَاعَلَ کے

وزن پر ہے۔ اور یہ باب تَفَاعَلَ کا فعل ماضی ہے۔)

تَشَابَهَ ، يَتَشَابَهُ ، مُتَشَابِهٌ ، تَشَابَهَ ، تَشَابَهُ

﴿ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ أَنْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِثَّا قُلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ﴾

-4

(التوبه: 38)

”تمہیں کیا ہو گیا؟ کہ جب تم سے ، اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا گیا ، تو

تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟“

إِثَّا قُلْتُمْ دراصل تَفَاعَلَ ہے۔ اور یہ بھی باب تَفَاعَلَ کا فعل ماضی ہے۔



باب تَفَاعُلْ کا ایک ذیلی باب اِفَاعُلْ

بعض علمائے صرف نے ، باب تَفَاعُلْ کے تائی تغیرات کو ایک الگ باب قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔
مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر
ث ق ل	اِثَّاقَلْ	يَثَّاقُلْ	مُثَّاقِلْ	اِثَّاقِلْ	اِثَّاقُلْ
س ق ط	اِسَّاقَطْ	يَسَّاقُطْ	مُسَّاقِطْ	اِسَّاقِطْ	اِسَّاقُطْ
ش ب ه	اِشَّابَهْ	يَشَّابَهْ	مُشَّابَهْ	اِشَّابَهْ	اِشَّابَهْ
ص ل ح	اِصَّالِحْ	يَصَّالِحْ	مُصَّالِحْ	اِصَّالِحْ	اِصَّالِحْ
د ر ك	اِذَاَرَكْ	يَذَّارِكْ	مُذَاَرِكْ	اِذَاَرَكْ	اِذَاَرَكْ
ص ع د	اِصَّاعَدْ	يَصَّاعِدْ	مُصَّاعِدْ	اِصَّاعِدْ	اِصَّاعِدْ
ن ط ر	اِنَّاَطَرَ	يَنَّاَطِرْ	مُنَّاَطِرْ	اِنَّاَطِرْ	اِنَّاَطِرْ
ت و ع	اِتَّايِعْ	يَتَّايِعْ	مُتَّايِعْ	اِتَّايِعْ	اِتَّايِعْ
د ر أ	اِذَاَرَأْ	يَذَّارِئْ	مُذَاَرِئْ	اِذَاَرِئْ	اِذَاَرِئْ

نوٹ: معجم تصريف الافعال العربية میں ، فعل مضارع اور فعل امر کا عین کلمہ مکسور درج کیا گیا ہے۔ دیکھیے صفحہ نمبر 306 ، 312 اور 316 (جبکہ مشعب میں مفتوح ہے)

يَصَّاعِدْ ، اِصَّاعِدْ - يَذَّارِئْ ، اِذَاَرِئْ - يَتَّايِعْ ، اِتَّايِعْ

سبق نمبر : 211

باب

اِفْتِعَالُ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
اِفْتَدَرَ	يُقْتَدِرُ	مُقْتَدِرٌ	اِفْتَدِرْ	ق د ر
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
اُفْتَدِرَ	يُقْتَدَرُ	مُقْتَدَرٌ	اِفْتَدِرْ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِفْتِعَال

1- اِتَّخَذَ فَعَل

کسی چیز کو ماخذ بنانے یا ماخذ میں لے لینے کو اِتَّخَذَ کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ، اسم جامد سے فعل کو اخذ کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- جَحَرَ سے اِجْتَحَرَ الفَارُ (چوہے نے بل بنایا)
(جَحَرَ "بل کو کہتے ہیں۔)

b- عَضَدَ (بازو) سے اِعْتَضَدَ (اس نے بازو میں لیا۔)

c- خَبَزَ (روٹی) سے اِحْتَبَزَ (He baked)

2- تَصَرَّفَ

ماخذ کو حاصل کرنے کی کوشش کا نام تَصَرَّفُ ہے۔ تصرف کو، اجتہاد اور طلب بھی کہتے ہیں۔ فعل مجرد اور فعل مزید کے معنی کا فرق نوٹ کیجیے۔
کَسَبَ = کوئی شے حاصل کرنا

اِكْتَسَبَ = اجتہاد ، مبالغے اور کوشش سے کوئی شے حاصل کرنا۔

﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرة: 286)

”نفس نے جو نیکی کمائی ہے ، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور نفس نے جو بدی سمیٹی ہے ، اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔“

3- تَخْيِير

فاعل کا کسی کام کو اپنی ذات کے لیے کرنے کا نام تَخْيِير ہے۔

جیسے کَال سے اِكْتَالَ

اِكْتَالَ الشَّعِيرَ ”اس نے اپنے لیے جو ماپے۔“

4- مُطَاوَعَت

بعض اوقات ، اِفْتِعَالَ کا فعل ، فعل مجرد ، یا اَفْعَلَ ، یا فَعَّلَ کی مطاوعت کرتا ہے۔ مطاوعت اثر قبول کر لینے کو کہتے ہیں۔ جیسے :

مُطَاوَعَتِ فَعْلٍ : غَمٌّ سے اِغْتَمَّ

- a- غَمَمْتُهُ فَاغْتَمَّ ”میں نے اسے غمگین کیا ، تو وہ غمگین ہو گیا۔“
- b- عَدَلْتُهُ فَاَعْتَدَلَ ”میں نے اس کے ساتھ عدل کیا تو وہ بھی عادل ہو گیا۔“
- c- جَمَعْتُهُ فَاَجْتَمَعَ ”میں نے اسے جمع کیا ، تو وہ جمع ہو گیا۔“

مُطَاوَعَتِ اَفْعَلٍ :

اَنْصَفْتُهُ فَاَنْتَصَفَ ”میں نے اس کے ساتھ انصاف کیا تو وہ بھی منصف ہو گیا۔“

مُطَاوَعَتِ فَعْلٍ : حَمْلٌ سے اِحْتَمَلَ

- a- حَمَلْتُهُ فَاَحْتَمَلَ ”میں نے اس پر لاوا ، تو وہ لد گیا۔“
- b- قَرَّبْتُهُ فَاَقْتَرَبَ ”میں نے اسے قریب کیا ، تو وہ قریب ہو گیا۔“

5- مُوافقتِ فعل مجرد

بعض اوقات ، اِفْتِعَال کا فعل ، فعل مجرد ہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

-a جَذَبَ = اِجْتَذَبَ (جذب کر لیا)

-b كَذَّ = اِكْتَذَّ (دوڑا)

6- اِبْتِدَاء Origin

فعل مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعل مجرد میں پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔

جیسے سَلِمَ سے اِسْتَلَمَ (پتھر کو بوسہ دیا۔)

خَلَفَ (وہ پیچھے رہا) سے اِخْتَلَفَ (اس نے اختلاف کیا)۔

7- لزوم In-Transitive

فعل لازم کے لیے استعمال لزوم کہلاتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مفعول کے بغیر ہی بات پوری ہو جاتی ہے۔

هَدَى (اس نے ہدایت دی) سے اِهْتَدَى (اس نے ہدایت پالی)۔

8- مشاركت Participation

بعض اوقات فعل اِفْتِعَال ، مشارکت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اِخْتَصَمَ الْقَوْمُ ”لوگ باہم لڑ پڑے۔“

9- اظہار

بعض اوقات فعل اِفْتَعَالَ ، اظہار کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
 عذر سے [اِعْتَذَرَ] عَلَیَّ ”علی نے عذر ظاہر کیا ، عذر پیش کیا۔“
 ﴿لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ﴾ (التحریم: 7)
 ”آج کے دن کوئی معذرت پیش نہ کرو۔“

10- مبالغہ

بعض اوقات فعل اِفْتَعَالَ ، مبالغہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
 [اِفْتَدَرَ] مَالِكُ ”مالک نے بہت زیادہ قدرت حاصل کر لی۔“

باب اِفْتَعَالَ میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْتَعَالَ میں ہمزہ ، ہمیشہ ہمزۃ الوصل ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

[اِجْتَنَبَ] ، [اِجْتَنَبَ] ، [اِجْتَنَبَ]
 [اِکْتَسَبَ] ، [اِکْتَسَبَ] ، [اِکْتَسَبَ]

باب اِفْتِعَال کی قرآنی مثالیں

- 1- ﴿وَ اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا﴾ (مریم: 4)
 ”اور بڑھاپے کی وجہ سے ، میرا سر بھڑک اٹھا ہے۔“
 (یہاں فعل ماضی اِشْتَعَلَ استعمال ہوا ہے)
- 2- ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ (القمر: 1)
 ”قیامت کی گھڑی قریب آگئی ہے۔“
 (یہاں فعل ماضی مونث اِقْتَرَبَتِ استعمال ہوا ہے)
- 3- ﴿فَاِحْتَمَلُ السَّيْلُ زَبَدًا﴾ (الرعد: 17)
 ”پھر (جب سیلاب اٹھا) تو سیلاب نے جھاگ بھی اٹھالیا۔“
 (یہاں فعل ماضی اِحْتَمَلَ استعمال ہوا ہے)
- 4- ﴿فَاِعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا﴾ (المومن: 11)
 ”اب ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں۔“
 (یہاں فعل ماضی اِعْتَرَفْنَا استعمال ہوا ہے)
- 5- ﴿فَاَسْمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا﴾ (الاعراف: 204)
 ”جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو۔“
 (یہاں فعل امر جمع اَسْمِعُوْا استعمال ہوا ہے)

(الانعام: 143)

﴿ اِشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثٰىنِ ﴾

-6

” ان دونوں (بھیڑوں اور بھریوں) کے پیٹوں پر جو مشتمل ہے۔“

(یہاں فعل ماضی مونث اِشْتَمَلَتْ استعمال ہوا ہے)

(التوبة: 94)

﴿ يَعْتَذِرُونَ اِلَيْكُمْ ﴾

-7

”(اے محمدؐ) یہ (منافق) تمہارے پاس طرح طرح کے عذرات پیش کریں گے۔“

(یہاں فعل مضارع جمع يَعْتَذِرُونَ استعمال ہوا ہے)

(الحديد: 13)

﴿ اَنْظُرُوْنا نَقْتَسِ مِنْ نُّوْرِكُمْ ﴾

-8

” ذرا ہماری طرف دیکھو! ہم تمہارے نور سے بچھ فائدہ اٹھائیں گے۔“

(یہاں فعل مضارع نَقْتَسِ استعمال ہوا ہے)

(القمر: 42)

﴿ فَاَخَذَ نَاهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾

-9

” آخر کار ہم نے انہیں پکڑا ، جس طرح کوئی زبردست والا پکڑتا ہے۔“

(یہاں اسم فاعل مُّقْتَدِر استعمال ہوا ہے)

(الحشر: 2)

﴿ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولٰٓئِیُّ الْاَبْصَارِ ﴾

-10

” پس عبرت حاصل کرو ! اے دیدہ بینا رکھنے والو۔“

یہ فعل امر جمع ہے۔

(النساء: 91)

﴿ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ ﴾

-11

” ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلہ سے باز نہ رہیں۔“

(یہاں فعل مضارع يَعْتَزِلُوْنَ ، لَمْ کی وجہ سے مجزوم ہو گیا ہے۔)

(البقرة: 222)

النِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ ﴿

فَاعْتَرِلُوا﴾

-12

” (چونکہ یہ گندگی ہے) اس لیے حیض میں ، عورتوں سے الگ رہو۔“

یہ اعْتَرِلُوا فعل امر جمع کی مثال ہے۔

(النساء: 146) ﴿

اَلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاَعْتَصَمُوْا﴾

-13

”البتہ جو ان میں سے تائب ہو جائیں اور اپنے طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں ، اور اللہ کا دامن تھام لیں۔“

یہ اَعْتَصَمُوا فعل ماضی جمع کی مثال ہے۔

(القمر: 31)

﴿

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ﴾

-14

”اور وہ باڑے والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح بھس ہو کر رہ گئے“

یہ الْمُحْتَظِرِ اسم فاعل کی مثال ہے۔

(بنی اسرائیل: 62)

﴿

لَا أَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلاً﴾

-15

”میں اس کی پوری نسل کی بچہ کنی کر ڈالوں گا ، بس تھوڑے ہی

لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔“

یہ أَحْتَنِكَنَّ نعل مضارع متکلم اثقل کی مثال ہے۔

(اس کا مادہ ح ن ك ہے) ل + أَحْتَنِكُ + نَّ



باب اِفْتِعَال کی مشق

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
ن ق ل	اِنْتَقَلَ	يَنْتَقِلُ	مُنْتَقِلٌ	اَنْتَقَلَ	يُنْتَقَلُ	مُنْتَقَلٌ	اِنْتَقِلْ	اِنْتِقَالٌ
ح م ل	اِحْتَمَلَ							اِحْتِمَالٌ
س ث ل	اِسْتَلَّ							اِسْتِثَالٌ
ن ص ر	اِنْتَصَرَ							اِنْتِصَارٌ
خ ب ر	اِخْتَبَرَ							اِخْتِيارٌ
ق در	اِقْتَدَرَ							اِقْتِدَارٌ
خ ص ر	اِخْتَصَرَ							اِخْتِصَارٌ
ح ق ر	اِحْتَقَرَ							اِحْتِقَارٌ
ح ر ز	اِحْتَرَزَ							اِحْتِرَازٌ
ن ق م	اِنْتَقَمَ	يَنْتَقِمُ	مُنْتَقِمٌ	اَنْتَقَمَ	يُنْتَقَمُ	مُنْتَقَمٌ	اِنْتَقِمْ	اِنْتِقَامٌ
ق س م	اِقْتَسَمَ							اِقْتِسَامٌ
ح ر م	اِحْتَرَمَ							اِحْتِرَامٌ
ف ر ق	اِفْتَرَقَ							اِفْتِرَاقٌ
ق ر ب	اِقْتَرَبَ							اِقْتِرَابٌ
ب د ا	اِبْتَدَأَ							اِبْتِدَاءٌ
ف ر ض	اِفْتَرَضَ							اِفْتِرَاضٌ
ج م ع	اِجْتَمَعَ							اِجْتِمَاعٌ
ج ن ب	اِجْتَنَبَ							اِجْتِنَابٌ

مشق :- خالی کالموں کو بآواز بلند پڑھتے ہوئے پُر کیجئے۔ تصرّفات پر نظر رکھئے۔

اسم فاعل کا عین کلمہ مکسور ، اور اسم مفعول کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

اِفْتِعَال "سالم کی مشق"

ماده	ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	مصدر
ب د ع	اِبْتَدَعَ	يَبْتَدِعُ	مُبْتَدِعٌ	اِبْتَدِعْ	اِبْتِدَاعٌ
ن ب ذ	اَنْتَبَذَ				
ن ش ر	اِنْشَرَّ				
ن ص ر	اِنْتَصَرَ				
ن ظ ر	اِنْظَرَ				
ب ه ل	اِبْتهَلَ				
ج ر ح	اِجْتَرَحَ				
ج ر م	اِجْتَرَمَ				
ج م ع	اِجْتَمَعَ				اِجْتِمَاعٌ
ع م ر	اِعْتَمَرَ				
ع ب ر	اِعْتَبَرَ				
ع ذ ر	اِعْتَذَرَ				
ع ر ف	اِعْتَرَفَ				
ع ص م	اِعْتَصَمَ				
ن ق م	اِنْتَقَمَ				اِنْتِقَامٌ

اِفْتِعَال "مثال کی مثال"

وَسَقَ	اِتَّسَقَ	يَتَّسِقُ	مُتَّسِقٌ	اِتَّبَقَ	اِتَّسَقَ
--------	-----------	-----------	-----------	-----------	-----------

﴿وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ﴾ (الانشقاق: 17-18)
 ”میں قسم کھاتا ہوں ، رات کی ! اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے ،
 اور (میں قسم کھاتا ہوں) چاند کی ! جبکہ وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے۔“

اِفْتِعَال "أَجَوَف" کی مثالیں

خَرَّ	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرَّ	اِخْتِيَارٌ
-------	-----------	-----------	-----------	-----------	-------------

تنبیہ: اس کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی وزن پر آتا ہے۔
 چنانچہ مُخْتَارٌ ، مُمْتَازٌ اور مُكْتَالٌ اسم فاعل بھی ہیں اور اسم مفعول بھی۔

مَزَّ	اِمْتَازَ	يَمْتَازُ	مُمْتَازٌ	اِمْتَرَّ	اِمْتِيَارٌ
-------	-----------	-----------	-----------	-----------	-------------

a- ﴿وَأَمْتَازُوا ۝ الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ﴾ (یس: 59)
 ”اور اے مجرمو! آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔“ (یہ فعل امر جمع کی مثال ہے)

كَلَّ	اِكْتَالَ	يَكْتَالُ	مُكْتَالٌ	اِكْتَلَّ	اِكْتِيَالٌ
-------	-----------	-----------	-----------	-----------	-------------

b- ﴿الَّذِينَ إِذَا اِكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ﴾ (المطففين: 2)
 ”جن کا حال یہ ہے ، کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں ، تو پورا پورا لیتے ہیں۔“

اَفْتِعَال "نَاقِص" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ن د ی	اِنْتَدَى	يَنْتَدِي	مُنْتَدٍ	اِنْتَدِ	اِنْتِدَاءٌ
ن ہ ی	اِنْتَهَى	يَنْتَهِي	مُنْتَهٍ	اِنْتِه	اِنْتِهَاءٌ

a- ﴿فَإِنْ اِنْتَهَوْا﴾ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿البقرة: 192﴾

”پھر اگر وہ باز آ جائیں ، تو جان لو کہ اللہ غفور رحیم ہے۔“

b- ﴿يَا اِبْرَاهِيمُ ! لَنْ نَمُوتَ﴾ لَارْجُمَنَّكَ ﴿مریم: 46﴾

”آزرنے کہا: اے ابراہیم اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔“

c- ﴿وَإِنْ تَسْتَهْوَ﴾ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ﴿الانفال: 19﴾

”اور اگر اب بھی تم باز آ جاؤ ، تمھارے ہی لئے بہتر ہے۔“

d- ﴿إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَىٰ﴾ ”قیامت کے دن کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔“ ﴿النازعات: 44﴾

ہ د ی	اِهْتَدَى	يَهْتَدِي	مُهْتَدٍ	اِهْتَدِ	اِهْتِدَاءٌ
-------	-----------	-----------	----------	----------	-------------

﴿وَمَا كُنَّا﴾ لِنَهْتَدِي لَوْ لَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ﴿الاعراف: 43﴾

”اور ہم خود راہ نہ پا سکتے تھے ، اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا۔“

ج ب ی	اِجْتَبَى	يَجْتَبِي	مُجْتَبٍ	اِجْتَبِ	اِجْتِبَاءٌ
-------	-----------	-----------	----------	----------	-------------

﴿هُوَ﴾ اِجْتَبَاكُمْ ﴿الحج: 78﴾

”(اے مسلمانو!) اس نے تمہیں ، اپنے کام کے لیے چن لیا ہے۔“

ب ل و	اِبْتَلَى	يَبْتَلِي	مُبْتَلًى	اِبْتَل	اِبْتَلَاءٌ
-------	-----------	-----------	-----------	---------	-------------

﴿وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ﴾ (المؤمنون: 30)

”اور آزمائش تو ہم کر کے ہی رہتے ہیں۔“ (یہ اسم فاعل جمع کی منصوبی حالت ہے)

ب غ ی	اِبْتَغَى	يَبْتَغِي	مُبْتَغًى	اِبْتَغ	اِبْتِغَاءٌ
-------	-----------	-----------	-----------	---------	-------------

﴿وَمَنْ اِبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ (الاحزاب: 51)

”(جسے چاہیں آپ اپنے ساتھ رکھیے) اور جسے چاہیں، الگ رکھنے کے بعد، واپس بلا لیں۔“

ع د ی	اِعْتَدَى	يَعْتَدِي	مُعْتَدٍ	اِعْتَدَ	اِعْتِدَاءٌ
-------	-----------	-----------	----------	----------	-------------

﴿فَمَنْ اِعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاَعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اِعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾

(البقرة: 194)

”لہذا! جو تم پر دست درازی کرے، تم بھی اسی قدر، اُس پر دست درازی کرو۔“

ع ر ی	اِعْتَرَى	يَعْتَرِي	مُعْتَرٍ	اِعْتَر	اِعْتِرَاءٌ
-------	-----------	-----------	----------	---------	-------------

ش ر ی	اِشْتَرَى	يَشْتَرِي	مُشْتَرٍ	اِشْتَر	اِشْتِرَاءٌ
-------	-----------	-----------	----------	---------	-------------

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰ مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (التوبة: 111)

”در حقیقت اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔“

ش ہ ی	اِشْتَهَى	يَشْتَهِي	مُشْتَهٍ	اِشْتَه	اِشْتِهَاءٌ
-------	-----------	-----------	----------	---------	-------------

﴿وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدْعُوْنَ﴾ (حم السجده: 31)

”وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی۔“

ش ك ی	اَشْتَكِي	يَشْتَكِي	مُشْتَكٍ	اَشْتَكِ	اَشْتِكَاءُ
-------	-----------	-----------	----------	----------	-------------

﴿ وَ تَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ ﴾ (المجادلہ: 1) (یہ فعل مضارع مونث کی مثال ہے)
 ”اور (وہ خاتون خولہ بنت ثعلب ظہار کے بعد) اللہ سے فریاد کیے جاتی ہے۔“

ع ر ی	اِعْتَرَى	يَعْتَرِي	مُعْتَرٍ	اِعْتِرْ	اِعْتِرَاءُ
-------	-----------	-----------	----------	----------	-------------

﴿ اِنْ نَقُولُ اِلَّا اَعْتَرَاكَ بَعْضُ الْهَيْئَةِ بِسُوْءٍ ﴾ (ہود: 54)
 ”ہم (عار) تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔“

اِفْتِعَالُ ”مہموز کی مثالیں“

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ذ	اِتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	مُتَّخِذٌ	اِتَّخِذْ	اِتِّخَاذٌ
م ل ء	اِمْتَلَأَ	يَمْتَلِئُ	مُمْتَلِئٌ	اِمْتَلِئْ	اِمْتِلَاءٌ

﴿ هَلْ اِمْتَلَأْتَ ﴾ (ق: 30) (یہ فعل ماضی حاضر مونث کی مثال ہے۔)

(وہ دن ، جب ہم جہنم سے پوچھیں گے) ”کیا تو بھر گئی ہے ؟“

و ك أ	اِتَّكَأَ	يَتَّكِيُ	مُتَّكِيٌ	اِتَّكِئْ	اِتِّكَاءٌ
-------	-----------	-----------	-----------	-----------	------------

﴿ مُتَّكِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ ﴾ (الانسان: 13) یہ اسم فاعل جمع کی مثال ہے
 ”(جنت میں) وہ لوگ ، اونچی مسندوں پر ، تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔“

اِفْتِعَالُ "مُضَاعَفُ" کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ھ ز ز	اِهْتَزَّ	يَهْتَزُّ	مُهْتَزٌّ	اِهْتَرِزْ	اِهْتِرَازٌ

-a ﴿فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ﴾ اِهْتَرَزَتْ وَرَبَّتْ ﴿(الحج: 5)﴾

"پھر جب ہم نے ، اس پر مینہ برسایا کہ وہ یکا یک پھبک اٹھی اور پھول گئی۔"

-b ﴿فَلَمَّا رَأَاهَا﴾ تَهْتَرَّتْ ﴿كَانَهَا جَانٌ وَلَّى مُدْبِرًا﴾ ﴿(النمل: 10)﴾

"جوں ہی حضرت موسیٰؑ نے دیکھا ، لاٹھی سانپ کی طرح ، بل کھیا رہی

ہے ، تو پیٹھ پھیر کر بھاگے۔" (یہ فعل مضارع مونث ہے)

ش د د	اِشْتَدَّ	يَشْتَدُّ	مُشْتَدٌّ	اِشْتَدِدْ	اِشْتِدَادٌ
-------	-----------	-----------	-----------	------------	-------------

﴿كَرَمَادٍ اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ﴾ ﴿(ابراہیم: 18)﴾

"مثال اس راگھ کی سی ہے ، جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو۔"

ج ث ث	اِجْتَثَّ	يَجْتَثُّ	مُجْتَثٌّ	اِجْتَثَّ	اِجْتِثَاتٌ
-------	-----------	-----------	-----------	-----------	-------------

﴿وَمِثْلُ كَلِمَةِ خَيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَيْثَةٍ اِجْتَثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ﴾

"اور کلمہ خیشہ کی مثال ، ایک بد ذات درخت کی سی ہے ، جو زمین کی سطح سے ، اکھاڑ

پھینکا جاتا ہے ، اس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔" (ابراہیم: 26)

اِفْتَعَالَ "مفروق کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
وق ی	اتَّقَى	يَتَّقِي	مُتَّقِي	اتَّقَ	اتِّقَاءٌ

﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (النجم: 32)
 ”پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو ! وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے۔“ (یہ فعل ماضی ہے۔)

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ﴾ (الاحزاب: 1)
 ”اے نبی ! اللہ سے ڈرو۔“ (یہ فعل امر ہے)

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق: 2)
 ”جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا ، اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔“ (لفظ شرط مَنْ کی وجہ سے يَتَّقِي کی ی حذف ہو گئی ہے۔)

اِفْتَعَالَ "مقرون کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
س وی	اسْتَوَى	يَسْتَوِي	مُسْتَوٍ	اسْتَوِ	اسْتِوَاءٌ

a- ﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ (طہ: 5)
 ”وہ رحمان ، عرش پر بلند ہوا“ (یہ فعل ماضی ہے)

b- ﴿قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ﴾ (المائدہ: 100)
 ”اے پیغمبر ! ان سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بیر حال یکساں ہیں۔“ (یہ فعل مضارع ہے)

سبق نمبر: 212

باب اِفْتِعَال کے تائی تغیرات

باب اِفْتِعَال کی ت میں بھی ، بعض اوقات اہل زبان بعض تبدیلیاں اور تصرفات کر لیتے ہیں۔

- 1- یہ عموماً ان صورتوں میں ہوتا ہے ، جب پہلا حرف ث ، د ، ذ ، ز ، س ، ص اور ط ہو۔
- 2- یہ تبدیلیاں لازمی نہیں ہیں ، بلکہ جائز ہیں۔ جملے کے آہنگ کی مناسبت سے اہل زبان خود بخود اس طرح کے تصرفات کر لیتے ہیں۔
- 3- ان تصرفات میں حروف کے مخارج کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔

1- پہلے حرف کو مُشَدَّد کر دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

- a- اِسْمَع کے بجائے اِسْمَع (پہلا حرف س مُشَدَّد ہو گیا ہے)
- b- اِظْلَم کے بجائے اِظْلَم (پہلا حرف ظ مُشَدَّد ہو گیا ہے)
- c- اِثَّار کے بجائے اِثَّار (پہلا حرف ث مُشَدَّد ہو گیا ہے)
- d- اِطْلَع کے بجائے اِطْلَع (پہلا حرف ط مُشَدَّد ہو گیا ہے)
- e- وِسَق سے اِوْتَسَق کے بجائے اِتَسَق (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

- f تَبِعَ سے اَتَّبَعَ کے جائے (اَتَّبَعَ)
- g اَخَذَ کے جائے اِتَّخَذَ (یہاں ت مُشَدَّد ہے)
- h تَقَى کے جائے اِتَّقَى (یہاں ت مُشَدَّد ہے)

2- ت کو ط سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ ان کا فاکلمہ (یعنی پہلا حرف) ص اور ض ہے۔ یہاں اِضْعَال کی ت، ط میں بدل گئی ہے۔

- a اِصْطَبَرَ کے جائے اِصْطَبَرَ (مادہ ص ب ر)
- b اِضْطَرَبَ کے جائے اِضْطَرَبَ (مادہ ض ر ب)
- c اِصْطَفَى کے جائے اِصْطَفَى (مادہ ص ف ی)
- d اِضْطَرَّ کے جائے اِضْطَرَّ (مادہ ض ر ر)
- (پہلے اِضْطَرَّ ہوا پھر اِضْطَرَّ)
- e اِصْطَرَحَ کے جائے اِصْطَرَحَ (مادہ ص ر خ)
- f اِصْطَادَ کے جائے اِصْطَادَ (مادہ ص ی د)

3- ت کو د سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

ت پہلے د میں بدلی پھر مشدّد ہو گئی۔

- (مادہ د ع و) اِدَّعَى سے اِدَّعَى پھر اِدَّعَى

4- ذ کو د سے بدل دینا

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ ان کا فاکلمہ یعنی پہلا حرف ذ ہے۔ پہلا کلمہ ذال ، دال میں بدل گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اِفتِعال کی ت بھی د میں بدل کر مشدّد ہو گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں ذ + ت سے د + ت ہوا پھر د + و ہوا۔

a- (مادہ ذخ ر) اِذْ تَخَرَّ سے اِذْ ذَخَرَ پھر اِذْ ذَخَرَ

b- (مادہ ذك ر) اِذْ تَكَرَّر سے اِذْ ذَكَرَ پھر اِذْ ذَكَرَ یا اِذْ ذَكَرَ

5- عین کلمہ کو مشدّد کر دینا

بعض اوقات درمیانی حرف (یعنی عین کلمے) میں بھی تبدیلی ہو جاتی ہے۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ یہاں درمیانی حرف مشدّد ہو گیا ہے ، اور اِفتِعال کی ت ، د سے یا ص سے بدل گئی ہے۔ ہمزہ حذف ہو گیا ہے۔

a- ہدی سے اِهْتَدَى سے اِهْدَى

(اس کا فعل مضارع يَهْتَدِي کے بجائے يَهْدِي بھی آتا ہے۔)

﴿ اَمَّنْ لَا يَهْدِي اِلَّا اَنْ يُّهْدَى ﴾ (یونس: 35)

”کیا وہ جو خود راہ نہیں پاتا؟ الا یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔“

b- خ ص م سے اِخْتَصِمَ سے خَصِمَ

(اس کا فعل مضارع يَخْتَصِمُ کے بجائے يَخْصِمُ بھی آتا ہے۔)

﴿ وَهُمْ يَخْصِمُونَ ﴾ ”جب کہ وہ لوگ جھگڑ رہے ہوں۔“ (یس: 49)

(یہاں يَخْتَصِمُونَ کے بجائے يَخْصِمُونَ استعمال ہوا ہے۔)

باب اِفْتِعَال " کا ایک ذیلی باب اِفْعَال "

بعض علمائے صرف نے ، باب اِفْتِعَال کے تائی تغیرات کو ، ایک الگ باب قرار دیا ہے۔ ہم نے یہاں اسے ایک ذیلی باب کے طور پر درج کر دیا ہے۔
مندرجہ ذیل جدول پر توجہ دیجیے۔

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر
س م ع	اسْمَعُ	يَسْمَعُ	مُسْمَعٌ	اسْمَعْ	اسْتِمَاعٌ یا اسْمَاعٌ
ظ ل م	اِظْلَمَ	يَظْلِمُ	مُظْلِمٌ	اِظْلِمْ	اِظْلَامٌ یا اِظْلَامٌ
ث ء ر	اِثَّارَ	يَثِيرُ	مُثِيرٌ	اِثِّرْ	اِثَّارٌ یا اِثَّارٌ
ط ل ع	اِطَّلَعَ	يَطْلُعُ	مُطَّلِعٌ	اِطْلَعْ	اِطْلَاعٌ
ذ ك ر	اِذَّكَرَ	يَذْكُرُ	مُذَكِّرٌ	اِذْكُرْ	اِذْكَارٌ
ذ خ ر	اِذَّخَرَ	يَذْخِرُ	مُذَخِّرٌ	اِذْخِرْ	اِذْخَارٌ یا اِذْخَارٌ
ت ب ع	اِتَّبَعَ	يَتَّبِعُ	مُتَّبِعٌ	اِتَّبِعْ	اِتِّبَاعٌ
خ ص م	اِخْصَمَ	يَخْصِمُ	مُخْصِمٌ	اِخْصِمْ	اِخْصَامٌ یا اِخْصَامٌ
ه د و	اِهْتَدَى	يَهْتَدِي	مُهْتَدِيٌّ	اهْتَدِ	اِهْتِدَاءٌ
	یا هَدَى	یا يَهْدِي	یا مُهْدِيٌّ	یا هِدْ	
د ع ي	اِدَّعَى	يَدَّعِي	مُدَّعِيٌّ	ادَّعِ	ادِّعَاءٌ
ق ت ل	قَتَلَ	يَقْتُلُ	مُقْتَلٌ	قَتْلُ	اِقْتِتَالٌ

باب اِفْتِعَال کے تائی تغیرات کی مثالیں

1- ﴿حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مَلَّتَهُمْ﴾ (البقرة: 120)

”جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو۔“

اس کا مادہ ت ب ع ہے، یہاں باب اِفْتِعَال میں فعل مضارع استعمال ہوا ہے۔

2- ﴿اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا﴾ (یس: 21)

”پیروی کرو، ان لوگوں کی، جو تم سے کوئی اجر کے طالب نہیں ہیں۔“

(یہاں باب اِفْتِعَال میں فعل امر جمع استعمال ہوا ہے۔)

3- ﴿وَلَا تَتَّبِعَانِ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (یونس: 89)

”اور (اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں ان لوگوں کے طریقے کی ہرگز پیروی

نہ کرو، جو علم نہیں رکھتے۔“

نوٹ کیجیے کہ یہاں باب اِفْتِعَال میں فعل نئی ثنی تَتَّبِعَانِ استعمال ہوا ہے۔

4- ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ﴾ (البقرة: 132)

”(میرے بچو!) اللہ نے تمہاری لیے یہی دین پسند کیا ہے۔“

(اس کا مادہ ص ف ی ہے، باب اِفْتِعَال میں اصْطَفَىٰ کے بجائے

اصْطَفَىٰ استعمال ہوا ہے۔)

5- ﴿سَاتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ بَشِيرٍ قَبْسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ﴾

”میں ابھی یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا کوئی انگارا جن لاتا ہوں تاکہ تم لوگ گرم ہو سکو۔“ (النمل: 7)

(اس کا مادہ ص ل ی ہے ، باب افْتِعَال میں ، تَصْطَلُونَ کے بجائے تَصْطَلُونَ استعمال ہوا ہے۔)

6- ﴿فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أُطْلِعَ﴾ إِلَى إِلِهِ مُوسَى ﴿(القصص: 38)

”(ہامان!) میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا ، شاید کہ اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں۔“ (مادہ : ط ل ع)

7- ﴿لَا تَرَالُ تَطْلُعُ﴾ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ ﴿(المائدہ: 13)

”(بنی اسرائیل اس حال کو پہنچ چکے ہیں کہ) آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔“

8- ﴿وَهُمْ يَصْطَرِّخُونَ﴾ فِيهَا ﴿(فاطر: 37)

”اور وہ لوگ وہاں چیخ چیخ کر فریاد کریں گے۔“

(اس کا مادہ ص ر خ ہے ، باب افْتِعَال میں يَصْطَرِّخُونَ کے بجائے يَصْطَرِّخُونَ استعمال ہوا ہے۔)



سبق نمبر: 213

باب

اِسْتَفْعَالُ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
اِسْتَفْعَرَ	يَسْتَفْعِرُ	مُسْتَفْعِرٌ	اِسْتَفْعِرْ	غ ف ر
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
اُسْتُغْفِرَ	يُسْتَفْعَرُ	مُسْتَفْعَرٌ	اِسْتَفْعَرِ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِسْتِفْعَال

1- طلب

مفعول سے ، ماخذ کے مطالبے یا خواہش کرنے کو طلب کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ، فعل کی نسبت ، مفعول کے بجائے ، فاعل سے ہو جاتی ہے۔ جیسے

a- طَعِمَ سے اِسْتَطَعِمَ مُحَمَّدًا (اس نے محمد سے کھانا طلب کیا۔)

b- غَفَرَ سے اَسْتَغْفِرُ اللہ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔)

c- اَذِنَ سے اِسْتَأْذِنَ (اس نے اجازت طلب کی۔)

d- عَانَ سے اِسْتَعَانَ (اس نے مدد طلب کی۔)

طَلَب کی دو قسمیں ہیں: طَلَب حقیقی اور طَلَب مجازی

طَلَب مجازی: اِسْتَخْرَجْتُ الذَّهَبَ مِنَ الْمَعْدِنِ

”میں نے کان سے سونا طلب کیا۔“ (یعنی نکالا)

2- وَجَدَانِ یا مُصَادَفَہ

کسی چیز کو ماخذ سے موصوف پانا ، یا کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا موجود ہونا وَجَدَانِ کہلاتا ہے۔ وَجَدَانِ کے مفعول میں ، فعل کے اصلی معنی پائے جاتے ہیں۔ وَجَدَانِ میں یقین اور اعتماد پایا جاتا ہے ، جبکہ حِسْبَانِ میں وہم و گمان ہوتا ہے۔ جیسے :

a- کَرُمَ سے اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اس شخص کو کریم پایا۔)

b- اِسْتَعْظَمْتُهُ ”میں نے اس کو بڑا پایا۔“

3- حِسْبَان

کسی چیز کے متعلق یہ سمجھنا یا گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معانی کے ساتھ موصوف ہے ، حِسْبَان کہلاتا ہے۔

حِسْبَان میں یقین کامل نہیں ہوتا۔ بلکہ ظن اور گمان غالب ہوتا ہے۔ جو حُسْن ظن بھی ہو سکتا ہے اور سوء ظن بھی۔ جیسے: حَفْصَن سے **اِسْتَحْسَنْتُهُ** میں نے اس کو اچھا سمجھا۔ (یعنی میں نے اس کے حسن پر یقین کر لیا۔)

www.KitaboSunnat.com

4- تَحَوُّل

کسی چیز کا عین ماخذ ہونا یا مثل ماخذ ہونا ، تَحَوُّل کہلاتا ہے۔ یعنی فاعل ، اپنی اصلی حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ تَحَوُّل کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی۔ جیسے :

- a- تَحَوُّل حقیقی : حَجَرَ سے **اِسْتَحْجَرُ** الطِّينُ (مٹی پتھر ہو گئی۔)
- b- تَحَوُّل مجازی : **اِسْتَنْسَرَ** الْبَغَاثُ ”بغاث نے گدھ کی شکل اختیار کی۔“

5- اِتِّخَاذٌ

کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لے لینا اِتِّخَاذٌ کہلاتا ہے۔ جیسے وَطَن سے **اِسْتَوْطَنَ** الْقُرَى (اس نے دیہات کو اپنا وطن بنا لیا۔)

6- قَصْرُ "Abbrevation"

کسی بات کو مختصر کرنے کے لیے ، پورے جملے کے بجائے صرف ایک کلمہ یعنی ایک لفظ استعمال کرنا قَصْر کہلاتا ہے۔ جیسے

رَجَعَ سے [اِسْتَرْجَعَ] (اُس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہا۔)

7- تَكْلُفٌ

تَكْلُفٌ ، تخیل سے ملتی جلتی چیز ہے۔ لیکن تَكْلُفٌ میں جو بناوٹ یا تصنع ہوتا ہے وہ مرغوب اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ تخیل میں جو تصنع اور بناوٹ ہوتی ہے ، وہ دھوکہ دہی اور ریاکاری پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے :

جَرَّاءَ سے [اِسْتَجَرَّأَ] (اس نے جرأت دکھائی)

8- مُطَاوَعَتِ اَفْعَلٌ

بعض اوقات ، باب اَفْعَالِ کے فعل کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ جیسے :

a- قَامَ سے اَقَامَ اور پھر [اِسْتَقَامَ]

اَقَمْتُهُ فَاِسْتَقَامَ (میں نے اسے سیدھا کیا ، تو وہ سیدھا ہو گیا۔)

b- اَحْكَمْتُهُ فَاِسْتَحْكَمَ "میں نے اسے پختہ کیا ، تو وہ پختہ ہو گیا۔"

9- مُوَافَقَتِ اَفْعَلٌ

دونوں لفظ بعض اوقات ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

اَجَابَ اور [اِسْتَجَابَ] (قبول کیا)۔

10- مُبَالَغَة یا تَکْثِیر

بعض اوقات ، بابِ اسْتِفْعَال بھی مصدری معنی کی زیادتی کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

”زید“ ”زید اپنے غرور میں بہت آگے بڑھ گیا۔“

بابِ اسْتِفْعَال میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ بابِ اسْتِفْعَال میں ہمزہ ، ہمیشہ **همزة الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اسْتَشْهَد ، اسْتَشْهَد ، اسْتَشْهَد
اسْتَقَام ، اسْتَقِم ، اسْتَقَام

بابِ اسْتِفْعَال کی قرآنی مثالیں

- 1- ﴿اسْتَمْتَعَ﴾ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ ﴿مادہ : م ت ع﴾ (الانعام: 128)
- ” (قیامت کے دن شیاطین جنات کے رفیق انسان کہیں گے) ہم میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو خوب استعمال کیا۔“
- (یہاں فعل ماضی اسْتَمْتَعَ استعمال ہوا ہے)

2- ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ﴾ (ماده: ع ج ل) (الاحقاف: 24)

”بلکہ یہ وہی چیز ہے، جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔“

(یہاں فعل ماضی جمع اسْتَعْجَلْتُمْ استعمال ہوا ہے)

3- ﴿وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا﴾ (نوح: 7)

”اور (قوم نوح) کے افراد نے) بڑے تکبر سے کام لیا۔“

(یہاں فعل ماضی جمع اسْتَكْبَرُوا اور مصدر اسْتِكْبَارًا منصوبی حالت

میں استعمال ہوا ہے۔ یہ مفعول مطلق کی مثال ہے)

4- ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الاعراف: 182)

”ہم انہیں بدرجہ تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔“

(یہاں فعل مضارع سَنَسْتَدْرِجُهُمْ استعمال ہوا ہے۔ س + نَسْتَدْرِجُ + هُمْ)

5- ﴿أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ﴾ (البقرة: 61)

”موسیٰ نے فرمایا ”کیا تم ایک بہتر چیز کے بجائے، ادنیٰ درجے کی چیزیں لینا چاہتے ہو۔“

(یہاں فعل مضارع جمع تَسْتَبْدِلُونَ استعمال ہوا ہے)

6- ﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ (النور: 55)

”(اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ) مسلمانوں کو ضرور بر ضرور زمین پر خلیفہ بنائے گا۔“

(یہاں فعل مضارع اثقل لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ استعمال ہوا ہے۔

یہ دراصل ل + يَسْتَخْلِفُ + ن + هُمْ ہے۔)

(ہود: 52)

7- ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ﴾

”اپنے رب سے معافی چاہو۔“

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَغْفِرُوْا استعمال ہوا ہے)

(التوبة: 111)

8- ﴿فَاَسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمْ﴾

”پس اللہ تعالیٰ سے اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ۔“

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَبْشِرُوْا استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 282)

9- ﴿اِسْتَشْهَدُوْا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ﴾

”(قرض کی دستاویز پر) اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی گواہی کراؤ۔“

(یہاں فعل امر جمع اِسْتَشْهَدُوْا استعمال ہوا ہے)

(النساء: 172)

10- ﴿لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا لِلّٰهِ﴾

”حضرت عیسیٰ نے، کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ محض اللہ کے بندے ہیں۔“

(یہاں فعل مضارع يَسْتَنْكِفَ منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے)۔



باب اِسْتِفْعَال " (اَجْوَف) کی مشق

مَادَّة	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی	مضارع	اسم مفعول	امر	مصدر
ع و ن	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	مُسْتَعِينٌ	اُسْتَعِيْنُ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ
ج و ب	اِسْتَجَابَ							اِسْتِجَابَةٌ
ف و م	اِسْتَفَامَ							
غ و ث	اِسْتَفَاثَ							اِسْتِفَاثَةٌ
م ی ل	اِسْتَحَالَ							
د و ر	اِسْتَدَارَ							
ج ی ر	اِسْتَجَارَ							اِسْتِجَارَةٌ
م و ت	اِسْتَمَاتَ							
ج و د	اِسْتَجَادَ							
خ ی ر	اِسْتَخَارَ							اِسْتِخَارَةٌ
ك و ن	اِسْتَكَانَ							
ر و ح	اِسْتَرَاَحَ							اِسْتِرَاحَةٌ
ب و ن	اِسْتَبَانَ							
ه و ن	اِسْتَهَانَ							

1- مدرجہ بالا حل شدہ مثال کی روشنی میں بقیہ خالی کالموں کو یاد آواز بلند پڑھتے ہوئے پُر کیجئے۔

2- اسم فاعل اور اسم مفعول کے فرق کو ملحوظ رکھیے۔

اِسْتِفْعَال "سالم کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ب د ل	اِسْتَبْدَل	يَسْتَبْدِلُ	مُسْتَبْدِلٌ	اِسْتَبْدِلْ	اِسْتِبْدَالٌ

﴿وَ اِنْ تَوَلَّوْا۟ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ﴾ (محمد: 38)
 ”اگر تم منہ موڑو گے ، تو اللہ تمہاری جگہ ، کسی اور قوم کو لے آئے گا۔“

ب ش ر	اِسْتَبْشِرْ	يَسْتَبْشِرُ	مُسْتَبْشِرٌ	اِسْتَبْشِرْ	اِسْتِبْشَارٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ﴾ (آل عمران: 171)
 ”وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر ، شاداں و فرحاں ہیں۔“

ع ت ب	اِسْتَعْتَبْ	يَسْتَعْتَبُ	مُسْتَعْتَبٌ	اِسْتَعْتَبْ	اِسْتِعْتَابٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الدِّينَ ظَلَمُوْا۟ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يَسْتَعْتَبُونَ﴾
 ”پس وہ دن ہو گا ، جس میں ظالموں کو ، ان کی معذرت کوئی نفع نہ دے گی ، اور نہ ان سے معافی مانگنے کے لیے کہا جائے گا۔“ (الروم: 57)

ع ج ل	اِسْتَعْجَلْ	يَسْتَعْجِلُ	مُسْتَعْجِلٌ	اِسْتَعْجِلْ	اِسْتِعْجَالٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿اَفْبَعِدَا۟ بِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ﴾ (الشعراء: 204)
 ”تو کیا یہ لوگ ؟ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟“

ع ص م	اِسْتَعْصَمْ	يَسْتَعْصِمُ	مُسْتَعْصِمٌ	اِسْتَعْصِمْ	اِسْتِعْصَامٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ﴾ (یوسف: 32)
 ”پیشک میں نے ، اسے رجھانے کی کوشش کی تھی ، مگر یہ بچ نکلا۔“

۴۴	اِسْتَعْمَرُ	يَسْتَعْمِرُ	مُسْتَعْمِرٌ	اِسْتَعْمِرَ	اِسْتَعْمَارٌ
----	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَ اِسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا﴾ (هود: 61)
 ”وہی ہے ، جس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے ، اور یہاں تم کو بسایا ہے۔“

ن ب ط	اِسْتَبَطَ	يَسْتَبِطُ	مُسْتَبِطٌ	اِسْتَبَطَ	اِسْتِبْطَاطٌ
ن ص ر	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	مُسْتَنْصِرٌ	اِسْتَنْصَرَ	اِسْتِنْصَارٌ

﴿وَ اِنْ اِسْتَنْصَرُوْكُمْ فِى الدِّیْنِ فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ﴾ (الانفال: 72)
 ”ہاں اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں ، تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔“

ن ك ح	اِسْتَنْكَحَ	يَسْتَنْكَحُ	مُسْتَنْكَحٌ	اِسْتَنْكَحَ	اِسْتِنْكَاحٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكَحَهَا﴾ (الاحزاب: 50)
 ”اگر نبیؐ ، اسے نکاح میں لینا چاہیں۔“

ن ك ف	اِسْتَنْكَفَ	يَسْتَنْكَفُ	مُسْتَنْكَفٌ	اِسْتَنْكَفَ	اِسْتِنْكَافٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿وَمَنْ یَّسْتَنْكَفُ عَنْ عِبَادَتِهِ﴾ (النساء: 172)
 ”اگر کوئی اللہ کی بندگی کو ، اپنے لیے عار سمجھتا ہے۔“
 (یہاں حرف شرط کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم یَسْتَنْكَفُ استعمال ہوا ہے۔)

ن ق ذ	اِسْتَنْقَذَ	يَسْتَنْقِذُ	مُسْتَنْقِذٌ	اِسْتَنْقَذَ	اِسْتِنْقَاذٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿وَ اِنْ یَسْأَلْنَهُمُ الدُّبَابُ شَيْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ﴾ (الحج: 73)
 ”بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے ، تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔“
 (یہاں حرف شرط کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم یَسْتَنْقِذُوا استعمال ہوا ہے۔)

اِسْتِفْعَال " مثال کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و د ع	اِسْتَوْدَعُ	يَسْتَوْدِعُ	مُسْتَوْدِعٌ	اِسْتَوْدِعْ	اِسْتِئْذَاعٌ

﴿وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرُّهَا وَ مُسْتَوْدَعُهَا﴾ (ہود: 6)

”اور وہ جانتا ہے کہ کہاں وہ رہتا ہے؟ اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے؟“

(یہاں اسم مفعول مُسْتَوْدَعٌ استعمال ہوا ہے)

ی س ر	اِسْتَيْسَرَ	يَسْتَيْسِرُ	مُسْتَيْسِرٌ	اِسْتَيْسِرْ	اِسْتِيسَارٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

﴿فَإِنْ أُخْصِرْتُمْ فَمَا اِسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (القرہ: 196)

”اور اگر کہیں گھر جاؤ، تو جو قربانی میسر آئے، اللہ کی جناب میں پیش کرو۔“

ی ق ن	اِسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	مُسْتَيْقِنٌ	اِسْتَيْقِنْ	اِسْتِيقَانٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَ اِسْتَيْقَنَتْهَا﴾ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَ عَلَوْا﴾ (مادہ: ی ق ن)

”انہوں نے سراسر ظلم اور غرور کی راہ سے، ان نشانیوں کا انکار کیا،

حالانکہ دل ان کے قائل ہو چکے تھے۔“ (النمل: 14)

و ق د	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	مُسْتَوْقِدٌ	اِسْتَوْقِدْ	اِسْتِيقَادٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	--------------

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اِسْتَوْقَدَ نَارًا﴾ (البقرہ: 17)

”ان کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی۔“

اِسْتَفْعَال "اَجَوْفَ کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ط و ع	اِسْتَطَاعَ	يَسْتَطِيعُ	مُسْتَطِيعٌ	اِسْتَطِعْ	اِسْتِطَاعَةٌ

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اِسْتَطَاعَ﴾ (آل عمران: 97)
 ”لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔“

﴿فَمَا اسْطَاعُوا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ﴾ (الكهف: 97)

”اس کے بعد (یا جوج و ما جوج) ، اس دیوار پر چڑھنے سے قاصر تھے۔“

(بعض اوقات ، قریب المخرج حرف ، حذف کر دیا جاتا ہے ، چنانچہ
 یہاں افتعال کی ت حذف ہو گئی ہے اور اِسْتَطَاعُوا ، اسطاعوا بن گیا ہے۔)

ط ی ر	اِسْتَطَارَ	يَسْتَطِيرُ	مُسْتَطِيرٌ	اِسْتَطِرْ	اِسْطَارَةٌ
-------	-------------	-------------	-------------	------------	-------------

﴿كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ (الانسان: 7)

”جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔“ (اسم فاعل استعمال ہوا ہے۔)

غ و ث	اِسْتَغَاثَ	يَسْتَغِيثُ	مُسْتَغِيثٌ	اِسْتَغِثْ	اِسْتِغَاثَةٌ
-------	-------------	-------------	-------------	------------	---------------

﴿وَ اِنْ يَّسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ﴾ (الكهف: 29)
 ”وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے ، تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی ، جو تیل کی تلچٹ جیسا ہوگا ، اور ان کا منہ بھون ڈالے گا۔“ (یہ مضارع مجزوم ہے۔)

ق و م	اِسْتَقَامَ	يَسْتَقِيْمُ	مُسْتَقِيْمٌ	اِسْتَقِمَّ	اِسْتِقَامَةٌ
-------	-------------	--------------	--------------	-------------	---------------

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (الفاتحه: 5) ”ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔“

ل و ن	اِسْتَكَانَ	يَسْتَكِينُ	مُسْتَكِيْنٌ	اِسْتَكْنٰ	اِسْتِكَانَةٌ
-------	-------------	-------------	--------------	------------	---------------

﴿وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اِسْتَكَانُوا﴾ (آل عمران: 146)

”انہوں نے کمزوری دکھائی ، وہ (باطل کے آگے) سرنگوں نہیں ہوئے۔“

ج و ب	اِسْتَجَابَ	يَسْتَجِيْبُ	مُسْتَجِيْبٌ	اِسْتَجَبَ	اِسْتِجَابَةٌ
-------	-------------	--------------	--------------	------------	---------------

﴿فَاَسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ﴾ (یوسف: 34)

”اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی اور ان عورتوں کی چالیں اس سے دفع کر دیں۔“

ب ی ن	اِسْتَبَانَ	يَسْتَبِيْنُ	مُسْتَبِيْنٌ	اِسْتَبَنَ	اِسْتِبانَةٌ
-------	-------------	--------------	--------------	------------	--------------

﴿وَكَذٰلِكَ نَقْصِلُ الْاٰيٰتِ . وَ لَتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ﴾ (الانعام: 55)

”اور اس طرح ، ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں ، تاکہ

مجرموں کی راہ ، بالکل نمایاں ہو جائے۔“ (ل + تَسْتَبِيْنَ)

(یہ فعل مضارع خفیف کی مثال ہے ، جو ل کی وجہ سے خفیف ہو گیا ہے۔)

اِسْتِفْعَالُ ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
د ع و	اِسْتَدْعٰ	يَسْتَدْعِيْ	مُسْتَدْعٍ	اِسْتَدْعِ	اِسْتِدْعَاءٌ

ع ل و	اِسْتَعْلَى	يَسْتَعْلَى	مُسْتَعْلٍ	اِسْتَعْلٍ	اِسْتِعْلَاءٌ
-------	-------------	-------------	------------	------------	---------------

﴿ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنْ اِسْتَعْلَى ﴾ (طہ: 64)

”بس یہ سمجھ لو ! کہ آج جو غالب رہا ، وہی جیت گیا۔“

غ ن ی	اِسْتَعْنَى	يَسْتَعْنَى	مُسْتَعْنٍ	اِسْتَعْنٍ	اِسْتِعْنَاءٌ
-------	-------------	-------------	------------	------------	---------------

﴿ اَمَّا مَنْ اِسْتَعْنَى ﴾ (عبس: 5)

”جو شخص بے پروائی برتا ہے۔“ (یہ فعل ماضی کی مثال ہے۔)

اِسْتِفْعَالٌ ”مہموز کی مثالیں“

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ا خ ر	اِسْتَأْخَرَ	يَسْتَأْخِرُ	مُسْتَأْخِرٌ	اِسْتَأْخِرْ	اِسْتِخَارٌ
ا ذ ن	اِسْتَأْذَنَ	يَسْتَأْذِنُ	مُسْتَأْذِنٌ	اِسْتَأْذِنْ	اِسْتِذْنَانٌ

﴿ لَا يَسْتَأْذِنُكَ ﴾ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ﴿ (التوبة: 44)

”جو لوگ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں ، وہ تو کبھی تم سے (جہاد سے رخصت کی) یہ درخواست نہیں کریں گے۔“

ا ن س	اِسْتَأْنَسَ	يَسْتَأْنِسُ	مُسْتَأْنِسٌ	اِسْتَأْنَسْ	اِسْتِنْسَانٌ
-------	--------------	--------------	--------------	--------------	---------------

﴿ فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ ﴾ (الاحزاب: 53)

”جب نبیؐ کے گھر کھانا کھا لو تو منتشر ہو جاؤ ، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔“

اِسْتَجَارَ

اِسْتَجَرَ

مُسْتَجِرٌ

يَسْتَجِرُ

اِسْتَجَرَ

ا ج ر

﴿يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اسْتَجِرُوا مِنْ خَيْرِ مَنْ اسْتَجَرْتُمُ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ﴾ (القصص: 26)

”ابا جان! اس شخص کو نو کر رکھ لیجیے۔ بہترین آدمی جسے آپ ملازم رکھیں، وہی ہو سکتا ہے، جو مضبوط اور امانت دار ہو۔“ (یہ فعل امر و ماضی کی مثال ہے۔)

اِسْتَفْعَالَ مضاعف کی مثالیں

مصدر	فعل امر	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
اِسْتَرْدَادٌ	اِسْتَرْدِدْ	مُسْتَرِدٌ	يَسْتَرِدُّ	اِسْتَرَدَّ	ر د د
اِسْتَفْزَازٌ	اِسْتَفْزِرْ	مُسْتَفْزِرٌ	يَسْتَفْزِرُ	اِسْتَفْزَرَ	ف ز ز

a- ﴿وَاِسْتَفْزِرْ مِنْ اِسْتَطْعَتْ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ﴾ (بنی اسرائیل: 64)

”ان میں سے، تو جس جس کو، اپنی دعوت سے پھلا سکتا ہے، پھلا لے۔“

b- ﴿فَارَادَ اَنْ يَسْتَفْزِرَهُمُ مِنَ الْاَرْضِ فَاعْرِفْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ جَمِيعًا﴾

(بنی اسرائیل: 103)

”آخر کار! فرعون نے ارادہ کیا، کہ موسیٰ اور بنی اسرائیل کو، زمین سے

اکھاڑ پھینکے، مگر ہم نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو اکٹھا غرق کر دیا۔“

ع ف ف	اِسْتَعَفَّ	يَسْتَعِفُّ	مُسْتَعِفٌّ	اِسْتَعْفَفَ	اِسْتَعْفَافٌ
-------	-------------	-------------	-------------	--------------	---------------

﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ﴾ (النساء: 6)

”یتیم کا جو سرپرست ، مال دار ہو ، وہ پرہیزگاری سے کام لے۔“

﴿لِيَسْتَعْفِفَ﴾ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا﴾ (النور: 33)

”اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں ، انہیں چاہیے کہ عفت مآلی اختیار کریں۔“
(لام امر ساکن کی وجہ سے ، فعل مضارع مجزوم ہو گیا ہے۔)

ق ر ر	اِسْتَقَرَّ	يَسْتَقِرُّ	مُسْتَقَرٌّ	اِسْتَقَرَّرَ	اِسْتِقْرَارٌ
-------	-------------	-------------	-------------	---------------	---------------

﴿فَإِنْ اِسْتَقَرَّ﴾ مَكَانُهُ فَسَوْفَ تَرَانِي﴾ (الاعراف: 143)

”اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے ، تو البتہ تو مجھے دیکھ سکے گا۔“

﴿وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ مُسْتَقَرٌّ ﴿وَمَتَاعٌ﴾ اِلَىٰ حِينٍ﴾ (البقرة: 36)

”اور تمہیں ایک خاص وقت تک ، زمین میں ٹھہرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے۔“

اِسْتِفْعَالٌ مفروق کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ف ی	اِسْتَوْفَىٰ	يَسْتَوْفِي	مُسْتَوْفٍ	اِسْتَوْفِ	اِسْتِيفَاءٌ

﴿الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ﴾ (المطففين: 2)

”وہ لوگ ، جو دوسرے لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔“

اِسْتِفْعَال "مقرون کی مثالیں"

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ح ی ی	اِسْتَحَى	يَسْتَحِي	مُسْتَحٍ	اِسْتَحِ	اِسْتِحْيَاءُ

﴿وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحِي مِنْ الْحَقِّ﴾ (الاحزاب: 53)
 ”اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔“
 (یہاں فعل مضارع واحد مذکر يَسْتَحِي استعمال ہوا ہے۔)

ہ و ی	اِسْتَهَوَى	يَسْتَهْوِي	مُسْتَهْوٍ	اِسْتَهْوِ	اِسْتِهْوَاءُ
-------	-------------	-------------	------------	------------	---------------

﴿كَأَلَدَىٰ اِسْتِهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانٌ﴾ (مادہ: ہ و ی)
 ”اس شخص کی طرح، جسے شیطانوں نے صحر میں بھٹکا دیا ہو، اور وہ حیران و سرگردان پھر رہا ہو۔“
 (الانعام: 71)
 (یہاں فعل ماضی مونث اِسْتَهْوَتْ استعمال ہوا ہے۔)



سبق نمبر: 214

باب

اِنْفِعَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
اِنْفَجَرَ	يَنْفَجِرُ	مُنْفَجِرٌ	اِنْفَجِرْ	ف ج ر
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
X	X	X	اِنْفِجَارٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِنْفَعَال

1- باب اِنْفَعَال کے معنی کا تعلق ، ہمیشہ ظاہری اعضاء اور جوارح سے ہوتا ہے۔

2- لزوم In-Transitive

باب اِنْفَعَال کی اصل خصوصیت لزوم ہے۔ (اس کا متعدی نہیں ہوتا) یعنی اس کے افعال لازم ہوتے ہیں ، جن کو مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور مفعول کے بغیر ہی بات پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے :

فعل اِنْفَعَال لازم

فعل مُجَرَّد متعدی

- | | | | |
|------------------------------|----|--------------------------|----|
| اِنْكَسَرَ (وہ ٹوٹ گیا)۔ | سے | كَسَرَ (اس نے توڑا) | -a |
| اِنْبَعَثَ (وہ اُٹھا)۔ | سے | بَعَثَ (اس نے اٹھایا) | -b |
| اِنْكَشَفَ (وہ ظاہر ہو گیا)۔ | سے | كَشَفَ (اس نے کھولا) | -c |
| اِنْقَلَبَ (وہ پلٹ گیا)۔ | سے | قَلَبَ (اس نے پلٹا) | -d |
| اِنْفَجَرَ (وہ پھٹ پڑا)۔ | سے | فَجَرَ (اس نے بدکاری کی) | -e |

3- ابتداء Origin

فعل مزید میں ، کسی بالکل نئے معنی کو ظاہر کرنا ، جو فعل مجرّد میں ، پہلے سے موجود نہ تھے ، ابتداء کہلاتا ہے۔

باب اِنْفِعَال ”بعض اوقات ابتداء کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

- a- طَلَّقَ (وہ جدا ہو گیا) سے اِنْطَلَقَ (وہ چل پڑا)۔
b- بَغِيَ (نافرمان ہوا) سے اِنْبَغَى (مناسب ہونا)

5- مُطَاوَعَتِ فَعْلٍ

باب اِنْفِعَال ”زیادہ تر ، فعل مجرد کی مطاوعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

یعنی یہ فاعل کے اثر کو قبول کر لیتا ہے۔ جیسے : كَسَرَ سے اِنْكَسَرَ
كَسَرَ تَهُ فَانْكَسَرَ (میں نے اس کو توڑا ، تو وہ ٹوٹ گیا۔)

6- مُطَاوَعَتِ اَفْعَلٍ

جیسے اَغْلَقَ سے اِنْغَلَقَ

- a- اَغْلَقَ الْبَابَ فَانْغَلَقَ ”اس نے دروازہ بند کیا، تو دروازہ بند ہو گیا۔“
b- اَزْعَجْتُهُ فَانْزَعَجَ ”میں نے اسے تنگ کیا تو وہ تنگ ہو گیا۔“
c- اَطْلَقْتُهُ فَانْطَلَقَ ”میں اس سے الگ ہوا تو وہ بھی الگ ہو گیا۔“

7- مُطَاوَعَتِ فَعْلٍ :

جیسے :

- a- كَسَرَ تَهُ فَانْكَسَرَ (میں نے اس کو توڑا ، تو وہ ٹوٹ گیا۔)
b- عَدَلْتُهُ فَانْعَدَلَ (میں نے اس کے ساتھ انصاف کیا تو اس نے بھی کیا۔)

باب اِنْفَعَال میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِنْفَعَال میں ہمزہ ، ہمیشہ **همزة الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اَنْقَلَبَ ، اَنْقَلَبَ ، اَنْقَلَبَ
اَنْكَسَرَ ، اَنْكَسَرَ ، اَنْكَسَرَ

باب اِنْفَعَال کی قرآنی مثالیں

1- ﴿فَإِذَا اَنْسَلَخَ﴾ **الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ** ﴿التوبة: 5﴾

” پس جب حرام مہینے گزر جائیں۔“

(یہاں فعل ماضی اَنْسَلَخَ استعمال ہوا ہے)

2- ﴿اِذَا اَنْبَعَثَ﴾ **اَشْقَاهَا** ﴿الشمس: 12﴾

” جب (قومِ ثمود کا) سب سے زیادہ شقی آدمی ، پھر کر اُٹھا۔“

(یہاں فعل ماضی اَنْبَعَثَ استعمال ہوا ہے)

3- ﴿اِذَا السَّمَاءُ اَنْشَقَّتْ﴾ **۝** ﴿الانشقاق: 1﴾

” جب آسمان پھٹ جائے گا۔“

(یہاں فعل ماضی مونث اِنْشَقَّتْ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر **اِنْشَقَّاق** ہے۔)

(البقرة: 60)

﴿فَاَنْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا﴾

4

” چنانچہ اس سے بارہ (12) چشمے پھوٹ نکلے۔“

(یہاں فعل ماضی مونث اِنْفَجَرَتْ استعمال ہوا ہے۔)

(آل عمران: 144)

﴿اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ﴾

5

” تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔“

(یہاں فعل ماضی جمع اِنْقَلَبْتُمْ استعمال ہوا ہے)

(القلم: 23)

﴿فَاَنْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ﴾

6

” چنانچہ وہ چل پڑے ، اور آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے۔“

(یہاں فعل ماضی جمع اِنْطَلَقُوا استعمال ہوا ہے)

(البقرة: 256)

﴿لَا اَنْفِصَامَ لَهَا﴾

7

” (ایسا سارا) جس کے لیے شکست و رنخت نہیں۔“

(یہاں مصدر اَنْفِصَام استعمال ہوا ہے)

(القمر: 11)

﴿فَتَحْنَا ابْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ﴾

8

” تب ہم نے موبلاد ہار بارش سے ، آسمان کے دروازے کھول دیئے۔“

(یہاں اسم فاعل مُنْهَمِر استعمال ہوا ہے)

﴿هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ ثُمَّ اَنْصَرَفُوا﴾

9

(التوبة: 127) ” پھر چپکے سے نکل بھاگتے ہیں ، اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے ہیں۔“



باب اِنْفَعَال (سالم) کی مشق

باب اِنْفَعَال میں بھی مجہول نہیں ہوتا۔

مادہ	ماضی	مضارع	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
ف ص ل	اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	اِنْفَعِلْ	اِنْفَعَالٌ	
ق س م	انقسم				اِنْقِسَامٌ	
ث ل م	اِثْلَمَ				اِثْلَامٌ	
ه ض م	انهضم				اِنْهْضَامٌ	
س ح ب	انسحب				اِنْسِحَابٌ	
ق ل م	انقلب				اِنْقِلَابٌ	
ج ذ ب	انجذب				اِنْجِذَابٌ	
ك س ر	انكسر				اِنْكِسَارٌ	
ف ج ر	انفجر				اِنْفِجَارٌ	
ق ط ع	انقطع				اِنْقِطَاعٌ	
د ف ع	اندفع				اِنْدِفَاعٌ	
ق ب ض	انقبض				اِنْقِبَاضٌ	
ق ر ض	انقرض				اِنْقِرَاضٌ	
ص ر ف	انصرف				اِنْصِرَافٌ	
ش ر ح	اُنْشِرَحَ	يُنْشِرِحُ	مُنْشِرِحٌ	اُنْشِرِحْ	اِنْشِرَاحٌ	
ط ل ق	انطلق				اِنْطِلَاقٌ	

انفَعَال " مثال کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
و ر ب	اِنْوَرَبَ	يَنْوَرِبُ	مُنْوَرِبٌ	اِنْوَرِبْ	اِنْوَرَابٌ

انفَعَال " اجوف مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ق و د	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	اِنْقَدْ	اِنْقِيَادٌ
ص و غ	اِنْصَاعٌ	يَنْصَاعُ	مُنْصَاعٌ	اِنْصَعْ	اِنْصِيَاعٌ

انفَعَال " ناقص کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
ج ل ی	اِنْجَلَى	يَنْجَلِي	مُنْجَلٍ	اِنْجَلِ	اِنْجِلَاءٌ
ب غ ی	اِنْبَغَى	يَنْبَغِي	مُنْبَغٍ	اِنْبَغِ	اِنْبِغَاءٌ

﴿وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا﴾ (مریم: 92)

”رحمن کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔“

﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ﴾ (یس: 69)

”ہم نے رسول کو، شعر نہیں سکھایا ہے ، اور نہ شاعری ان کو زیب ہی دیتی ہے۔“

انفَعَال " مضاعف کی مثالیں

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
س د د	اَنَسَدَ	يَنَسِدُ	مُنَسِدٌ	اِنْسِدْ	اِنْسِدَادٌ
ف ك ك	اِنْفَكَ	يَنْفِكُ	مُنْفِكٌ	اِنْفِكْ	اِنْفِكَاكَ

﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِينَ

مُنْفَكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ (البينه: 1)

”اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ ، کافر تھے (وہ اپنے کفر سے)
باز آنے والے نہ تھے ، جب تک کہ ان کے پاس ، دلیل روشن نہ آجائے۔“

ش ق ق	اِنشَقَّ	يَنْشَقُّ	مُنشَقٌّ	اِنشَقُّ	اِنشِقَاقٌ
-------	----------	-----------	----------	----------	------------

(الانشقاق: 1)

﴿اِذَا السَّمَاءُ اِنشَقَّتْ﴾

”جب آسمان پھٹ جائے گا۔“

ف ض ض	اِنقَضَ	يَنْقُضُ	مُنْقَضٌ	اِنْقِضْ	اِنْقِضَاضٌ
-------	---------	----------	----------	----------	-------------

﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نَقُضُوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (آل عمران: 159)

”ورنہ اگر کہیں آپ تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔“

ق ض ض	انْقَضَ	يَنْقُضُ	مُنْقَضٌ	انْقَضِضْ	انْقِضَاضٌ
-------	---------	----------	----------	-----------	------------

﴿فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ﴾ (الكهف: 77)

”وہاں ان دونوں نے ، ایک دیوار دیکھی ، جو گراچاہتی تھی۔“

(یہ یَنْقُضُ فعل مضارع خفیف کی مثال ہے۔ اَنْ حروفِ ناصبہ میں سے ہے۔)

انْفَعَالٌ مہموز کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
درء	اِنْدَرَأَ	يَنْدَرِي	مُنْدَرِي	اِنْدَرِ	اِنْدِرَاءٌ

انْفَعَالٌ مقرون کی مثال

مادہ	ماضی	مضارع	فاعل	فعل امر	مصدر
شوی	اِنْشَوَى	يَنْشَوِي	مُنْشَوِي	اِنْشَوِ	اِنْشَوَاءٌ



سبق نمبر: 215

باب

اَفْعِلَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوَدَّ	س و د
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
X	X	X	اِسْوَدَادٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اَفْعَال

(اِسْوَدَّ ، يَسْوَدُّ ، مُسْوَدٌّ ، اِسْوَدَادٌ)

- 1- باب اَفْعَالٌ ” بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اَفْعَالٌ ” میں بھی مجہول نہیں آتا۔
- 2- باب اَفْعَالٌ ” ، زیادہ تر رنگوں اور عینوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- 3- مبالغہ : باب اَفْعَالٌ ” کی خصوصیت مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔

”اِغْبَرَّ سَمِيرٌ“ ”سمیر بہت زیادہ گرد آلود ہو گیا۔“

رنگ میں مبالغہ :

”رات بہت تاریک ہو گئی۔“

اِسْوَدَّ اللَّيْلُ

”وہ بہت سرخ ہوا۔“

اِحْمَرَّ

”کپڑا بہت سفید ہو گیا۔“

اِبْيَضَّ الثَّوْبُ

عیب میں مبالغہ :

”سمیر بھیگتا ہو گیا۔“

اِحْوَلَ سَمِيرٌ

”آدمی بہت زیادہ کانٹا ہو گیا۔“

اِغْوَرَ الرَّجُلُ

باب اِفْعِلَال میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اِفْعِلَال میں ہمزہ ، ہمیشہ **همزة الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اَبْيَضٌ ، اَبْيَضًا ،

اَسْوَدٌ ، اَسْوَدًا

باب اِفْعِلَال کی قرآنی مثالیں

آپ کو معلوم ہے کہ یہ باب رنگوں اور عیبوں کے بیان کے لیے آتا ہے۔

1- ﴿ اَبْيَضٌ وَجُوهُهُمْ ﴾ (آل عمران: 107)

”ان لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے۔“

(یہاں فعل ماضی مونث اَبْيَضَتْ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اَبْيَضَ ہے۔)

2- ﴿ اَسْوَدَّتْ وَجُوهُهُمْ ﴾ (آل عمران: 106)

”ان لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔“

(یہاں فعل ماضی مونث اَسْوَدَّتْ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اَسْوَدَّ ہے)

”اس دن کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے۔“

(یہاں فعل مضارع مونث تَبْيَضُّ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اَبْيَضَّضَ ہے)

”اور اس دن کچھ لوگ سیاہ رو ہوں گے۔“

(یہاں فعل مضارع مونث تَسْوَدُّ استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِسْوَدَّادَ ہے)

”پھر تم (کھیتیوں کو) دیکھتے ہو کہ زرد پڑ گئیں ہیں۔“

(یہاں اسم فاعل مُصْفَرًّا استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِصْفَرَّارَ ہے۔)

”اور (اللہ کی نازل کردہ بارش کی بدولت) زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔“

(یہاں اسم فاعل مونث مُخْضَرَّةً استعمال ہوا ہے۔ اس کا مصدر اِخْضَرَّارَ ہے)

WWW.KITABOSUNNAT.COM



باب اِفْعِلَال کی مشق

معانی	مصدر	امر	اسم فاعل	مضارع معروف	ماضی معروف	ماڈہ
سیاہ ہو جانا	اِسْوَدَادٌ	اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌ	يَسْوُدُ	اِسْوَدَّ	س و د
سفید ہو جانا					اَبْيَضَ	ب ی ض
سرسبز ہو جانا					اَخْضَرَ	خ ض ر
سرخ ہو جانا					اَحْمَرَ	ح م ر
رزد ہو جانا					اَصْفَرَ	ص ف ر
بھڑک اٹھنا					اِشْعَلَ	ش ع ل
					اَعْبَرَّ	ع ب ر
					اِسْمَرَ	س م ر
					اِعْوَجَّ	ع و ج

باب اِفْعِلَال میں بھی مجہول نہیں آتا۔



سبق نمبر: 216

باب

اَفْعِعال

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
اِخْشَوْشْنَ	يَخْشَوْشْنَ	مُخْشَوْشْنَ	اِخْشَوْشْنَ	خ ش ن
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
X	X	X	اِخْشِيشَان	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اَفْعِعال

(اِخْشَوْشَن ، يَخْشَوْشَن ، مُخْشَوْشَن ، اِخْشِيشَان)

- 1- باب اَفْعِعال بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اَفْعِعال میں بھی مجہول نہیں آتا۔
- 2- باب اَفْعِعال ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3- مبالغہ

باب اَفْعِعال کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔ جیسے :

- a- حَدَبَ سے اِحْدَوْدَبَ (وہ بہت ہی کبڑا ہو گیا۔)
- b- خَشَن سے اِخْشَوْشَن (وہ بہت زیادہ سخت ہو گیا۔)

2- موافقتِ مُجَرَّد

بعض اوقات یہ باب فعل مجرد کی موافقت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

حَلَا سے اِحْلَوْ لِي التَّمْرُ (کھجور بہت میٹھے ہو گئے۔)

باب اَفْعِیْعَالٌ میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اَفْعِیْعَالٌ میں ہمزہ ، ہمیشہ **ہمزۃ الوصل** ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اَحْدَوْدَبٌ ، اَحْدَوْدِبٌ ، اَحْدَدَابٌ
اَمْلَوْلَحٌ ، اَمْلَوْلَحٌ ، اَمْلِیْلَاحٌ

باب اَفْعِیْعَالٌ کی مثالیں

- 1- اِحْدَوْدَبٌ الرَّجُلُ وَ اَخْشَوْشَنَ ظَهْرَهُ
” آدمی کو زانہ پشت ہوا ، اور اس نے اپنی پیٹھ اکڑالی۔“
(یہاں دو فعل ماضی استعمال ہوئے ہیں)
- 2- اِخْلَوْلَقْتُ ثِيَابُ الْعَبْدِ
” غلام کے کپڑے بوسیدہ ہو گئے۔“
(یہاں فعل ماضی مونث استعمال ہوا ہے)
- 3- اَخْشَوْشَنَ وہ بہت زیادہ سخت ہوا۔
- 4- اِخْلَوْلَقُ ، يَخْلَوْلِقُ ، مُخْلَوْلِقُ ، اِخْلِیْلَاقُ (کپڑے کا پرانا اور بوسیدہ ہو جانا۔)
- 5- اِخْرَوْرَعُ ، يَخْرَوْرَعُ ، مُخْرَوْرَعُ ، اِخْرِیْرَاعُ (کپڑے کا پھٹ جانا۔)
- 6- اَمْلَوْلَحُ ، يَمْلَوْلَحُ ، مُمْلَوْلَحُ ، اَمْلِیْلَاحُ (پانی کا کھارا ہو جانا۔)

سبق نمبر: 217

باب

اَفْعُوَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
اَجْلَوْذَ	يَجْلَوْذُ	مُجْلَوْذٌ	اِجْلَوْذُ	ج ل ذ
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
×	×	×	اِجْلَوْاذٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اِفعِوَال

(اِجْلُوْذٌ ، يَجْلُوْذُ ، مُجْلُوْذٌ ، اِجْلُوْاْذٌ)

- 1- باب اِفعِوَال بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اِفعِوَال میں بھی مجہول نہیں آتا۔
- 2- باب اِفعِوَال ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- 3- مبالغہ : باب اِفعِوَال کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔

مبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ جیسے :

a- جَلَدٌ سے اِجْلُوْذٌ (وہ بہت تیز دوڑا)

اِجْلُوْذٌ ، يَجْلُوْذُ ، مُجْلُوْذٌ ، اِجْلُوْاْذٌ (تیز دوڑنا)

b- اِخْرَوْطٌ ، يَخْرَوْطُ ، مُخْرَوْطٌ ، اِخْرَوْاْطٌ (لکڑی تراشنا)

c- اِخْلَوْتُ ، يَخْلَوْتُ ، مُخْلَوْتُ ، اِخْلَوْاْتُ

(اونٹ کی گردن میں قلادہ لٹکانا)

باب اَفْعُوَالٌ میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اَفْعُوَالٌ میں ہمزہ ، ہمیشہ

ہمزۃ الوصل ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اجْلَوْذٌ ، اجْلَوْذٌ ، اجْلَوْاذٌ

اخْرَوَطٌ ، اخْرَوَطٌ ، اخْرَوَاطٌ

باب اَفْعُوَالٌ کی مثالیں

1- اَعْلَوَطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ

”ہم نے اونٹنی کی گردن پکڑ کر سواری کو بہت تیز دوڑایا ،

قریب تھا کہ وہ گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتی۔“

2- اخْرَوَطْ! اِيْهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبُ وَاَصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَهٗ فَاخِرَةً

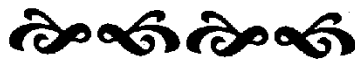
”اے بڑھئی! اس لکڑی کو تراش کر ایک خوبصورت اعلیٰ درجہ کی کرسی بنادے۔“

باب اَفْعُوَال کی مشق

خالی کالموں کو پر کیجیے۔

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
ف ع ل	اَفْعُوَل	يَفْعُوَلُ	مَفْعُوَل	اَفْعُوَل	اَفْعُوَال	
ج ل ذ	اَجْلُوذ				اَجْلُوَاذ	بہت تیز چوڑنا
ع ل ط	اَعْلُوَط				اَعْلُوَاط	گروں پکڑنا
خ ر ط	اَخْرُوَط				اَخْرُوَاط	تراشنا
خ ل ت	اِخْلُوَت				اِخْلُوَات	فلادہ لٹکانا

باب اَفْعُوَال میں بھی مجهول نہیں آتا۔



تیسری مشق

سبق نمبر: 218

باب

اَفْعِلَالٌ

ماضی	مضارع	اسم فاعل	فعل امر	ماده
اِذْهَامٌ	يَذْهَامُ	مُذْهَامٌ	اِذْهَمِمْ	ذ ه م
ماضی مجهول	مضارع مجهول	اسم مفعول	مصدر	
X	X	X	اِذْهِيْمَامٌ	

قواعد و خاصیات

مثالیں

مشق

قواعد و خاصیات باب اَفْعِلَال

(اِذْهَامٌ ، يَذْهَامُ ، مُذْهَامٌ ، اِذْهِمَامٌ)

- 1- باب اَفْعِلَالٌ ” بھی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔
باب اَفْعِلَالٌ ” میں بھی مجہول نہیں آتا۔
- 2- باب اَفْعِلَالٌ ” ، زیادہ تر رنگوں اور عیبوں کی صفات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- 3- مبالغہ : باب اَفْعِلَالٌ ” کی خصوصیت بھی مبالغہ ہے۔ یہ کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی انتہاء کو بیان کرتا ہے۔
مبالغے میں مصدری معنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔ جیسے :
دَهَمَ سے اِذْهَامٌ (وہ بہت سر سبز و شاداب ہوا۔)
حَمَرَ سے اِحْمَارٌ (وہ بہت زیادہ سرخ ہو گیا۔)

باب اَفْعِلَالٌ ” میں ہمزہ

یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے کہ باب اَفْعِلَالٌ ” میں ہمزہ ، ہمیشہ ہمزۃ الوصل ہوتا ہے یہ لکھا تو جاتا ہے ، لیکن صرف جملے کے آغاز میں پڑھا جاتا ہے ، اور وصل کی صورت میں ، پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے :

اِذْهَامٌ ، اِذْهِمَامٌ ، اِحْمَارٌ ، اِحْمِرٌ ، اِحْمِرَارٌ

باب اَفْعِلَال کی مثالیں

1- ﴿وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُدْهَامَتْنِ ۝﴾

(الرحمن: 62-64)

”اور ان دو باغوں کے علاوہ ، دو باغ اور ہوں گے ، اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے ، دو گھنے سرسبز و شاداب باغ۔“
(یہاں اسم فاعل مثنیٰ استعمال ہوا ہے)

a- یہاں **مُدْهَامَتْنِ** مثنیٰ ہے، جس کا واحد **مُدْهَامَةٌ** مونث ہے۔

b- اور یہ **مُدْهَامٌ** اسم فاعل ہے۔

c- اس کا مادہ دھم ہے۔

d- اور اسم مصدر اذْهِمَامٌ ہے۔

2- **إِسْمَارٌ** ، **يَسْمَارٌ** ، **مُسْمَارٌ** ، **إِسْمِيرَارٌ** ”گندمی رنگت کا ہونا۔“

3- **إِشْهَابٌ** ، **يَشْهَابٌ** ، **مُشْهَابٌ** ، **إِشْهِيَابٌ** ”گھوڑے کا سفید ہونا۔“

4- **إِكْمَاتٌ** ، **يَكْمَاتُ** ، **مُكْمَاتٌ** ، **إِكْمِيَّاتٌ** ”گھوڑے کا کیت ہونا۔“

5- **إِسْحَارٌ** ، **يَسْحَارُ** ، **مُسْحَارٌ** ، **إِسْحِيرَارٌ** ”پودوں کا خشک ہونا۔“

باب اَفْعِلَال کی مشق

خالی کالموں کو پر کیجیے۔

مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	امر	مصدر	معانی
د ہ م	اِدْهَمَّ	يَدْهَمُ	مُدْهَمٌ	اِدْهَمْ	اِدْهِيْمَامٌ	
ص ح ر	اِصْحَارٌ					
ق ط ر	اِفْطَارٌ					
م ھ ر	اِمْهَارٌ				اِمْهِيْرَارٌ	
ح م ر	اِحْمَارٌ				اِحْمِيْرَارٌ	

باب اَفْعِلَال میں بھی مجہول نہیں آتا۔



سبق نمبر: 219

مثال سے فعل ثلاثی مزید

- 1- فعل مثال ، وہ فعل ہے ، جس کا پہلا حرف ، حرف علت پر مشتمل ہو۔
- 2- ثلاثی مجرد میں ، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :
وَعَدَ ، يَسَّ ، وَرِثَ ، بَيَّمَ ، وَقَفَ ، وَدَعَ وغيره .
- 3- ثلاثی مزید میں ، فعل ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے :

مجرد	افعال	تفعیل	مفاعلة	تفعّل	تفاعّل	افعیال	استفعال
وَقَفَ	أَوْقَفَ	وَقَّفَ	وَأَقَفَ	تَوَقَّفَ	تَوَأَقَفَ	اتَّقَفَ	اسْتَوْقَفَ

- 4- اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جا رہا ہے ، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد ، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پر کیجیے۔

فعل مثال ایک نظر میں

مجهول				معروف				باب
معانی	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فَاعِل	مضارع	ماضی
مجرد سے فعل مثال								
وعدہ کرتا	عِدَّة	عِدْ	مَوْعِدٌ	يُوعِدُ	وَعَدَ	وَأَعَدَ	يَعِدُ	وَعَدَ
مزید سے فعل مثال								
مختصر ہوتا	اِنْجَازٌ	اَيِّجِزْ	مَوْجِزٌ	يُوجِزُ	أَوْجِزَ	مَوْجِزٌ	يُوجِزُ	أَوْجِزَ
مال دار ہوتا	اِنْسَارٌ	اَيْسِرْ	مَوْسِرٌ	يُوسِرُ	أَوْسِرَ	مَوْسِرٌ	يُوسِرُ	أَوْسِرَ
ایک ہاتا	تَوْجِيهٌ	وَجِّدْ	مَوْجِدٌ	يُوجِدُ	وَجَدَ	مَوْجِدٌ	يُوجِدُ	وَجَدَ
تَفْعِيلٌ								
وَحَدٌ								
اَفْعَالٌ								

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

1- مثال (باب افعال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
مختصر ہونا	اِيجَزْ	اِيجِزْ	مُوجِزْ	يُوجِزْ	أَوْجِزْ	مُوجِزْ	يُوجِزْ	أَوْجِزْ	و ج ز
تھوڑے تھوڑے وقفے سے کرتے رہنا	اِيتَارْ							أَوْتَرْ	و ت ر
قابل اعتماد ہونا	اِثْبَاقْ							أَوْثَقْ	و ث ق
ضروری قرار دینا	اِيجَابْ							أَوْجَبْ	و ج ب
یکتا ہونا، بے مثل ہونا	اِيفْحَادْ							أَوْفَحَدْ	و ح د
لانا، بیان کرنا	اِئْرَادْ							أَوْرَدْ	و ر د
باٹنا	اِئْرَاعْ							أَوْرَعَ	و ر ع
جلادینا	اِيقَادْ							أَوْقَدْ	و ق د

اتفاق کرنا ، متحد ہو جانا	اِتْفَاقٌ							اَوْفَقَ	وفق
وعدہ کرنا	اِتْعَادٌ							اَوْعَدَ	وعد
روکنا ، بند کرنا	اِتْقَانٌ							اَوْقَفَ	وقف
پہنچانا (متحدی)	اِیْصَالَ							اَوْصَلَ	وصل
مالدار ہونا	اِیْسَاعٌ							اَوْسَعَ	وسع
واضح ہونا	اِیْضَاحٌ							اَوْضَحَ	وضح

مثال یابی کی مشق

آسان ہونا	اِیْسَارٌ	اِیْسَرٌ						اِیْسَرَ	یسر
جاگنا ، چوکرنا ہونا	اِیْقَاطٌ							اِیْقَطَ	یقظ
یقین کرنا	اِیْقَانٌ							اِیْقَنَ	یقن
دائیں طرف ہونا	اِیْمَانٌ							اِیْمَنَ	یمن

2- مثال (باب تفعیل) کی مشتق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
اللہ تعالیٰ کے اپنی ذات اور صفات میں ایک ہونے پر ایمان	تَوَحَّجِدُ	وَحِّدْ	مُوحِّدٌ	يُوحِّدُ	وَحَّدَ	مُوحِّدٌ	يُوحِّدُ	وَحَّدَ	و ح د
فراہم کرنا، مہیا کرنا	تَوَفَّقِرُ							وَقَّعَ	و ف ر
اتفاق کرنا، متحد ہونا	تَوَفَّقِعُ							وَقَّعَ	و ف ق
کھڑا کرنا، روکنا، بند کرنا	تَوَقَّفِعُ							وَقَّفَ	و ق ف
صفت سے متعفف ہونا، قابلِ وصف و تعریف ہونا	تَوَصَّفِعُ							وَصَّفَ	و ص ف
واضح اور ظاہر کرنا	تَوَضَّيْعُ							وَضَّيْعَ	و ض ح

بقا قار باءا ، نقظم و نكر نم كرنا	نوزنع									وزع	وزع
نقظم كرنا ، بائنا	نوزنع									وزع	وزع

3- مثال (باب مُفَاعَلَة) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
ایک دوسرے سے وعدہ کرنا	مُواَعَدَة	وَاعِدْ	مُواَعَدٌ	يُوَاعِدُ	وَوَاعَدَ	مُواَعِدٌ	يُوَاعِدُ	وَاعَدَ	وع د
آپس میں شریطانہ ہوا	مُوجِبَة							وَاجَبَ	وج ب
بازی لگانا								وَاصَلَ	وص ل
باہم ملنا	مُواَصَلَة							وَازَنَ	وز ن
دو چیزوں میں وزنی یکسانیت	مُواَزَنَة								
یکسانیت									
یکسانیت ، ہم آہنگی	مُواَفَقَة							وَافَقَ	وف ق

آپس میں عمدہ	مُواثَّقَةٌ									وَأَثَرٌ	و ث ق
پیان کرنا											
باہم مدد کرنا، طاقت	مُوازَرَّةٌ									وَاَزَرٌ	و ذ ر
نہم پہنچانا											
باہم سستی کرنا،	مُيَاَسَرَّةٌ									يَاَسَرٌ	ی س ر
باہم نرمی برتنا											

4- مثال (باب تفعّل) کی مشق

معانی			مصدر			امر			مجهول				معروف				مادہ					
									مفعول		مضارع		ماضی		فاعل		مضارع		ماضی			
بھر دسہ کرنا، اعتماد کرنا			تَوَكَّلُ			تَوَكَّلْ			تَوَكَّلْ		يَتَوَكَّلُ		تَوَكَّلَ		تَوَكَّلُ		يَتَوَكَّلُ		تَوَكَّلَ		و ک ل	
کسی کی طرف رخ کرنا، متوجہ ہونا			تَوَجَّهْ																تَوَجَّهَ		و ج ہ	
اعتماد ال، ناشی روکنا، کوئی کام چھوڑنا			تَوَسَّطْ																تَوَسَّطَ		و س ط	
پہچانا، رسائی حاصل کرنا			تَوَصَّلْ																تَوَصَّلَ		و ص ل	

[illegible]

5- مثال (باب تَفَاعُل) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
لوگوں کا ایک ساتھ آنا	تَوَارَدُ	تَوَارَدْ	مُتَوَارِدٌ	يَتَوَارَدُ	تَوَرَّدَ	مُتَوَارِدٌ	يَتَوَارَدُ	تَوَارَدَ	ورد
تسلل	تَوَاتُرٌ							تَوَاتَرَ	وت ر
یک جہتی ، ہم آہنگی	تَوَافُقٌ							تَوَافَقَ	وف ق
آپس میں شرط باندھنا	تَوَاجُبٌ							تَوَاجَبَ	وج ب
ایک دوسرے کا وارث ہونا	تَوَارِثٌ							تَوَارَثَ	ورث

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

6- مثال (باب اِفْتِعَال) کی مشق

مادہ	معروف					مجهول				
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی	
و ف ق	اَتَّقَى	يَتَّقِي	مُتَّقِي	اَتَّقَى	يَتَّقِي	مُتَّقِي	اَتَّقِ	اِتَّقَاقٌ	معاہدہ	
و ح د	اِتَّخَذَ							اِتَّخَذَ	اتفاق، بیگجی	
و د ع	اِتَّخَذَ							اِتَّخَذَ	پر سکون ہونا، قرار پانا	
و س ق	اِتَّسَّقَ							اِتَّسَّقَ	یکجا ہونا، مرتب ہونا	
و ص ل	اِتَّصَلَ							اِتَّصَلَ	رابطہ ، تعلق ملاقات	

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

مثال یابی کی مشق

جوا اھلینا	اِئْتَسَارٌ								اِئْتَسَر	ی س ر
خنگ ہوئا، سوکھا	اِئْتَسَسْ								اِئْتَسَسْ	ی ب س
	اِئْتَسَسْ								اِئْتَسَسْ	ی س ی

7- مثال (باب اِسْتِفْعَال) کی مشق

مجهول					معروف				
معانی	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
امانت رکھوانا،	اِسْتَدَاعَ	اِسْتَوْذِعْ	مُسْتَوْذِعٌ	يُسْتَوْذَعُ	اُسْتُذِعَ	مُسْتَوْذِعٌ	يُسْتَوْذَعُ	اِسْتُذِعَ	و د ع
مال چھڑانا									
مستی ہو جانا	اِسْتِيْجَابٌ							اِسْتُجِبَ	و ج ب
حلاش کرنا، باری	اِسْتِيْرَادٌ							اِسْتُورِدَ	و ر د
کا طالب ہونا									
استدعا کرنا	اِسْتِيْرَاعٌ							اِسْتُورِعَ	و ز ع
اگر جانا	اِسْتِيْقَادٌ							اِسْتُوقِدَ	و ق د
اولاد کا طالب ہونا	اِسْتِيْلَادٌ							اِسْتُولِدَ	و ل د

نہ تجویز کرنا	اِسْتِیْصَافٌ							اِسْتَوْصَفَ	وصف
بڑے اھیرنا	اِسْتِیْصَالٌ							اِسْتَوْصَلَ	وصل
تحقیق کرنا ،	اِسْتِیْصَاحٌ							اِسْتَوْصَحَ	وضح
وضاحت چاہنا									
کمی کرنا	اِسْتِیْصَاعٌ							اِسْتَوْصَعَ	وضع
کام شروع کرنا	اِسْتِیْصَافٌ							اِسْتَوْصَفَ	ونف

مثال یابی کی مشق

یقین ہونا	اِسْتِیْقَانٌ							اِسْتِیْقَنَ	یقن
دیدار ہونا	اِسْتِیْقَاطٌ							اِسْتِیْقَطَ	یقظ
مستحبہ ہونا									
خفک ہونا ،	اِسْتِیْسَاسٌ							اِسْتِیْسَسَ	یسس
سوکھ جانا									

[illegible]

8- مثال مزید (باب اِنْفِعَال)

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
فساد پانا کرنا	اَنْوَرَّاب	اَنْوَرِّبْ	✗	✗	✗	مُنَوَّرِبٌ	يُنَوَّرِبُ	اَنْوَرَّبَ	ورب

9- مثال مزید (باب اِفْعِلَال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
ظاکی رنگ کا ہونا	اِنْزِیْقَاق	اِیْرَاقِیْ	✗	✗	✗	مُنْزَاقٌ	يُوزَاقُ	اِیْرَاقَ	ورق
ذکر کرنا، بیان کرنا	اِیْرِیْدَاد	اِیْرَادِ	✗	✗	✗	مُنْزَادٌ	يُوزَادُ	اِیْرَادَ	ورد

کہ مَحْذُورٌ کہ مَحْذُورٌ کہ مَحْذُورٌ

سبق نمبر: 220

أَجَوَفُ سے فعل ثلاثی مزید

1- فعل أجوف، وہ فعل ہے، جس کا دوسرا حرف، حرف علت پر مشتمل ہو۔

2- ثلاثی مجرد میں، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

قال، باع، تاب، كان وغیرہ۔

3- ثلاثی مزید میں، فعل ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے:

مجرد	أَفْعَالٌ	تَفَعَّلَ	مُفَاعَلَةٌ	تَقَوَّلَ	تَقَاوَلَ	اِفْتَعَلَ	اِسْتَفْعَلَ
قال	أَقَالَ	قَوَّلَ	قَاوَلَ	تَقَوَّلَ	تَقَاوَلَ	اِفْتَعَلَ	اِسْتَفْعَلَ

اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جا رہا ہے، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد، آنے والی جملوں پر توجہ دیجیے۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

فعل اجزائی ایک نظر میں

معانی	مصدر	امر	مفعول	مجهول				معروف				باب
				مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	ماده	قول	مجرد	
کنا ، ہانا	قَوَّلٌ	قُلْ	مَعُولٌ	يَقَالُ	قِيلَ	قَائِلٌ	يَقُولُ	قَالَ	قَوْلٌ		مجرد	
چاہنا، خواہش کرنا، پسند کرنا	أَرَادَ	أَرِدْ	مُرَادٌ	يُرَادُ	أُرِيدَ	مُرِيدٌ	يُرِيدُ	أَرَادَ	رُودٌ		افعال	
رکاوٹ پیدا کرنا، توجہ ہٹانے والی بات کرنا	تَعَوَّقٌ	عَوِّقْ	مُعَوَّقٌ	يَعَوَّقُ	عَوِّقَ	مُعَوِّقٌ	يَعَوِّقُ	عَوَّقَ	عَوَّقٌ		تفعیل	

مفاعلة	ب ی ع	بائع	يُباع	مُباع	مُباع	بائع	مُبايع	بائع	مُبايع	ثريد
تفعل	طوع	تطوع	يتطوع	متطوع	تطوع	تطوع	متطوع	تطوع	تطوع	فروختن
تفاعل	طول	تطاول	يتطاول	متطاول	تطاول	تطاول	متطاول	تطاول	تطاول	خرید
افعیال	خی ر	اختار	يختار	مختار	اختار	اختار	مختار	اختار	اختار	معامله کرنا
										نرم هونا
										فرمانبرداررینا
										رضی، پسند
										رضا
	زوج	ازدواج	يزدوج	مزدوج	ازدوج	ازدوج	مزدوج	ازدوج	ازدواج	شادی کرنا
استیعال	ع و ن	استعان	يستعان	مستعان	استعان	استعان	مستعان	استعان	استعانة	مدد طلب کرنا
انفعال	ق و د	انقاد	يقاد	مقاد	مقاد	مقاد	مقاد	انقاد	انقياد	تابع دار هونا
افعیال	س و د	اسود	يسود	مسود	مسود	مسود	مسود	اسود	اسوداد	گره اسپاه هونا
افعیال	ح و ل	احول	يحول	محول	محول	محول	محول	احول	احويلال	بهمنگا هونا

1- أَجَوَفُ (باب اَفْعَال) کی مشتق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
ارادہ کرنا	اِرَادَۃٌ	اَرُدْ	مُرَادٌ	يُرَادُ	أُرِيدُ	مُرِيدٌ	يُرِيدُ	أَرَادَ	رود
کھڑا ہونا	اِقَامَۃٌ		مُقَامٌ					أَقَامَ	قوم
گھیرنا	اِحَاطَۃٌ		مُحَاطٌ					أَحَاطَ	حوط
مارنا	اِمَاتَۃٌ		مِمَاتٌ					أَمَاتَ	موت
تابع داری کرنا	اِطَاعَۃٌ		مُطَاعٌ					أَطَاعَ	طوع
صحیح جگہ پہنچنا	اِصَابَۃٌ		مُصَابٌ					أَصَابَ	صوب
فریاد کو پہنچنا	اِعَاثَۃٌ		مُعَاثٌ					أَعَاثَ	غوث
اجازت دینا	اِجَازَۃٌ		مُجَازٌ					أَجَازَ	جوز

پناہ دینا	اِجَارَةٌ	اَجْر	مِجَارٌ	يُجَارُ	اَجِيرٌ	مُجِيرٌ	يُجِيرُ	اَجَارَ	جور
طاقت رکھنا	اِطَاقَةٌ		مُطَاقٌ					اَطَاقَ	طوق
جاری کرنا	اِسْأَلَةٌ		مُسْأَلٌ					اَسْأَلَ	سول
مدد کرنا	اِعَاذَةٌ		مُعَاذٌ					اَعَاذَ	عوذ
فائدہ پہنچانا	اِفَادَةٌ		مُفَادٌ					اَفَادَ	فود
الزام	اِطَارَةٌ		مُطَارٌ					اَطَارَ	طور
ابھارتا،	اِثَارَةٌ		مُثَارٌ					اَثَارَ	ثور
جوش، دلائی									
واضح کرنا	اِبَانَةٌ		مِبَانٌ					اَبَانَ	بون
دکھانا،	اِرْزَاقَةٌ		مُزَادٌ					اِرْزَادَ	زود
زیارت کرنا									
ضروری خوراک دینا	اِقَاتَةٌ		مَقَاتٌ					اَقَاتَ	قوت
تذلیل کرنا	اِهَانَةٌ		مُهَانٌ					اِهَانَ	هون

2- اَجَوَفْ (باب تَفْعِيلٌ) کی مشتق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
روشن کرنا	تَنَوَّرَ	تَوَرَّ	مَتَوَرَّ	يَتَوَرَّ	تَوَرَّ	مَتَوَرَّ	يَتَوَرَّ	تَوَرَّ	نور
رکاوٹ پیدا کرنا	تَعَوَّقَ							عَوَّقَ	عوق
تشریح کرنا	تَأَوَّلَ							أَوَّلَ	اول
لمبا کرنا	تَطَوَّلَ							طَوَّلَ	طول
حوالے کرنا	تَحَوَّلَ							حَوَّلَ	حوپل
شامل کرنا	تَلَوَّنَتْ							لَوَّنَتْ	لورٹ
مدد کرنا	تَأَيَّدَ							أَيَّدَ	اید
خوشنماہنا	تَرَيَّنَ							زَيَّنَ	زی ن

3- اَجَوَفُ (باب مُفَاعَلَة) کی مشق

مادہ	معروف					مجهول				
	ماضی	مضارع	فاعل	ماضی	مضارع	مفعول	امر	مصدر	معانی	
ب ی ع	بَايَعَ	يُبَايِعُ	مُبَايِعٌ	بُوْيِعَ	يُبَايَعُ	مُبَايَعٌ	بَايِعْ	مُبَايَعَةٌ	خرید و فروخت کرنا	
ش و ر	شَاوَرَ	يُشَاوِرُ		شُوِرَ				مُشَاوَرَةٌ	باہم مشورہ کرنا	
ع و ض	عَاوَضَ			عُوِضَ				مُعَاوَضَةٌ	بدلہ دینا	
د و م	دَاوَمَ			دُوِمَ				مُدَاوَمَةٌ	بیگلی اختیار کرنا	
ن و ل	نَاوَلَ			نُوِلَ				مُنَاوَلَةٌ	پیر کرنا	
ح و ل	حَاوَلَ			خُوِلَ				مُحَاوَلَةٌ	دھوکے سے لینا	
ق و ل	قَاوَلَ			قُوِلَ				مُقَاوَلَةٌ	ٹھیکداری کرنا	
ر و د	رَاوَدَ			رُوِدَ				مُرَاوَدَةٌ	دھوکا دینا	

4- أَجَوَفُ (باب تَفَعُّلٌ) کی مشق

			مجهول			معروف			
معانی	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
تاریخ کرنا	تَطَوَّعٌ	تَطَوَّعْ	مَتَطَوَّعٌ	يَتَطَوَّعُ	تَطَوَّعَ	مَتَطَوَّعٌ	يَتَطَوَّعُ	تَطَوَّعَ	ط و ع
ڈرنا	تَخَوَّفٌ							تَخَوَّفَ	خ و ف
پھندا لینا	تَطَوَّقٌ							تَطَوَّقَ	ط و ق
پناہ لینا	تَعَوَّذٌ							تَعَوَّذَ	ع و ذ
منتقل ہونا	تَحَوَّلٌ							تَحَوَّلَ	ح و ل
آلودہ ہونا	تَلَوَّثٌ							تَلَوَّثَ	ل و ث
بد شگونئی لینا	تَغَيَّرٌ							تَغَيَّرَ	ط ی ر
نمایاں ہونا	تَمَيَّزٌ							تَمَيَّزَ	م ی ز

5- أَجَوَفُ (باب تَفَاعُلُ) کی مشق

			مجهول				معروف				
معانی	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی		مادہ	
	تَدَاوُلٌ	تَدَاوُلْ	مُتَدَاوِلٌ	يَتَدَاوَلُ	تَدَاوَلُوا	مُتَدَاوِلٌ	يَتَدَاوَلُ	تَدَاوَلُوا		دول	
بہم مشورہ کرنا	تَشَاوُرٌ							تَشَاوَرُوا		شور	
بہم پڑوسی ہونا	تَحَاوُرٌ							تَحَاوَرُوا		جور	
درگزر کرنا، معاف کرنا	تَحَاوُزٌ							تَحَاوَزُوا		جور	
بہت لمبا ہونا	تَطَاوُلٌ							تَطَاوَلُوا		طول	
پایہ کی کرنا	تَدَاوُمٌ							تَدَاوَمُوا		دوم	
استعمال کرنا	تَقَاوُلٌ							تَقَاوَلُوا		نول	
آپس میں تبادلہ کرنا	تَقَايُضٌ							تَقَايَضُوا		قیض	

6- اَجَوَفْ (باب اِفْتِعَالْ) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
پسند کرنا	اِخْتَارَ	اِخْتَرْ	مُخْتَارٌ	يُخْتَارُ	اُخْتِيرَ	مُخْتَارٌ	يُخْتَارُ	اِخْتَارَ	خ ی ر
شک کرنا	ارْتَابَ		مُرتَابٌ					ارْتَابَ	ر ی ب
مانگا	اِكْتَالَ		مُكْتَالٌ					اِكْتَالَ	ک ی ل
نوٹ کیجیے کہ اجوف میں ، فعل اِفْتِعَالْ کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک جیسا ہوتا ہے۔									
خریدنا	اِشْتَاعَ		مُشْتَاعٌ					اِشْتَاعَ	ب ی ع
راج کرنا	اِعْتَادَ		مُعْتَادٌ					اِعْتَادَ	ع ی د
قائم مقام ہونا ، آمدورفت رکھنا	اِنْتَابَ		مُنْتَابٌ					اِنْتَابَ	ن ی ب

مغرور ہونا	اِغْتِيَالٌ		مُغْتِيَالٌ					اِغْتِيَالٌ	غی ل
موٹا تازہ ہونا	اِغْتِيَالٌ		مُغْتِيَالٌ					اِغْتِيَالٌ	غی ل

بعض اوقات ، اِفْتِعَال کی ت ، ط میں بدل جاتی ہے۔

گر میاں گزارنا	اِصْطِیَافٌ		مُصْطَافٌ					اِصْطَافٌ	ص و ف
ملاست قبول کرنا	اِلْتِیَامٌ		مُلْتَمٌ					اِلْتِمَامٌ	ل و م
دلچسپی رکھنا	اِشْتِیَاقٌ		مُشْتَقٌ					اِشْتِاقٌ	ش و ق
احتیاط کرنا	اِحْتِیَاطٌ		مُحْتَاطٌ					اِحْطَاطٌ	ح و ط

بعض اوقات ، اِفْتِعَال کی ت ، و میں بدل جاتی ہے۔

زیادہ ہونا ، بڑھنا	اِزْدِیَادٌ		مُزْدَادٌ					اِزْدَادٌ	ز و د
--------------------	-------------	--	-----------	--	--	--	--	-----------	-------

7- اَجَوَفْ (بابِ اسْتِفْعَالِ) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مَجْهُول			مَعْرُوف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
مدد چاہنا	اِسْتَعَاذَہٗ	اِسْتَعِیْنِ	مُسْتَعَاذٌ	یُسْتَعَاذُ	اِسْتَعَاذَہٗ	مُسْتَعَاذٌ	یُسْتَعَاذُ	اِسْتَعَاذَہٗ	عِوَن
قبول کرنا	اِسْتِجَابَہٗ							اِسْتِجَابَہٗ	جَوِب
راستی پر قائم رہنا	اِسْتِثْقَا مَہٗ							اِسْتِثْقَامَ	قَوِّم
فریاد چاہنا	اِسْتِغَاثَہٗ							اِسْتِغَاثَہٗ	غَوِّث
بدل جانا	اِسْتِحْاَلَہٗ							اِسْتِحْاَلَہٗ	حَوِّل
چکر لگانا	اِسْتِدْرَاکَہٗ							اِسْتِدْرَاکَہٗ	دَوِّر
پناہ چاہنا، مدد چاہنا	اِسْتِجَارَہٗ							اِسْتِجَارَہٗ	جَوِّر

تافض ہو جا	اِسْتِخَاذَۃٌ								اِسْتِخَاذَۃٌ	ح و د
جان کی بازی لگا دینا	اِسْتِغَاثَۃٌ								اِسْتِغَاثَۃٌ	م و ت
فائدہ چاہنا	اِسْتِغَاذَۃٌ								اِسْتِغَاذَۃٌ	ف و د
طاقت رکھنا	اِسْطِطَاعَۃٌ								اِسْطِطَاعَۃٌ	ط و ع
خیر طلب کرنا	اِسْتِخَارَۃٌ								اِسْتِخَارَۃٌ	خ ی ر
آرام و سکون	اِسْتِرَاحَۃٌ								اِسْتِرَاحَۃٌ	د و ح
حاصل کرنا										
ظاہر اور واضح ہونا	اِسْتِبَاطَۃٌ								اِسْتِبَاطَۃٌ	ب و ن
مذاق الذا	اِسْتِهَاثَۃٌ								اِسْتِهَاثَۃٌ	ہ و ن
روشن دماغ ہونا	اِسْتِثَارَۃٌ								اِسْتِثَارَۃٌ	ن و ر
مشورہ طلب کرنا	اِسْتِشَارَۃٌ								اِسْتِشَارَۃٌ	م و ر
پسند کرنا	اِسْتِجَادَۃٌ								اِسْتِجَادَۃٌ	ج و د

8- اَجَوَفْ مزید (باب اِنْفِعَال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
تابعہ ار ہوتا	اِنْفِیَّادٌ	اِنْفَذْ	X	X	X	مُنْقَادٌ	يُنْقَادُ	اِنْقَادٌ	قورد
ڈھ جاتا	اِنْهَارٌ		X	X	X			اِنْهَارٌ	ہور
سلسلہ بنا	اِنْسِيَابٌ		X	X	X			اِنْسَابٌ	سرب
فروخت ہوتا	اِنْبِیَاعٌ		X	X	X			اِنْبَاعٌ	بیع
شامل ہوتا	اِنْشِیَامٌ		X	X	X			اِنْشَامٌ	شوم
پگھلنا	اِنْصِیَاغٌ		X	X	X			اِنْصَاغٌ	صوغ
بدلو دار ہوتا	اِنْجِیَافٌ		X	X	X			اِنْجَافٌ	جی ف
ہاتھ سے چلنا	اِنْسِیَاقٌ		X	X	X			اِنْسَاقٌ	سوق

9- اَجَوَفٌ مَزِيدٌ (بَابُ اَفْعِلَالٍ) کی مشق

مجهول			معروف			
معانی	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	ماده
بدرتخ کا لا ہونا	اِسْوَدَّ اَدَّ	اِسْوَدَّ	×	×	×	سود
زمین کا سرسبز و	اِخْوَالَ		×	×	×	حول
شاداب ہونا						
بدرتخ سفید ہونا	اَبُو صَاغٍ		×	×	×	بیض

www.KITABOSUNNAT.com

کتابخانه

سبق نمبر: 221

ناقص فعل ثلاثی مزید

فعل ناقص ، وہ فعل ہے ، جس کا آخری حرف ، حرف علت پر مشتمل ہو۔

مثالی مجرد میں ، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

خشی ، قضی ، دعا ، ولی وغیرہ۔

ثلاثی مزید میں ، فعل ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے:

مجرد	افعال	تفعیل	مفاعلة	تفعّل	تفاعّل	استفعل
لقی	آلقی	لقی	لاقی	تلقى	تلاقى	استلقى

اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جا رہا ہے ، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد ، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پر کیجیے۔

فعل ناقص ایک نظر میں

معانی	مجهول			معروف			باب
	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	

بحر سے فعل ناقص

انگنا	دُعَاء	أَدْعُ	مَدْعُو	يُدْعِي	دُعِيَ	دَاع	يَدْعُو	دَعَا	د ع و	مجرد
فیصلہ کرنا	قضاء	اِقْضِ	مَقْضَى	يُقْضَى	قُضِيَ	قَاضٍ	يَقْضَى	قَضَى	ق ض ی	

مزید سے فعل ناقص

مالدار بنانا	پاک کرنا	ملائے	ملاقات کرنا
اِغْنَاءٌ	تَزْكِيَةٌ	إِقْنَاءٌ	مُتْلَاقَةٌ
أَغْنِ	زَكِّ	لَاقِ	
مُغْنًى	مُزَكًى	مُتْلَاقًى	
يُغْنِي	يُزَكِّي	يُتْلَاقِي	
أُغْنِي	زُكِّي	لُوقِي	
مُغْنٍ	مُزَكٍّ	مُتْلَاقٍ	
يُغْنِي	يُزَكِّي	يُتْلَاقِي	
أُغْنِي	زَكِّي	لَاقِي	
غْنَى	زَكًى	لُوقًى	
اِفعال	تفعیل	فعل	مفاعلة

سکھنا	تَلَقَّ	تَلَقَّ	مُتَلَقًى	يُتَلَقًى	تَلَقَّى	مُتَلَقًى	يُتَلَقًى	تَلَقَّى	لَقِيَ	تَفَعَّلَ
	تَلَقَّ	تَلَقَّ	مُتَلَقًى	يُتَلَقًى	تَلَقَّى	مُتَلَقًى	يُتَلَقًى	تَلَقَّى	لَقِيَ	تَفَعَّلَ
آراء	إِنْبِلَاءٌ	إِنْبِلَ	مُتَبَلًى	يُتَبَلًى	أُتَبَلًى	مُتَبَلًى	يُتَبَلًى	أُتَبَلًى	بَلَى	اِسْتَفْعَلَ
بے پرواہی	إِسْتَفْنَاءٌ	إِسْتَفْنِ	مُسْتَفْنًى	يُسْتَفْنًى	أُسْتَفْنًى	مُسْتَفْنًى	يُسْتَفْنًى	أُسْتَفْنًى	غَنَى	اِسْتَفْعَلَ
	إِنْجِلَاءٌ	إِنْجَلَ	مُنْجَلًى	يُنْجَلًى	أُنْجَلًى	مُنْجَلًى	يُنْجَلًى	أُنْجَلًى	جَلَى	اِنْفَعَلَ
	إِرْعَوَاءٌ	إِرْعَوِ	مُرْعَوًى	يُرْعَوًى	أُرْعَوًى	مُرْعَوًى	يُرْعَوًى	أُرْعَوًى	رَعَى	اِفْعَالَ
	إِعْمِيَاءٌ	إِعْمَاىِ	مُعْمَاىِ	يُعْمَاىِ	أُعْمَاىِ	مُعْمَاىِ	يُعْمَاىِ	أُعْمَاىِ	عَمَى	اِفْعِمَالَ

1- ناقص (باب افعال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	إِغْنَاءٌ	أَغْنِ	مَغْنًى	يُغْنِي	أَغْنَى	مَغْنًى	يُغْنِي	أَغْنَى	غنی
	إِلْقَاءٌ							أَلْقَى	لقی
	إِعْطَاءٌ							أَعْطَى	عطی
	إِحْصَاءٌ							أَحْصَى	حصی
	إِنْبَاءٌ							أَوْصَى	وصی
	إِحْيَاءٌ							أَوْحَى	وحی
	إِنْجَاءٌ							أَنْجَى	نجر
	إِجْرَاءٌ							أَجْرَى	جر

	اِنْسَاءٌ								اِنْسَى	ن س ی
	اِبْقَاءٌ								اَبْقَى	ب ق ی
	اِلْقَاءٌ								اَلْقَى	ل ق ی
	اِعْلَاءٌ								اَعْلَى	ع ل ی
	اِيقَاءٌ								اَوْقَى	و ق ی
	اِفْتَاءٌ								اَفْتَى	ف ت ی
	اِبْدَاءٌ								اَبْدَى	ب د ی
	اِنْبَاءٌ								اَرَى	ر ا ی
	اِیْبَاءٌ								اَوْبَى	و ب ی
	اِیْقَاءٌ								اَفَى	و ف ی

2- ناقص (باب تفعیل) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	تَرْكِيَّةٌ	زَاكٌ	مُزَكِّىٌّ	يُزَكِّىُّ	زَكَّى	مُزَكِّ	يُزَكِّىُّ	زَكَّى	زَكَّى
	تَصَلِّيَّةٌ							صَلَّى	صَلَّى
	تُفْقِيَّةٌ							نَفَى	نَفَى
	تَنْسِيَّةٌ							نَسَى	نَسَى
	تَنْضِيَّةٌ							نَضَى	نَضَى
	تَمْضِيَّةٌ							مَضَى	مَضَى
	تَمْشِيَّةٌ							مَشَى	مَشَى
	تَقْدِيَّةٌ							قَدَّى	قَدَّى

تَفْرِیْہ								غَزٰی	غَزٰی
تَسْمِیَہ								سَمٰی	سَمٰی
تَرْبِیَہ								رَبٰی	رَبٰی
تَحْلِیَہ								جَلٰی	جَلٰی
تَخْلِیَہ								خَلٰی	خَلٰی
تَسْوِیَہ								سَوٰی	سَوٰی
تَوْفِیَہ								وَفٰی	وَفٰی
تَوْصِیَہ								وَصٰی	وَصٰی
تَوَدِیَہ								وَدٰی	وَدٰی

3- ناقص (باب مفاعلة) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	لِقَاءٌ	لَاقَ	مَلَّاقٌ	يَلَّاقِي	لَوَقَى	مَلَّاقٌ	يَلَّاقِي	لَلَّاقَى	لَقِيَ
	نِدَاءٌ	يَدَّاءُ						نَادَى	نَدَى
	سِقَاءٌ	يَسْقَاءُ						سَقَى	سَقِيَ
	سِرَاءٌ	يَسِرَّاءُ						سَارَى	سَرَى
	رِعَاءٌ	يُرْعَاءُ						رَاعَى	رَعَى
	نِجَاءٌ	يُنَجَّاءُ						نَاجَى	نَجَى
	جِرَاءٌ	يُجْرَّاءُ						جَارَى	جَرَى
	دِرَاءٌ	يُدْرَّاءُ						دَارَى	دَرَى

عَدَاءٌ	يَا مُعَادَاةً								عَادِي	عَدِي
وَفَاءٌ	يَا مُوَأَفَاتَةً								وَأَفِي	وَفِي
وَلَاءٌ	يَا مُوَأَلَاءَةً								وَأَلِي	وَلِي
وَرَاءٌ	يَا مُوَأَرَاءَةً								وَأَرِي	وَرِي
رَوَاءٌ	يَا مُرَوَاءَةً								رَأَوِي	رَوِي
دِفَاءٌ	يَا مُدِفَاءَةً								دَأَنِي	دَنِي
مِرَاءٌ	يَا مُمِرَاءَةً								مَأَرِي	مَرَنِي
مِشَاءٌ	يَا مُمِشَاءَةً								مَأَشِي	مَشِي
كِفَاءٌ	يَا كُفَوَاءَةً								كَأَفِي	كَفَفِي
بَلَاءٌ	يَا بُلَوَاءَةً								بَأَلِي	بَلَلِي

4- ناقص (باب تفعل) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	تَلَقَّ	تَلَقَّ	مُتَلَقًّى	يُتَلَقَّى	تَلَقَّى	مُتَلَقٍّ	يَتَلَقَّى	تَلَقَّى	ل ق ی
	تَرَاكَ	تَرَاكَ						تَرَكَ	ز ک ی
	تَصَدَّ							تَصَدَّى	ص د ی
	تَمَطَّ							تَمَطَّى	م ط ی
	تَحَرَّ							تَحَرَّى	ح ر ی
	تَجَلَّ							تَجَلَّى	ج ل ی
	تَمَنَّ							تَمَنَّى	م ن ی
	تَلَّهَ							تَلَّهَى	ل ه ی

	تَلَوَّ								تَلَوَّی	ل روی
	تَسَوَّ	/							تَسَوَّی	س روی
	تَحَدَّ								تَحَدَّی	ح دی
	تَغَشَّ								تَغَشَّی	غ ش ی
	تَرَضَّ								تَرَضَّی	ر ض ی
	تَوَضَّ								تَوَضَّی	و ض ی
	تَدَلَّ								تَدَلَّی	د ل ی
	تَرَجَّ								تَرَجَّی	ر ج و
	تَغَشَّ								تَغَشَّی	ع ش ی
	تَغَدَّ								تَغَدَّی	غ د ی
	تَوَفَّ								تَوَفَّی	و ف ی

5- ناقص (باب تَفَاعُل) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول .				معروف			
			مفعول	مضارع	ماضی	تثنی	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
	تَلَّاقَ	تَلَّاقْ	مُتَلَّاقِي	يَتَلَّاقِي		تَتَلَّاقِي	مُتَلَّاقِي	يَتَلَّاقِي	تَلَّاقِي	ل ق ی
	تَدَاعَ								تَدَاعِي	د ع و
	تَفَادَ								تَفَادِي	ن د ی
	تَفَادَ								تَفَادِي	ق و ی
	تَسَاوَ								تَسَاوِي	س و ی
	تَوَاضَعَ								تَوَاضَعِي	ر ن ی
	تَوَاضَعَ								تَوَاضَعِي	ر ض ی
	تَشَاكَ								تَشَاكِي	ش ك و

تَمَارٌ								تَمَارِي	ماری
تَبَارٌ								تَبَارِي	بری
تَوَالٌ								تَوَالِي	ولی
تَفَادٌ								تَفَادِي	فدی
تَعَالٌ								تَعَالِي	علو
تَرَاءٌ								تَرَائِي	راء
تَشَاءٌ								تَشَائِي	شاء
تَوَارٌ								تَوَارِي	وری
تَوَاصٍ								تَوَاصِي	وصی
تَنَاهٌ								تَنَاهِي	نهر
تَدَاوٌ								تَدَاوِي	دوی
تَجَافٍ								تَجَافِي	جفی

6- ناقص (باب اُفْتَعَال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	اِثْلَاءٌ	اِثْلُ	مِثْلِي	يُثْلِي	اُثْلِي	مِثْل	يُثْلِي	اِثْلِي	ب ل و
	اِثْلَاءٌ							اِثْلَدِي	ق د و
	اِثْعَاءٌ							اِثْعِي	ب غ ی
	اِرِثْصَاءٌ							اِرِثْصِي	رض ی
	اِصْطِفَاءٌ							اِصْطَفِي	ض ف ل
	اِهْتِنَاءٌ							اِهْتِنِي	ه د ی
	اِرْتِدَاءٌ							اِرْتَدِي	ر د ی
	اِشْتِرَاءٌ							اِشْتَرِي	ش ر ی

اَكْفَاءٌ							اَكْفَى	اَدْفَى
اَقْدَاءٌ							اَقْدَى	اَفْدَى
اَرْقَاءٌ							اَرْقَى	رَقَى
اِسْتِغَاءٌ							اِسْتَقَى	سَقَى
اِلْتِقَاءٌ							اِلْتَقَى	لَقَى
اِنْتِهَاءٌ							اِنْتَهَى	نَهَى
اِتِّقَاءٌ							اِتَّقَى	هَقَى
اِفْتِرَاءٌ							اِفْتَرَى	فَرَى
اِدْعَاءٌ							اِدْعَى	دَعَو
اِجْتِیَاءٌ							اِجْتَبَى	جَبَى
اِسْتِزَاءٌ							اِسْتَوَى	سَوَى
اِمْتِنَاءٌ							اِمْتَنَى	مَلَى

www.KitaboSunnat.com

7- ناقص (باب اِسْتِفْعَال) کی مشق

مجهول				معروف					
معانی	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	ماده
	اِسْتِفْعَاةٌ	اِسْتَفْعِ	مُسْتَفْعًی	يَسْتَفْعِي	اُسْتَفْعَى	مُسْتَفْعٌ	يَسْتَفْعِي	اِسْتَفْعَى	غ ن ی
	اِسْتَدْعَاةٌ	اِسْتَدْعِ	مُسْتَدْعًی	يَسْتَدْعِي	اُسْتَدْعَى	مُسْتَدْعٌ	يَسْتَدْعِي	اِسْتَدْعَى	د ع ی
	اِسْتَهْدَاةٌ							اِسْتَهْدَى	ه د ی
	اِسْتِرْضَاةٌ							اِسْتِرْضَى	ر ض ی
	اِسْتَبْقَاةٌ							اِسْتَبْقَى	ب ق ی
	اِسْتَلْقَاةٌ							اِسْتَلْقَى	ل ق ی
	اِسْتِرْآةٌ							اِسْتِرَى	ب ر ی
	اِسْتِفْشَاةٌ							اِسْتَفْشَى	غ ش ی

اِسْتَرْخَا							اِسْتَرْخَى	ر خ ی
اِسْتَجَا							اِسْتَجَى	ن ج ی
اِسْتَشْفَا							اِسْتَشْفَى	س ق ی
اِسْتَقْصَا							اِسْتَقْصَى	ق ص ی
اِسْتَمَلَا							اِسْتَمَلَى	م ل ی
اِسْتَرْقَا							اِسْتَرْقَى	ر ق ی
اِسْتَفَا							اِسْتَفَى	ن ف ی
اِسْتَشْفَا							اِسْتَشْفَى	ش ف ی
اِسْتَسْوَا							اِسْتَسْوَى	س و ی
اِسْتَشْنَا							اِسْتَشْنَى	ث ن ی

8- ناقص مزید (باب اِنْفِعَال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	اِنْجَلَّاءٌ	اَنْجَلْ	×	×	×	مَنْجَلٌ	يَنْجَلِي	اَنْجَلِي	ج ل ی
	اِنْقِصَاءٌ		×	×	×			اِنْقِصِي	ق ض ی
	اِنْسِنَاءٌ		×	×	×			اِنْسِنِي	س ن و
	اِنْسِرَاءٌ		×	×	×			اِنْسِرِي	س ر ی
	اِنْضِرَاءٌ		×	×	×			اِنْضِرِي	ض و ی
	اِنْذِرَاءٌ		×	×	×			اِنْذِرِي	د ر ی
	اِنْسِلَاءٌ		×	×	×			اِنْسِلِي	س ل ی

	اِنْخِلَاءٌ							اِنْخَلَى	خ ل ي
	اِنْغِلَاءٌ							اِنْغَلَى	ف ل ي
	اِنْقِضَاءٌ							اِنْقَضَى	ن ق ض
	اِنْطِقَاءٌ							اِنْطَلَقَ	ن ط ق

9- ناقص مزید (باب اَفْعِیَالٌ) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			فعل	مضارع مفعول	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	اَشْرُوْا	اَشْرُوْ	X	X	X	مَشْرُوْر	یَشْرُوْر	اَشْرُوْر	ش ری
	اَضْرُوْا	اَضْرُوْ	X	X	X			اَضْرُوْر	ض ری

10- ناقص مزید (باب اَفْعِیَالٌ)

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			فعل	مضارع مفعول	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	اَعْمِیْا	اَعْمِیْ	X	X	X	مُعْمِیْ	یُعْمِیْ	اَعْمِیْ	ع م ی

کہ مفعول، کہ مفعول، کہ مفعول

سبق نمبر : 222

مضاعف سے فعل ثلاثی مزید

فعل مضاعف، وہ فعل ہے، جس کے دوسرے اور تیسرے حروف ہم جنس ہوں۔

ثلاثی مجرد میں ، اس کی مثالیں آپ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

ضَرَّ ، قَرَّ ، رَبَّ ، حَقَّ ، شَقَّ وغیرہ ۔

ثلاثی مزید میں ، فعل ماضی مختلف ابواب میں آتا ہے۔ اور اس کے اندر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جیسے :

مجرد	افعال	تفعیل	مفاعلة	تفعیل	تفعیل	تفعیل	مفعول	افعال	استفعال
مَدَّ	أَمَدَّ	مَدَّدَ	مَادَّ	مَدَّدَ	تَمَدَّدَ	تَمَدَّدَ	تَمَدَّدَ	أَفْعَعَلَ	اسْتَفْعَلَ

اگلے صفحے پر جو چارٹ دیا جا رہا ہے، اس کو کئی بار پڑھیے اور اس کے بعد، آنے والی مشقوں پر توجہ دیجیے۔ خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

مضاعف

مضاعف فعل سے مزید

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

Ge
Ge
Ge

1- مُضَاعَف (باب اَفْعَال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	أَمَدًا	أَمْدُ	مَمْدٌ	يُمَدُّ	أَمَدٌ	مَمْدٌ	يُمَدُّ	أَمَدٌ	م د د
	أَحْثَالٌ							أَحْلٌ	ح ل ل
	أَتَمَّامٌ							أَتَمٌ	ت م م
	أَقْلَالٌ							أَقْلٌ	ق ل ل
	أَحْبَابٌ							أَحْبٌ	ح ب ب
	أَعْدَادٌ							أَعْدٌ	ع د د
	أَحْفَاقٌ							أَحَقٌ	ح ف ق
	أَلَمَامٌ							أَلَمٌ	ل م م

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

2- مُضَاعَف (بَابُ تَفْعِيلٍ) کی مشق

مجهول					معروف				
معاني	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضي	فاعل	مضارع	ماضي	ماده
	تَحْجِبُ ^(١)	حَبِّبْ ^(٢)	مُحِبِّبٌ ^(٣)	يُحِبِّبُ ^(٤)	حَبَّبَ ^(٥)	مُحِبِّبٌ ^(٦)	يُحِبِّبُ ^(٧)	حَبَّبَ ^(٨)	ح ب ب
	تُخَفِّفُ ^(٩)							خَفَّفَ ^(١٠)	خ ف ف
	تَحْلِلُ ^(١١)							حَلَّلَ ^(١٢)	ح ل ل
	تَخْصِيصٌ ^(١٣)							خَصَّصَ ^(١٤)	خ ص ص
	تَشْدِيدٌ ^(١٥)							شَدَّدَ ^(١٦)	ش د د
	تَحْدِيدٌ ^(١٧)							حَدَّدَ ^(١٨)	ح د د
	تُظْلِلُ ^(١٩)							ظَلَّلَ ^(٢٠)	ظ ل ل
	تُرَدِّدُ ^(٢١)							رَدَّدَ ^(٢٢)	ر د د

تَحْقِيقٌ								حَقَّقَ	ح ق ق
تَحْرِيرٌ								حَرَّرَ	ح ر ر
تَقْرِيرٌ								قَرَّرَ	ق ر ر
تَسْيِيبٌ								سَبَّ	س ب ب
تَكْدِيدٌ								كَدَدَ	ك د د
تَلْيِيبٌ								لَبَّبَ	ل ب ب
تَلْدِيدٌ								لَدَدَ	ل د د
تَلْفِيفٌ								لَفَفَ	ل ف ف
تَهْمِيمٌ								هَمَّمَ	م م م
تَقْصِصٌ								قَصَّصَ	ق ص ص
تَغْلِيلٌ								غَلَّلَ	غ ل ل
تَعْلِيلٌ								عَلَّلَ	ع ل ل

3- مُضَاعَف (باب مُفَاعَلَة) کی مشتق

معانی	مصدر	امر	مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	مادہ
	مُعَادَّةٌ ، عَدَادٌ	عَادِدٌ	مُعَادٌ	يُعَادُ	عَوَدَ	مُعَادٌ	يُعَادُ	عَادَ	ع د د
	مُخَادَّةٌ ، حَدَادٌ		مُعَادٌ			مُعَادٌ		خَادَ	خ د د
	مُمَارَّةٌ ، مِمَارٌ							مَارَ	م ر ر
	مُضَارَّةٌ ، ضِرَارٌ	ضَارِرٌ	مُضَارٌ			مُضَارٌ	يُضَارُّ	ضَارَّ	ض ر ر
	مُحَاجَّةٌ ، حِجَاجٌ		مُضَارٌ			مُضَارٌ		حَاجَّ	ح ج ج
	مُشَادَّةٌ ، شِدَادٌ							شَادَّ	ش د د
	مُؤَادَّةٌ ، وَدَادٌ							وَادَّ	و د د

حباب	حاب	مُحَاب	خُوب	يُحَاب	مُحَاب	مُحَابَة، حِيَاب
صدد	صَاد	مَال	مَار	مَار	مَار	مُصَادَة، صِيَاد
ملل	مَال	مَار	مَار	مَار	مَار	مُمَالَة، مِلَال
مزز	مَار	مَار	مَار	مَار	مَار	مُمَارَة، مِرَار
مرد	مَار	مَار	مَار	مَار	مَار	مُمَارَة، مِدَاد
مردد	مَاد	مَال	مَار	مَار	مَار	مُمَالَة، قِلَال
قِلل	قَالَ	قَار	قَار	قَار	قَار	مُمَارَة، قِرَار
قرر	قَار	قَار	قَار	قَار	قَار	مُقَارَة، قِصَاص
فصص	قاص	قاص	قاص	قاص	قاص	مُطَابَة، طِيَاب
طبيب	طَاب	طَاب	طَاب	طَاب	طَاب	مُعَارَة، عِزَار
عزز	عَار	عَار	عَار	عَار	عَار	مُعَارَة، عِقَاق
عقق	عاق	عاق	عاق	عاق	عاق	مُعَارَة، عِقَاق

4- مُضَاعَف (باب تَفَعُّل) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	تَجَسَّسٌ	تَجَسَّسْ	مَتَجَسَّسٌ	يَتَجَسَّسُ	تَجَسَّسَ	مَتَجَسَّسٌ	يَتَجَسَّسُ	تَجَسَّسَ	ج س س
	تَرَدَّدٌ	تَرَدَّدْ						تَرَدَّدَ	ر د د
	تَمَدَّدٌ	تَمَدَّدْ						تَمَدَّدَ	م د د
	تَخَفَّفٌ	تَخَفَّفْ	مَتَخَفَّفٌ			مَتَخَفَّفٌ		تَخَفَّفَ	خ ف ف
	تَحَدَّدٌ	تَحَدَّدْ						تَحَدَّدَ	ح د د
	تَشَدَّدٌ	تَشَدَّدْ						تَشَدَّدَ	ش د د
	تَحَقَّقٌ	تَحَقَّقْ						تَحَقَّقَ	ح ق ق
	تَقَرَّرٌ	تَقَرَّرْ						تَقَرَّرَ	ق ر ر

تَحَرَّرَ								تَحَرَّرَ	ح ر ر
تَصَبَّبَ								تَصَبَّبَ	ص ب ب
تَكَرَّرَ								تَكَرَّرَ	ك ر ر
تَجَبَّبَ								تَجَبَّبَ	ح ب ب
تَشَتَّتَ								تَشَتَّتَ	ش ت ت
تَعَدَّدَ								تَعَدَّدَ	ع د د
تَخَصَّصَ								تَخَصَّصَ	خ ص ص
تَذَلَّلَ								تَذَلَّلَ	ذ ل ل
تَلَدَّدَ								تَلَدَّدَ	ل د د
تَحَقَّقَ								تَحَقَّقَ	ح ق ق
تَجَدَّدَ								تَجَدَّدَ	ج د د
تَعَفَّفَ								تَعَفَّفَ	ع ف ف

5- مُضَاعَف (باب تَفَاعُل) کی مشتق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	تَحَاجَّ	تَحَاجَّجْ				مُتَحَاجَّجٌ	يَتَحَاجَّجُ	تَحَاجَّجَ	ح ح ح
	تَحَادَّ							تَحَادَّ	ح د د
	تَمَارَّ							تَمَارَّ	م ر ر
	تَرَاَصَّ							تَرَاَصَّ	ر ص ص
	تَحَابَّ	تَحَابَّبْ				مُتَحَابَّبٌ	يَتَحَابَّبُ	تَحَابَّبَ	ح ب ب
	تَعَادَّ							تَعَادَّ	ع و و
	تَضَالَّ							تَضَالَّ	ض ل ل
	تَضَادَّ							تَضَادَّ	ض د د

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

6- مُضَاعَف (باب اِفْتِعَال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	امْتَرَا	امْتَرُوا	امْتَرْتُمْ	يَمْتَرُونَ	امْتَرْتُمْ	مُتْمِرُونَ	يَمْتَرُونَ	امْتَرْتُمْ	م ر ر
	اِشْتَبَادًا							اِشْتَبَدْتُ	ش د د
	اعْتَدَا							اعْتَدْتُ	ع د د
	اِخْتَلَالَ							اِخْتَلَّ	خ ل ل
	اِخْتَصَّصَ							اِخْتَصَّصَ	خ ص ص
	اِحْتِجَاكَ							اِحْتِجَّ	ح ج ج
	اِحْتِكَاكَ							اِحْتِكَأْتُ	ح ك ك
	اهْتَمَّامًا							اهْتَمَّ	ه م م

	اضطّرّ							اضطّرّ	ض ر ر
	احْتَلَّ	احْتَلَّ	مُحْتَلٌّ	يُحْتَلُّ	أَحْتَلَّ	مُحْتَلٌّ	يُحْتَلُّ	احْتَلَّ	ح ل ل
	الْبَدَاذُ		مُحْتَلٌّ			مُحْتَلٌّ		الْبَدَاذُ	ل ذ ذ
	اغْتَرَّ							اغْتَرَّ	غ ر ر
	اِبْتَلَّ							اِبْتَلَّ	ب ل ل
	اِغْتَمَّ							اِغْتَمَّ	غ م م
	اصْطَفَى							اصْطَفَى	ص ف ف
	اجْتَنَثَ							اجْتَنَثَ	ج ث ث
	اسْتَبَانَ							اسْتَبَانَ	س ن ن
	امْتَنَنَ							امْتَنَنَ	م ن ن
	ارْتَدَّ							ارْتَدَّ	ر د د

7- مُتَنَاعَف (باب اِسْتِفْعَال) کی مشق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	اِسْتَفْلَا ل	اِسْتَفْلِلْ	اِسْتَفْلِلْ	اِسْتَفْلِلْ	اِسْتَفْلِلْ	اِسْتَفْلِلْ	اِسْتَفْلِلْ	اِسْتَفْلِلْ	ق ل ل
	اِسْتَرْ لَ ا ل							اِسْتَرْ لَ ا ل	ز ل ل
	اِسْتَفْرَ ا ر							اِسْتَفْرَ ا ر	ق ر ر
	اِسْتَحْدَا د							اِسْتَحْدَا د	ح د د
	اِسْتَمْرَ ا ر							اِسْتَمْرَ ا ر	م ر ر
	اِسْتَشْدَا د							اِسْتَشْدَا د	ش د د
	اِسْتَحْلَا ل							اِسْتَحْلَا ل	ح ل ل
	اِسْتَمْسَا س							اِسْتَمْسَا س	م س س

ع د د	اِسْتَعَدَّ									اِسْتَعَدَّ	غ ث ث
م م ه	اِسْتَهَمَ									اِسْتَهَمَ	ظ ل ل
ح ب ب	اِسْتَحَبَّ	اِسْتَحَبَّ	مَسْتَحَبَّ	يَسْتَحَبُّ	اِسْتَحَبَّ	مَسْتَحَبَّ	يَسْتَحَبُّ	اِسْتَحَبَّ	اِسْتَحَبَّ	اِسْتَحَبَّ	ح ف ف
ح ف ف	اِسْتَحْفَ									اِسْتَحْفَ	ح ف ف
ح ف ف	اِسْتَحَقَّ									اِسْتَحَقَّ	ح ف ف
د ل ل	اِسْتَدَّلَ									اِسْتَدَّلَ	د ل ل
ح ف ف	اِسْتَحْفَ									اِسْتَحْفَ	ح ف ف
س ر ر	اِسْتَسَّرَ									اِسْتَسَّرَ	س ر ر
ش ر ر	اِسْتَشَرَّ									اِسْتَشَرَّ	ش ر ر
ظ ل ل	اِسْتَظَّلَ									اِسْتَظَّلَ	ظ ل ل
غ ث ث	اِسْتَفْثَثَ									اِسْتَفْثَثَ	غ ث ث

8- مضاعف مزید (باب اِنْفَعَال) کی مشتق

معانی	مصدر	امر	مجهول			معروف			مادہ
			مفعول	مضارع	ماضی	فاعل	مضارع	ماضی	
	اِنْقِصَاصٌ	اِنْقَضِ	×	×	×	يَقْضِ	يَقْضُ	اِنْقَضَ	ق ض ص
	اِنْسِلَالٌ		×	×	×	مُنْسَلٌ	يُنْسَلُ	اِنْسَلَّ	س ل ل
	اِنْدَسَاسٌ		×	×	×			اِنْدَسَّ	د س س
	اِنْشِقَاقٌ		×	×	×			اِنْشَقَّ	ش ق ق
	اِنْحِسَاسٌ		×	×	×			اِنْحَسَّ	ح س س
	اِنْدِلَالٌ		×	×	×			اِنْدَلَّ	د ل ل
	اِنْدِقَاقٌ		×	×	×			اِنْدَقَّ	د ق ق
	اِنْسِلَادٌ		×	×	×			اِنْسَدَّ	س د د

انْحَقَّ	خ ف ق
انْعَرَّ	خ ر ر
انْجَذَّ	ج ذ ذ
انْعَرَّ	ج ر ر
انْكَبَّ	ك ب ب
انْصَمَّ	ض م م
انْقَلَّ	ث ل ل
انْقَلَّ	م ل ل

نوٹ: عام طور پر ، اگر فاء و کھ ، لام ، میم یا نون ہو تو باب اِنْفَعَال استعمال نہیں ہوتا۔ لیکن معجم تصریف الاعمال العربیة (از انطوان الدحداح) صفحہ نمبر 96 پر ، م ل ل کے بارے سے ، اِنْفَعَال استعمال کیا گیا ہے۔

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

فعل مفروق ایک نظر میں

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Centre Rawalpindi

أَفْعَالٌ	أَوْفَى	يُورَفِي	مُورَفٍ	أَوْفَى	يُورَفِي	مُورَفِيٌّ	أَوْفٍ	إِيْقَاءٌ ^{١١}	
تَفْعِيلٌ ^{١٢}	وَفٌّ	يُورَفِي	مُورَفٍ	رَفِيٌّ	يُورَفِي	مُورَفِيٌّ	وَفٌّ	تَوْرِفِيَّةٌ ^{١٣}	
مُفَاعَلَةٌ	وَأَفِي	يُورَافِي	مُورَافٍ	وُورَفِي	يُورَفِي	مُورَافِيٌّ	وَأَفٍ	مُورَافَةٌ ^{١٤}	
تَفْعُلٌ	تَوْفِيٌّ	يَتَوَرَّفِي	مُتَوَرَّفٍ	تَوَرَّفِيٌّ	يَتَوَرَّفِي	مُتَوَرَّفِيٌّ	تَوْفٌ	تَوَرَّفٍ	
تَفَاعُلٌ	تَوَارِيٌّ	يَتَوَارِي	مُتَوَارٍ	تَوَرَوِيٌّ	يَتَوَارِي	مُتَوَارٍ	تَوَارٌ	تَوَارٌ	
إِفْتِعَالٌ ^{١٥}	إِتْقَى	يَتَّقِي	مُتَّقٍ	إِتْقَى	يَتَّقِي	مُتَّقِيٌّ	إِتْقَى	إِتْقَاءٌ ^{١٦}	
إِسْتِفْعَالٌ	إِسْتَرَفِيٌّ	يَسْتَرَفِي	مُسْتَرَفٍ				إِسْتَرَفٍ	إِسْتِيقَاءٌ ^{١٧}	
	إِسْتَوْقَى							إِسْتَوْقَاءٌ ^{١٨}	

[illegible]

فصل مقرران کی مختلف صورتیں

فعل مقرون ایک نظر میں

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

مقرون مزید

[illegible]

فعل رباعی

فعل رباعی کے بارے میں ، آپ کتاب کے حصہ اول کے سبق نمبر 134 میں پڑھ چکے ہیں۔ ایک نظر دوبارہ ڈال لیجیے :

- 1- رباعی وہ لفظ ہے ، جس کے ماوے میں ، چار اصل حروف پائے جاتے ہیں۔ جیسے :
قَشَعْرُ ، زَعْفَرُ ، جَعْفَرُ ، قَمْطَرُ ، قَطْمَرُ ، عَقْفَرُ ، شَمَازُ ، طَمَانُ وغیرہ
- 2- رباعی کے بعض الفاظ مضاعف ہوتے ہیں ، لیکن فَعْلَل کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے :
ذَبَذَبَ ، قَلَقَلَ ، غَرَّغَرَ ، سَلَسَلَ ، دَمَدَمَ ، مَضْمَضَ

زَحْزَحَ = دور کیا	حَصْحَصَ = دور ہو گیا
زَلْزَلَ = ہلا دیا	دَمَدَمَ = الٹ دیا
وَسَّوَسَ = وسوسہ پیدا کیا	عَسَّعَسَ = پھیل گیا
كَبَّكَبَ = اونڈھا کر دیا	زَخَرَفَ = آراستہ کیا
بَعَثَرَ = ابھارا	مَضْمَضَ = کلی کرنا

3- رباعی کے چار (4) اوزان ہیں۔ فَعْلَل ، تَفَعَّل ، اِفْعَلَّل اور اِفْعَلَّل

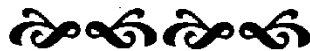
4- رباعی کے تمام افعال کا ، چاروں ابواب سے آنا ضروری نہیں ہے۔

5- چاروں ابواب کی خصوصیات پر خصوصی توجہ دیجیے۔

فعل رباعی کے چار ابواب ایک نظر میں

1- فَعَّلَ	2- تَفَعَّلَ	3- اِفْعَلَلَ	4- اِفْعَلَّ
بلا ہمزہ دو ابواب	باہمزہ باب	باہمزہ باب	باہمزہ باب
چار حرفی	ابتداء میں تاء زیادہ	نون کا اضافہ	آخری حرف مشدّد
دَخَرَجَ لڑھکایا	تَدَخَّرَجَ لڑھکا	اِحْرَنْجَمَ بہت جمع کیا	اِقْشَعَرَّ روٹے کھڑے ہوئے
زَنَدَقَ	تَزَنَدَقَ زندیق ہو گیا	اِبْرَنْشَقَ شادمان ہوا	اِقْمَطَرَّ سخت ناخوش ہوا
بَخْتَرَّ	تَبَخْتَرَّ اکڑ کر چلا	اِعْرَنْكَشَ بال سیاہ ہو گئے	اِشْمَازَ کڑھنے لگا
مَضْمَضَ	تَمَضْمَضَ کلی کرنا	اِفْعَنْقَرَّ کودنے کے لیے اکڑوں بیٹھا	اِطْمَانَ مطمئن ہوا
بَعَثَرَّ ابھارا	تَبَعَثَرَّ	اِقْرَنْدَحَ	اِسْمَعَرَّ بلند ہوا
زَخَرَفَ آراستہ ہوا	تَزَخَرَفَ	اِقْرَنْصَفَ جلدی کی	اِسْمَحَرَّ

1- فَعَّلَ	2- تَفَعَّلَ	3- اِفْعَلَّلَ	4- اِفْعَلَّ
بَرَّعَ	تَبَرَّعَ بَرَّعَ پہنا	اِسْحَفَّرَ جلدی کی	اِضْمَحَلَّ
عَسَكَّرَ	تَذَبَذَبَ پس و پیش کیا	اِعْرَنْفَطَ منقبض ہوا	اِشْقَتَرَّ
قَنَطَرَ	تَقَنَطَرَ بہت مال دار ہوا	اِبْلَنْدَحَ کشادہ ہوا	اِشْرَابَ چو کنا ہو گیا
زَعْفَرَ	تَزَعْفَرَ زعفران سے رنگا	اِنْعَجَرَ خون آلود ہوا	اِسْمَهَرَ کانٹا سخت ہوا
سَرَّوَلَ	تَسَرَّوَلَ شلوار پہنی		اِكْفَهَرَ روشن ہوا



سبق نمبر: 226

فعل رباعی کے ابواب کی خاصیات

تنبیہ: فعل مجرد اور فعل ثلاثی مزید کی طرح ، فعل رباعی کی خاصیات بھی ، تمام تر سماعتی ہیں۔ ان کا کوئی لگا بندھا ضابطہ نہیں ہے۔ ہر خاصیت کی چند ایک مثالیں ذہن نشین کر لیجیے۔

پہلے باب فَعَّلَ کی خاصیات

باب فَعَّلَ ، زیادہ تر فعل صحیح اور فعل مضاعف کے ساتھ آتا ہے اور مہموز بہت کم آتا ہے۔

1- قَصْر Abbreviation

کسی چیز کو مختصر کرنا ، قصر کہلاتا ہے۔ باب فَعَّلَ کے بعض افعال ، یہ خاصیت رکھتے ہیں۔ جیسے :

-a **بَسَمَل** = اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا۔

-b **حَمَدَل** = اس نے الْحَمْدُ لِلّٰہ کہا۔

-c **حَوَّلَ** = اس نے لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہا۔

-d **طَلَّقَ** = اس نے أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ کہا۔

-e **دَمَعَزَ** = اس نے أَدَامَ اللّٰهُ عِزَّكَ کہا۔

-f **جَعَلَ** = اس نے جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ کہا۔

2- اِلْبَاسِ مَاخِذ

ماخذ عطا کرنے کا نام اِلْبَاس ہے۔ جیسے :

بُرُقَع = برقع پہنانا ، اس سے رباعی کا فعل بنایا گیا **بَرَقَعَ**

-a **بَرَقَعْتُهَا** = میں نے اسے بُرُقَع پہنایا ، اوڑھا دیا۔

-b **بَرَقَعْتُهُ الْأَرْضُ** = زمین نے اس کو بُرُقَع اوڑھا دیا۔

3- اِتِّخَاذ

کسی چیز کو ماخذ بنانا ، یا ماخذ میں لینے کا نام اِتِّخَاذ ہے۔ جیسے :

قَنْطَرَة = پل بنانا۔ اس سے فعل رباعی بنایا گیا **قَنْطَرُ** = اس نے پل بنایا۔

4- تَعَمُّل

ماخذ سے کام لینا یا ماخذ کو کام میں لانے کا نام تَعَمُّل ہے۔

فعل رباعی میں اس کی مثال درج ذیل ہے۔

زَعْفَرَ سَمِيرَ الثَّوْبِ = سمیر نے ، کپڑے کو زعفرانی رنگ دیا۔

5- خود اپنی مطاوعت

جب مفعول ، فاعل کا اثر قبول کر لیتا ہے ، تو اسے مطاوعت کہتے ہیں۔
فعل رباعی کے باب فَعْلَل میں ، بعض اوقات فعل ، خود اپنی مطاوعت کرتا

ہے۔ جیسے: عَطَرَشَ اللَّيْلُ بَصْرَهُ فَعَطَرَشَ
”رات نے اس کی بصارت کو چھپایا تو وہ چھپ گئی۔“

6- رباعی مجرد کے دو مصادر

فعل رباعی مجرد ، دو قسم کا ہوتا ہے۔

1- پہلی قسم میں ، چاروں (4) حروف مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے:

زَخَرَفَ ، بَعَثَرَ ، دَخَرَجَ وغیرہ۔

ان کے مصادر ، عموماً فَعْلَلۃ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے:

زَخَرَفَۃ ، بَعَثَرَۃ ، دَخَرَجَۃ وغیرہ۔

2- اور کبھی کبھی سماعی طور پر فَعْلَان کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے: دَخَرَجَ
دوسری قسم وہ ہے ، جو مضاعف پر مشتمل ہوتی ہے اور چار مختلف حروف کے

جائے ، صرف دو (2) حروف مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے:

زَلْزَلَ ، دَمَدَمَ ، سَلْسَلَ ، كَبَكَ ،

زَحَزَحَ ، حَصْحَصَ ، عَسَّعَسَ وغیرہ۔

اس طرح کے مضاعف افعال رباعی کے مصادر ، دو اوزان (فَعْلَال) اور

فَعْلَلۃ کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے:

زَلْزَالَ اور زَلْزَلۃ ، دَمَدَمَ اور دَمَدَمۃ

پہلے باب فَعْلَل کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

یاد رکھیے کہ باب فَعْلَل کے مصدر ، فَعْلَلَّة (زَلَزَلَة) اور فَعْلَال (زَلْزَال) دونوں اوزان پر آتے ہیں۔

فعل ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر	معنی
بَعَثَ	يُبْعِثُ	بَعْثُ	مُبْعِثُ	مُبْعَثٌ	بَعَثَةٌ	ابھارنا
زَخَرَفَ	يُزَخْرِفُ	زَخْرِفُ	مُزَخْرِفٌ	مُزَخْرَفٌ	زَخْرَفَةٌ	آراستہ ہونا
طَمَنَ					طَمَنَةٌ	سکون پانا
سَلَسَلَ					سَلْسَلَةٌ	جاری ہونا
دَمَدَمَ					دَمْدَمَةٌ	ہلاک کرنا
زَلَزَلَ					زَلْزَالٌ	خوب ہلا دینا
قَطَرَ					قِنْطَارٌ	
قَشَعَرَ					قَشَعْرَةٌ	

﴿أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعِثَ مَا فِي الْقُبُورِ﴾ (العاديات: 9)

”کیا وہ ، اس وقت کو نہیں جانتا؟ جب قبروں میں جو کچھ ہے ، اسے نکال لیا

جائے گا۔“ (یہاں بُعِثَ فعل مجہول استعمال کیا گیا ہے۔)

دوسرے باب تَفَعَّلَ کی خصوصیات

باب تَفَعَّلَ کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔ یاد رہے کہ یہ رباعی مزید ہے، اس کے فعل ماضی کے آخر میں ت زیادہ ہوتا ہے۔

1- تَحَوَّلٌ

کسی چیز کا ماخذ کے مانند ہونا، یا پھر عین ماخذ ہو جانا، تَحَوَّلٌ کہلاتا ہے۔ جیسے

تَزَنَّدَقَ = زید زندیق ہو گیا۔ (مادہ: ز ن د ق)

2- اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب، دراصل ابتداء ہی ہے، یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا، جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ، ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔

اقتضاب میں، فعل کی ابتداء اسی باب سے ہوتی ہے۔ جیسے:

تَهَبَّرَسَ = وہ ناز سے چلا (مادہ: ہ ب ر س)

3- مُطَاوَعَتِ فَعَّلَ

باب تَفَعَّلَ میں، بعض اوقات باب فَعَّلَ کی مُطَاوَعَتِ ہوتی ہے۔

مفعول جب فاعل کے اثر کو قبول کر لیتا ہے تو اس کو مُطَاوَعَتِ کہتے ہیں۔

دَحْرَجَتْهُ = میں نے اس کو لڑھکایا، تو وہ لڑھک گیا۔

4- تَلْبُسُ

کسی کو ماخذ کے پہنانے کا نام تَلْبُسُ ہے۔ جیسے : تَبَرَّقَعَ
 تَبَرَّقَعْتُ مَرِيْمُ = مریم نے برقعہ پہنا۔ (مادہ : ب ر ق ع)

دوسرے باب تَفَعَّلَ کی مشتق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پرکیجیے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	مفعول	مصدر	معنی
تَبَعَثَ	يَتَبَعَثُ	تَبَعَثْ	مُتَبَعِّثٌ	مُتَبَعِّثٌ	تَبَعَّثُ	ابھارنا
تَزَخَّرَفَ					تَزَخَّرَفُ	آراستہ کرنا
تَزَنَّدَقَ					تَزَنَّدَقُ	زندیق ہونا
تَسَلَّسَلَ					تَسَلَّسَلَ	جاری کرنا
تَدَمَّدَمَ					تَدَمَّدَمَ	ہلاک کرنا
تَدَخَّرَجَ					تَدَخَّرَجَ	لڑھکانا
تَبَرَّقَعَ					تَبَرَّقَعَ	برقعہ پہنانا
تَبَخَّرَ					تَبَخَّرَ	اکڑ کر چلنا
تَمَضَّمَضَ					تَمَضَّمَضَ	کلی کرنا
تَذَبَذَبَ					تَذَبَذَبَ	پیش و پس
تَقَنَطَرَ					تَقَنَطَرَ	مال دار ہونا
تَزَعْفَرَ					تَزَعْفَرُ	رنگ جانا
تَسَرَّوَلَ					تَسَرَّوَلَ	شلوار پہننا

تیسرے باب اِفْعَنْلَل کی خصوصیات

1- لزوم

یہ باب بھی ، افعال لازم پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- مبالغہ

کسی بات کی کیفیت میں زیادتی ، یا کسی چیز کی مقدار کی زیادتی (تکثیر) مبالغہ کہلاتی ہے۔ فعل رباعی مزید کے باب اِفْعَنْلَل کی ایک خصوصیت مبالغہ بھی ہے۔ جو بعض افعال میں پائی جاتی ہے۔ جیسے :

a- اِحْرَنْجَمَ = اس نے بہت کچھ جمع کر لیا۔ (مادہ : ح ر ج م)

b- اسْحَنْفَرَ = اس نے بہت جلدی کی۔ (مادہ : س ح ف ر)

2- اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب ، دراصل ابتداء ہی ہے ، یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ ، ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے :

اِعْرَنْفَطَ = وہ بہت زیادہ منقبض ہوا۔ (مادہ : ع ر ف ط)

3- مُطَاوَعَتِ فَعْلَل

باب اِفْعَنْلَل میں ، بعض اوقات باب فَعْلَل کی مطاوعت پائی جاتی ہے۔ جیسے :

ثَعَجَرْتُهُ فَاتَعَجَّرَ = ”میں نے اس کا خون گرایا تو وہ بہت خوں ریختے ہوا۔“

(طہ: ث ج ر)

تیسرے باب اِفْعَنْلَل کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پُر کیجیے۔

یاد رہے کہ یہ باب ، لازم ہے۔

معنی	مصدر	اسم فاعل	امر	مضارع	فعل ماضی
جمع کرنا	اِحْرَنْجَامٌ	مُحْرَنْجِمٌ	اِحْرَنْجِمْ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجَمَ
کشادہ ہونا	اِبْلَنْدَاحٌ				اِبْلَنْدَحَ
سیاہ بال ہونا	اِعْرَنْكَاشٌ				اِعْرَنْكَشَ
خون آلود ہونا	اِثْعَنْجَارٌ				اِثْعَنْجَرَ
جلدی کرنا	اِسْحَنْفَارٌ				اِسْحَنْفَرَ
منقبض ہونا	اِعْرَنْفَاطٌ				اِعْرَنْفَطَ
شادمان ہونا	اِبْرَنْشَاقٌ				اِبْرَنْشَقَ
اکڑوں بیٹھنا	اِفْعَنْقَارٌ				اِفْعَنْقَرَ
	اِفْرَنْدَاحٌ				اِفْرَنْدَحَ
جلدی کرنا	اِفْرَنْصَافٌ				اِفْرَنْصَفَ

چوتھے باب اِفْعَلَّ کی خصوصیات

فعل رباعی مزید کے باب اِفْعَلَّ کے افعال میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہو سکتی ہیں۔

1- لزوم

یہ باب بھی ، افعال لازم پر مشتمل ہوتا ہے۔

2- مبالغہ

a- اِشْرَابٌ عَلٰی = علی بہت زیادہ چو کنا ہو گیا۔

رَأَيْتُ جَارِيَةً تَشْرَابُ كَالطَّيِّبِ (مادہ: ش ر ا ب)
”میں نے لونڈی کو ، ہرن کی طرح بہت زیادہ چو کنا دیکھا۔“

b- اِضْمَحَلٌ عُمَرُ = ”عمر بہت زیادہ مضحل ہو گیا۔“ (مادہ: ض م ح ل)

c- اِشْمَازَتْ قُلُوبُهُمْ = ”ان لوگوں کے دل ، بہت زیادہ نفرت کرنے لگے۔“
(مادہ: ش م ا ز)

d- اِفْشَعَرٌ = رو نگئے کھڑے ہونا۔ (مادہ: ق ش ع ر)

﴿ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ﴾ (الزمر: 23)
”اپنے رب سے ڈرنے والوں کے جسم کے رو نگئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔“

3- اقتضاب (ابتداء)

اقتضاب ، دراصل ابتداء ہی ہے ، یعنی ایک بالکل نئے معانی دینا جو اس مادے میں موجود نہ ہوں۔ اقتضاب کا مادہ ، ثلاثی مجرد میں بالکل استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے :

اِكْفَهَرُ النِّجْمُ = ستاراروشن ہو گیا۔ (مادہ: ك ف ه ر)

طَمَأَنَّتْهُ فَاطْمَنَ = ”میں نے اس کو اطمینان دلایا تو وہ مطمئن ہو گیا۔“
(مادہ: ط م ا ن)

چوتھے باب اِفْعَلَّ کی مشق

مندرجہ ذیل چارٹ میں ، خالی کالموں کو پُر کیجیے۔
یاد رہے کہ یہ باب بھی ، لازم ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	مصدر	معنی
اِفْشَعَرَّ	يَفْشَعِرُ	اِفْشَعِرْ	مُفْشَعِرٌ	اِفْشَعْرَارٌ	روگھے کھڑے ہونا
اِطْمَنَّ				اِطْمِنَّانٌ	مطمئن ہونا
اِشْمَازَ				اِشْمِئْزَازٌ	کڑھنے لگنا
اِضْمَحَلَّ				اِضْمِحْلَالٌ	مضمحل ہونا
اِشْرَابٌ				اِشْرِبَابٌ	چوکنا ہونا
اِقْمَطَرٌ				اِقْمِطْرَارٌ	سخت ناخوش ہونا
اِسْمَعَرَّ				اِسْمِعْرَارٌ	بلند ہونا
اِسْمَهَرَّ				اِسْمِهْرَارٌ	کانٹے کا سخت ہونا
اِكْفَهَرَّ				اِكْفِهْرَارٌ	روشن ہونا
اِشْفَرَّ				اِشْفِرَّارٌ	

قرآنی مثالیں

a- ﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ﴾

”جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ، تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں۔“
(الزمر: 45)

b- ﴿تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ﴾ (الزمر: 23)

”اس قرآن کو سن کر ، اپنے رب سے ڈرنے والے لوگوں کے ، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔“

c- ﴿قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي﴾ (البقرة: 260)

”حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا : ہاں (ایمان تو میں رکھتا ہوں) مگر دل کا اطمینان درکار ہے۔“

WWW.KITABOSUNNAT.COM



سبق نمبر: 227

فعل رباعی کے مُلَحَقَات

بعض الفاظ ، بظاہر رباعی معلوم ہوتے ہیں ، رباعی کے اوزان پر واقع ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل اس کے مادے میں ، تین حروف ہی ہوتے ہیں۔ ان کا وزن ، ثلاثی مزید کے ابواب پر بھی نہیں آتا ، بلکہ رباعی مجرد یا رباعی مزید کے ابواب پر آتا ہے۔ اس لیے ان کو ملحق برباعی کہتے ہیں۔ ان ملحقات کی دو قسمیں ہیں۔

1- ملحقات رباعی مجرد: اس کی سات قسمیں ہیں۔

2- ملحقات رباعی مزید: اس کی آٹھ قسمیں ہیں۔

a- ﴿يُذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَاءٍ بَيْنَهُنَّ﴾ (الاحزاب: 59)

”عورتیں اپنے اوپر ، اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔“

جَلَبَاب“ کی جمع جَلَاءِ بَيْنُ ہے۔ بڑی چادر کو کہتے ہیں۔

b- اَلْوِلْدَانِ مُقْلَسُونَ

”بچے ٹوپی پہنے ہوئے ہیں۔“

رباعی مجرد کے سات مُلَحَقَات

درج ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔ مادے پر اور وزن پر نظر رکھیے۔

بابِ ملحقہ	مادہ	مثال	مثال
1- فَعَّلَ	ج ل ب	جَلَبَ چادر اوڑھنا	شَمَّلَ جلدی کی
2- فَوَعَلَ	ج ر ب	جَوَرَبَ موزے پہننا سَرَوَلَ پانجامہ پہننا	حَوَقَلَ بہت بوڑھا ہو گیا جَهْوَرَ آواز اونچی کی
3- فَعُولَ	ر ہ ک	رَهَوَكَ چلنے میں جلدی کی	
4- فَيَعَلَ	ب ط ر	بَيَطَرَ نعل لگایا	صَيَطَرَ داروغہ بن گیا خَيَعَلَ بے آستین لباس پہنا
5- فَعِيلَ	ش ر ف	شَرَفَ (Trimmed)	عَثِيرَ برا بیچتہ ہوا
6- فَعَلَى	س ل ق	سَلَقَى جَعَبَى ڈال دیا	قَلَسَى ٹوپی پہنی
7- فَعَنَلَ	ق ل س	قَلَسَ ٹوپی پہنائی	

(الغاشیہ: 22)

﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾

”اے نبی! آپ ان لوگوں پر داروغہ نہیں ہیں۔“

رباعی مزید کے آٹھ مُلَحَقَات

بابِ ملحقة	ماده	مثال	مثال
ایک حرف کے اضافے کے ساتھ			
1- تَفَعَّلَ	ج ل ب	تَجَلَّبَبَ چادر اوڑھ لی	تَغَبَّرَ گرد آلود ہوا
2- تَفَوَّعَلَ	ج ر ب	تَجَوَّرَبَ موزہ پہنا	تَقَلَّسَ ٹوپی اوڑھ لی
3- تَفَعَّوَلَ	ر ہ ک	تَرَهَّوَلَ	
4- تَفَعَّيَلَ	ش ط ن	تَشَيَّطَنَ نافرمانی کی	تَخَيَّعَلَ بے آستین لباس پہنا
5- تَمَقَّعَلَ	س ک ن	تَمَسَّكَنَ	
6- تَفَعَّلَى	ق ل س	تَقَلَّسَى ٹوپی پہنی	تَسَلَّقَى
دو حروف کے اضافے کے ساتھ			
7- اِفْعَنَّلَ	ق ع س	اِفْعَنَّسَ کبڑا ہو گیا	
8- اِفْعَنَّى	س ل ق	اِسْلَقَى چپت سو گیا	



سبق نمبر : 228

أَفْعَالِ مَدْحٍ وَ ذَمٍّ

- 1- أفعال مدح و ذم، کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔
- 2- أفعال مدح و ذم چار (4) ہیں۔ دو (2) مدح (Praise) کے لیے ہیں ،
اور دو (2) ذم (Blame) کے لیے ہیں۔
نعم (نِعْمًا) اور حَبْدًا ، مدح کے لیے ہیں۔
بئس (بِئْسًا) اور ساء ، ذم کے لیے ہیں۔
- 3- أفعال مدح و ذم کا فاعل ، فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے :

نعم	الصَّاحِبُ	زید
فعل مدح	فاعل	مبتداً موخر
خبر مقدم		

(یہاں الصَّاحِبُ فاعل ہے)۔
- 4- بعض اوقات قرینہ موجود ہونے پر ، فاعل کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے بجائے اسم منصوب تیز لگا دیتے ہیں۔ جیسے :

نعم	زید	مُعَلِّمًا
فعل مدح + (فاعل محذوف)	خبر	اسم تمیز

(یہاں مُعَلِّمٌ اسم منصوب تمیز ہے)

5- بعض اوقات ان افعال کے ساتھ 'مَا' کا اضافہ کر کے "نِعْمًا" اور "بِسْمَا" بنا لیا جاتا ہے۔ یہ مَا ، دراصل اسم موصول ہوتا ہے ، جو اپنے صلے سے مل کر ، اس فعل کا فاعل بن جاتا ہے۔ البتہ بعض اوقات یہ مَا صلے کے بغیر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾ (البقرة: 271)

"اگر اپنے صدقات علانیہ دو ، تو یہ بھی اچھا ہے۔"

6- بعض اوقات ، افعال مدح و ذم کے فاعل کے بعد ، ایک دوسرا اسم استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی خاص شخص کی مدح یا مذمت کی جائے۔
ایسے اسم کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں ، جو مبتداً بھی ہوتا ہے۔ جیسے : نِعَمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

مخصوص بالمدح کی مثال

نِعَمَ	الرَّجُلُ	زَيْدٌ	زید بہت اچھا آدمی ہے۔
فعل مدح	فاعل	مخصوص بالمدح	
خبر مقدم (جملہ فعلیہ)		مبتداً مؤخر	

1- یہاں نِعَمَ فعل مدح ہے۔

2- الرَّجُلُ معرف باللام ، اسم فاعل ہے۔

3- زَيْدٌ دوسرا اسم ہے ، جسے مخصوص بالمدح کہتے ہیں۔

4- یہاں زَيْدٌ نحوی ترکیب میں ، مبتداً مؤخر ہے۔

5- نِعَمَ الرَّجُلُ جملہ فعلیہ (فعل + فاعل) کی صورت میں خبر مقدم ہے۔

7- بعض اوقات ، مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا

ہے ، جب اس کے لیے مناسب قرینہ موجود ہو۔ جیسے :

a- ﴿ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴾ (المرسلات: 23)

”تو دیکھو ، ہم اس پر قادر تھے ، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے

والے ہیں۔“ (یہاں مخصوص بالمدح ، نَحْنُ محذوف ہے)

b- ﴿ وَابْنَسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴾ (آل عمران: 151)

”اور بہت ہی بری ہے ، وہ قیام گاہ ، جو ان ظالموں کو نصیب ہوگی۔“

(یہاں مخصوص بالذم ، هِيَ محذوف ہے۔)

8- اکثر اوقات ، افعالِ مدح و ذم کا فاعل ، معرف باللام ہوتا ہے۔

جیسے : ﴿ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴾ (الحج: 78)

”بہت ہی اچھا ہے ، وہ مولیٰ ، اور بہت ہی اچھا ہے ، وہ مددگار۔“

9- بعض اوقات ، افعالِ مدح و ذم کا فاعل ، معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

جیسے : a- ﴿ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ ﴾ (آل عمران: 136)

”کیسا اچھا بدلہ ہے ، نیک اعمال کرنے والوں کے لیے۔“

(یہاں أَجْرُ مضاف ہے اور عَامِلِينَ مضاف الیہ ہے۔)

b- ﴿ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ (الرعد: 24)

”کتنا اچھا ہے ، آخرت کا گھر“ (عُقْبَى مضاف ہے اور الدَّارِ مضاف الیہ)

نِعْمَ اور نِعِمًّا کی مثالیں

1- ﴿قَدَّرْنَا نِعِمَّ الْقَادِرُونَ﴾ (المرسلات: 23)

”تو دیکھو ، ہم اس پر قادر تھے ، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔“

2- ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَ نِعِمَّ الْوَكِيلُ﴾ (آل عمران: 173)

”ہمارے لیے اللہ کافی ہے ، اور وہی بہترین کار ساز ہے۔“

3- ﴿نِعِمَّ الثَّوَابُ وَ حَسَنَتْ مُرْتَفَعًا﴾ (الكهف: 31)

”بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام!“

4- ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ نِعِمًّا هِيَ﴾ (البقرة: 271)

”اگر اپنے صدقات علانیہ دو ، تو یہ بھی اچھا ہے۔“

5- ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعِمَّ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ (ص: 30)

”اور داؤد کو ہم نے سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا ، بہترین بندہ ،

کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا۔“

6- ﴿نِعْمَتٌ فَاطِمَةٌ زَوْجَةٌ﴾ ”فاطمہ بہت اچھی بیوی ہے۔“

بِئْسَ اور بِئْسَمَا کی مثالیں

1- ﴿بِئْسَ لَاسْمُ الْفُسُوقِ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾ (الحجرات: 11)

”ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا ! بہت بری بات ہے۔“

(آل عمران: 151)

﴿بِئْسَ مَثْوًى لِلظَّالِمِينَ﴾

2- ”ظالموں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔“

(یہاں فاعل ، معرف باللام کی طرف مضاف ہے)

3- ﴿وَأَغْلَظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (التوبة: 73)

”ان (کفار اور منافقین) کے ساتھ حتیٰ سے پیش آور۔ آخر کار ان کا

ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔“

4- ﴿بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ﴾ (ہود: 98)

”کیسی بدتر جائے ورود ہے ، جس پر کوئی پہنچے۔“

5- ﴿بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ﴾ (ہود: 99)

”کیسا برا صلہ ہے ، جو اس کو ملے گا۔“

6- ﴿هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿﴾ (الکھف: 50)

”حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ بڑا ہی برا بدل ہے ،

جسے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں۔“

7- ﴿بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ﴾ (الجمعه: 5)

”اس سے بھی زیادہ بری مثال ہے ، ان لوگوں کی جنہوں نے ، اللہ

کی آیات کو جھٹلا دیا ہے۔“

8- ﴿بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي أَعَجَلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ﴾ (الاعراف: 150)

”بہت بری جانشینی کی ! تم لوگوں نے میرے بعد ! کیا تم سے اتنا صبر نہ ہوا کہ

اپنے رب کے حکم کا انتظار کر لیتے؟“

- 9- ﴿قُلْ بِسْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (البقرة: 93)
 ”کو اگر تم مومن ہو ، تو یہ عجیب ایمان ہے ، جو ایسی بری حرکات کا تمہیں حکم دیتا ہے۔“

حَبْدَا

- 1- نِعَم کے معنی میں حَبْدَا بھی مستعمل ہے یہ بھی کلمہ تعریف و تحسین ہے۔ مثلاً
 حَبْدَا فاطمۃ ”فاطمہ کتنی اچھی خاتون ہے!“
 حَبْدَا زید ”زید کیا خوب آدمی ہے!“
- 2- حَبَّ اور اسم اشارہ ذَا سے مرکب ہے۔ مدح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حَبْدَا کا مطلب ہے ، بہت خوب ، کیا خوب۔
 واحد شئی ، جمع اور مذکر و مونث سب کے لیے حَبْدَا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

سَاءَ اور سَاءَات کی مثالیں

- 1- ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً﴾ (الاسراء: 32) سَاءَ سَيِّئاً
 ”زنا کے قریب نہ چلو۔ وہ بہت بُرا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔“
- 2- ﴿فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ﴾ (الصافات: 177)
 ”جب وہ (عذاب) ان کے صحن میں اترے گا، تو وہ دن اُن لوگوں کے لیے بہت برا ہوگا ، جنہیں خبردار کیا جا چکا ہے۔“

3- ﴿ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴾ (الفرقان: 66)

”(دوزخ) وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے۔“

4- ﴿ بئْسَ الشَّرَابُ وَ سَاءَتْ مُرْتَقَقًا ﴾ (الکھف: 29)

”بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ!“

تنبیہ

واضح ہو کہ افعالِ مدح و ذم ، افعالِ جامدہ میں سے ہیں۔ عام افعال کی طرح ان کی تمام گردانیں نہیں ہوتیں۔ البتہ تذکیر و تانیث پائی جاتی ہے۔



سبق نمبر: 229

أَفْعَالِ قُلُوبِ Verbs of Affectivity

- 1- أفعال قلوب (7) سات ہیں ، جو یقین اور شک کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
یہ أفعال چونکہ اندرونی اور داخلی علم ، یا گمان پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے
افعال قلوب کہلاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔
ان میں سے پہلے تین یقین (Certainty) کے لیے ، دوسرے تین شک
(Doubt) کے لیے ، اور ساتواں ، شک اور یقین دونوں کے لیے استعمال
ہوتا ہے ، جس کا تعین قرینے سے ہوتا ہے۔

صرف یقین کے لیے	صرف شک کے لیے	شک اور یقین دونوں کے لیے
1- عَلِمْتُ	4- حَسِبْتُ	7- زَعَمْتُ
2- وَجَدْتُ	5- ظَنَنْتُ	
3- رَأَيْتُ	6- خِلْتُ	

- 2- یہ افعال قلوب ، مبتداً اور خبر ، دونوں کو منصوب کہتے ہیں۔ جیسے :

زَيْدٌ	فَاضِلٌ	کے بجائے	عَلِمْتُ	زَيْدًا	فَاضِلًا
مبتداً	خبر		منصوب	منصوب	منصوب

1- عَلِمْتُ کی مثالیں

1- ﴿فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ﴾ (الممتحنہ: 10)

”اور اگر تم جان لو کہ یہ عورتیں مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔“

(اس مثال میں ، ضمیر ہُنَّ اور مُؤْمِنَاتٍ دونوں منصوب ہیں)

2- ﴿وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالُهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ﴾ (البقرة: 102)

”اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا ، اس کے لیے آخرت میں

کوئی حصہ نہیں۔“

بعض اوقات عَلِمْتُ ، عَرَفْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت

میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطور افعالِ قلوب نہیں ہوتا۔

3- ﴿عَلِمَ كُلُّ أَنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ﴾ (البقرة: 60)

”ہر قبیلے نے جان لیا کہ کون سی جگہ ، اُس کے پانی لینے کی ہے۔“

2- وَجَدْتُ کی مثالیں

1- ﴿وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ﴾ (الاعراف: 102)

”بلکہ ہم نے تو اکثر کو فاسق ہی پایا۔“

(اس مثال میں ، أَكْثَرُ اور فَاسِقِينَ دونوں منصوب ہیں)

2- ﴿لَوْ جَدُّوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (النساء: 64)

”تو یقیناً تم لوگ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔“

(اس مثال میں ، اللہ اور تَوَاباً دونوں منصوب ہیں ، جبکہ رَحِيماً

دوسری خبر ہے۔)

3- ﴿أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوَى﴾ (الضحی: 6)

”کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟“

(اس مثال میں ، اسم ضمیرك اور يَتِيماً دونوں منصوب ہیں)

4- ﴿وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ﴾ (یوسف: 79)

”جس کے پاس ہم نے ، اپنا مال پایا ہے۔“

5- ﴿لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا﴾ (الکھف: 31)

”میں ضرور اس سے بھی زیادہ ، شاندار جگہ پاؤں گا۔“

6- ﴿تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ﴾ (المزمل: 20)

”اُسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے ، وہی زیادہ بہتر ہے۔“

بعض اوقات وَجَدْتُ ، أَصَبْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت

میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال

بطور افعالِ قلب نہیں ہوتا ، جیسا کہ آخری مثال سے واضح ہے۔

3- رَأَيْتُ کی مثالیں

1- ﴿إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا﴾ (الانسان: 19)

”تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں ، جو بکھر دیئے گئے ہیں۔“

(اس مثال میں ضمیر هُمْ اور لُؤْلُؤًا دونوں منصوب ہیں۔)

(یوسف: 4)

2- ﴿رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾

”میں نے خواب دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے ہیں۔“

(النجم: 13)

3- ﴿وَلَقَدْ رَاَهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾

”یقیناً ایک مرتبہ پھر رسولؐ نے ، جبریلؑ کو اترتے دیکھا۔“

(یہ فعل ، رویتِ بصری سے متعلق ہے۔)

بعض اوقات رَأَيْتُ ، أَبْصَرْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطور افعالِ قلوب نہیں ہوتا ، جیسا کہ آخری مثال سے واضح ہے۔

4- حَسِبْتُ کی مثالیں

(النور: 11)

1- ﴿لَا تَحْسِبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ﴾

”تم لوگ اس کو یہ نہ سمجھو کہ وہ تمہارے لیے شر ہے۔“

(اس مثال میں اسمِ ضمیر ، هُ اور شَرًّا دونوں منصوب ہیں۔)

2- ﴿فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا﴾ (النمل: 44)

”اس نے جو دیکھا تو سمجھی کہ پانی کا حوض ہے اور اترنے کے لیے اس نے اپنے پائینچے

اٹھالے۔“ (یہاں ضمیر ، هُ اور لُجَّةً دونوں مفعول منصوب ہیں۔)

3- ﴿وَتَحْسِبُهُمْ﴾ (الكهف: 18)

”تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ وہ سو رہے تھے۔“

(اس مثال میں اسمِ ضمیر ، هُمْ اور أَيْقَاطًا دونوں منصوب ہیں۔)

5- ظَنَنْتُ کی مثال

بعض اوقات ظَنَنْتُ ، اِتَّهَمْتُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے صرف ایک مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں اس کا استعمال بطور افعالِ قلب نہیں ہوتا۔

- 1- ﴿وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ﴾ (ہود: 27)
 ”اور ہم کوئی چیز بھی ایسی نہیں پاتے ، جس میں تم لوگ ہم سے کچھ بڑھے ہوئے ہو ، بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔“
 (اس مثال میں ضمیر ، کُمْ اور کَاذِبِينَ دونوں منصوب ہیں)

6- خَلْتُ کی مثال

﴿فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيَّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى﴾ (طہ: 66)
 ”یہ ایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ، ان کے جادو کے زور سے ، موسیٰؑ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔“
 (بعض علماء نے ، يُخَيَّلُ کو افعالِ قلوب میں شامل نہیں کیا۔ افعالِ قلوب یا تو فعل ثلاثی مجرد سے آتے ہیں یا پھر ع ل م کے مادے سے فعل مزید کے باب افعال میں۔ چنانچہ ان کے نزدیک ، يُخَيَّلُ کا نائب فاعل أَنَّهَا تَسْعَى ہے اور إِلَيْهِ مفعول نہیں ہے ، بلکہ يُخَيَّلُ کا صلہ ہے۔ اعراب القرآن۔ محی الدین درویش)

7- زَعَمْتُ کی مثالیں

زَعَمَ ، شک اور یقین دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے ، جس کا تعین سلسلہ کلام سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ شک کے لیے کہیں نہیں آیا ، بلکہ ہر جگہ یقین ہی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

1- ﴿زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا﴾ (التغابن: 7)

”منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہر گز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔“

2- ﴿بَلْ زَعَمْتُمْ أَنْ لَنْ نَجْعَلَ لَكُم مَوْعِدًا﴾ (الكهف: 48)

”تم لوگوں نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے۔“

3- ﴿أَيْنَ شُرَكَاءِیَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾ (القصص: 62)

”کہاں ہیں میرے وہ شریک ، جن کا تم گمان رکھتے تھے؟“



سبق نمبر : 230

أَفْعَالِ تَعَجُّبٍ

Verbs of Astonishment

تعجب کے اظہار کے لیے ، اَفْعَالِ تَعَجُّبِ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے ، فعل تعجب بنانے کے دو (2) طریقے ہیں :

1. باب اِفعال کے ماضی غائب اَفْعَل سے پہلے مَا لگا کر اور بعد میں منصوب اسم لگا کر فعل تعجب بنایا جاتا ہے۔

مثلاً مَا أَحْسَنَ زَيْدًا ! ”زید کتنا حسین ہے!“
مَا أَظْلَمَهُمْ ! ”وہ کتنے ظالم ہیں!“

(یہاں پہلی مثال میں زید منصوب ہے اور دوسری مثال میں ضمیر هُمْ منصوب ہے۔)

2. باب اِفعال کے امر (أَفْعَلْ) کے پہلے صیغے کے بعد ، حرف جر ب اور مجرور اسم لگا کر فعل تعجب بنایا جاتا ہے۔

مثلاً أَحْسِنْ بَزَيْدٍ ! ”زید کس قدر اچھا ہے!“
أَعْلِمْ بِهِ ! ”وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے!“

(یہاں پہلی مثال میں زید مجرور ہے اور دوسری مثال میں ضمیر مجرور ہے۔)

3- ثلاثی مزید سے فعل تعجب بنانے کے لئے ، مصدر سے پہلے مَا أَشَدَّ استعمال

کرتے ہیں ، یا پہلے أَشَدُّ ب اور بعد میں مجرور اسم لے آتے ہیں ۔

مثلاً مَا أَشَدَّ إِخْضِرَارُهُ ! ”وہ کتنا زیادہ سبز ہے !“

أَشَدُّ يَا خَضِرَارِهِ ! ”وہ کتنا زیادہ سبز ہے !“

4- ماضی میں تعجب کے اظہار کے لیے ، مَا کے بعد ، كَانَ کا اضافہ کیا جاتا

ہے۔ جیسے : مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرِ الْبِسْتَانِ ؟

”باغ کا منظر کس قدر خوبصورت تھا؟“

5- مستقبل میں تعجب کے اظہار کے لیے ، مَا کے بعد ، يَكُونُ کا اضافہ کیا جاتا

ہے۔ جیسے :

مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنْظَرِ الْبَحْرِ !

”سمندر کا منظر ، کیا ہی پاکیزہ ہو گا !“

مَا تَعَجُّبِيَّةٌ + أَفْعَلُ کے ذریعے تعجب

1- فعل تعجب کا فاعل ، اسم ضمیر مستتر هُوَ ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا أَنْفَعَ ! ”وہ کتنا فائدہ مند ہے !“

2- جس اسم پر تعجب ظاہر کیا جاتا ہے ، وہ مفعول (منصوب) ہوتا ہے۔ جیسے

مَا أَجْهَلَ هَذَا الْقَوْمَ ! ”یہ قوم کس قدر جاہل ہے !“

مفعول (منصوب)

فعلِ تعجب کی مثالیں

- 1- ﴿ مَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَى ! ﴾ (طہ: 83)
 ”اے موسیٰ! کیا چیز تمہیں، اپنی قوم سے پہلے لے آئی!“
 (یہاں مَا استفہامیہ ہے، اور أَعْجَلَ فعل تعجب نہیں بلکہ باب افعال سے ہے)
- 2- ﴿ قِيلَ لِلنَّاسِ مَا أَكْفَرَهُ ! ﴾ (عبس: 17)
 ”لغت ہو انسان پر، کس چیز نے اے مکر حق بنا دیا؟ (کتنا سخت مکر حق ہے)“
 (یہاں مَا استفہامیہ ہے، اور أَكْفَرَهُ فعل تعجب نہیں بلکہ باب افعال سے ہے)
- 3- ﴿ مَا أَعْدَلَ الْقَاضِيَ ! ﴾ ”قاضی کس قدر انصاف کرنے والا ہے!“
- 4- ﴿ مَا أَحْمَلَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ ! ﴾ ”جامع مسجد کس قدر خوبصورت ہے!“
- 5- ﴿ مَا أَفْبَحَ ! ﴾ ”وہ کس قدر برا ہے!“
- 6- ﴿ مَا أَشَدَّ الْحَرَّ ! يَا مَسْغُودُ ! ﴾ ”اے مسعود! کس قدر سخت گرمی ہے!“
- 7- ﴿ مَا أَطْيَبَ الطَّعَامَ ! ﴾ ”کھانا کتنا اچھا ہے!“
- 8- ﴿ مَا أَسْرَعَ الْقِطَارَ ! ﴾ ”ریل گاڑی کس قدر تیز رفتار ہے!“
- 9- ﴿ مَا كَانَ أَقْصَرَ ! ﴾ ”وہ کس قدر کم تھا!“
- 10- ﴿ مَا أَلَذُّ الشُّفَّاحِ ! ﴾ ”سیب کتنا لذیذ ہے!“

11- مَا كَانَ أَطْوَلَ عَالَمٍ شَنَا ! ”عالم چنا ، کتنا طویل قامت تھا !“

12- مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ ! ”دو مرد کتنے لمبے ہیں !“

فعل امر (أَفْعِلْ) کے ذریعہ تعجب

1- فعل امر (أَفْعِلْ) کے بعد ، حرف جر ب استعمال کیا جاتا ہے۔

2- فعل امر (أَفْعِلْ) کے بعد کے اسم پر ، ال لگایا جاتا ہے۔

جیسے : أَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ ! ”منظر کتنا حسین و جمیل ہے !“

فعل تعجب کی مثالیں

1- ﴿ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونا ﴾ (مریم: 38)

وہ لوگ کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہوں گے ! جس دن ہمارے سامنے حاضر ہوں گے۔

2- ﴿ أَبْصِرْ بِهِمْ وَ أَسْمِعْ ﴾ (الکھف: 26)

”کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا (اللہ) !“

3- أَعْظَمُ بِهِ ! ”وہ کتنا بزرگ دست ہے ! کتنا عظیم الشان ہے !“

4- أَكْرَمُ بِهِ ! ”وہ کتنا شریف ہے !“

5- اِشْدُدْ بِحُمْرَةِ الْوَرْدَةِ ! ”گلاب کس قدر سرخ ہے !“

6- أَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ ! ”منظر کتنا حسین و جمیل ہے !“

7- أَجْمَلٌ بِمَنْظَرِ الْبُسْتَانِ ! ”باغ کا منظر کتنا حسین و جمیل ہے!“

مَا أَجْمَلَ حَامِداً كى تحلیل

علمائے نحو نے افعالِ تعجب پر مشتمل جملوں کی تحلیل میں اختلاف کیا ہے، یہاں تین طریقے درج کیے جا رہے ہیں :

1-	مَا	أَجْمَلٌ	حَامِداً
	مبتداً	فعل + فاعل	مفعول بہ
	مبتداً		خبر
			جملہ اسمیہ خبریہ

2-	مَا	أَجْمَلٌ	حَامِداً	(شَيْءٌ عَظِيمٌ)
	اسم موصول	فعل + فاعل	مفعول بہ	محذوف
	اسم موصول	جملہ فعلیہ خبریہ	خبر	خبر
	اسم موصول	صلہ	خبر	خبر
		مبتداً		
				جملہ اسمیہ خبریہ

3-	مَا	أَجْمَلٌ	حَامِداً
	اسم تعجب	فعل ماضی + فاعل محذوف	مفعول
		جملہ فعلیہ (هُوَ)	

نوٹ: المنهاج فى القواعد والاعراب میں محمد الانطاکی نے مترادف یوں لکھے ہیں :

مَا	أَجْمَلٌ	الرَّبِيعَ
شَيْءٌ	جَمَلٌ	الرَّبِيعَ

اَحْسِنْ بَزِيْدِ كِي تَحْلِيْل

- 1- اَحْسِنْ بَزِيْدِ كِي تَحْلِيْل يُوں كِي گئی ہے۔
 -a اَحْسِنْ فَعْل امر ہے ، لِيَكِن فَعْل ماضِي كے مَعْنٰی ميں ہے۔
 -b بَزِيْدِ ميں ، بَ زَائِدَه ہے
 -c بَزِيْدِ ميں ، زِيْد فاعِل ہے۔

- 2- اَجْمَلْ (بَ زَائِدَه) اَحْسِنْ
 اَجْمَلْ فَعْل ماضِي
 اَحْسِنْ فاعِل

- 3- بعض علماء نے تَحْلِيْل يُوں كِي ہے۔

بَزِيْدِ	(اَنْتَ)	اَحْسِنْ
بظاھر مجرور	ضمير محذوف	فَعْل تعجب
مَعْنٰی منصوب	فاعِل	
مفعول	محلّا مرفوع	



سبق نمبر : 231

أَفْعَالِ مُقَارَبَةٍ

Verbs of Approximation

-1

بعض افعال ، کسی کام کے امکان ، توقع یا اس کے شروع ہو جانے کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ **أَفْعَالِ مُقَارَبَةٍ** کہلاتے ہیں۔ ان افعال کی تین (3) بڑے گروپوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

a- افعالِ مقارَبہ : یہ اُن کے بغیر اور اُن کے ساتھ دونوں طرح استعمال کیے جاتے ہیں۔ اُنہیں كَاذَ وَاَخْوَاثُہَا کہا جاتا ہے۔

ان میں كَاذَ ، اَوْشَكَ اور كَرَبَ شامل ہیں۔

b- افعالِ رجاء : یہ لازمی طور پر ، اُن کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے : عَسَى ، جَرَى ، اِخْلَوْلَقَ ،

c- افعالِ شروع : اُن کے بغیر استعمال کیے جاتے ہیں۔

جیسے : شَرَعَ ، جَعَلَ وغیرہ۔

-2

أَفْعَالِ مُقَارَبَةٍ تین (3) ہیں۔ كَاذَ ، كَرَبَ اور اَوْشَكَ

-3

أَفْعَالِ مُقَارَبَةٍ ، خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

-4

أَفْعَالِ مُقَارَبَةٍ کی خبر عموماً فعل مضارع ہوتی ہے ، اور فعل مضارع پر اُن داخل کیا جاتا ہے۔

کاذب کے قواعد

1- کاذب خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے۔ یعنی ابھی کام شروع نہیں ہوا ، بلکہ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔

2- کاذب کی خبر ، عموماً فعل مضارع پر مشتمل ہوتی ہے۔

3- کاذب کسی خبر ، اکثر اوقات اَنْ کے بغیر آتی ہے۔ اَنْ حذف کیا جاتا ہے اور کاذب میں ، اَنْ کا حذف ہی زیادہ بہتر ہے۔ جیسے :

a- **کاذبوا** **يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبْدًا** (الجن : 19)

خبر

فعل مقارب

”قریب ہے کہ لوگ اسکو چٹ جائیں۔“

b- ﴿ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعِفُوْنِیْ وَ كَاذِبُوْا ۙ یَقْتُلُوْنَ نِسِیْ ۙ ﴾ (الاعراف : 150)

”(ہاروں نے کہا) : لوگوں نے مجھے کمزور پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔“

4- بعض اوقات ، کاذب کی خبر پر اَنْ آجاتا ہے۔ جیسے حدیث رسول ﷺ ہے :

کاذب **الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا** (بیہقی شعب الایمان . ضعیف)

”فقر اور تنگ دستی قریب ہے کہ کفر کا سبب بن جائے۔“

5- بعض اوقات ، کاذب ، ”ارادے کے لیے“ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِنَّ السَّاعَةَ آتِیَةٌ ۙ اَکْاْذٌ ۙ اُخْفِیْہَا ۙ ﴾ (طہ : 15)

”یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے ، میں اس کا وقت مخفی رکھنا چاہتا ہوں۔“

6- کَادَ کے تمام صیغے مستعمل ہیں۔ جیسے: کَادَ ، يَكَادُ ، كَذَ

کَادَ ، کَاوَا ، يَكَادُ ، تَكَادُ ، اَكَادُ ، يَكَادُونَ

7- بعض اوقات کَادَ زائدہ ہوتا ہے اور کلام کے صلے کے طور پر واقع ہوتا ہے۔ جیسے:

لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا کا مطلب ہے لَمْ يَرَاهَا

﴿اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا﴾ (النور: 40)

”(ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے ، تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔“

نحوی تحلیل

کَادَ	الفَقْرُ	اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا
فعل مقارب	اسم	کَادَ کی خبر

1- کَادَ فعل مقارب ہے۔

2- الْفَقْرُ ، کَادَ کا اسم ہے۔ مرفوع ہے۔

3- اَنْ ، برائے مصدر ہے۔ حرفِ نائب ہے۔

4- كُفْرًا خبر ہے۔ منصوب ہے۔

WWW.KITABOSUNNAT.COM

کَاد کی مثالیں

1- ﴿يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ﴾ (البقرة: 20)

” قریب ہے کہ بجلی ان کی نظروں کو اچک لے۔“

2- ﴿يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ﴾ (النور: 43)

”اس کی بجلی کی چمک ، نگاہوں کو خیرہ کیے دیتی ہے۔“

3- ﴿تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (الملک: 8)

”(جنم) شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔“

(جنم مونث سماعی ہے، اس لیے تَكَادُ اور اس کے ساتھ تَمَيِّزُ دونوں مونث استعمال ہوئے ہیں۔)

4- ﴿لَقَدْ كَذَبَ تَرَكَنُ إِلَيْهِمْ﴾ (بنی اسرائیل: 74)

”یقیناً قریب تھا کہ تم ان لوگوں کی طرف ، کچھ نہ کچھ جھک جاتے۔“

5- ﴿كَادُوا يَسْتَفْزُونَكَ مِنَ الْأَرْضِ﴾ (بنی اسرائیل: 76)

”یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اس سر زمین سے اکھاڑ دیں۔“

(یہاں کَادُوا جمع ہے اور يَسْتَفْزُونَ بھی جمع استعمال ہوا ہے۔)

6- ﴿يَكَاذُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا﴾ (الحج: 72)

”اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی وہ ، ان لوگوں پر ٹوٹ پڑیں گے ، جو انہیں

ہماری آیات سناتے ہیں۔“

(یہاں يَكَاذُونَ اور يَسْطُونَ دونوں افعال مضارع جمع استعمال ہوئے ہیں)

7- کَاذَ پر اگر حروفِ نفی ، لَمْ ، لَا اور مَا آئیں ، تو ان کے مفہوم کے بارے

میں ، علمائے نحو کے درمیان اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں تین آراء ہیں۔

- a- کَاذَ پر آنے والا ، ہر حرفِ نفی ، بہر حال نفی کا مفہوم دے گا۔
- b- کَاذَ ، حرفِ نفی کے ساتھ اور بغیر ، بہر حال مثبت کا مفہوم دے گا۔
- c- کَاذَ (ماضی کا صیغہ ہو تو) حرفِ نفی ، نفی کا مفہوم نہیں دے گا۔

8- البتہ اگر کَاذَ کے مستقبل کا صیغہ ہو تو منفی کا مفہوم دے گا۔ (شرح ماہِ عامل) جیسے :

a- ﴿إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْذِبْ﴾ يَرَاهَا ﴿(النور: 40)

”(ایسی تاریکی کہ) جب آدمی اپنا ہاتھ نکالے ، تو اسے بھی نہ دیکھنے

پائے۔“

b- ﴿وَمَا كَاذُوا﴾ يَفْعَلُونَ ﴿(البقرة: 71)

”وہ ایسا کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔“



كَرَبَ

- 1- كَرَبَ ظاہر کرتا ہے کہ فاعل نے ، خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔
جیسے : **كَرَبَ** زَيْدٌ يَخْرُجُ
”زید نے نکلنا شروع کر دیا ہے۔“
- 2- كَرَبَ کی خبر ، عموماً اَنْ کے بغیر آتی ہے۔ جیسے :
كَرَبَ الصَّيْفُ يَأْتِي
”قرب ہے کہ گرمی کا موسم آئے۔“

كَرَبَ کی مثالیں

- 1- **كَرَبَ** يَفْعَلُ كَذَا وَ كَذَا
”قرب ہے کہ وہ ایسا اور ایسا کر دے۔“
- 2- **كَرَبَ** اَنْ يَفْعَلَهُ
”قرب ہے کہ وہ یہ کام کر دے۔“
- 3- **كَرَبَ** الشَّمْسُ لِلْمَغِيبِ
”سورج بس ڈوبنے ہی والا ہے۔“

اَوْشَكَ كَرِ قَوَاعِد

1- اَوْشَكَ (To Draw Near) بھی کام کے آغاز کی قرمت بیان کرتا ہے۔

مثلاً: ” اَوْشَكَ بَكَر “ اَنْ يَذْهَبَ “

(بکر بس جانے ہی والا ہے)

2- اَوْشَكَ کی خبر ، عُمُومًا اَنْ کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے :

اَوْشَكَ زَيْدٌ اَنْ يَجِيءَ

” زید نے آنا شروع کر دیا ہے۔ “

3- اَوْشَكَ کے ساتھ ، فعل مضارع يُوشِكُ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

4- فعل مضارع اَثْقَلَ لِيُوشِكَنَّ کا استعمال بھی عام ہے۔ جیسے : حدیث میں ہے۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ ،

اَوْ لِيُوشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ،

فَتَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ (ترمذی)

”اُس ذات کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، تم

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ، ورنہ یقیناً عنقریب

اللہ تم پر ، اپنی طرف سے عذاب نازل کر دے گا ، پھر تم اس سے دعا

کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔“

5- اَوْشَكَ کے دیگر مشتقات بھی ، اَوْشَكَ کا ہی عمل کرتے اور

مفہوم دیتے ہیں جیسے وَشِيكَ وغیرہ ۔

اَوْشَكَ - يُوْشِكُ کی مثالیں

نبی کریم ﷺ کی مندرجہ ذیل حدیثیں ملاحظہ فرمائیے :

- 1- **يُوْشِكُ** أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ أَرْبَعًا (مسلم)
”قرب ہے کہ تم میں سے ایک آدمی فجر میں (دو کے بجائے) چار رکعات پڑھے گا۔“
- 2- **يُوْشِكُ** النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ ، حَتَّى يَقُولُ قَائِلُهُمْ : هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ ؟ (سنن ابی داود)
”قرب ہے کہ لوگ کثرت سے سوال کریں گے۔ یہاں تک کہ پوچھنے والا یہ بھی پوچھے گا۔ جب یہ اللہ ہے ، جس نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا ، تو پھر سوال یہ ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟“
- 4- **اَوْشَكَ** الرَّبِيعُ أَنْ يُقْبَلَ
”قرب ہے کہ بہار کا موسم آئے۔“
- 5- **اَوْشَكَ** النَّاسُ أَنْ يَمُوتُوا جُوعًا
”زمین قحط زدہ ہوئی تو قریب تھا کہ لوگ بھوک کی وجہ سے مر جائیں۔“
- 6- **اَوْشَكَ** الرَّبِيعُ أَنْ يُقْبَلَ وَ تَتَفَتَحَ الْأَزْهَارُ
”قرب ہے کہ موسم بہار آئے اور پھول کھلیں۔“

نوٹ: بعض علماء نے طَفِقَ ، جَعَلَ ، أَخَذَ کو بھی افعالِ مقاربہ میں شمار کیا ہے۔ ان کی تفصیل ، افعالِ شروع کے تحت سبق نمبر 232 میں ملاحظہ فرمائیے۔

سبق نمبر: 232

أَفْعَالِ شُرُوع Verbs of Initiative

- 1- اَفْعَالِ شُرُوع ، ظاہر کرتے ہیں کہ فاعل نے خبر پر مشتمل کام کا آغاز کر دیا ہے۔
- 2- مشہور افعال شروع (5) پانچ ہیں۔ طَفِقَ ، جَعَلَ ، شَرَعَ ، طَفِقَ اور أَخَذَ .
- 3- متفرق افعال شروع یہ ہیں۔ اَنْشَأَ ، عَلِقَ ، قَامَ ، أَقْبَلَ ، هَبَّ ، بَدَأَ
- 4- ان کا مطلب ہوتا ہے۔ ”شروع کیا“ ”کرنے لگا“ اس معنی کے لیے ان کا صرف فعل باضی ہوتا ہے ، مگر جب یہ اپنے اصلی معنوں میں ہوتے ہیں تو ان کے مضارع اور امر بھی ہوتے ہیں۔
- 5- ”افعال شروع“ کے اسم کی ، حالت و صفت ظاہر کرنے والا لفظ ، صرف فعل مضارع ہوتا ہے۔ اس فعل مضارع کا فاعل ، چھپی ضمیر ہوتی ہے ، جو ”افعال شروع“ کے اسم کے بدلے ہوتی ہے۔ اس لیے فعل مضارع اسی کے مطابق واحد ثنی جمع اور مذکر یا مونث ہو گا۔
- 6- ہم نے کَرَبَ اور اَوْشَكَ کا ذکر افعالِ مقارَبہ (سبق نمبر 231) میں کر دیا ہے۔ بقیہ تین کا بیان ملاحظہ کیجیے :
- 7- یہ افعال بھی ، فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں ، لیکن ان کی خبر پر اَنْ داخل نہیں ہوتا۔

3- طَفِقَ کی مثالیں

- 1- ﴿رَدُّوْهَا عَلٰی طَفِقٍ مَّسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ﴾ (ص: 33)
حضرت سلیمان نے حکم دیا ”انہیں (گھوڑوں کو) میرے پاس واپس لاؤ، پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔“
- 2- ﴿وَ طَفِقًا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ﴾ (طہ: 121)
”لگے وہ دونوں (آدم اور حوا) اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے۔“
(واضح ہو کہ یہاں طَفِقًا اور يَخْصِفَانِ دونوں مثنیٰ استعمال ہوئے ہیں۔)
- 3- طَفِقَ الْعِلْمَانُ يَتَنَافَسُونَ فِي السَّبَاحَةِ ”لڑ کے تیراکی میں مقابلہ کرنے لگے۔“

4- جَعَلَ

- بعض اوقات ، جَعَلَ بھی ، کام کے آغاز کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے :
- 1- جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ يَمْسَحُ رَأْسَهُ
”رسول ﷺ ان کا سر (یعنی حضرت عمارؓ من یاسر کا) سہلانے لگے۔“
 - 2- جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَهُ
”وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا۔“
 - 3- أَنْشَأَتِ السَّمَاءُ تُمْطِرُ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُونَ إِلَى هُنَا وَإِلَى هُنَا
”آسمان برسنے لگا تو لوگ یہاں اور وہاں دوڑنے لگے۔“

5- أَخَذَ

بعض اوقات ، أَخَذَ بھی کام شروع ہو جانے کو بیان کرتا ہے۔

أَخَذَ کے بعد اَنْ نہیں آتا ، مثلاً

1- أَخَذْتُ أَكْتُبُ

”میں لکھنے لگا۔“

2- جَاءَ الرَّبِيعُ فَأَخَذَتْ اللَّازِهَارُ تَفْتَحُ

”بہار کا موسم آیا ، تو پھول کھلنے لگے۔“

3- أَخَذَ الثَّوْبُ يَبْلَى

”کپڑا بوسیدہ ہونے لگا۔“

4- أَخَذَتْ الشَّجَارُ تُورِقُ

”درختوں پر پتے نمودار ہونے لگے۔“

5- أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشَى

”بچے نے چلنا شروع کر دیا ہے۔“

متفرق افعال شروع

6- شرع

- a **شرع** الولد یبکی ”لڑکا رونے لگا۔“
- b انتھی الامتحان. **شرع** التلاميذ يسافرون الى اوطانهم
”امتحان ختم ہوا اور لڑکے اپنے وطنوں کو جانے لگے۔“

7- قام

قام الاولاد يجتهدون في الدرس لڑکے پڑھائی میں محنت کرنے لگے۔

8- هب

هب على يدعوا الناس الى الخير
”علی لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے لگا۔“

9- علق

علق الزارعان يقتلان على شبر ارض
”دونوں کاشتکار ایک گز زمین پر لڑنے لگے۔“

10- اصفر

اصفر وجه المذنب
”مجرم کا چہرہ زرد ہونے لگا۔“

سبق نمبر: 233

أَفْعَالِ رَجَاءٍ Verbs of Hope

- 1- افعال رجاء ، کسی خبر کے وقوع کی امید کا اظہار کرتے ہیں۔
- 2- أَفْعَالِ رَجَاءٍ کے بعد ، اَنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- 3- افعال رجاء تین ہیں۔ عَسَى ، حَرَى اور اِخْلَوْلَقْ

حَرَى

حَرَى اَنْ يَكُونَ ذَلِكَ

”ممکن ہے کہ یہ بات ہو۔“

اِخْلَوْلَقْ

اِخْلَوْلَقْ کا مطلب ہے ، قریب ہوا ، متوقع ہے۔ جیسے :

اِخْلَوْلَقْتُ السَّحَابَةَ اَنْ تُمَطِّرَ

”امید ہے کہ بادل برس جائے۔“

عسی کے قواعد

1- عسی محبوب اور مطلوب چیزوں میں امید اور رجاء کے اظہار کے لیے (لعل کی طرح) استعمال ہوتا ہے اور مکروہ چیزوں میں خوف کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

2- عسی کسی کام کی توقع کے لئے آتا ہے۔ اس کا مفعول، ایک پورا جملہ ہوتا ہے، جس کے مضارع پر اُن لگاتے ہیں۔ مثلاً

﴿عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾ (التحریم: 8)
مفعول

”بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں مٹا دے۔“

3- بعض اوقات عسی کے اسم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اسم کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ ذیل میں دونوں مثالیں اور ان کی نحوی تحلیل ملاحظہ فرمائیے۔

a- عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ (المائدہ: 52)

”بعید نہیں کہ اللہ تمہیں فیصلہ کن فتح بخشے گا۔“

(یہاں اسم لفظ اللہ ہے)

اسم کے ساتھ نحوی ترکیب

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ
فعل مقارب اسم خبر

-b عسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ

”قریب ہے کہ زید نکل پڑے۔“

فعل کے ساتھ نحوی ترکیب

عسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ
فعل مقارب فعل فاعل

4- عسیٰ سے صرف ماضی کی گردان آتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں ہے۔ یہ فعل جامد ہے۔

5- عسیٰ کی خبر میں ، بعض اوقات اَنْ حذف کیا جاتا ہے ، لیکن اَنْ کا استعمال ہی زیادہ بہتر ہے۔ قرآن مجید میں ، عسیٰ کے بعد ہر جگہ اَنْ کا استعمال کیا گیا ہے۔

6- عسیٰ بعض اوقات ، اسم کی جگہ ، فعل مضارع اَنْ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں ”عسیٰ تامہ“ ہوتا ہے۔ جیسے : عسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ

7- بعض اوقات عسیٰ ، تعلیل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿عسیٰ اَنْ یَّعْطَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: 79)

”(نماز تہجد پڑھا کرو) تاکہ تمہارا رب ، تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے۔“

(مباحث فی علوم القرآن۔ مناع الطعان)

عسی کی مثالیں

- 1- ﴿عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَغْفُو عَنْهُمْ﴾ (النساء: 99)
”بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے۔“
- 2- ﴿عَسَىٰ أَنْ يَنْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: 79)
”قرب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے۔“
- 3- ﴿عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ﴾ (القصص: 22)
”امید ہے کہ میرا رب مجھے ٹھیک راستے پر ڈال دے گا۔“
- 4- ﴿عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا﴾ (یوسف: 83)
”کیا بعید کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے، وہ سب کچھ جانتا ہے۔“
- 5- ﴿عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَكْفَ بِأَسَ الدِّينِ كَفْرُوا﴾ (النساء: 84)
”بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے۔“
- 6- ﴿عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ﴾ (بنی اسرائیل: 8)
”امید ہے کہ تمہارا رب تم لوگوں پر رحم کرے گا۔“



سبق نمبر : 234

أَفْعَالِ تَصْيِيرٍ Factitive Verbs

- 1- أَفْعَالِ تَصْيِيرٍ ، وہ افعال ہیں ، جو ایک حالت سے ، دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔
- 2- أَفْعَالِ تَصْيِيرٍ ، کے بعد دو اسماء استعمال کیے جاتے ہیں ، اور دونوں اسماء کو منصوب کیا جاتا ہے۔
- 3- مشہور أَفْعَالِ تَصْيِيرٍ ، یہ ہیں۔

-a صَيَّرَ :

صَيَّرَتِ الطَّيْنَ خَزَفًا

”اس نے مٹی کو ٹھیکری بنا دیا۔“

-b اتَّخَذَ :

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ﴾ (البقرة: 116)

”اور ان لوگوں نے کہا: اللہ نے کسی کو بیٹا بنا لیا ہے، پاک ہے وہ ذات۔“

﴿اتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ (النساء: 125)

”اللہ نے ابراہیمؑ کو دوست بنا لیا۔“

جَعَلَ:

-c

﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَاراً﴾ (يس: 80)

”وہی، جس نے تمہارے لیے ہرے ہرے درخت سے آگ پیدا کی۔“

﴿فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُولٍ﴾ (الفیل: 5)

”پھر ان لوگوں کو بنادیا (جانوروں کے) کھائے ہوئے بھوسے کی طرح۔“

﴿جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشاً﴾ (البقرة: 22)

”اس نے زمین کو گوارہ بنایا۔“

خَلَقَ:

-d

﴿ثُمَّ خَلَقْنَا النَّطْفَةَ عَلَقَةً﴾ (المؤمنون: 14)

”پھر ہم نے نطفے کی اس یوند کو لو تھڑا بنادیا۔“

﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعاً﴾ (المعارج: 19)

”در حقیقت، انسان تھڑولا پیدا کیا گیا ہے۔“

تَرَكَهُ:

-e

”میں نے اس کو حیرانی کے عالم میں چھوڑ دیا۔“



سبق نمبر: 235

اَفْعَالِ جَامِدَہ اور متفرق اَفْعَالِ

Inert or Invariable Verbs اَفْعَالِ جَامِدَہ

فعل جامد ، وہ فعل ہے ، جس کی مکمل تصریف نہیں ہوتی ،
بعض اوقات صرف جزوی تصریف ہوتی ہے۔

اَفْعَالِ جامدہ کی حسبِ ذیل پانچ (5) قسمیں ہیں۔

- 1- مکمل جامد افعال۔
- 2- وہ جامد افعال ، جن کا صرف ماضی استعمال ہوتا ہے۔
- 3- وہ جامد افعال ، جن کا صرف ماضی اور مضارع استعمال ہوتا ہے۔
- 4- وہ جامد افعال ، جن کا صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔
- 5- وہ جامد افعال ، جن کا صرف فعل مضارع استعمال ہوتا ہے۔

افعالِ جامدہ کی مثالیں

- 1- اَفْعَالِ مدح میں ، نِعَمَ اور نِعْمَتَ واحد مذکر غائب اور واحد مونث غائب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی گردان نہیں آتی۔ (یہ مکمل جامد ہیں)

- 2- اَفْعَالِ ذَمِّ میں ، بَشَسَ اور بَشِيتُ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی گردان نہیں آتی۔ (یہ مکمل جامد ہیں)
- 3- اَفْعَالِ تَعَجُّبٍ ، مَا أَفْعَلَ اور أَفْعِلْ بِهِ دونوں مکمل جامد ہیں۔
- 4- اَفْعَالِ مَرْكَبِ مَكْفُوفٍ ، مَطْلَقًا جامد ہیں۔ جیسے :
- كُتِرَ مَا ، قَلِمَا ، طَالَمَا ، قَصُرَ مَا۔
- 5- اَفْعَالِ اسْتِثْنَاءٍ ، مَا حَاشَا ، مَا خَلَا اور مَا عَدَا افراد اور تذکیر کے لیے لازم ہوتے ہیں۔
- 6- اَفْعَالِ نَاقِصَةٍ میں سے ، لَيْسَ اور مَا دَامَ کے صرف صیغہ ماضی استعمال ہوتے ہیں۔
- جیسے : لَيْسَ ، لَيْسُوا ، لَيْسَتْ ، لَيْسْتُمْ ، لَسْتُ وغیرہ۔
- 7- اَفْعَالِ رَجَاءٍ ، حَرَى ، عَسَى ، صرف صیغہ ماضی میں استعمال ہوتے ہیں۔
- جیسے : عَسَى ، عَسِيَا ، عَسَوْا ، عَسَيْنَا ، عَسَيْتُمْ وغیرہ
- 8- اَفْعَالِ شُرُوعٍ ، بھی صرف صیغہ ماضی میں استعمال ہوتے ہیں۔
- جیسے : شَرَعَ ، طَفِقَ وغیرہ
- 9- اَفْعَالِ نَاقِصَةٍ میں سے ، مَا انْفَكَّ ، مَا بَرِحَ ، مَا زَالَ اور مَا فَتَيَ کے دونوں صیغہ ماضی اور مضارع استعمال ہوتے ہیں۔
- جیسے : انْفَكَّ ، يَنْفَكُّ ، انْفَكُّوا ، يَنْفَكُّونَ

10- اسماء الافعال میں سے **هَات** صرف امر میں استعمال ہوتا ہے۔

اس کا فعل ماضی اور فعل مضارع نہیں آتا۔

جیسے: هَات ، هَاتِيَا ، هَاتُوا ، هَاتِي ، هَاتَيْنِ

11- يَذَرُ اور يَهِيْطُ افعال مضارع جامد ہیں ، يَهِيْطُ کا ماضی اور امر نہیں ہوتا۔

12- يَذَرُ کا ماضی نہیں آتا ، مضارع اور امر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

a- ﴿أَ تَذَرُ﴾ مُوسَىٰ وَ قَوْمَهُ ﴿(الاعراف: 127)

”کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو یونہی چھوڑ دے گا؟“

b- ﴿وَ ذَرِ﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا ﴿(الانعام: 70)

”چھوڑوا ان لوگوں کو! جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشابار کھا ہے۔“



خلاصہ افعال جامدہ

مکمل جامد	صرف فعل ماضی	صرف ماضی اور مضارع	صرف فعل امر	صرف فعل مضارع
<u>افعال مدح و ذم</u>	<u>افعال ناقصہ</u>	<u>افعال ناقصہ</u>	<u>افعال امر</u>	<u>فعل مضارع جامد</u>
نَعَمْ ، حَبَّذَا	لَيْسَ	مَا بَرَحَ	تَعَالَ	يَهَيِّطُ كَا
بُئْسَ ، سَاءَ	مَا دَامَ	مَا زَالَ	هَبْ	فعل ماضی
<u>افعال مرکب مکفوف</u>	<u>افعال مقاربه</u>	مَا فَتَى	هَلَمْ	اور امر نہیں ہوتا
طَالَمَا ، قَصُرَ مَا	كُرُبَ	مَا انْفَلَكَ	تَعَلَّمَ	
قَلَّمَا ، شَدَّ مَا	كَادَ			
<u>افعال تعجب</u>	<u>افعال رجاء</u>			
مَا أَفْعَلُ ، أَفْعَلْ بِهِ	حَرَى			
<u>افعال استثناء</u>	عَسَى			
مَا عَدَا	<u>افعال شروع</u>			
مَا حَاشَا	شَرَعَ			
مَا خَلَا	طَفِقَ			

يَذَرُ كَا
فعل ماضی
نہیں ہوتا

بعض مجہول افعال

بعض مجہول افعال ، مفعول کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

1- **بُهِتَ** (بمعنی مَبْهُوتٌ) دراصل فعل مجہول ہے ، لیکن مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ﴾ (البقرة: 258)

”یہ سن کر ، وہ معرِ حق (نمرود) ششدر رہ گیا۔“

2- **أُضْطَرَّ** إِلَيْهِ (بمعنی مُضْطَرٌّ) بھی فعل مجہول ہے ، لیکن مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿فَمَنْ أُضْطَرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: 173)

”ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو ، اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے ، بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو ، یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے ، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

كَانَ کے پانچ مختلف استعمالات

شیخ مناع القطان نے ، مباحث فی علوم القرآن میں ، ابو جبر الرازی اور الزرکشی کے حوالے سے ، كَانَ کے پانچ (5) مختلف استعمالات بتائے ہیں۔

1- کَانَ منقطع

یہ کَانَ کے اصل معنی ہے۔ جیسے

(النمل: 48)

﴿وَ کَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ﴾

”اور اس شہر میں ، نو جتھے دار تھے۔“

2- اَزَلَ اور اَبَدَ کے معنی میں : جیسے :

(النساء: 17)

﴿وَ کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا﴾

”اور اللہ ، ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔“

3- کَانَ بمعنی حال : جیسے

(آل عمران: 110)

﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾

”اب دنیا میں ، وہ بہترین گروہ تم ہو ، جسے انسانیت کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔“

4- کَانَ بمعنی مستقبل : جیسے

(الانسان: 7)

﴿وَيَخَافُونَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِیْرًا﴾

”اور یہ لوگ ، اس دن سے ڈرتے ہیں ، جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔“

5- کَانَ بمعنی صَارَ : جیسے

(البقرة: 34)

﴿وَ کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ﴾

”(ابلیس نے سجدے سے انکار کیا ، گھمنڈ میں پڑ گیا) اور نافرمانوں میں شامل ہو گیا۔“

قواعد زبان قرآن
حصہ دوم

کِتَابُ الْحُرُوفِ

The Letters

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

سبق نمبر: 236

حُرُوف کی قسمیں

حروف کی کئی قسمیں ہیں ، ایک ہی حرف کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
معنوی اعتبار سے ، پہلے حروف کی مختلف قسموں کا جائزہ پیش خدمت ہے۔ اس کے بعد ،
ہر حرف اور اس کے استعمال کے بارے میں گفتگو کی جائے گی ، حروف کی تفصیل حروفِ
تہجی کے اعتبار سے دی گئی ہے۔

1- حروفِ نداء The Vocative Letters

کسی کو آواز دینے کے لیے، حسب ذیل حروف مستعمل ہیں۔
یا ، آیا ، ہیا ، ائی ، اُ ، وا۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔

-a ندائے بعید کے لیے حروف

ان میں سے پہلے تین حروف ، یا ، آیا اور ہیا ، اصلاً ندائے بعید کے
لیے استعمال ہوتے ہیں ، لیکن ان کا استعمال ، کسی غافل ، یا بھولے ہوئے ، یا
سوئے ہوئے کو آواز دینے کے لیے ہوتا ہے۔

-b ندائے قریب کے لیے حروف

ائی اور اُ ، ندائے قریب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

-c ماتم کے لیے حرفِ ندا

وَا ، صرف ماتم وغیرہ کے موقع پر ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
 ہائے افسوس ! پہاڑ جیسا شخص چل بسا۔

وَا جَبَلَاہ

2- حروفِ استثناء Letters of Exclusion

حروفِ استثناء اِلَّا ، حَاشَا ، عَدَا اور خَلَا ہیں۔
 حَاشَا ، عَدَا اور خَلَا اِنْ تین حروف کے بعد ، (اِلَّا کی طرح) مستثنیٰ کو
 منصوب لانا جائز ہے۔ مثلاً: زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ خَلَا وَاحِدٍ (یا خَلَا وَاحِدًا)
 خلا اور عَدَا سے پہلے اگر مَا آجائے تو مستثنیٰ لازماً منصوب ہوگا۔ جیسے :
 اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ باطل
 ”سنو (یاد رکھو) ! اللہ کے علاوہ ، ہر چیز باطل ہے۔“

3- حروفِ شرط Letters of Condition

الفاظِ شرط کا ذکر (جلد اول کے سبق نمبر: 107 میں) ہو چکا ہے۔

حروفِ شرط ، صرف دو (2) ہیں اِنْ اور لَوْ

4- حروفِ زائدہ Letters of Augmentation

یہ حروف ، تاکید ، حصر یا پھر مبالغہ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور سات
 (7) ہیں۔ اَل ، اَنَّ ، اِنْ ، ت ، ل ، مَا ، وَاو

5- حروفِ عطف The Conjunctions

حروفِ عطف، مفرد کو مفرد پر، اور جملے کو جملے پر، عطف کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں دس (10) ہیں۔

وَ ، فَ ، ثُمَّ ، حَتَّى ، أَوْ ، أَمْ ، إِمَّا ، لَا ، بَلْ ، لَكِنْ ۔

6- حُرُوفِ جَحْد Letter of Denial

حرفِ جحد، لام (لَ) ہے۔ اسے **لَا مِ الْجُحُود** کہتے ہیں۔ **كَانَ** منفی کے بعد استعمال ہوتا ہے۔ اور نفی کی تاکید کرتا ہے۔ جیسے:

لَمْ أَكُنْ **لَا ظَلِمَ** النَّاسَ ”میں لوگوں پر ظالم ہر گز نہ تھا۔“

-a

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ **لِيُعَذِّبَهُمْ** وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ (الانفال: 33)

-b

”اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ہر گز عذاب نازل کرنے والا نہ تھا، جب تک کہ آپ ﷺ ان کے درمیان موجود تھے۔“

7- حُرُوفِ اسْتِفْهَام Letters of Interrogation

حروفِ استفہام دو (2) ہیں۔ **هَلْ** اور **أ**

8- حُرُوفِ مُسْتَقْبَل Letters of Future

سَ ، سَوْفَ اور لَنْ مستقبل کے معنی دیتے ہیں۔

ان کا ذکر، جلد اول کے سبق نمبر 109 میں ہو چکا ہے۔

9- حروف مشبہ بفعل Letters Like verb

یہ چھ (6) حروف ہیں اِنَّ ، اَنَّ ، لَکِنَّ ، کَانَ ، لَئِنَّ ، لَعَلَّ

یہ اپنے بعد آنے والے مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں۔ جیسے :

اِنَّ اللّٰهَ قَدِيرٌ۔

لیکن اگر ان کے ساتھ ما لگ جائے تو ان کا یہ عمل ، باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے :

اِنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

10- حُرُوفِ مُشَابِهَ بَلِيسَ Letters Like Laisa

حُرُوفِ مُشَابِهَ بَلِيسَ ، اِنَّ ، لَا ، مَا اور لَا تَ ہیں۔

یہ افعال ناقصہ (بشمول لَیْسَ) کی طرح ، اپنی خبر کو منصوب کرتے ہیں۔

-a ﴿فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ﴾ (الحاقة: 47)

”پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔“

-b ﴿مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ (المجادلة: 2)

”یہ عورتیں ، ان کی مائیں نہیں ہیں۔“

-c ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾ (یوسف: 31)

”یہ کوئی انسان نہیں ہے۔“

لَیْسَ کے مفہوم میں آنے والے لَآ کو ، لَا الْحِجَازِيَّةُ کہتے ہیں۔

11- حروفِ نفی Letters of Negation

حروفِ نفی یہ ہیں: مَا ، لَا ، لَمْ ، لَمَّا ، لَنْ ، اِنْ ۔
ہَلْ جب اِلَّا سے پہلے آتا ہے ، تو وہ بھی نفی کے معنی دیتا ہے۔

12- حروفِ نفی Letters of Negative Command

حروفِ نفی دو ہیں۔ روکنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ لَا اور اِلَّا (اَنْ + لَا)

13- حروفِ ایجاب و تصدیق Letters of Affirmation

یہ وہ حروف ہیں ، جن کے ذریعے ، خبر یا سوال کی تصدیق کی جاتی ہے ، یہ
چھ (6) حروف ہیں: بَلٰی ، نَعَمْ ، اَجَلْ ، جَیْرَ ، اِنَّ ، اِیْ۔

14- حَرْفُ رَدْع Letter of Rejection

جب کہنے والا کوئی ایسی بات کہہ دے ، جس سے سننے والے کو غصہ آجائے ،
اور وہ تنبیہ اور زجر کے انداز میں ، اُس کی نفی (Disapprove) کرے تو ایسے
موقع پر ، حرفِ رَدْع (To repell & avert) **كَلَّا** کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
﴿اَلَمْ يَعْلَم بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰۤی﴾ **كَلَّا** لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿﴾ (القلم: 14-15)
”کیا وہ نہیں جانتا؟ کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا ،
تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔“

یعنی جو کچھ یہ سمجھ رہا ہے، معاملہ ہر گز ایسا نہیں۔۔۔۔۔

15- حُرُوفِ اِضافت The Preposition

حُرُوفِ جر ، حُرُوفِ اِضافت یا حُرُوفِ خَفْضِ کل سترہ (17) ہیں۔ ان میں سے نو (9) حُرُوفِ ہیں ، پانچ (5) اسم کی طرح اور تین (3) فعل کی طرح ہیں۔

-a حُرُوفِ کی طرح: ب ، ت ، و ، ل ، مِنْ ، اِلَیْ ، حَتّٰی ، فِی اور رُبّ

-b اسم کی طرح: كَ ، عَنْ ، مُذْ ، مُنْذُ اور عَلٰی

-c فعل کی طرح: حَاشَا ، خَلَا اور عَدَا

حُرُوفِ جر کو ، حُرُوفِ اِضافت بھی کہا جاتا ہے ، یہ صرف اسم کو جردیتے ہیں۔ بعض اوقات ، حرفِ خَفْضِ کو حذف کر دیا جاتا ہے ، جس کا بیان آپ سبق نمبر 175 (محذوفات) میں پڑھ چکے ہیں۔ اس عمل کو **نَزْعِ حَافِض** کہتے ہیں۔

16- حُرُوفِ تَنْبِيْه Letters of Warning

مخاطب کو خبردار کرنے کے لیے تین حُرُوفِ مستعمل ہیں ، انہیں حُرُوفِ تَنْبِيْه

(Premonitory Particles) کہا جاتا ہے۔ **هَآ ، اَلَا ، اَمَّا** جیسے :

-a ﴿يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ (الانفطار: 6)

اے انسان، کس چیز نے تجھے رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا ہے؟

-b ﴿اَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ﴾ (البقرة: 12)

”خبردار ، حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں۔“

17- حروف مصدر Letters of infinity

حروف مصدر چار (4) ہیں **مَا ، لَوْ ، كَيْ ، اَنْ**۔

یہ حروف ، فعل کے ساتھ آکر ، اس کو مصدری معنی دیتے ہیں۔ مثلاً :

a- **وَ اَنْ تَصُومُوا** خَيْرٌ **لَّكُمْ** = **صِيَامُكُمْ** خَيْرٌ **لَّكُمْ**

”آپ کا روزہ ، آپ کے لیے زیادہ بہتر ہے۔“

b- **يَسْرُنِي اَنْ تَصْدُقَ** = **يَسْرُنِي صِدْقُكَ**

”آپ کی سچائی ، مجھے مسرور کرتی ہے۔“

c- **تَقِظْتُ قَبْلَ مَا يَجِيْ** وَ **نِمْتُ بَعْدَ مَا** ذَهَبَ =

تَقِظْتُ قَبْلَ مَا جِيْ وَ **نِمْتُ بَعْدَ مَا** ذَهَبَ

”اس کے آنے سے پہلے میں بیدار ہو گیا اور جانے کے بعد سو گیا۔“

d- **بَلَغْنِي اَنَّكَ** نَاجِحٌ = **بَلَغْنِي نَجَاحُكَ**

”آپ کی کامیابی کی خبر ، مجھے پہنچی ہے۔“

e- **اُحِبُّ لَوْ** نَجَحْتَ = **اُحِبُّ نَجَاحَكَ**

”آپ کی کامیابی کو ، میں پسند کرتا ہوں۔“

18- حروف تحضيض Letters of Stimulation

یہ وہ حروف ہیں ، جو مخاطب کو اکسانے ، ترغیب دلانے اور کسی کام پر ابھارنے

کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چار (5) ہیں **لَوْ ، لَوْ مَا ، هَلَّا ، اَلَا** اور **اَلَا**۔

فعل مضارع سے پہلے استعمال کے جاتے ہیں۔

فعل ماضی پر داخل ہوں تو، لامت (Blame) کا مفہوم دیتے ہیں اور فعل مضارع پر داخل ہوں تو تحضیض (ابھارنے ہمت بڑھانے اور اکسانے) کا مفہوم دیتے ہیں۔
حروف تحضیض ، ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں۔

حروف تحضیض کے جوابی جملوں پر ، اکثر اوقات حرف فاء (ف) کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے بعد آنے والا فعل مضارع منسوب ہوتا ہے۔ جیسے :
﴿رَبِّ لَوْ لَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ﴾ (المنافقون: 10)
”اے میرے رب! کیوں تو نے مجھے تھوڑی سی مدت اور نہ دی کہ میں صدقہ دیتا۔“

19- حروف تفسیر Letters of Explanation

حرف تفسیر دو (2) ہیں : أَيُّ اور أَنَّ ۔

یہ حروف ، کسی لفظ کی وضاحت کے لیے ، استعمال ہوتے ہیں۔

20- حروف استدراك Letters of Rectification

حروف استدراك چار (4) ہیں۔ غلط فہمی کو دور کرتے ہیں۔

عَلَىٰ ، كَانَ ، لَكِنَّ اور لَكِنْ

21- حروف إضراب Letters of Retracting

حروف إضراب تین (3) ہیں۔ کلام کے رخ کو پھیر دیتے ہیں۔ گفتگو

ایک نیا موڑ اختیار کرتی ہے۔ اَوْ ، بَلْ اور لَكِنْ

22- حرفِ امر Letter of Command

حرفِ امر لام (ل) ہے ، یہ لام مکسور یا ساکن ہوتا ہے۔ جیسے :
لُيُنْفِقْ ”اس کو خرچ کرنا چاہیے۔“

23- حروفِ تحقیق Letters of Authenticity

حروفِ تحقیق دو (2) ہیں۔ بات کو یقینی بناتے ہیں۔ اَمَّا اور قَدْ

24- حروفِ تخییر Letters of Option

حروفِ تخییر دو (2) ہیں۔ ان کے ذریعے انتخاب اور اختیار کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اِمَّا اور اَوْ

25- حروفِ تَرْجِيّ Letters of Solicitation

حروفِ تَرْجِيّ دو (2) ہیں۔ عَلٌّ اور لَعْلٌ (شاید)
عَلٌّ اور لَعْلٌ ، ایک ہی حرف کی دو لغتیں ہیں (المعجم الوسيط)

26- حروفِ تشبیہ Letters of Similitude

حروفِ تشبیہ ، دو (2) ہیں۔ كٌ اور كَانٌ

27- حروف تعجب Letters of Astonishment

حروف تعجب دو (2) ہیں۔ لام اور ما

28- حروف تفصیل Letters of Separation

حروف تفصیل چار (4) ہیں۔ اَمَّا ، اَمَّا ، اَوْ اور مِنْ

29- حروف تقلیل Letters of Paucity

حروف تقلیل تین (3) ہیں۔ رُبَّ ، قَدْ اور وَاو

30- حروف تکثیر Letters of Abundance

حروف تکثیر دو (2) ہیں۔ رُبَّ اور فِی

31- حروف تمنّی Letters of Wish

حروف تمنّی تین (3) ہیں۔ لَعَلَّ ، لَوْ اور لَیْتُ

32- حروف تنذیم Letters of regret

حروف تنذیم الّا اور هَلّا ہیں۔

33- حروفِ توكيد Letters of Confirmation

حروفِ توكيد آٹھ (8) ہیں۔

أَمَّا ، اَنَّ ، اِنَّ ، بَ ، عَلَى ، كَ ، نون ثقیل ، نون اثقل

34- حروفِ جواب Letters of Answer

حروفِ جواب یہ ہیں۔

أَجَلْ ، اِذَنْ ، اِذَا ، اِیْ ، بَلْ ، جَلَلْ ،

جَیْر ، فاء ، لام ، لا ، نَعَمْ

35- حروفِ غایۃ Letters of Finality

حروفِ غایت چار (4) ہیں۔ انتہاء کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِلٰی ، بَیْ ، حَتّٰی اور کَیْ

36- حروفِ قسم Letters of oath

حروفِ قسم چار (4) ہیں۔

بَ ، تَ ، لام اور واؤ



سبق نمبر : 237

”صلہ“ Prepositions

حروف جر یعنی حروفِ اضافت (Prepositions)، بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ بظاہر یہ چھوٹے سے یک حرفی، یا دو حرفی لفظ ہوتے ہیں، لیکن مفہوم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اَفعال کے ساتھ، حروفِ اضافت کے بدلنے سے، معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مفہوم کی یہ تبدیلی اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتی ہے۔ چونکہ یہ حروف، افعال سے متصل ہوتے ہیں، اس لیے صلہ (Prepositions) کہلاتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ یہ باتیں سماعی ہیں، [یہاں لگے بندھے اصول نہیں ہوتے]۔ ان پر عبور حاصل کرنے کے لیے، مطالعے کی کثرت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ابتدائی طالب علم کے لیے، نہایت توجہ کے ساتھ، ڈکشنری سے بار بار رجوع کرنا بھی لازمی ہے۔

اردو اور انگریزی میں بھی اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں۔

پہلے اردو اور انگریزی کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے تاکہ آپ بات اچھی طرح سمجھ

جائیں، پھر عربی مثالیں۔

مندرجہ ذیل پانچ مثالوں پر غور کیجیے۔

حروف پر، میں، سے، اور تک کے ساتھ ، ہاتھ اٹھانا کئی مفہوم رکھتا ہے۔

- 1- اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھادیئے۔ (یعنی دعا کی)
- 2- اس نے بیوی پر ہاتھ اٹھایا۔ (یعنی مارا)
- 3- حکومت کی تائید میں، کئی ارکان اسمبلی نے ہاتھ اٹھائے۔ (یعنی ووٹ دیئے)
- 4- وہ اپنے بچے سے ہاتھ اٹھا چکا ہے۔ (یعنی مایوس ہو چکا ہے)
- 5- اس نے سر تک ہاتھ اٹھایا۔ (یعنی سلام کیا۔)

اب انگریزی کی دو مثالیں ملاحظہ فرمائیے تاکہ فعل اور اس کے صلے سے مفہوم کی تبدیلی واضح ہو جائے۔

Look	Take
To look (دیکھنا)	To take (لینا، پکڑنا)
Look for (ڈھونڈنا)	Take in (دھوکہ دہی کرنا)
Look to (خدمت کرنا)	Take up (اٹھانا)
Look into (غور کرنا، سوچنا)	Take it (سمجھنا، فرض کر لینا)
Look after (دیکھ بھال کرنا)	Take on (کرایہ پر لینا)
Look back (یاد کرنا)	Take out (اکھاڑ پھینکنا، نچوڑنا)

افعال کے ساتھ مختلف حروف جر کا استعمال

ذیل میں ، بعض افعال اور ان کے ساتھ مختلف صلوں کی مثالیں دی جا رہی ہیں۔

ان پر غور کیجیے اور معنوی تبدیلی پر توجہ دیجیے۔ **أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ** اور **نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ** سے آپ واقف ہیں غور کیجیے امر کے ساتھ **بِ** کا صلہ استعمال ہوتا ہے اور نہی کے ساتھ **عَنْ** کا

1- أَمْرٌ (ن) کے صلات :

أَمْرٌ کے ساتھ عموماً ، **بِ** کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿قُلْ أَمْرٌ رَبِّى بِالْقِسْطِ﴾ (الاعراف: 29)

”اے نبی! ان سے کہو میرے رب نے تو راستی و انصاف کا حکم دیا ہے۔“

b- ﴿وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ﴾ (الحج: 41)

”نیکی کا حکم دیں گے۔“

c- ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ (النحل: 90)

”اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔“

2- نَهْيٌ (ن) کے صلات :

نَهْيٌ کے ساتھ ، **عَنْ** اور **مِنْ** کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں ، لیکن زیادہ تر

عَنْ جیسے :

a- **نَهْيٌ عَنْ** كَذَا = اس نے ، کسی چیز سے منع کر دیا ، روک دیا ،

حرام کر دیا۔

b- هُوَ رَجُلٌ نَهَاكَ مِنْ رَجُلٍ = یہ ایسا شخص ہے ، جس نے تم کو

دوسرے شخص کے طلب کرنے سے منع کر دیا ہے۔

-c ﴿وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ (النّازعات: 40)

”اور (جس نے اپنے) نفس کو ، بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔“

-d ﴿وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ﴾ فَأَنْتَهُوا ﴿(الحشر: 7)

”اور رسولؐ جس چیز سے تم کو روک دے ، اُس سے رک جاؤ۔“

-e ﴿وَإِنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (لقمان: 17)

”اور (اے بیٹے ! لوگوں کو) بدی سے منع کر۔“

-3 رَغِبَ (س) کے صلات

-a رَغِبَ فِيهِ (اس نے اس کی خواہش کی ، التفات کیا)

-b رَغِبَ عَنْهُ (وہ اس سے بچ گیا)۔ اس نے منہ موڑا۔

-c رَغِبَ بِهِ عَنْ غَيْرِهِ (اس نے دوسرے کو چھوڑ کر اسے فضیلت دی)۔

-d ﴿إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ﴾ (توبہ: 59)

”ہم اللہ ہی کی طرف التفات کرنے والے یعنی نظر جمائے ہوئے ہیں۔“

-e ﴿وَمَنْ يَّرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ﴾

(البقرة: 130)

”اب کون ہے ؟ جو ابراہیم کے طریقے سے منہ پھیرے (یعنی نفرت

کرے ؟) جس نے خود اپنے آپ کو حماقت و جمالت میں مبتلا کر لیا ہو ،

اس کے سوا کون یہ حرکت کر سکتا ہے۔“

-f ﴿فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي﴾ فَلَيْسَ مِنِّي (مسلم: کتاب النکاح)

تَاب کے بعد، **إِلَىٰ كَاصِلِهِ**، توجہ، ندامت اور پشیمانی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

تَاب **إِلَىٰ اللَّهِ** = وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا، نادم و پشیمان ہوا۔

a- ﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ﴾ (المائدہ: 39)

”پھر جو شخص ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے۔“

b- ﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ﴾ (الفرقان: 71)

”جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے، وہ تو اللہ کی طرف پلٹ

آتا ہے، جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے۔“

c- تَاب کے بعد، اگر **عَلَىٰ كَاصِلِهِ** آئے تو یہ بخشش اور مہربانی کا مفہوم دیتا

ہے۔ جیسے:

تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ = اللہ نے اس کو بخش دیا، اس پر مہربان ہوا۔

d- ﴿فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: 37)

”اس وقت آدم نے، اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر، توبہ کی، تو

اللہ نے مہربانی کی (یعنی توبہ کو قبول کر لیا)۔“

(بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صلہ سے پہلے کوئی فعل محذوف ہوتا ہے، لیکن

ہمارے خیال میں یہ تکلف ہے، اہل زبان کے محاوروں میں، محذوف کو تلاش کرنے

کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اسے بطور محاورہ ہی قبول کرنا چاہیے۔ جیسے: بعض لوگوں

نے کہا۔ **تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ** میں علی سے پہلے فعل رَجِمَ محذوف ہے، جس کے ساتھ

علی کا صلہ موزوں ہے۔ اس جملے کو کھولا جائے تو یوں ہوگا: **تَابَ اللَّهُ وَرَجِمَ عَلَيْهِ**۔)

سئل فعل متعدی ہے ، دو مفعول کا طالب ہوتا ہے۔ دوسرے مفعول کے لیے صلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سئل کے ساتھ عموماً ، عن کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿يَسْأَلُونَكَ﴾ **عَنِ الْاَهْلَةِ** ﴿البقرة: 189﴾

”اے نبی ! لوگ آپ سے چاند کی گھٹی بڑھتی صورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔“

-b ﴿يَسْأَلُونَكَ﴾ **عَنِ الرُّوحِ** ﴿بنی اسرائیل: 85﴾

”یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔“

-c ﴿يَسْأَلُونَكَ﴾ **عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ** ﴿البقرة: 217﴾

”لوگ آپ سے پوچھتے ہیں ، ماہِ حرام کے متعلق“

-d ﴿يَسْأَلُونَكَ﴾ **عَنِ الْيَتَامَى** ﴿البقرة: 220﴾

”پوچھتے ہیں : یتیموں کے متعلق ، (ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے)؟“

-e ﴿سَأَلَ سَائِلٌ﴾ **بِعَذَابِ وَّاقِعٍ** ﴿المعارج: 1﴾

”مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے ، (وہ عذاب) جو ضرور واقع

ہونے والا ہے۔ (یہاں سئل کے بعد ، ب کا صلہ استعمال ہوا ہے۔)“

-f ﴿فَسْأَلْ﴾ **بِهِ خَيْرًا** ﴿الفرقان: 59﴾

”رحمان کی شان کے متعلق ، بس کسی جاننے والے سے پوچھو۔“

-g ﴿وَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ﴾ (النساء: 1)

”اس خدا سے ڈرو ، جس کا واسطہ دے کر ، تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو۔“

-6 جاء (ض) کے صلات

-a جاء (وہ آیا)۔ فعل لازم ہے۔

-b جاء به (وہ اسے لایا)۔ فعل متعدی ہو گیا۔

-c ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ﴾ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ﴿﴾ (الانعام: 160)

”جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا ، اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔“

-d ﴿وَ جَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ﴾ (يوسف: 18)

”اور وہ یوسف کے قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے تھے۔“

-e ﴿ثُمَّ جِئْت عَلَى قَدَرٍ﴾ يَا مُوسَى ﴿﴾ (طہ: 40)

”پھر اے موسیٰ! اب تم ٹھیک اپنے وقت پر آ گئے ہو۔“

-7 ذہب (ف) کے صلات

-a ذہب = وہ گیا۔ فعل لازم ہے۔

-b ذہب الی = کسی جگہ جانا۔

-c ذہب به = وہ اسے لے گیا ، ہمراہ لے گیا۔ فعل متعدی ہو گیا۔

-d ﴿ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ﴾ (البقرة: 17)

”اللہ نے ، ان کی روشنی زائل کر دی

یعنی اُن کا نورِ بصارت سلب کر لیا۔“

(یوسف: 15)

-e ﴿ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ ﴾

”اس طرح (اصرار کر کے) جب وہ اسے (یوسفؑ کو) لے گئے۔“

-f ﴿ يَكَاذُ سَنَّا بِرَقِّهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴾ (نور: 43)

”قريب ہے کہ اللہ کی جلی کی چمک ، آنکھوں کو لے جائے ، یعنی نگاہوں کو خیرہ کر دے۔“

-g ﴿ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّى ﴾ (القيامة: 33)

”پھر وہ اکڑتا ہوا ، اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔“

-h ﴿ لَيَقُولُنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتِ عَنِّي ﴾ (ہود: 10)

”تو کہتا ہے کہ میرے تو سارے گناہ دور ہو گئے یعنی دلدر پار ہو گئے۔“

-i ﴿ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ ﴾ (ہود: 74)

”پھر جب ابراہیمؑ کی گھبراہٹ ، دور ہو گئی۔“

-j اِذْ هَبْ بِي إِلَيْهِ = ”مجھے اس کے پاس لے چلو۔“

-8 خَرَجَ (ض) کے صلات

خَرَجَ کے ساتھ عموماً ، مِنْ ، إِلَىٰ اور عَلَىٰ کے صلے استعمال

کیے جاتے ہیں۔ جیسے : خَرَجَ = وہ نکلا ، فعل لازم ہے۔

-a خَرَجَ بِهِ = نکالنا (فعل متعدی ہو گیا)۔

-b خَرَجَ عَلَيْهِ = جنگ کے لیے نکلا۔

-c خَرَجَ الطُّلَّابُ مِنْ الْفَصْلِ = ”طالب علم کلاس سے نکلے۔“

-d ﴿ فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ ﴾ (مریم: 11)

”چنانچہ وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آیا۔“

-e خَرَجَ إِلَى فَلَانٍ مِنْ دَيْنِهِ = قرض ادا کر دیا۔

-f خَرَجَ سَمِيرٌ إِلَى السُّوقِ = ”سمیر بازار کی طرف نکلا۔“

-g ﴿ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴾

(الحجرات: 5)

”اگر وہ تمہارے برآمد ہونے تک صبر کرتے تو انہی کے لیے بہتر تھا۔“

-h خَرَجَ فِي الْعِلْمِ = علم میں فائق ہو گیا۔

-i ﴿ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴾ (الصافات: 64)

”وہ ایک درخت ہے ، جو جہنم کی آگ سے نکلتا ہے۔“

-j ﴿ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُواكُمْ إِلَّا خَبَالًا ﴾ (التوبة: 47)

”اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے ، تو تمہارے اندر خرابی کے سوا ، کسی

چیز کا اضافہ نہ کرتے۔“

-k ﴿ يَخْرُجُ مِنْ هُمَا اللَّوْلُو وَالْمَرْجَانُ ﴾ (الرحمان: 22)

”مونی اور مونگے ، ان دونوں قسم کے پانیوں سے نکلتے ہیں۔“

-9 رَجَعَ (ض) کے صلات

رَجَعَ کے ساتھ عموماً ، اِلٰی کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a رَجَعَ الشَّيْءُ عَنْهُ = اس نے چیز واپس کر دی۔

-b ﴿فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (طہ: 86)

”موسیٰ سخت غصے اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف پلٹا۔“

-c ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ (البقرہ: 156)

”ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔“

-d رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ

”اس نے اپنی بات سے رجوع کر لیا۔“

-e رَجَعَ الشُّهُودُ عَنِ الشَّهَادَةِ

”گواہ ، گواہی سے مکر گئے۔“

10- قَامَ (ن) کے صلات

قَامَ کے ساتھ عموماً ، اب کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے ، لیکن علی وغیرہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

-a قَامَ عَلَى الْأَمْرِ = کسی کام پر مداومت کرنا ، نگہبانی کرنا۔

-b ﴿وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ﴾ (التوبہ: 84)

”اور نہ کبھی اس (منافق) کی قبر پر کھڑے ہونا۔“

-c قَامَ بِالْأَمْرِ = کسی چیز کا انتظام کرنا۔

-d ﴿لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (الحديد: 25)

”تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔“

-e قَامَ فِي الصَّلَاةِ = اس نے نماز شروع کر دی۔

(التوبة: 108)

﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا﴾

-f

”تم ہرگز (مسجد ضرار کی) اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا۔“

﴿قُمْ لِي﴾ = میری وجہ سے ٹھہرو۔

-g

﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (المطففين: 6)

-h

اس دن جب کہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ (البقرة: 238)

-i

”اللہ کے آگے کھڑے ہو جاؤ ، فرماں بردار غلام بن کر۔“

﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ﴾ قَامُوا كَسَالِي ﴿(النساء: 142)

-j

”جب یہ (منافق) نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو کسماتے ہوئے اٹھتے ہیں۔“

11- دَعَا (ن) کے صلات

﴿دَعَا﴾ کے ساتھ عموماً ، اِلٰی کا صلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن لام اور علی بھی

استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

﴿وَتَحِرُّ الْجِبَالُ هَذَا﴾ اِنْ دَعَا لِلرَّحْمَانِ وَلَكِنَّ ﴿(مریم: 91)

-a

”اور پہاڑ گر جائیں ، اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لیے ،

اولاد ہونے کا دعویٰ کیا۔“

﴿دَعَا لَهُ﴾ = اس نے ، اس کے لیے دعا کی۔

-b

﴿دَعَا عَلَيْهِ﴾ = اس نے ، اس کے لیے بددعا کی۔

-c

﴿دَعَا إِلَى الْأَمْرِ﴾ = وہ کسی کام کی طرف لے گیا۔

-d

﴿دَعَا إِلَيْهِ﴾ = اس نے ، اس چیز کی طرف بلایا۔

-e

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ﴾ (فصلت: 33)

-f

”اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی ، جس نے اللہ کی طرف بلایا۔“

-g دَعَا بِهِ = اس نے حاضر ہونے کے لیے کہا۔

-h ﴿وَايْدَعُ الْاِنْسَانَ بِالْشَّرِّ﴾ دُعَاءُ بِالْخَيْرِ ﴿(بنی اسرائیل: 11)﴾
”انسان شر اس طرح مانگتا ہے ، جس طرح خیر مانگنی چاہیے۔“

12- دَلَّ (ن) کے صلوات

دَلَّ کے ساتھ عموماً ، عَلٰی اور اِلٰی کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

-a دَلَّ اِلَى الشَّيْءِ = اس نے کسی چیز کی رہنمائی کی۔

-b ﴿مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهِ﴾ (سبا: 14)

”کوئی چیز نہ تھی ، جنوں کو اس کی موت کا پتہ دینے والی۔“

-c ﴿هَلْ اَدْلُكَ عَلٰی شَجَرَةٍ﴾ (طہ: 120)

”کیا تمہیں بتاؤں وہ درخت؟“

-d ﴿هَلْ اَدْلُكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ﴾ (الصف: 10)

”کیا تمہیں میں ایک تجارت کے بارے میں نہ بتاؤں؟“

13- عاش (ض) کے صلوات

عاش کے ساتھ ، فِی اور عَلٰی کے صلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن مفہوم میں بڑا فرق رونما ہو جاتا ہے۔ جیسے :

-a عاش سَعِيدٌ فِی الْمَدِيْنَةِ = سعید شہر میں رہتا تھا۔

-b كُنَّا نَعِيشُ عَلٰی التَّمْرِ وَ الْمَاءِ

= ہم لوگ کھجور اور پانی پر گزارا کیا کرتے تھے۔

1- مفعول بہ ، اسم منصوب ہوتا ہے۔

3- فعل متعدی کو کم سے کم ایک (1) مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے: اَنْزَلَ

4 بعض افعال متعدی کو ، دو (2) عدد مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے :

5- بعض افعال متعدی کو ، تین (3) عدد مفعول بہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے :
جَعَلَ ، ظَنَّ ، حَسِبَ ، زَعَمَ ، رَأَى ، عَلِمَ ، وَجَدَ ، تَرَكَ ، وَهَبَ

أَرَى ، عَلَّمَ ، أَنْبَأَ ، أَخْبَرَ ، حَدَّثَ ، أَعْطَى وغيره۔

یہاں اب یہ بتانا مقصود ہے کہ حرف جر کے ذریعے بھی افعال کو متعدی بنایا جاتا

ہے۔ مفعول بہ غیر صریح ، اس مفعول بہ کو کہتے ہیں ، جو حرف جر کی وجہ سے

مجرور ہوتا ہے۔ لیکن محلاً منصوب ہوتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر توجہ دیجیے:

-a ﴿ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ

مفعول به مفعول به غیر صریح (بظاہر مجرور ، محلاً منصوب)

”شیطان تو تمہیں ، بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔“ (البقرة: 169)

(اس مثال میں کُھم، اسم ضمیر ہے، مفعول بہ ہے، منصوب ہے۔

یَا مُرُ فعل متعدی ہے ، اور ب حرف جر ہے جس نے السوء اور الفحشاء کو مجرور کر دیا ہے لیکن اس حرف جر ب کی وجہ سے ، فعل یَا مُر کو ایک اور مفعول یہ السوء مل گیا ہے ، جو بظاہر مجرور ہے ، لیکن محلاً منصوب ہے۔)

-b ﴿أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ﴾ اِلَى النَّارِ ﴿البقرة: 221﴾

مفعول بہ غیر صریح (بظاہر سحرور ، محلاً منصوب)

”یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کی دعوت دے رہے ہیں۔“

قواعد مفعول بہ غیر صریح

- 1- حروف جر کے ذریعے بعض لازم افعال ، متعدی ہو جاتے ہیں۔
- 2- حرف جر اور اسم مجرور ، دونوں کا تعلق فعل سے ہوتا ہے۔
- 3- حرف جر کے بعد آنے والا اسم مجرور محلاً منصوب ہوتا ہے۔
- 4- اہل زبان ہر فعل کے ساتھ ، اپنے ذوق کے مطابق ، مخصوص حرف جر استعمال کرتے ہیں۔ یہ حرف جر صِلَۃ (جمع صِلَات Prepositions) کہلاتا ہے۔ یہ حرف جر ، فعل اور اس کے اسم مفعول (ظاہراً مجرور) کے درمیان ، واسطے کا کردار ادا کرتا ہے۔
- 5- صِلَۃ کی مدد سے فعل لازم ، فعل متعدی ہو جاتا ہے۔ جیسے :

رَغِبَ الْوَلَدُ فِي الْعِلْمِ

”لڑکے نے پڑھائی میں دلچسپی لی۔“

مَرَّ (وہ گزرا) فعل لازم ہے ، اس کو متعدی بنانے کے لیے عَلٰی کا صلہ

استعمال کیا جاتا ہے۔

﴿وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأَ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ﴾ (ہود: 38)

”اور (کشتی بناتے وقت) ان کی قوم کے سرداروں میں سے ، جو کوئی نوح کے

پاس سے گزرتا تھا ، ان کا مذاق اڑاتا تھا۔“

6- صِلَۃ کی مدد سے ایک مفعول والا فعل متعدی ، دو مفعول والا ہو جاتا ہے۔

﴿وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ﴾ (النحل: 71)

”اور اللہ نے ، تم میں سے بعض کو ، بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔“

یہاں فَضَّلَ فعل متعدی ہے ، اور بَعْضُكُمْ مفعول بہ اول ہے۔

7- دو مفعول والے متعدی افعال ایسے بھی ہوتے ہیں ، جن میں دوسرے مفعول کو

حرف جر کے ذریعے ، مجرور کیا جاسکتا ہے۔ ذیل کے جدول پر غور کیجیے۔

فعل متعدی	صریح مفعول بہ	غیر صریح مفعول بہ
اسْتَغْفَرَ	اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَنْبًا	اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبٍ
أَمَرَ	أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ الْبِرَّ	أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ؟
دَعَا	دَعَوْتُهُ زَيْدًا	دَعَوْتُهُ بَزِيدَ
زَوَّجَ	زَوَّجْتُهُ هِنْدًا	زَوَّجْتُهُ بِهِنْدٍ
اخْتَارَ	اخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ	اخْتَارَ مُوسَى مِنْ قَوْمِهِ
سَمَّى	سَمَّيْتُهُ خَالِدًا	سَمَّيْتُهُ بِخَالِدٍ
صَدَّقَ	لَقَدْ صَدَّقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ	لَقَدْ صَدَّقَكُمُ اللّٰهُ فِي وَعْدِهِ
كَنَّى	كَنَّيْتُهُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ	كَنَّيْتُهُ بِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
كَالَ	كَلْتُ زَيْدًا زَيْتًا	كَلْتُ لَزِيدٍ زَيْتًا

نوٹ کیجیے بلا واسطہ (Direct) منصوب اِسماء کو ، حرف جر کے ذریعے ،

بلا واسطہ (Indirect) مجرور کر دیا گیا ہے۔

سبق نمبر : 238

کتاب الحُرُوف

ذیل میں، حروفِ تہجی کے اعتبار سے حروف کے مختلف استعمالات دئیے جا رہے ہیں۔

1- همزه

همزه کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

1- همزة ساکن

همزة ساکن دراصل الف ہے۔ همزہ ساکن کو لَیْنَة بھی کہتے ہیں۔ جیسے :
لفظ **بَات** کا درمیانی حرف۔

2- همزة متحرک

همزة متحرک مفتوح ، مکسور یا مضموم ہوتا ہے۔ جیسے :
اِقْرَأ ، بَدَأ ، سَأَلَ ، اِذْن

3- همزة نداء

همزة نداء ، منادئی قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
اَبْنٰی ” اے بیٹے ! “

ہمزہ تسویہ ، برابری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ﴾ (البقرة: 6)
 ”آپ ان لوگوں کو ، ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ، دونوں برابر ہیں۔“

ہمزہ استفہام ، سوال پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا جواب ، نَعَمْ یا بَلٰی سے دیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ﴾ (الفيل: 1)
 ”کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ، ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔“

2- هَمْزَةُ الْوَصْلِ Conjunctive Humzah

ہمزہ الوصل ہمیشہ مکتوب تو ہوتا ہے ، لیکن بعض اوقات ملفوظ ہوتا ہے اور بعض اوقات غیر ملفوظ۔

ہمزہ الوصل ، اپنے ماقبل لفظ سے ملنے کی صورت میں ، تَلَفُظ سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن کلمات میں باقی رہتا ہے۔ اگر ماقبل لفظ سے نہ ملے یعنی ابتداء اسی ہمزہ سے ہو ، تب یہ اپنی آواز دیتا ہے۔ صرف پچھلے لفظ سے ملنے کی صورت ہی میں اپنا تَلَفُظ کھو بیٹھے گا۔ یعنی پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے :

﴿يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾
 ”اے نفس مطمئن! چل اپنے رب کی طرف ، اس حال میں کہ تو اپنے انجام

نیک سے خوش ہے (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے۔“ (الفجر: 27-28)

(مُطْمَئِنَّةٌ پروقف کر کے ، ارجعی کو پڑھیں گے تو ہمزہ کے تلفظ کے ساتھ

ارجعی پڑھیں گے۔ وصل کی صورت میں ، مُطْمَئِنَّةٌ کو ارجعی سے ملا کر پڑھیں گے۔ مُطْمَئِنَّةٌ ارجعی)

مندرجہ ذیل مقامات میں ہمزۃ الوصل ہوتا ہے :

- 1- لام تعریف (اَلْ) کا ہمزہ۔ جیسے : اَلْكِتَابُ ، اَلْقَلَمُ ،
- 2- بعض مخصوص الفاظ کا ہمزہ :
- جیسے : اِسْمٌ ، اِبْنٌ ، اِبْنَةٌ ، اِمْرُؤٌ ، اِثْنَانٌ ، اِثْنَانِ ۔
- 3- ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں ، جو ہمزہ آتا ہے ، وہ بھی ہمزۃ الوصل ہے۔
- جیسے : اَنْصُرْ ، اِضْرِبْ ، اِفْتَحْ ، اُكْرِمْ ، اِسْمَعْ ، اِحْسِبْ
- 4- ابواب ثلاثی مزید کے سات (7) ابواب کے مصادر، افعال اور ماضی اور افعال امر کا ہمزہ۔
- a- اِنْفَعَلَ ، جیسے اِنْقِلَابٌ (مصدر) ، اِنْقَلَبَ (ماضی) ، اِنْقَلِبْ (امر)
- b- اِفْعَلْ ، جیسے اِجْتِنَابٌ (مصدر) ، اِجْتَنَبَ (ماضی) ، اِجْتَنِبْ (امر)
- c- اِفْعَلْ ، جیسے اِسْوَدَادٌ (مصدر) ، اِسْوَدَّ (ماضی) ، اِسْوَدِّ (امر)
- d- اِفْعَالٌ ، جیسے اِذْهِمَامٌ (مصدر) ، اِذْهَمَّ (ماضی) ، اِذْهِمِّ (امر)
- e- اِسْتَفْعَلَ ، جیسے اِسْتِغْفَارٌ (مصدر) ، اِسْتَغْفَرَ (ماضی) ، اِسْتَغْفِرْ (امر)
- f- اِفْعَوْعَلْ ، جیسے اِخْشِيشَانٌ (مصدر) ، اِخْشَوْشَنَ (ماضی) ، اِخْشَوْشِنِ (امر)
- g- اِفْعَوَّلْ جیسے اِجْلُوَادٌ (مصدر) ، اِجْلَوَّذَ (ماضی) ، اِجْلَوَّذْ (امر)

5- رباعی مزید کے دو (2) ابواب کے مصدر، فعل ماضی اور فعل امر میں بھی ہمزة الوصل ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اَفْعَلَلَّ جیسے اَحْرَنْجَامَ (مصدر)، اَحْرَنْجَمَ (ماضی)، اَحْرَنْجَمَ (امر)

b- اَفْعَلَلَّ جیسے اَفْشَعِرَارَ (مصدر)، اَفْشَعَرَ (ماضی)، اَفْشَعِرْ (امر)

3- هَمْزَةُ الْقَطْع Disjunctive Hamzah

همزة القطع، ہمیشہ ملفوظ اور مکتوب ہوتا ہے۔ یعنی لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔

1- ثلثی مزید کے باب افعال میں، مصدر فعل ماضی اور فعل امر تینوں کا ہمزه، همزة القطع ہوتا ہے۔ جیسے :

اِحْسَانٌ (مصدر)، اَحْسَنَ (ماضی)، اور اَحْسِنَ (امر)

2- اَفْعَلُ النِّفْضِیْلِ کا ہمزه : جیسے : اَكْرَمُ، اَفْضَلُ، اَكْبَرُ وغیرہ

3- اَفْعَلُ الصِّفَةِ کا ہمزه : جیسے : اَسْوَدُ، اَحْمَرُ،

4- تمام ابواب میں، مضارع واحد متکلم کا ہمزه، همزة القطع ہوتا ہے۔

جیسے : اَذْهَبُ، اَدْخُلُ، اَعْبُدُ، اَسْجُدُ،

4- أَجَلٌ (Yes)

1- أَجَلٌ ، حرفِ جواب برائے تصدیق ہے۔

أَجَلٌ کا مطلب ہے ہاں ، جی ہاں ، بے شک ، اچھا۔

2- أَجَلٌ سوالیہ فقرے کے جواب میں ، استعمال نہیں ہوتا ، بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ مثلاً

قَدْ أَتَاكَ زَيْدٌ (زید تیرے پاس آچکا ہے) کا جواب ، أَجَلٌ ہوگا۔
جَیْرٌ اور اِنَّ بھی اسی موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

5- لَا Lo

الَا کی دو قسمیں ہیں۔

1- الَا برائے تنبیہ: الَا ، حرفِ تنبیہ ہے ، عموماً جملے کے آغاز میں استعمال کیا جاتا

ہے۔

یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو ، بتحقیق بیان کرتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿لَا اِنَّهُمْ هُمُ السَّفَهَاءُ﴾ (البقرة: 13)

”حقیقت میں ، تو یہ خود بے وقوف ہیں۔“

b- ﴿لَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ﴾ (هود: 8)

”سنو جن روز اس سزا کا وقت آگیا تو وہ کسی کے پھیرے نہ پھر سکے گا۔“

c- ﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾

”سنو! جو یقیناً اللہ کے دوست ہیں۔۔۔۔۔“ (یونس: 62)

2- اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (Lest , That no)

یہ ہمزہ استفہام اور لَا نافیہ سے مرکب ہے۔ (ا + لَا = اَلَا)

حرفِ تحذیض ہے۔ ابھارنے اور اکسانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿ اَلَاۤ تَتُوْبُ ﴾ کیا آپ توبہ نہیں کریں گے!

b- اَلَاۤ لَا تَفْعَلْ كَذَا

6- اَلَاۤ

Execpt, Save, Unless, If not

1- اَلَاۤ حرفِ استثناء ہے، سوائے، بجز، (Except) کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے:

﴿ فَشَرِبُوْا مِنْهُۥ اِلَّاۤ قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ﴾ (البقرة: 249)

”اس میں سے سب لوگوں نے پانی پیا، سوائے چند لوگوں کے۔“

2- اَلَاۤ اکثر اوقات، اِنْ نافیہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿ اِنَّ هُوَۤ اِلَّاۤ ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (التکویر: 27)

”نہیں ہے یہ، مگر تمام کائنات کے لیے ایک نصیحت۔“

3- بعض اوقات **الَّا** ، **مَا نَافِيَهُ** کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الانبیاء: 107)

”اور اے نبی! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا، مگر تمام دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر۔“

4- بعض اوقات **الَّا** ، صفت کے طور پر ، **علاوہ (In addition to)** کے

معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء: 22)

”اگر آسمان و زمین میں ، ایک اللہ کے علاوہ ، دوسرے خدا بھی ہوتے ، تو

دونوں (زمین و آسمان) کا نظام بگڑ جاتا۔“

5- بعض اوقات **الَّا** ، **مگر (But)** کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَا الرَّجُلُ قَاطِعٌ إِلَّا شَجَرَةً

”آدمی کاٹنے والا نہیں ہے ، مگر ایک درخت“

(الَّا کے بارے میں مزید تفصیلات ، جلد اول کے سبق نمبر 75 میں ملاحظہ فرمائیں)

7- الَّا

اَنْ اور لَا سے مرکب ہوتا ہے۔ (اَنْ + لَا = اَلَّا)

a- ﴿وَلَا يَجْرِي مِّنْكُمْ شَيْءٌ قَوْمٍ عَلَىٰ إِلَّا تَعْدِلُوا﴾ (المائدہ: 8)

”اور کسی گروہ کی دشمنی ، تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم انصاف سے پھر جاؤ۔“

-b ﴿وَمَا لَكُمْ أَلَّا﴾ تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴿(الحديد: 10)

”آخر کیا وجہ ہے؟ کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔“

8- اِلٰی To

1- اِلٰی حرفِ جرِ برائے غایت ہے۔ تک ، طرف ، نزدیک ، براکز کا مفہوم دیتا ہے۔ مکان اور زمان کی غایت کی انتہا بتانے کے لیے ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- غایت مکان ﴿اِلٰی﴾ الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی ﴿(بنی اسرائیل: 1)﴾
”دور کی اُس مسجد تک۔“

b- غایت زمان ﴿اَتَمُّوْا الصِّيَامَ اِلٰی﴾ اللَّيْلِ ﴿(البقرة: 187)﴾
”رات تک ، اپنا روزہ پورا کرو۔“

2- اِلٰی ، ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَالْأَمْرُ اِلَيْكَ﴾ ﴿(النمل: 33)﴾

”آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔“

3- اِلٰی ، بعض اوقات ، مَعَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿مَنْ اَنْصَارِي اِلٰی﴾ اللّٰہ ﴿(الصف: 14)﴾

”مطلب ہے ، مَنْ اَنْصَارِي مَعَ اللّٰہ؟“

b- ﴿اِذَا خَلَوْا اِلٰی﴾ شَيْءًا طَنِهْمُ ﴿(البقرة: 14)﴾

مطلب ہے ، اِذَا خَلَوْا مَعَ شَيْءًا طَنِهْمُ (یہ اختلافی ہے)

4- اِلٰی ، بعض اوقات ، فِی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَتُحْشَرُونَ اِلٰی جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ (آل عمران: 12)

مطلب ہے ، فِی جَهَنَّمَ ، یعنی اِنَّهُمْ يَجْمَعُونَ فِيْهِمْ (دوزخیوں میں)

5- اِلٰی ، اسم الفعل کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

a- اِلَيْكَ عَنِّي = میرے پاس سے دور ہو جاؤ۔ اسم الفعل ہے۔

b- اِلَيْكَ هٰذَا = یہ لے لو۔ اسم الفعل ہے

6- اِلٰی کے دیگر استعمالات یہ ہیں :

a- اِلٰی مَتٰی ؟ = کب تک ؟

b- اِلَيْكَ = تمہارے لیے ، تمہاری جانب ، تمہارے نام۔



سبق نمبر: 239

9- اَمْ Whether

- 1- اَمْ ، حرفِ عطف ہے۔
- 2- اَمْ ، ہمزہ استفہام کے بعد ، [تَسْوِيه] (برابری) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
ایسی صورت میں دو چیزوں میں سے ، ایک کا تعین مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے :
﴿ اَ قَرِيبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَا تُوعَدُوْنَ ﴾ (الانبیاء: 109)

”وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے ، قریب ہے یا دور۔“
اس حرف کا استعمال دو طرح ہے۔

3- اَمْ مَّتَّصَلَةٌ

کبھی یہ استفہامیہ جملے میں اس طرح آتا ہے کہ اس سے قبل اور بعد کے حصے ،
ایک دوسرے سے غیر متعلق نہیں ہوتے۔

اس صورت میں اسے اَمْ مَّتَّصَلَةٌ کہا جاتا ہے۔ مثلاً

a- ﴿ اَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ﴾ (البقرة: 6)

”ان کے لیے یکساں ہے خواہ تم انہیں خبردار کرو یا نہ کرو۔“

b- ﴿ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ﴾ (المنافقون: 6)

”ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو ، یا نہ کرو ان کے لیے یکساں ہے۔“

بعض اوقات اَمْ ، دو غیر متعلق حصوں میں سے دوسرے پر آتا ہے۔ اس صورت

میں اسے اَمْ منقطعہ کہتے ہیں۔ مثلاً

﴿لَهُمْ اَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا؟﴾ [اَمْ] لَّهُمْ اَيْدٍ يَبْتَطِشُونَ بِهَا؟ ﴿(الاعراف: 195)

”کیا یہ پاؤں رکھتے ہیں کہ ان سے چلیں؟ کیا یہ ہاتھ رکھتے ہیں کہ ان سے پکڑیں؟“

اَمْ منقطعہ خبریہ جملے پر بھی آتا ہے۔ مثلاً

﴿وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [اَمْ] يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ﴿

”اور کتاب کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فرمانروائے کائنات کی طرف

سے ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود تصنیف کر لیا ہے؟“ (یونس: 37-38)

5- بَلْ کے معنی میں اَمْ کا استعمال

بعض اوقات ، بَلْ کے معنی میں بھی ، اَمْ کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ﴾ [اَمْ] هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ ﴿

”کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوا کرتا ہے؟ کیا روشنی اور تاریکیاں

(الرعد: 16)

یکساں ہوتی ہیں؟“

اَوْ اور اَمْ کا فرق

اَوْ اور اَمْ کے استعمال میں بھی باریک سا فرق ہے۔

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔

a- [ا] زَيْدٌ عِنْدَكَ [اَوْ] عَمْرُو (آپ کے پاس زید ہے یا عمرو؟) یہاں سوال کا

مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ زید اور عمرو ہیں یا نہیں۔

-b [ا] زَيْدٌ عِنْدَكَ [ام] عَمْرُو (کیا آپ کے پاس زید ہو گا؟ یا عمرو؟) یہاں

سوال کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والا یہ تو جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے، صرف یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون ہے۔

10- اَمَا

اَمَا کا استعمال چار طرح سے ہوتا ہے۔

-1 اَمَا برائے ابتداء یہ اَمَا، قسم کے بعد، یا پہلے استعمال ہوتا ہے۔

-a اَمَا اِنَّكَ خَارِجٌ۔ او ہو! آپ تو نکلنے والے ہیں۔

-b اَمَا وَاللّٰهِ لَفَاعَلَنْ۔ اما! خدا کی قسم! میں یہ کر کے رہوں گا۔

کبھی اَمَا کا الف گرا دیا جاتا ہے اور اَم وَاللّٰهِ بھی استعمال کرتے ہیں۔

-2 اَمَا برائے عرض

اَمَا تَاْكُلُ مَعَنَا!

”کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں کھائیں گے!“

-3 اَمَا برائے تحقیق حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَمَا اَنْتَ مُصِيبٌ ”واقعی! آپ ٹھیک کہتے ہیں۔“

-4 اَمَا بعض اوقات، اَلَا کی طرح بطور حرفِ تنبیہ استعمال ہوتا ہے۔

11- اِمَّا Either

اِمَّا کا استعمال ، اَوْ کی مانند ہے اور یہ خبر اور استفہام والے جملوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

1- اِمَّا جملہ خبریہ میں

جَاءَ نِي اِمَّا زَيْدٌ وَّ اِمَّا عَمْرُوٌ
”میرے پاس زید آیا تھا یا عمرو“

2- اِمَّا جملہ امریہ میں

اَضْرِبْ اِمَّا رَاْسَهُ وَّ اِمَّا ظَهْرَهُ
”یا تو اس کے سر پر مارو ، یا اس کی پیٹھ پر مارو۔“

3- اِمَّا جملہ استفہامیہ میں

اَلْقَيْتْ اِمَّا عَبْدَ اللّٰهِ وَّ اِمَّا اَخَاهُ؟
”کیا آپ نے عبداللہ سے ملاقات کی تھی؟ یا اس کے بھائی سے۔“

اَوْ اور اِمَّا کا فرق

اَوْ اور اِمَّا میں باریک سا فرق یہ ہے کہ

اَوْ والے جملے میں ، کلام کے ابتدائی حصے پر ، یقین ہوتا ہے ، دوسرے حصے میں شک ہوتا ہے۔ جیسے :

(الكهف: 19)

﴿قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ﴾

”(اصحابِ کُھف کے) دوسروں نے کہا: شاید دن بھر ، یا اس سے کچھ کم ، رہے ہوں گے۔“

اِمَّا کے استعمال میں کلام ، آغاز ہی سے شک پر مبنی ہوتا ہے۔
اِمَّا کی پانچ (5) قسمیں ہیں :

1- اِمَّا برائے تفصیل Seperation

﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُورًا﴾ (الانسان: 3)
”ہم نے اسے راستہ دکھا دیا ، خواہ شکر کرنے والا بنے ، خواہ کفر کرنے والا۔“

2- اِمَّا برائے تخییر Option

a- ﴿اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَّ اِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا﴾ (الکھف: 86)

”(اے ذوالقرنین! تجھے اختیار ہے) یا تو ، ان کو تکلیف پہنچائے ،

یا پھر ، ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔“

b- ﴿فَاِمَّا مِّنَّا بَعْدُ وَّ اِمَّا فِدَاءً حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾

”اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کر لو ،

تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔“ (محمد: 4)

3- اِمَّا برائے اباحت Lawfulness

تَعَلَّمَ اِمَّا رِيَاضَةً وَّ اِمَّا اَدْبًا

یا تو ، ورزش سیکھ لو ، یا پھر اَدَب

(یعنی ، دونوں چیزیں جائز و مباح ہیں۔)

4- اِمَّا برائے شک Doubt

جَاءَنِي اِمَّا مُحَمَّدٌ وَ اِمَّا عَلِيٌّ

”(مجھے شک ہے ، یا تو میرے پاس محمد آیا تھا یا علی۔“

5- اِمَّا برائے ابہام Ambiguity

یہ حرف اِمَّا بھی شک و ابہام اور انتخاب کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً

﴿اِمَّا اَنْ تُلْقٰی وَ اِمَّا اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی﴾ (طہ: 65)

”(جادوگر بولے : اے موسیٰ!) آپ پہلے پھینکتے ہیں ؟ یا ہم پہلے پھینکیں؟“

6- اِمَّا برائے عطف

بعض اوقات اِمَّا کے ذریعے بھی ، عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے

﴿وَ اٰخِرُوْنَ مُرْجُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ﴾ (التوبہ: 106)

”کچھ دوسرے لوگ ہیں ، جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھیرا ہوا ہے ،

چاہے انہیں سزا دے اور چاہے ان پر از سر نو مہربان ہو جائے۔“

12- اَمَّا As for, But , As to

اَمَّا ، حرف تفصیل (Letter of Seperation) ہے ، لیکن ، رہے ،

رہا یہ کہ ، اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے ، جیسے مفہومات پر حاوی ہے۔

اَمَّا حرف شرط اور حرف تاکید بھی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿كَذَبْتَ ثُمُودَ وَعَادَ﴾ بِالْقَارِعَةِ ۝ ﴿فَأَمَّا﴾ ثُمُودُ فَأَهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝

وَ ﴿أَمَّا﴾ عَادٌ فَأَهْلِكُوا بَرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿﴾ (الحاقة: 4-6)

”ثمود اور عاد نے ، اچانک ٹوٹ پڑنے والی آفت کو جھٹلایا۔ (رہے ثمود وہ تو) ایک سخت حادثے سے ہلاک کیے گئے۔ اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیئے گئے۔“ یہاں ﴿أَمَّا﴾ ، ثمود اور عاد کے انجام کے فرق کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

b- ﴿فَأَمَّا﴾ الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ ﴿أَمَّا﴾ السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

وَ ﴿أَمَّا﴾ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿﴾ (الضحیٰ: 9-11)

”لہذا یتیم پر سختی نہ کرو، اور سائل کو نہ جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔“

c- ﴿فَأَمَّا﴾ الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ ۝ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝

وَ ﴿أَمَّا﴾ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿﴾ (الفجر: 15-16)

”مگر انسان کا حال یہ ہے ، کہ اس کا رب جب اس کو ، آزمائش میں ڈالتا ہے اور

اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے ، میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔

اور جب وہ ، اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو

وہ کہتا ہے ، میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔“

d- ﴿فَأَمَّا﴾ مَنْ طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿﴾

”تو جس نے سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی ، دوزخ ہی اس کا

ٹھکانا ہوگی۔“ (النازعات: 37-39)

e ﴿وَإِنَّمَا﴾ مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿(النازعات: 40-41)

”اور رہا (وہ شخص) جس نے ، اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف

کیا تھا ، اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا ، جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔“

فَإِنَّمَا

نوٹ : پاؤپر کی مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلے جملے میں إِنَّمَا ، فاء کے ساتھ

اور دوسرے جملے میں إِنَّمَا ، واؤ کے ساتھ ،

وَإِنَّمَا استعمال ہوا ہے۔



سبق نمبر: 240

13- اِنْ , Not, Indeed If

اِنْ کی چار (4) قسمیں ہیں۔ شرطیہ ، نافیہ ، مخففہ اور زائدہ

1- اِنْ شرطیہ If

a- اِنْ شرطیہ ، دو جملوں پر آتا ہے ، پہلا جملہ شرطیہ کہلاتا ہے ، اور دوسرا جملہ

جزائیہ کہلاتا ہے ، جو جواب شرط پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِثَّتَيْنِ ﴾ (الانفال: 65)

حرف شرط + شرطیہ جملہ مجزوم جزائیہ جملہ

”اگر تمہارے درمیان ، بیس ثابت قدم ہوں ، تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے۔“

b- اِنْ فعل کو ، مستقبل کا معنی اور لَوْ فعل ماضی کا معنی دیتا ہے۔

c- اِنْ کا استعمال اُس موقع پر ہوتا ہے n جب کسی کام کا واقع ہونا مشتبہ ہو۔

d- حرف شرط کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے ، چنانچہ لَوْ زَيْدٌ ذَاهِبٌ کی ترکیب غلط ہوگی۔

e- اِنْ کے ساتھ ، شرط کے جملے میں ، اگر فعل مضارع آئے تو وہ ہمیشہ اخف (مجزوم) شکل میں آتا ہے۔ البتہ جزائیہ جملے میں ، فعل مضارع آئے ، تب

یہ بھی اخف یعنی مجزوم ہو گا۔ جیسے :

﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد: 7)

(یہاں شرطیہ جملے کا فعل مضارع تَنْصُرُونَ مجزوم ہو کر تَنْصُرُوا ہو گیا ہے۔

اور جزائیہ جملوں میں دونوں افعال مضارع ، يَنْصُرُ اور يُثَبِّتُ مجزوم ہو کر ، يَنْصُرُ اور يُثَبِّتُ ہو گئے ہیں۔

-f جزائیہ جملہ اگر ، امر ، نہی ، ماضی یا مبتدا و خبر پر مشتمل ہو تو اس پر فِ آتا ہے۔ (تفصیل کے لیے حصہ اوّل کا سبق نمبر 108 کا دوبارہ مطالعہ کیجیے۔) جیسے :

1- ﴿إِنْ أَتَاكَ زَيْدٌ فَأَكْرِمَهُ﴾

”اگر آپ کے پاس زید آئے ، تو اس کا اکرام کیجیے۔“

2- ﴿إِنْ ضَرَبَكَ فَلَا تَضْرِبْهُ﴾

”اگر اس نے آپ کو مارا ، تو آپ کا یہ کام نہیں ہے کہ اس کو بھی ماریں۔“

3- ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ (المائدة: 118)

شرطیہ جملہ جزائیہ جملہ اسمیہ

”اب اگر آپ انہیں سزا دیں ، تو وہ آپ کے بندے ہیں۔“

4- ﴿إِنْ جِئْتَنِي فَأَنْتَ مُكْرَمٌ﴾

”اگر آپ میرے پاس تشریف لائیں ، تو آپ کا اکرام کیا جائے گا۔“

2- **Not** اِنْ نافیہ

اِنْ نافیہ ، جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ ، دونوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور

لازمًا الا کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ اِنْ اَرَدْنَا الْاَلْحُسْنٰی ﴾ (التوبة: 107)

”نہیں تھا ، ہمارا ارادہ ، بھلائی کے سوا (کسی دوسری چیز کا)۔“

-b ﴿ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ الْاَلٰٓ اِنَاثًا ﴾ (النساء: 117)

”نہیں پکارتے وہ لوگ ، اللہ کو چھوڑ کر ، مگر دیویوں کو۔“

-c ﴿ اِنْ يَقُوْلُوْنَ الْاَلٰٓ كَذِبًا ﴾ (الكهف: 5)

”نہیں کہتے وہ لوگ ، مگر محض جھوٹ۔“

-d ﴿ اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴾ (المدثر: 25)

”(وہ کافر کہتے تھے) نہیں ہے یہ (قرآن) ، مگر ایک انسانی کلام۔“

-e ﴿ اِنْ الْكَافِرُوْنَ الْاَلٰٓ فِیْ غُرُوْرٍ ﴾ (الملك: 20)

”نہیں ہیں یہ منکرین ، مگر دھوکے میں۔“

-f ﴿ اِنْ اُمَمَاتُهُمْ الْاَلٰٓ اللَّائِيْ وَلَدْنَهُمْ ﴾ (المجادلة: 2)

”نہیں ہیں ان کی مائیں ، مگر صرف وہ خواتین ، جنہوں نے ان کو جنا ہے۔“

3- اِنْ مُّحَقَّقَهٗ Indeed, Certainly

اِنْ مُّحَقَّقَهٗ ، اِنْ کے بجائے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اپنے بعد والے اسم کو

منصوب نہیں کرتا ، البتہ اِنْ کی طرح تاکید اور یقین کے معنی دیتا ہے۔

اِنْ مُّحَقَّقَهٗ کے بعد ، لَمَّا يٰلَ ضرور آتا ہے مثلاً :

-a ﴿ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ (الزخرف: 35)

”یقیناً یہ ساری چیزیں حیاتِ دنیا کی متاع ہیں۔“

-b ﴿وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ﴾ (یس: 32)

”یقیناً ، ان سب کو ، ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔“

-c ﴿إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ (الطارق: 4)

”یقیناً ، ہر نفس کے اوپر ، کوئی نگہبان ہے۔“

-d ﴿وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوكَ مِنَ الْأَرْضِ﴾ (بنی اسرائیل: 76)

”اور یہ لوگ اس بات پر بھی تلے رہے ہیں کہ تمہارے قدم اس سر زمین سے اکھاڑ دیں۔“

-e ﴿إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ الْهَيْتَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا﴾ (الفرقان: 42)

”یقیناً ، اس نے تو ہمیں گمراہ کر کے ، اپنے معبودوں سے برگشتہ ہی کر دیا ہوتا ، اگر ہم (ان کی عقیدت پر) جم نہ گئے ہوتے۔“

-f ﴿إِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الْغَافِلِينَ﴾ (یوسف: 3)

”یقیناً ، آپ اس سے پہلے ، بے خبروں میں تھے۔“

-g ﴿إِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ﴾ (الاعراف: 102)

”بلاشبہ ، ان میں سے اکثر کو ہم نے ، بد عہد پایا۔“

نوٹ: إِنْ مخففہ ، افعال ناقصہ سے پہلے یعنی كَانَ اور ظَنَّ کے بھائی
بدوں سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔

(جب کہ إِنْ اور أَنَّ صرف اسم سے پہلے آتے ہیں اور اسم کو منصوب کرتے ہیں۔)

4- اِنْ زائدہ برائے تاکید

بعض اوقات ، اِنْ زائدہ برائے تاکید استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا اِنْ اَتَيْتُ بِشَيْءٍ ، اَنْتَ تَكْرَهُهُ

”میں جو چیز بھی اپنے ساتھ لاتا ہوں ، آپ کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔“

14- اَنْ

اَنْ کی چار (4) قسمیں ہیں۔ مصدریہ ، مُخَفَّفَہ ، تَفْسِیْرِیَہ اور زائدہ

1- اَنْ مصدریہ

اَنْ مصدریہ کہ (That) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَنْ مصدریہ فعل مضارع کو ، خفیف یعنی منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَ اَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرة: 184)

یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

”لیکن یہ کہ تم روزے رکھو ، تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے۔“

(یہاں اَنْ نے فعل کو ، مصدری معنی عطا کیے ہیں ، اس لیے یہ مصدر

مؤول کہلاتا ہے۔)

(النساء: 25)

﴿وَ أَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾

-b

”اور یہ کہ تم صبر کرو ، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

(النور: 60)

﴿وَ أَنْ يَسْتَغْفِرَنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾

-c

”تاہم اگر وہ خواتین بھی ، حیاداری ہی برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے۔“

﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ﴾ (الحديد: 16)

-d

”کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں۔“

﴿وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ﴾

-e

”مگر اس کی قوم کا جواب ، اس کے سوا کچھ نہ تھا ، کہ نکالو ! ان

لوگوں کو اپنی بستیوں سے۔“ (الاعراف: 82)

یہاں بھی اُن کی وجہ سے ، مصدری معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

(البلد: 7)

﴿أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ﴾

-f

”کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟“

2- أَنْ مُخَفَّفَه Indeed

اَنْ مُخَفَّفَه ، اَنْ کا مُخَفَّف ہوتا ہے ، لیکن فعل مضارع کو ، خفیف یعنی

منصوب نہیں کرتا۔ جیسے :

-a ﴿عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرَضٰى﴾ (المزمل: 20)

”اسے معلوم ہے کہ یقیناً تم میں کچھ مریض ہوں گے۔“

-b ﴿اَفَلَا يَرْوْنَ اَنْ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا﴾ (طہ: 89)

”کیا وہ (بنی اسرائیل) دیکھتے نہ تھے کہ یقیناً، وہ (سامری کا بت) ان

کی بات کا جواب نہیں دیتا ہے۔“

3- اَنْ تفسیر یہ Explicative

اَنْ تفسیر یہ ، اِی (یعنی ، That ، کہ) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ

اَنْ اس جملے کے بعد آتا ہے ، جس میں قول یا بات وغیرہ کا مفہوم ہو۔ جیسے :

-a ﴿نَادٰیْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرٰهِيْمُ﴾ (الصافات: 104)

”ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم !“

-b ﴿فَاَوْحٰىنَا اِلَيْهِ اَنْ اصْنَعْ الْفُلْكَ﴾ (المؤمنون: 27)

”پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی ، کہ کشتی بنا۔“

-c ﴿وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اَوْ رِثْمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

”اس وقت یاد آئے گی کہ ”یہ جنت ، جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ،

تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے ، جو تم کرتے رہے تھے۔“

(الاعراف: 43)

-d ﴿وَأَنْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ﴾ **أَنْ** امشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى الْهَتَكُم ﴿(ص:6)

”اور سرداران قوم یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ چلو اور ڈٹے رہو ! اپنے معبودوں کی عبادت پر!“

4 - أَنْ زَائِدَةٌ بَرَاءُ تَأْكِيدُ

أَنْ زَائِدَةٌ ، تَأْكِيدُ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ عموماً لَمَّا کے بعد آتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا﴾

(یوسف:96)

”پھر جب کہ خوشخبری لانے والا آیا، تو اس نے حضرت یوسفؑ کا قیص،

حضرت یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا، اور یکایک ان کی بینائی عود کر آئی۔“

-b ﴿وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِئَاءَ بِهِمْ﴾

(العنکبوت:33)

”پھر جب کہ ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو لوطؑ پریشان ہو گئے۔

بعض اوقات ، أَنْ اور لَا کو ملا کر أَلَّا بنا لیا جاتا ہے۔

(أَنْ + لَا = أَلَّا)

15- اِنَّ

Indeed, Certainly, That

اِنَّ ہمیشہ صدر کلام (آغاز) میں آتا ہے۔ حرفِ تاکید ہے ، حرفِ ناصب ہے۔
حرفِ مشابہ بالفعل ہے۔ اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

(المنافقون: 1)

﴿ اِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴾

-a

”یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔“

قَالَ کے بعد بھی ، اِنَّ ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(ہود: 41)

﴿ اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾

-b

”میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔“

(البقرة: 71)

﴿ قَالَ اِنَّهٗ يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ ﴾

-c

اِنَّ کا غالب استعمال ، تاکید اور تحقیق کے موقع پر ہوتا ہے۔ اِنَّ کی تاکید اس تاکید سے زیادہ قوی ہوتی ہے ، جو اسم پرل کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

16- اِنَّمَا

Verily, Indeed, Not but

اِنَّمَا ، دو حروف سے مرکب ہے۔ (اِنَّ + مَا) حَصْر کے لیے آتا ہے۔

اِنَّ کے ساتھ اگر مَا لگ جائے تو اِنَّ کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور مبتداً منصوب

نہیں ہوتا۔ یہ مَا ، مَا الْكَافَّة (عمل کو روک دینے والا) Hindering کہلاتا ہے۔

﴿إِنَّمَا﴾ ، جملے کے شروع میں آتا ہے اور حَضَر کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ (الكهف: 110)

”اے نبی! کہو، کہ میں تو ایک انسان ہوں، تم ہی جیسا۔“

-b ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

”اہل ایمان تو آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔“

-c ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ (التوبة: 60)

”صدقات تو صرف، محتاج لوگوں کے لیے ہیں۔“

17- اَنَّ

Indeed, Certainly, That

اَنَّ صدرِ کلام (آغاز) میں استعمال نہیں ہوتا، بلکہ درمیان میں آتا ہے۔

اَنَّ بعد والے جملے کو، مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔ اس لیے یہ ہمیشہ جملے کے

وسط میں آتا ہے۔ اَنَّ اپنے بعد آنے والے الفاظ کے ساتھ مل کر، فاعل، مفعول

اور مجرور بن جاتا ہے اور اس طرح، جملے کا جزو بن جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿وَاعْلَمَ اَنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (البقرة: 260)

”خوب جان لے کہ اللہ نہایت باقدار اور حکیم ہے۔“

-b- بَلَّغْنِي أَنْ زَيْدًا قَائِمٌ

”مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی۔“

-c- ﴿قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ (الجن: 1)

اے نبی! کو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا۔

18- اَنَّمَا That

اَنَّمَا ، دو حروف سے مرکب ہے۔ (اَنَّ + مَا)

﴿يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَوَاحِدٌ﴾ (الكهف: 110)

”میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ یقیناً تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے۔“

19- أَوْ Or

اَوْ جملے کے حکم کو ، دو مذکور چیزوں میں سے ، ایک سے متعلق کرنے کے لیے آتا ہے یہ خبر ، امر اور استفہام والے جملوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a- جملہ خبریہ: جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ أَوْ عَمْرُو

میرے پاس زید آیا تھا ، یا عمرو۔

-b- جملہ امریہ: اضْرِبْ رَأْسَهُ أَوْ ظَهْرَهُ۔

اُس کے سر پر مارو ، یا گردن پر۔

-c جملہ استفہامیہ: اَلْقِیْتَ عَبْدَ اللّٰهِ اَوْ اَخَاهُ؟

کیا آپ نے عبد اللہ سے ملاقات کی تھی؟ یا اس کے بھائی سے؟

اَوْ کو طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تَخِیْر ، شَك ، تَفْرِیْق ، ابہام ممانعت وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

-a اَوْ برائے تَخِیْر Option

بعض اوقات اَوْ ، تَخِیْر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

1- ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًی مِّنْ رَّاسِهٖ

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صَّیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسْكِ﴾ (البقرة: 196)

”مگر جو شخص مریض ہو ، یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بناء پر اپنا سر منڈوالے) ، تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔“

2- تَزَوَّجَ هِنْدًا اَوْ اُخْتَهَا

”ہند سے شادی کرلو ، یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔“

(اس مثال میں تَزَوَّجَ طلب ہے)

-b اَوْ برائے اِبَاحَتْ Lawfulness

بعض اوقات اَوْ ، اِبَاحَتْ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

1- ﴿فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾ (البقرة: 74)

”پتھروں کی طرح سخت ، بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔“

اس مثال میں ، تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اِبَاحَتْ ہے۔ یعنی ان منافقین کو

کسی ایک سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ دونوں جائز ہیں۔

2- اِصْحَبْ حَمِيْدًا اَوْ رَشِيْدًا

”حمید کی صحبت اختیار کرلو، یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔“
(اس مثال میں اِصْحَبْ طلب ہے)

c- اَوْ برائے شَكْ Doubt

بعض اوقات اَوْ، شَكْ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ﴾ (الكهف: 19)

”شاید دن بھر، یا پھر، اس سے کچھ کم، رہے ہوں گے۔“

d- اَوْ برائے تَفْرِيقِ Division

بعض اوقات اَوْ، تَفْرِيقِ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَوْ نَصْرٰی تَهْتَدُوا﴾ (البقرة: 135)

”یہودی کہتے ہیں: ”یہودی ہو تو راہِ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں:

عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی۔“ (یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں،

اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔)

e- اَوْ برائے اِنْهَامِ Ambiguity

بعض اوقات اَوْ، اِنْهَامِ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

﴿وَاِنَّا وَاٰیَاكُمْ لَعَلٰی هٰذٰی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ (سبا: 24)

”اب لا محالہ، ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے،

یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔“ (یعنی بات مبہم اور غیر واضح ہے)

-f- اَوْ برائے ممانعت (فعل نہی کے بعد)

بعض اوقات اَوْ ، ممانعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَلَا تُطِيعُ مِنْهُمْ اِثْمًا اَوْ كَفُورًا﴾ (الدھر: 24)

”اور نہ تو ان میں سے ، کسی آثم (بد عمل) کی اطاعت کرو ، اور نہ کسی کفور کی (مکڑ حق)۔“

-g- اَوْ برائے تقسیم Classification

بعض اوقات اَوْ ، تقسیم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

اَلْكَلِمَةُ اِسْمٌ اَوْ فِعْلٌ اَوْ حَرْفٌ

”لفظ ، اسم ہوتا ہے ، یا فعل ہوتا ہے ، یا حرف۔“

-h- اَوْ بمعنی الیٰ (تک) Until

بعض اوقات اَوْ ، الیٰ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لَا سَتَهْلَنَ الصَّعْبُ اَوْ اُذْرِكَ الْمُنَى

”میں آرزوؤں کی تکمیل تک ، دشواریوں کا مقابلہ کرتا رہوں گا۔“

-i- اَوْ الاّ کے معنی میں Otherwise

بعض اوقات اَوْ ، الاّ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لَا عَاقِبَةَ اَوْ يُطْعَ اَمْرِي

”میں ضرور اس کا پیچھا کرتا رہوں گا ، ورنہ اسے میری بات ماننی پڑے گی۔“

ج- اَوْ بِمَعْنَى اَمْ يَا بَلْ Rather

بعض اوقات اَوْ ، اَمْ یا بَلْ کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
﴿وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ اَوْ يَزِيدُونَ﴾ (الصافات: 147)
”اس کے بعد ، ہم نے اُسے (یعنی یونس کو) ایک لاکھ ، بلکہ اس سے
بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔“ (یہاں اَوْ کا ترجمہ بلکہ کیا گیا ہے)

20- اَيْ ie

اَيْ کی دو قسمیں ہیں۔ اَيْ تفسیر یہ اور اَيْ ندائیہ

1- اَيْ تفسیر یہ

- a- هُوَ مَكِّيٌّ اَيْ مَنسُوبٌ اِلَى مَكَّةَ
”وہ مکئی ہے۔“ یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے۔
b- رَأَيْتُ غَضَنَفَرًا اَيْ اَسَدًا ”میں نے شیر کو دیکھا یعنی اسد کو۔“

2- اَيْ ندائیہ

جیسے : اَيْ مُحَمَّدٌ ! ”یا محمد !“

21- اِیْ (Yes)

برائے اثبات و تصدیق

اِیْ حرفِ جواب ہے۔ قسم سے پہلے آتا ہے۔ [نَعَمْ (ہاں)] کا مفہوم دیتا ہے۔

اِیْ استفہام کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے۔

-a ﴿وَيَسْتَنْبِئُكَ أَحَقُّ هُوَ قُلٌّ اِیْ وَ رَبِّیْ اِنَّهُ لَحَقٌّ﴾ (یونس: 53)

”پھر پوچھتے ہیں ، کیا واقعی یہ سچ ہے ؟ جو تم کہہ رہے ہو؟ ”کہو ”میرے رب کی

قسم ، یہ بالکل سچ ہے۔“

”ہاں ، تمہاری جان کی قسم۔“

-b اِیْ لَعَمْرُكَ

”ہاں ، اللہ کی قسم۔“

-c اِیْ هَا لِلّٰہ



سبق نمبر : 241

22- ب With

باء (ب) حرف جر ہے ، اپنے بعد والے اسم کو مجرور کرتا ہے ، اس کی کئی قسمیں ہیں۔ اس کے مختلف استعمالات پر خصوصی توجہ دیجیے۔

1- باء (ب) برائے الصاق With

الصَّاق یعنی ایک چیز کو، دوسری سے ملانے کے مفہوم کے لیے ، استعمال ہوتا ہے جیسے :

- a- ﴿وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ﴾ (المائدة: 6)
 ”اور مسح کرو، اپنے سروں کے ساتھ“ (یعنی سروں پر ہاتھ پھیر لو۔)
- b- ﴿خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ﴾ (With) (البقرة: 93)
 ”جو (کتاب) ہم نے تمہیں دی ہے، اُسے مضبوطی کے ساتھ تھامنا۔“

2- باء (ب) برائے استعانت With the help of

استعانت یعنی کسی چیز کی مدد ظاہر کرنے کے لیے ، بھی باء استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

- a- ﴿الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ (العلق: 4)

”جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔“

(النمل: 30)

-b ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

”اللہ رحمن و رحیم کے نام سے۔“

-3 باء (ب) برائے سبب Due to

بعض اوقات ، سبب یعنی سبب ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a فَشِلَ بِالْأَهْمَالِ ”وہ لا پرواہی کی وجہ سے ، کمزور ہو گیا۔“

-b ﴿فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ﴾ (العنکبوت: 40)

”ہم نے ہر ایک کو ، اس کے گناہ کے سبب سے پکڑا۔“

-4 باء (ب) برائے مصاحبت Along with

بعض اوقات باء ، مصاحبت ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿سَبَّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ﴾ (طہ: 130)

”اپنے رب کی حمد کے ساتھ ساتھ ، تسبیح بھی کیجیے۔“

-b ﴿إِهْبِطْ بِسَلَامٍ﴾ (ہود: 48)

”سلامتی کے ساتھ جاؤ۔“

-5 باء (ب) برائے ظرف At

بعض اوقات باء ، برائے ظرف (At) استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿نَجَّيْنَا هُمْ مِنْ سَحَرٍ﴾ (القمر: 34)

”ان کو ہم نے ، (اپنے فضل سے) رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا۔“

-b ﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ﴾ بِبَدْرٍ ﴿﴾ (آل عمران: 123)

”آخر اس سے پہلے میدان بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا۔“

-c ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ﴾ نَافِلَةً لَّكَ ﴿﴾ (بنی اسرائیل: 79)

”اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے نفل ہے۔“

یہاں حرف باء دوران (During) کے معنی میں بطور ظرف استعمال ہوا ہے۔

6- باء (ب) برائے تعدیہ Transitivity

تعدیہ یعنی فعل کو متعدی بنانے کے لیے بھی، باء استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

-a ﴿ذَهَبَ اللَّهُ﴾ بِنُورِهِمْ ﴿﴾ (البقرة: 17)

”اللہ، اُن کے نور کو لے گیا۔“

-b ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ﴾ مَرُّوا كِرَامًا ﴿﴾ (الفرقان: 72)

”اور کسی لغو چیز پر، ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔“

(یہاں باء فعل متعدی کے مفعول کو ظاہر کر رہا ہے۔)

7- باء (ب) زائدہ برائے تاکید Affirmative

باء زائدہ بوائے تاکید، نفی یا استفہام والے جملے میں بھی آتا ہے اور فاعل اور مفعول پر بھی۔ یہ خبر پر مبالغہ (Intensiveness) کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

-a ﴿وَمَا﴾ اللَّهُ بِغَافِلٍ ﴿﴾ (البقرة: 74)

”اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔“ (یہ نفی کی مثال ہے)

-b ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ؟﴾ (الزمر: 36)

”اے نبی! کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟“
(یہ استفہام کی مثال ہے)

-c ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ﴾ (یوسف: 17)

”آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے ، چاہے ہم سچے ہی ہوں۔“
(یہ فاعل پر ، باء زائدہ کی مثال ہے۔)

-d ﴿وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾ (النساء: 79)

”اور اس پر خدا کی گواہی کافی ہے۔“

-e ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة: 195)

”اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔“

8- باء (ب) برائے قسم

باء برائے قسم ، اسم کو مجرور کرتے ہوئے ، قسم اور گواہی کا مفہوم دیتا ہے۔
جیسے:

-a بِرَبِّ الْكَعْبَةِ ”کعبہ کے رب کی قسم۔“

-b ﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغَوِّيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (ص: 82)

”ابلیس نے کہا: تری عزت کی قسم ! میں ان سب لوگوں کو
بہکا کر رہوں گا۔“

9- باء برائے بدل (Substitution (For, Instead of)

بعض اوقات باء ، بدل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ﴾ (المائدة: 45)

”اور ناک کے بدلے ناک۔“

b- ﴿وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ﴾ (الصفات: 105)

”اور ہم نے ایک بڑی قربانی، فدیہ میں دے کر ، اس بچے (اسمعیلؑ) کو چھڑا لیا۔“

10- باء برائے فی (In)

بعض اوقات باء ، فی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۖ أُدْخِلُوهُمْ بِسَلَامٍ﴾ (الحجر: 45-46)

”یقیناً متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ)

داخل ہو جاؤ ان میں ، سلامتی کے ساتھ ، بے خوف و خطر (یعنی سلامتی میں)۔“

11- باء برائے مِنْ (From which)

بعض اوقات باء ، مِنْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا﴾ عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿﴾ (الانسان: 6)

”چشمہ ، جس کے ساتھ ، اللہ کے بندے شراب پئیں گے

اور جہاں چاہیں گے بسہوت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔“

(بِهَا = مِنْهَا = جس میں سے = جس سے = جس کے ساتھ)

-b ﴿فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ﴾ (ہود: 14)

”جان لو ، کہ یہ اللہ کے علم میں سے نازل ہوا ہے۔“

مطلب ہے ، اُنْزِلَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ

-12 باء (ب) برائے علیٰ

بعض اوقات باء ، علیٰ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ

وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ﴾ (آل عمران: 75)

”اہل کتاب میں کوئی تو ایسا ہے ، کہ اگر تم اس کے اعتماد پر ، مال و دولت کا ایک ڈھیر بھی دے دو ، تو وہ تمہارا مال ، تمہیں ادا کر دے گا ، اور کسی کا حال یہ ہے کہ اگر تم ایک دینار کے معاملے میں بھی ، اس پر بھروسہ کرو تو ، وہ ادا نہ کرے گا۔“

(طبری نے کہا ہے کہ إِنْ تَأْمَنَهُ بِدِينَارٍ کا مطلب إِنْ تَأْمَنَهُ عَلَى دِينَارٍ ہے۔)

-b ﴿فَأَنَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلًا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ﴾ (آل عمران: 153)

”اللہ نے تم کو ، رنج پر رنج دیئے تاکہ آئندہ کچھ تمہارے ہاتھ سے جائے یا مصیبت نازل ہو تو تم ان پر ملول نہ ہو۔“

(ابن کثیر نے کہا ہے کہ غَمًّا بِغَمٍّ کا مطلب غَمًّا عَلَى غَمٍّ ہے۔)

13- باء (ب) برائے عَنْ

بعض اوقات باء ، عَنْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿الرَّحْمَنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَيْرًا﴾ (الفرقان: 59)

”رحمان ، اس کی شان ، بس کسی جاننے والے سے پوچھو!“

ابنِ قتیبہ کہتے ہیں فَاسْأَلْ بِهِ خَيْرًا کا مطلب فَاسْأَلْ عَنْهُ خَيْرًا ہے۔

(تاویل مشکل القرآن)

23- بل Nay, Rather

1- بَلّ بھی حرفِ عطف ہے ، Particle of Digression ہے۔

اضراب (Retractation) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یعنی یہ کلام کو ایک رخ سے ، دوسرے رخ کی طرف پھیر دیتا ہے۔

2- بَلّ اپنے ما قبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی

یہ حرف ، معطوف علیہ سے توجہ ہٹانے اور معطوف کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- اشْتَرَيْتُ دَوَاةً بَلّ قَلَمًا 'میں نے دوات خریدی، نہیں بلکہ قلم'

b- ﴿قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ﴾ بَلّ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ

”وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے اولاد بنا لی۔ (اللہ اس یہودہ الزام سے) پاک ہے۔ (یعنی فرشتے اللہ کی بیٹیاں ، کیسے ہو سکتے

ہیں؟) بلکہ وہ تو برگزیدہ بندے ہیں۔“

3- بَلْ بعض اوقات ، اپنے ما قبل کا ابطال دور کرتا ہے۔

4- بَلْ سے پہلے ، حروف ، کَلَّا اور لَا استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

a- ﴿كَأَلَّا بَلْ لَا تَكْرُمُونَ الْيَتِيمَ﴾ (الفجر: 17)

”ہرگز نہیں ، بلکہ تم لوگ یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے۔“

b- ﴿كَأَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ﴾ (المطففين: 14)

”ہرگز نہیں ، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ، ان کے برے

اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔“

5- بَلْ جملے سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات لَكِنَّ کے معنی میں

بھی استعمال ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ﴾ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿

”یہ کہتے ہیں ”رحمان اولاد رکھتا ہے۔ (فرشتے نعوذ باللہ اس کی بیٹیاں

ہیں۔)“ سبحان اللہ بلکہ وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں ، جنہیں عزت

دی گئی ہے۔“ (الانبیاء: 26)

(یہ اضطراب ہے یہاں بات لوگوں کے شرک سے موڑ کر ، فرشتوں

کی بندگی اور عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

b- ﴿أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ﴾ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ ﴿ (المؤمنون: 70)

”یا یہ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ (نہیں) بلکہ وہ تو

ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔“

c- ﴿ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلْ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۖ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْوَلُونَ ﴾ (الانبیاء: 5)

”بلکہ یہ تو کہتے ہیں ، یہ پر آگندہ خواب ہیں ، بلکہ یہ انہوں نے (محمد ﷺ نے نعوذ باللہ) خود گھڑ لیا ہے ، بلکہ یہ شخص شاعر ہے ، اسے چاہیے ، ہمارے پاس یہ کوئی نشانی لے آئے ، جس طرح پرانے زمانے کے رسول ، نشانیوں کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔“

بَلْ سے پہلے محذوف جملہ

بَلْ کا ، دو جملوں کے درمیان آنا ضروری ہے۔ اگر صرف ایک جملے کے ساتھ بَلْ آ جائے ، تو اس سے پہلے کا جملہ محذوف سمجھا جائے گا۔ جیسے :

a- ﴿ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَمْوَاتٌ ۚ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴾ (البقرة: 154)

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ، انہیں مردہ نہ کہو ، بلکہ ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں ، مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔“

(یہاں بَلْ دو جملوں کے درمیان آیا ہے۔)

b- ﴿ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴾ (الاعلیٰ: 16)

”مگر تم لوگ ، دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔“

(یہاں بَلْ سے پہلے کوئی جملہ محذوف ہے۔)

-c ﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ مِنْ وَرَاءِهِمْ مُحِيطٌ﴾

(البروج: 19-20)

”مگر جنہوں نے کفر کیا ہے وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ، حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (ان کے جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا۔)“ یہاں بَل سے پہلے ، جملہ محذوف ہے۔

-d ﴿بَلِ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾ (البروج: 21-22)

”بلکہ قرآن بلند پایہ ہے ، اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے۔“

24- بلیٰ ! Yes, Why not !

بلیٰ ، حرف جواب ہے۔ بلیٰ کے ذریعے ، بطور خاص نفی کا جواب دیا جاتا ہے۔

بلیٰ ، منفی سوال ، یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق

کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : www.KitaboSunnat.com

﴿مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ﴾ (ہم تو برے کام نہیں کیا کرتے تھے۔) کے بعد بلیٰ کے معنی ہوں گے ، بلکہ تم بُرے اعمال کرتے تھے۔

مندرجہ ذیل آیات میں بلیٰ کے استعمال پر غور کیجیے۔

-a ﴿زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ، قُلْ بَلَىٰ﴾ (التغابن: 7)

”منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ، ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجیے۔ ہاں (ضرور ، کیوں نہیں)“

یہاں مفہوم یہ ہے کہ نہیں بلکہ وہ ضرور اٹھائے جائیں گے۔

-b ﴿الَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بَلَىٰ﴾ (الاعراف: 172)
”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟“

انہوں نے کہا: ہاں (ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں)۔“

-c ﴿أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ لَنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ؟﴾ (القیامۃ: 3)
”کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟“
ہاں کیوں نہیں۔“ (ضرور)

اوپر کی تینوں آیتوں میں بلیٰ منفی سوال کے ، رد کے لیے استعمال ہوا ہے۔

25- ت ! By

حرف ت ، حرف جر ہے ، بطور حرف قسم مستعمل ہے اور لفظ اللہ اور رَبّ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a تَرَبِّی ﴿میرے رب کی قسم۔﴾

-b تَرَبَّ الكَعْبَةِ ﴿کعبہ کے رب کی قسم۔﴾

-c ﴿وَتَاللّٰهِ لَا كَيْدَنَّ اَصْنَامُكُمْ﴾ (الانبیاء: 57)

”(حضرت ابراہیمؑ نے کہا) اور خدا کی قسم ! میں تمہارے بتوں

کے خلاف ضرور کوئی تدبیر کروں گا۔“

26- تائے مبسوطہ

حرفِ ت، دو طرح سے لکھا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

1- مبسوطہ (بسط کے ساتھ) 2- مربوطہ (جو ملایا جاتا ہے)

تائے مبسوطہ (ت)

اکثر ضمیر ہوتی ہے، جو فعلِ ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کے ساتھ متصل ہوتی ہے:

جیسے: فَعَلْتُ ، فَعَلْتُمَا ، فَعَلْتُمْ ، فَعَلْتَنِّ اور فَعَلْتُ۔

تائے تانیث

اسم کے آخر میں ، تائے مربوط لکھی جاتی ہے۔ اور وقف کی صورت میں ، اَہ کی آواز دیتی ہے۔ اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں۔ جیسے کَاتِبٌ کی تانیث ، کَاتِبَةٌ ہے۔ یعنی کَاتِبَةٌ کو وقف کی صورت میں کَاتِبَہ پڑھا جائے گا۔

فَعَلْتُ کی تائے ساکنہ ، ضمیر نہیں ہے ، بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ یہ تاء ، تائے تانیث کہلاتی ہے ، لیکن یہ تائے مبسوطہ کی طرح لکھی جاتی ہے۔

تائے مربوطہ	تائے مبسوطہ
کِتَابَةٌ	فَعَلْتُ
شَجَرَةٌ	فَعَلْتُ
عَلَامَةٌ	فَعَلْتُ
اَسَاتِذَةٌ	کَسَبْتُ
اَشَاعِرَةٌ	قَالْتُ
صِفَةٌ	حُصِّلْتُ

27- تائے مربوطہ (مُدَوَّرَة)

تائے مربوطہ کی کئی قسمیں ہیں ، لیکن زیادہ تر حروفِ تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

جیسے : اِمْرُو سے اِمْرَءَة ، مَلِك سے مَلِكَة ۔

a- تائے وحدت

تائے مربوطہ بعض اوقات اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لیے ہوتی ہے : جیسے شَجَر (درخت) اسم جنس ہے۔ ایک درخت کو شَجَر نہیں ، بلکہ شَجَرَة کہا جائے گا۔ شَجَرَة کی اس ة کو تائے وحدت کہتے ہیں۔

b- تائے مبالغہ

تائے مربوطہ بعض اوقات ، مبالغہ کے لیے ہوتی ہے : جیسے عَلَّامَة ، فَهَامَة ۔ یاد رہے کہ یہ تائے تانیث نہیں ہے ، مذکر و مؤنث دونوں پر ، مبالغہ کے ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تائے مبالغہ کہتے ہیں۔

c- تائے مربوطہ بعض اوقات ، صیغہ منتهی الجموع میں استعمال کی جاتی ہے : جیسے اَسَاتِدَة (جمع اُسْتَاذ) ، زَنَادِقَة (جمع زَنَدِيق کی)۔

d- تائے مربوطہ بعض اوقات اسم منسوب کی جمع کے ساتھ بھی لگائی جاتی ہے۔ جیسے : اَشَاعِرَة (جمع اَشْعَرَى) ، حَنَابِلَة (جمع حَنْبَلَى کی)

-e تائے مربوطہ بعض اوقات کسی حرف کے بدلہ میں بڑھادی جاتی ہے :

جیسے : فعل مثال کا مصدر **عِطَہ** ہے۔ (یہ دراصل وَعْطَ ہے)

یہاں واو کے بدلہ میں ، آخر میں ' ة ' لگادی گئی ہے :

اسی طرح **سِنَہ** ، **عِدَہ** ، **صِفَہ** وغیرہ ہیں۔

شَفَہ (یہ بھی دراصل شَفَوَ ہے) یہاں بھی آخر کی واؤ کے بدلے ، ة لگادی گئی ہے۔

کتابت کی یکساں صورتیں

لفظ کے درمیان ، تائے مبسوطة اور تائے مربوطة کی شکل ، کتابت میں

یکساں ہو جاتی ہے : جیسے **فَعَلْتَ** (مبسوط) سے **فَعَلْتَا** ،

اِمْرَءَہ (مربوطہ) سے **اِمْرَءَ تَانِ** .



سبق نمبر: 242

28- ثُمَّ Afterwards, Then

ثُمَّ بھی حرفِ عطف ہے۔

ثُمَّ کا استعمال [ف] کی مانند ہے، لیکن اس میں ترتیب (Sequence) کا وجود ایک وقفے کے بعد پایا جاتا ہے، گویا معطوف علیہ اور معطوف میں فاصلہ ہوتا ہے، مثلاً
ثُمَّ کا استعمال، ترتیب اور تراخی و تاخیر (طویل مدت Time Gap) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ۖ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (الروم: 11)

1 2 3

”اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا،

پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔“

اس مثال میں، تخلیق کی ابتداء اور اُس کے اعادے اور قیامت کے دن رجوع

کو [ثُمَّ] سے عطف کیا گیا ہے۔ ان تینوں چیزوں کے درمیان ترتیب بھی

موجود ہے اور تراخی بھی۔ یعنی یہاں [ترتیب مع التراخی] ہے۔

یہ تراخی ’قلیل مدت‘ کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور ’طویل مدت‘ کے لیے بھی۔

طویل کی مثال گزر چلی ہے۔ ’قلیل مدت‘ کی مثال ملاحظہ فرمائیے:

2- ﴿أَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا﴾ (عبس: 25-26)
 ”ہم نے خوب پانی لندھلایا، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا۔“

29- ثُمَّ There

At the same place , At the same time

1- ثُمَّ ، طرف ہے ، غیر مصرف ہے۔ وہاں ، اُس جگہ اور دور کے مقام کی طرف اشارے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

2- ثُمَّ کو ثَمَّةً اور ثَمَّةً بھی کہا جاتا ہے، ثَمَّةً وقف کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

3- مِنْ ثُمَّ = اسی وجہ سے = اسی بناء پر ، کا مفہوم دیتا ہے۔

a- ﴿وَأَزَلَفْنَا ثُمَّ الْآخِرِينَ﴾ (الشعراء: 64)

”اور اسی جگہ ، ہم دوبرے گروہ کو بھی ، قریب لے آئے۔“

b- ﴿مُطَاعٍ ثُمَّ آمِينَ﴾ (التکویر: 21)

”حضرت جبریلؑ کی اطاعت کی جاتی ہے ، وہاں ، وہ با اعتماد ہیں۔“

30- حَاشَ ، حَاشَا

حَاشَ اور حَاشَا دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔

1- استثناء کے لیے مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ ۔

”سب لوگ آئے ، سوائے زید کے۔“

اس طرح کے استعمال میں حَاشَا مضاف ، بن کر آتا ہے اور مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے : **حَاشَا لِلّٰہ**

2- تنزیہ یعنی کسی برائی کی نسبت سے پاک کرنے کے لیے بھی ، حَاشَا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿حَاشَا لِلّٰہ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْءٍ﴾ (یوسف: 15)

”سب نے کہا (خدا محفوظ رکھے) ہم نے یوسفؑ میں ، بدی کا شائبہ تک نہ پایا۔“

b- ﴿وَقُلْنَ حَاشَا لِلّٰہ مَا هَذَا بَشَرًا﴾ (یوسف: 31)

”عورتیں یکراٹھیں حَاشَا لِلّٰہ یہ شخص انسان نہیں ہے۔“

31- حَتّٰی

Till, Until, Yet , Even, Not even

حَتّٰی کی کئی قسمیں ہیں۔

1- حَتّٰی بُرَآئِ عَطْف

حَتّٰی ، حرف عطف ہے ، یہ اَفْضَلُ یا اَدْنٰی معطوف کو ، معطوف علیہ کے ساتھ ، جوڑنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (Even) کا مطلب دیتا ہے۔ جیسے :

a- مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی النَّبِیَّاءُ

”لوگ مرے ، یہاں تک کہ انبیاء بھی۔“ (یہ افضل کی مثال ہے)

b- قَدِمَ الْحُبَّاجُ حَتَّى الْمَشَاءِ (یہ ادنیٰ کی مثال ہے)

حاجی آگئے ، یہاں تک کہ پیدل بھی۔

2- حَتَّى ، میں مہلت اور وقفے کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً

رَأَيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى زَيْدًا

”میں نے لوگوں کو دیکھا ، یہاں تک کہ زید کو بھی۔“

3- حَتَّى برائے غایت

حَتَّى بھی انتہائے غایت کو بتاتا ہے ، اِلَى اور حَتَّى میں فرق یہ ہے کہ حَتَّى ضمیر کے ساتھ نہیں آتا۔ یہ اپنے سے پہلے کسی فعل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً :

a- أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّى رَأْسَهَا

”میں نے مچھلی کو ، اس کے سر تک کھا لیا۔“ (یعنی سر بھی نہ چھوڑا)

b- نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ کل رات ، میں صبح تک ، سوتا رہا۔

حَتَّى برائے غایت زمانی (Until) :

c- ﴿سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: 5)

”وہ رات ، سراسر سلامتی ہے ، طلوع فجر تک۔“

4- حَتَّى برائے ابتداء Even

بعض اوقات ، حَتَّى کے بعد کا کلام ، متانف ہوتا ہے۔ ابتداء کلام میں آتا ہے۔

جیسے شاعر نے کہا : فَوَا عَجَبًا ! حَتَّى كُلِّبُ تَسْبِي

”افسوس اور تعجب کا مقام ہے ، (نوٹ یہاں تک آپہنچی ہے) کہ بنو کلیب تک

مجھے برا بھلا کہنے لگے ہیں۔“

5- حَتَّىٰ بِرَأْيِ سَبَبِ So that

حَتَّىٰ بعض اوقات ، کئی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ، اور حَتَّىٰ کے بعد فعل مضارع مستقبل ہوتا ہے۔

﴿وَلَا يَزَالُونَ يَقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ﴾

(البقرة: 217)

”وہ تو تم سے لڑے ہی جائیں گے ، تاکہ اگر ان کا بس چلے ، تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر لے جائیں۔“

(یعنی ان کے قال کا مقصد ، تمہیں تمہارے دین سے پھیر دینا ہے۔)

6- **حَتَّىٰ** اور مَا استفہامیہ کو ملا کر ، اہل زبان **حَتَّامًا** کر لیتے ہیں۔

(حَتَّىٰ + مَا = حَتَّامًا) (المعجم الوسيط)

بعض اوقات اس کا الف ساقط کر دیا جاتا ہے اور وہ **حَتَّام** بن جاتا ہے۔

حَتَّام کا مطلب ، کب تک ہوتا ہے۔

7- **حَتَّىٰ** فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے اور اسم سے پہلے بھی۔ اسم کو ، حرف

جار کی حیثیت سے مجروح کرتا ہے۔ فعل مضارع کو خفیف کرتا ہے ، کیونکہ

ایسی صورت میں اس کے بعد اَنْ مضمومہ ہوتا ہے۔

32- خَلَا Except

1- خَلَا يَخْلُو (ن) کا مطلب ہے تنہا ہونا ، خالی ہونا۔

2- خَلَا صدرِ کلام میں ، فعل کی حیثیت سے آتا ہے۔ جیسے :

خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا ”مکان زید سے خالی ہو گیا۔“

3- خَلَا حرفِ استثناء ہے۔ حرفِ جر کی حیثیت سے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے :

جَاءَ نَبِيُّ الْقَوْمِ خَلَا زَيْدٍ ”میرے پاس سب لوگ آئے ، بجز زید کے۔“

4- بعض علماء کہتے ہیں کہ خَلَا کے بعد آنے والا اسم مفعول ہوتا ہے۔ اس لیے یہ

خَلَا فعل ہے اور فاعل ، ضمیر مستتر ہوتا ہے۔ جیسے :

جَاءَ نَبِيُّ الْقَوْمِ خَلَا زَيْدًا

”میرے پاس سب لوگ آئے ، بجز زید کے۔“

33- رَبُّ Often

1- رَبُّ حرفِ جر ہے ، جو صرف اسمِ نکرہ کو مجرور کرتا ہے۔

رَبُّمَا = رَبُّمَا = بعض اوقات = بسا اوقات = شاید = ممکن ہے۔

2- رَبُّ کے آخر میں ، مَا زائدہ لگا کر رَبُّمَا بنا دیا جائے تو مجرور نہیں کرتا۔

یعنی رَبُّ کے ساتھ اگر مَا آئے تو حرفِ جر کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

3- **رُبَّ** ہمیشہ ، جملے کے شروع میں آتا ہے اس کا مجرور اسم اکثر نکرہ موصوفہ

ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر اور تقلیل ، دونوں کا فائدہ دیتا ہے مثلاً

رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهُ

میں کتنے ہی شریف لوگوں سے ملا۔

(یہ تکثیر کی مثال ہے ، یعنی میں ، بہت زیادہ شریف لوگوں سے ملا)

4- **رُبَّ** کے بعد آنے والے فعل کا ، ماضی ہونا لازمی ہے۔

5- بعض اوقات **رُبَّ** کے آخر میں تائے تانیث لگادی جاتی ہے۔ جیسے **رُبَّہ**

34- رُبَّمَا Again & Again, Perhaps

رُبَّ اور **رُبَّمَا** کو بعض اوقات مُخَفَّف کر کے ، **رُبَّ** اور **رُبَّمَا** بنا لیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ **رُبَّمَا** يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴾ (الحجر: 2)

”بعید نہیں کہ ایک وقت وہ آجائے ، جب وہی لوگ ، جنہوں نے آج

دعوتِ اسلام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ، پچھتا پچھتا کر کہیں گے : کاش ! ہم

نے سر تسلیم خم کر دیا ہوتا۔“

35- سَ Very soon

سَ حرفِ مستقبل ہے ، فعل مضارع کو ، مستقبل قریب کے لیے خاص کرتا ہے ، اسے سین تَنْفِیس (Particle of amplification) بھی کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے ، اسے سَوْفَ کا مُخَفَّف قرار دیا ہے۔ جیسے :

a- ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾ (النبا: 4)

”عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔“

b- ﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ﴾ (البقرة: 142)

”نادان لوگ ضرور کہیں گے۔“

سین (س) کو بعض اوقات ، وعید کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿سَيَعْلَمُونَ غَدًا مِّنَ الْكَذَّابِ الْأَشِرِّ﴾ (القمر: 26)

”کل انہیں معلوم ہوا جاتا ہے ، کہ کون پر لے درجے کا جھوٹا اور بر خود غلط ہے۔“

36- سَوْفَ Shortly

سَوْفَ بھی حرفِ مستقبل ہے ، مستقبل بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1- سَوْفَ ، زیادہ تر ، افعالِ وعید (دھمکی) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ (التكاثر: 3-4)

”ہرگز نہیں عنقریب تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔ تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔“

2- بعض اوقات سَوْفَ وعدے کے لیے ابھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ (الضحی: 5)

”اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتادے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔“

b- ﴿وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ (اللیل: 21)

”اور (پرہیزگار مومن) ضرور خوش ہو گا۔“

37- عَدَا Except

1- عَدَا ، حرفِ استثناء ہے۔ سوا یا علاوہ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے :

جَاءَ الْقَوْمُ عَدَا زَيْدٍ۔

”سارے لوگ آگئے سوائے زید کے۔“

عَدَا فعل بھی ہے اور حرف بھی۔

2- فعل کی حیثیت سے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

3- حرف کی حیثیت سے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔

4- اگر عَدَا سے پہلے مَا استعمال ہو ، تو اس کے بعد آنے والا اسم ، لازماً ،

بحیثیتِ مفعول منصوب ہو گا۔ جیسے :

جَاءَ الْقَوْمُ مَا عَدَا مُحَمَّدًا

”سارے لوگ آگئے ، سوائے محمد کے۔“



سبق نمبر: 243

38- علی Over, Upon, On

علیٰ حرفِ جرم ہے ، کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

1- علیٰ بمعنی فوق (Upon)

علیٰ ، جسی طور پر یا معنوی طور پر ، فوقیت (Elevation) یعنی اوپر ہونے کا مفہوم دیتا ہے۔ دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے :
مادی اور جسی فوقیت کے لیے :

﴿وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ﴾ (المؤمنون: 12)

”اور تم ان مویشیوں پر ، اور کشتیوں پر بھی سوار کیے جاتے ہو۔“
معنوی فوقیت کے لیے :

a- ﴿وَلَهُمْ عَلَى ذَنْبٍ﴾ (الشعراء: 14)

”اور مجھ پر (Over me) ، ان کے ہاں ، ایک جرم کا الزام بھی ہے۔“

b- ﴿وَآتَىٰ فَضْلَتَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (البقرة: 47)

”اور یقیناً میں نے تمہیں (بنی اسرائیل کو) دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔“

2- علی بمعنی مصاحبت (Even After, Even with)

مصاحبت یعنی مع کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ﴾ (البقرة: 6)
 ”حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب ، لوگوں کی زیادتیوں کے باوجود ، ان کے ساتھ چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔“

b- ﴿وَأَتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ﴾ (البقرة: 177)
 ”اور مال کی محبت کے باوجود ، مال خرچ کرتے ہیں۔“

3- علی بمعنی ضرر Against (خلاف)

ضرر اور نقصان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتُ﴾ (البقرة: 286)
 ”نفس نے جو کمائی کی ، اُسی کا وبال اس پر ہوگا۔“

b- ﴿عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ﴾ (التوبة: 98)
 ”بدی کا چکر (وبال) خود انہی پر مسلط ہے۔“

4- علی بمعنی ظرف At the time of

علی ، ظرف کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ﴾ (البقرة: 102)
 ”سلیمان کے دور حکومت میں۔“

-b ﴿ وَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ ﴾ (القصص: 15)

”اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا ، جبکہ اہل شہر غفلت میں تھے۔“

-c ﴿ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴾ (طہ: 10)

”یا اس آگ پر ، مجھے (راستے کے متعلق) کوئی رہنمائی مل جائے۔“

(یعنی آگ کے پاس کسی جگہ پر ، ہو سکتا ہے ، میں رہنمائی پاؤں۔)

-5 **عَلَىٰ بِمَعْنَى تَعْلِيل (For the sake of, Due to)**

بعض اوقات عَلٰی ، تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَذَاكُمْ ﴾ (البقرة: 185)

”اللہ کی کبریائی کا اظہار کرو ، اس وجہ سے کہ اس نے ، تمہیں ہدایت سے سرفراز کیا۔“

-6 **عَلَىٰ بِمَعْنَى إِلَى (To)**

بعض اوقات عَلٰی ، الی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ ﴾ (مریم: 11)

”چنانچہ وہ (حضرت زکریاؑ) محراب سے نکل کر ، اپنی قوم کی طرف آئے (یعنی قوم کے سامنے آئے)۔“

یہاں عَلٰی قَوْمِهِ کا مطلب اِلٰی قَوْمِهِ ہے۔

7- علی برائے شرط (Provided)

بعض اوقات علی ، شرط کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ اِنِّیْ اُرِیدُ اَنْ اَنْکَحَکَ اِحْدٰی ابْنَتِیْ هَاتِیْنِ ﴾

علی ﴿ اَنْ تَاْجُرْنِیْ ثَمَانِیْ حِجَجَ ﴾ (القصص: 27)

”میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ، ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں
بشرطیکہ تم آٹھ سال تک ، میرے ہاں ملازمت کرو۔“

8- علی بمعنی عَنْ (On behalf of)

بعض اوقات علی ، عَنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

اِذَا رَضِیْتُ ﴿ عَلِیْ ﴾ بَنُو قُشَیْرٍ (یعنی) اِذَا رَضِیْتُ ﴿ عَنِّی ﴾
”اور جب بنی قشیر ، مجھ سے راضی ہو جائیں گے۔“

9- علی بمعنی فِی (In)

بعض اوقات علی ، فِی کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ ﴾ عَلِی حِیْنَ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا ﴿ (القصص: 15)

یعنی فِی حِیْنَ غَفْلَةٍ (عَلِی حِیْنَ = فِی حِیْنَ)
”اور وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا ، جبکہ اہل شہر غفلت میں تھے۔“

b- ﴿ وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُو الشَّیَاطِیْنُ ﴾ عَلِی مُلْکِ سُلَیْمَانَ ﴿ (البقرة: 102)

یہاں عَلِی مُلْکِ سُلَیْمَانَ کا مطلب فِی مُلْکِ سُلَیْمَانَ ہے۔

10- عَلٰی بمعنی مِنْ (From)

بعض اوقات عَلٰی ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ﴾ (المطففين: 2)

یعنی إِذَا أَكْتَالُوا مِنَ النَّاسِ (عَلٰی النَّاسِ = مِنَ النَّاسِ)

”جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں ، تو پورا پورا لیتے ہیں۔“

11- عَلٰی بمعنی بَاءَ (With)

بعض اوقات عَلٰی ، بِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿إِرْكَبْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ﴾ یعنی بِسْمِ اللَّهِ

”سوار ہو جاؤ اللہ کے نام پر (یعنی سوار ہو جاؤ اللہ کے نام سے)۔“

12- عَلٰی برائے استدراک (But)

بعض اوقات عَلٰی ، استدراک (Restriction) کے مفہوم میں بھی ، یعنی سابقہ کلام سے پیدا شدہ غلط فہمی کے ازالے کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

فُلَانٌ عَاصٍ عَلَى أَنَّهُ لَا يَبَاسُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

”فلان شخص گناہ گار ہے ، لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔“

13- عَلٰی برائے لزوم (Hold fast) پکڑو = الزَمْ

- عَلٰی جب اسم الفعل ہوتا ہے ، تو لزوم کے معنی دیتا ہے۔ جیسے :
- a ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ = ”لوگو اپنی فکر کرو۔“ (المائدة: 105)
- b عَلٰی بہ ”یہ مجھے دے دو۔“
- c عَلَيْكَ فَلَنَا ”تم کو فلاں کے ساتھ رہنا چاہیے۔“
- d عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ (ابو داود)
- ”میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔“

14- عَلٰی بمعنی ل (For)

- بعض اوقات عَلٰی ، ل کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :
- a ﴿وَحَرَمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ﴾ (القصص: 12)
- ”اور ہم نے اس پر، پہلے ہی دودھ پلانے والیوں کی چھاتیاں ، حرام کر رکھی تھیں۔“
- یہاں حَرَمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ کا مطلب حَرَمْنَا لَهُ الْمَرَاضِعَ ہے۔
- b بعض علماء کہتے ہیں کہ المطففین کی دوسری آیت کا مطلب کچھ یوں ہے۔
- ﴿إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ﴾ (المطففین: 2)
- ای ، إِذَا كَالُوا لَهُمْ أَوْ وَزَنُوا لَهُمْ (مِنَ النَّاسِ)
- ”جب لوگوں سے ماپ لیتے ہیں۔“

15- علیٰ بمعنی نیچے Under

بعض اوقات علیٰ، نیچے (Under) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(طہ: 39)

﴿وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَيْنِي﴾

”اور (ایسا انتظام کیا) تاکہ تو میری آنکھوں کے نیچے (یعنی میری نگرانی میں) پالا جائے۔“

39- عَنْ From

عَنْ حرف جر ہے ، عَنْ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
درج ذیل مثالوں پر غور کیجئے :

بعض اوقات عَنْ ، بَعْد اور تَجَاوَز

1- عَنْ برائے تَجَاوَز Escape

Distance & Passing away کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ﴾ (النور: 63)

وہ لوگ ہوشیار رہیں ، جو رسول کے امر سے ، ہٹ کر ان کی مخالف کرتے ہیں۔

2- عَنْ برائے تعلیل Due to , Because of

بعض اوقات عَنْ ، تعلیل (سبب) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

-a ﴿مَا نَحْنُ بِتَارِكِي الْهَيْتَا عَنْ قَوْلِكَ﴾ (ہود: 53)

”آپ کی بات کی وجہ سے ، ہم اپنے مسبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔“

-b ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِابْنِهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهَا﴾

(التوبة: 114)

”ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے ، دعائے مغفرت نہیں کی تھی ، مگر اس وعدے کی وجہ سے ، جو انہوں نے اپنے باپ سے کیا تھا۔“

-c هَجَانِي عَنْ حَسَدٍ

”حسد کی بناء پر ، اس نے میری ہجو کی۔“

-3 عَنْ بَرَاءٍ بَدَلِ Substitution

بعض اوقات عَنْ بدل کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے :

-a قُمْ عَنْ أَخِيكَ بِهَذَا الْعَمَلِ

”اپنے بھائی کے بدلے ، یہ کام کرنے کے لیے اٹھیے۔“

-b ﴿لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا﴾ (البقرة: 48)

” (اس دن) کوئی نفس ، دوسرے نفس کی طرف سے کوئی چیز (بدلے میں) نہیں دے سکے گا۔“

-4 عَنْ بَرَاءٍ نَقَلَ كَلَامَ Reported from

بعض اوقات عَنْ ، نقل کلام کے لیے استعمال ہوتا ہے ، بالخصوص علم حدیث میں۔ جیسے :

حَدَّثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

”اس نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی۔“

5- عَنْ بَرَاءٍ بَرَاءَتِ Exclusion

”بعض اوقات عَنْ، براءت کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿تَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ﴾ (الانعام: 100)

”اللہ تعالیٰ کی ذات، ان لوگوں کے منسوب کردہ، (غلط اور یہودہ اوصاف

سے)، بلند و برتر (بری اور پاک) ہے۔“ $\text{عَنْ} + \text{مَا} = \text{عَمَّا}$

6- عَنْ بَرَاءٍ تَأْكِيدِ جَمْعِ Affirmation

بعض اوقات عَنْ، تاکید جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿قَاتِلُوا عَنْ آخِرِهِمْ﴾

”وہ سب کے سب، اول تا آخر مارے گئے۔“

7- عَنْ بَعْدِ After

بعض اوقات عَنْ، بعد کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿عَنْ قَلِيلٍ تَرَى يَا عَمَّا قَلِيلٍ تَرَى﴾

”کچھ دیر بعد، آپ دیکھیں گے۔“

8- عَنْ بَعْدِ عَلَى Over

بعض اوقات عَنْ، عَلَى کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَحَبُّتُ الْإِحْسَانَ إِلَى الْفُقَرَاءِ عَنْ كَثْرَةِ الصَّلَاةِ﴾

”میں نے نماز کی کثرت پر، غریبوں کے ساتھ احسان کو ترجیح دی۔“

یہاں $\text{عَنْ كَثْرَةِ الصَّلَاةِ}$ کا مطلب $\text{عَلَى كَثْرَةِ الصَّلَاةِ}$ ہے۔

9- عَنْ بِمَعْنَى جَانِب Side

بعض اوقات عَنْ ، جانب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

جَلَسَ سَمِيرٌ عَنْ يَسَارِهِ
”سمیر ، اس کی بائیں جانب ، بیٹھ گیا۔“

10- عَنْ بِمَعْنَى تَرَكَ Left

بعض اوقات عَنْ ، تَرَكَ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَاتَ عَلِيٌّ عَنْ وَلَدَيْنِ
”علی وفات پا گیا ، دو لڑکے چھوڑ کر۔“

11- عَنْ بِمَعْنَى مِنْ (From)

بعض اوقات عَنْ ، مِنْ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ عَنْهَا = مِنْهَا (الانبیاء: 101)
”تو وہ لوگ یقیناً اس (جہنم سے) سے دور رکھے جائیں گے۔“

b- ﴿اللَّهُ غَنِيٌّ عَنْ الْعَالَمِينَ﴾ عَنْ الْعَالَمِينَ = مِنَ الْعَالَمِينَ
”اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔“ (آل عمران: 97)

c- ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ﴾ (الشوریٰ: 25)
”اور وہی ہے ، جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے۔“

یہاں عَنْ عِبَادِهِ کا مطلب مِنْ عِبَادِهِ ہے۔

12- عَنْ بِمَعْنَى بِ With

بعض اوقات عَنْ، ب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنْ الْهَوَىٰ﴾ (عَنِ الْهَوَىٰ = بِالْهَوَىٰ) (النجم: 3)

”اور وہ ، اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔“

b- ﴿يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا﴾ (الاعراف: 187)

”یہ لوگ آپ سے (قیامت کے بارے میں) پوچھتے ہیں ، گویا کہ آپ ، اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔“

یہاں ﴿كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا﴾ کا مطلب ﴿كَأَنَّكَ حَفِيٌّ بِهَا﴾ ہے۔

13- عَنْ بِرَأْيِ مُصَاحِبَتِ (With) Accompaniment

بعض اوقات عَنْ، مُصَاحِبَتِ کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

فَعَلْتُ هَذَا عَنْ رِضَىٰ يَا فَعَلْتُ هَذَا عَنْ إِذْنِكَ

”میں نے یہ کام ، آپ کی خوشی کے ساتھ کیا۔“

”آپ کی اجازت کے ساتھ کیا ہے۔“

14- عَنْ 'کے بارے میں' About

بعض اوقات **عَنْ** کے بارے میں (About) کے مفہوم میں استعمال

ہوتا ہے ، بالخصوص جب وہ ، سَلَّ کے صلے کے طور پر آتا ہے۔ جیسے :

﴿وَلَا تُسَلُّ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ﴾ (البقرة: 119)

”اور اہل دوزخ کے بارے میں ، آپ سے محاسبہ نہیں ہوگا۔“

(یعنی اب جو لوگ جہنم سے رشتہ جوڑ چکے ہیں ، ان کی طرف سے آپ ،

ذمے دار و جواب دہ نہیں ہیں۔)



سبق نمبر: 244

40۔ ف Thus, And , Then, So

فاء حرف عطف ہے ، اس کی کئی قسمیں ہیں۔ عطف ، ترتیب ، تعقیب ، تعلیل اور تاکید وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1۔ فاء برائے عطف Conjunction

بعض اوقات حرفِ فاء کو ، عطف کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی جوبات معطوف علیہ کے لیے ، پہلے ثابت کی گئی ہے ، وہی بات فوراً معطوف کے لیے ثابت کی جاتی ہے۔ جیسے :

a۔ ﴿ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ﴾ (عبس: 21)

”پھر اسے موت دی ، اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔“

2۔ فاء (ف) برائے ترتیب Sequence

بعض اوقات فاء ، ترتیب ذکری یا معنوی (Natural Sequence) دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

a۔ ﴿نَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي﴾ (ہود: 45)

”نوح“ نے اپنے رب کو پکارا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: اے میرے رب ! میرا

بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔“ (Consequently)

(الانفطار: 7)



فَعَدَلَكْ

فَسَوَّأَكَ

﴿الَّذِي خَلَقَكَ﴾

-b

”جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے یک سگ سے درست کیا پھر تجھے مناسب بنایا۔“

3- فاء (ف) برائے تعقیب Follow up

بعض اوقات حرفِ فاء کو ، تعقیب کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔

تَعْقِيبُ ، ایک کام کے ، دوسرے کام کے پیچھے ہونے کو کہتے ہیں۔ جیسے

﴿فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ﴾

(الذاریات: 26)

”پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا ، اور پھر ایک (بھنا ہوا) موٹا تازہ
مٹھروالے آیا، پھر مہمانوں کے آگے پیش کیا۔ اور کہا: آپ حضرات کھاتے نہیں؟“

4- فاء (ف) سببیہ (تعلیل) So, As a result

بعض اوقات فاء ، سبب کے معنی دیتا ہے ، جب معطوف ، کوئی جملہ ہو۔ جیسے :

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾ (الکوثر: 1-2)

”یقیناً ہم نے آپ کو کوفثر عطا کیا ہے لہذا آپ اپنے رب کے
لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔“

﴿فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَىٰ عَلَيْهِ﴾ (القصص: 15)

”تو موسیٰ نے اس شخص کو ایک گھونسا مارا، جس کے نتیجے میں اس کا
کام تمام کر دیا۔“

(اس مثال میں ، ف کے بعد ، قَضَىٰ جملہ فعلیہ ہے۔)

نوٹ کیجیے کہ یہاں **ف** کا ترجمہ ، ’جس کے نتیجے میں‘ کیا گیا ہے۔

-c ﴿فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: 37)

”پھر اس وقت آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کی ،

’جس کے نتیجے میں‘ ، اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔“

5- فاء (ف) برائے استئناف Renewal, Inception

اس وجہ سے ، چنانچہ ، اس کے بعد ، بعد ازاں۔

-a ﴿كُنْ فَيَكُونُ﴾ (البقرة: 117)

” (میں کہتا ہوں) وجود میں آجا ، تو وجود میں آجاتی ہے۔“

-b ﴿يَوْمًا فَيَوْمًا﴾ ”دن بہ دن“

-c ﴿سَنَةً فَسَنَةً﴾ ”سال بہ سال۔“

6- فاء (ف) زائدہ برائے تاکید کلام Confirmation

-a ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهَّرْ﴾ (المدثر: 4)

”اور اپنے کپڑوں کو ، تو پاک رکھیے۔“

-b ﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ﴾ (الجمعة: 8)

”ان سے کہو، ”یقیناً موت ، جس سے تم بھاگتے ہو ، وہ تو تمہیں آ کر

رہے گی۔“

7- فَاءُ الْجَزَاءِ : شرطیہ اور جزائیہ جملوں کے درمیان فاء (ف) کا استعمال

بعض اوقات ، شرطیہ اور جزائیہ جملوں کے درمیان فاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تفصیلات کے لیے ، جلد اوّل کے سبق نمبر 108 کا مطالعہ کیجیے۔ یہ فاءُ الجزاء کہلاتا ہے۔ یہاں اعادے کے طور پر ایک مثال دی جا رہی ہے۔

- a- ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي﴾ (آل عمران: 31)
 ”اے نبیؐ ، لوگوں سے کہہ دو ! کہ اگر تم حقیقت میں ، اللہ سے محبت رکھتے ہو ، تو میری پیروی اختیار کرو۔“
- b- مَنْ يَدْرُسْ فَيَنْجَحْ ”جو پڑھتا ہے ، وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔“

8- فاءِ حالیہ

بعض اوقات فاء ، حال کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً﴾
 ”کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟“ (الحج: 63)

9- فاء بحیثیت حرفِ ناصب

جلد اوّل کے سبق نمبر 110-111 میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فائے سببیہ کے بعد اَنْ مضمومہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے فاء کے بعد آنے والا فعل مضارع خفیف یعنی منصوب ہوتا ہے اور جب امر ، نہی ، نفی ، استفہام ، عرض ، تمنی اور ترجی کے جواب

میں فاء آجائے تو اس کے بعد آنے والا فعل مضارع خفیف یا منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

جُودُوا **فَتَسُودُوا** (ف + تَسُودُوا) تَسُودُونَ خفیف ہو گیا ہے۔
امر مضارع خفیف

10- وَاوْ کے معنی میں

فاء (ف) بعض اوقات ، واؤ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مشہور شاعر (امری القیس المتوفی 539ء) نے اپنے قصیدے میں کہا :

قِفَا نَبْكَی مِنْ ذِکْرِی حَبِیْبٍ وَ مَنْزِلٍ
”آؤ تھوڑی دیر کے لیے جاناں اور منزل جاناں کی یاد میں رو لیں۔“

بِسَقَطِ اللّوْی بَیْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلٍ

”جو دخول اور حومل کے درمیان ، سقط اللوی کے مقام پر واقع ہے۔“

ف + حَوْمَل = وَ حَوْمَل (یہاں فاء ، واؤ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔)

11- فاء سے پہلے محذوف کلمات

بعض اوقات جب فاء کے ذریعے عطف ہو ، اور معطوف علیہ کے بعد ، معطوف کا حکم ثابت نہ ہو تو ایسی صورتوں میں کوئی کلمہ محذوف سمجھا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا﴾ (الاعراف: 4)

”اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا ، پھر اُن پر ہمارا عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔“

اس کا مطلب ہے اِذَا ارَدْنَا اِهْلَاكَهَا ، فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا

یعنی ”جب ہم نے ، انہیں ہلاک کرنا چاہا ، پھر ان پر ، ہمارا

عذاب اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔“

-b ﴿وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ فَجَعَلَهُ غُضَاءً أَحْوَىٰ﴾ (الاعلىٰ: 4-5)

”اور جس نے نباتات اگائیں ، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔“
اس مثال میں فاء کا مطلب ہے فَمَضَتْ مُدَّةً ”یعنی نباتات اگائیں
(پھر ایک طویل عرصہ گذرا)۔ پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

41- فی In

فی حرف جر ہے ، کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

1- فی برائے ظرف In, At

ظرف مکان و زمان دونوں ، کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿غُلِبَتِ الرُّومُ﴾ فی أَدْنَى الْأَرْضِ

ظرف مکان

وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿فِي﴾ بِضْعِ سِنِينَ ﴿(الرّوم: 2-3)

ظرف زمان

”رومی قریب کی سر زمین میں مغلوب ہو گئے ہیں اور اپنی اس مغلوبیت

کے بعد چند سال کے اندر ، وہ غالب ہو جائیں گے۔“

-b ظرف مکان ﴿وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا﴾ فَفِي الْجَنَّةِ ﴿(هود: 108)

”رہے وہ لوگ جو نیک نعت نکلیں گے ، تو وہ جنت میں جائیں گے۔“

c- ظرف مجازی: کبھی ظرف کے معنی مجازاً بھی آتے ہیں۔ مثلاً

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (البقرة: 179)

”عقل و خرد رکھنے والو! تمہارے لیے، قصاص میں زندگی ہے۔“

2- مصاحبت (With)

بعض اوقات فی، مصاحبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿فِي تَسْعِ اَيَّاتِ الْفِرْعَوْنَ﴾ (النمل: 12)

”فرعون کے پاس، نو نشانیوں کے ساتھ۔“

b- ﴿وَالْعِزِّ الَّتِي اَقْبَلْنَا فِيهَا﴾ (يوسف: 82)

”اس قافلے سے (دریافت کر لیجیے) جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔“

3- فی برائے سبب و تعلیل Because of, Due to

بعض اوقات فی، سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

﴿لَمَسَّكُمْ فِي مَا اَفْضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النور: 14)

”جو روش تم اختیار کر چکے تھے، اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب آ لیتا۔“

4- تعلق (کے بارے میں) About, with respect to, Concerning

بعض اوقات فی، تعلق کے اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

a • ﴿قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ (النساء: 176)

”کہو! اللہ تمہیں، کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔“

b- ﴿قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَلِى اللّٰه شَكٌّ؟﴾ (ابراہیم: 10)
 ”اُن کے رسولوں نے کہا! کیا خدا کے بارے میں شک ہے؟“

5- فی بمعنی کے معاملے میں On Account of

﴿الَّذِينَ لَمْ يِقَاتِلُوا﴾ (الممتحنہ: 9)
 ”تم ان لوگوں کے ساتھ ، نیکی اور انصاف کا رتاؤ کرو)
 جنہوں نے دین کے معاملے میں ، تم سے جنگ نہیں کی ہے۔“

6- فی برائے قابل (کے مقابلے میں) In comparison

بعض اوقات فی ، قابل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
 ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا﴾ (الرعد: 26)
 ”حالانکہ دنیا کی زندگی ، آخرت کے مقابلے میں ، ایک متاعِ قلیل کے سوا
 کچھ بھی نہیں۔“ (یہاں متاع کی تنکیر ، تحقیر اور قلت کے لیے ہے۔)

7- فی برائے دخول (اندر) In

بعض اوقات فی ، دخول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
 ﴿وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ﴾ (الحجر: 29)
 ”اور اس میں ، اپنی روح سے ، کچھ پھونک دوں۔“

8- فی بمعنی درمیان (Among)

بعض اوقات فی ، درمیان کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :
 ﴿قَالَ ادْخُلُوا﴾ (الاعراف: 38)
 ”مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ“

”اللہ فرمائے گا : تم لوگ بھی ، دوزخ کی آگ میں ، جن وانس کے ان گروہوں کے درمیان داخل ہو جاؤ ، جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔“

9- فی بمعنی علی Upon

بعض اوقات فی ، علی کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَلَا وَصَلَيْنَاكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ﴾ (طہ: 71)

”(فرعون نے کہا) اور میں تم سب کو ، لازماً کھجور کے تنوں پر سولی دوں گا۔“

یہاں فی جُذُوعِ النَّخْلِ کا مطلب علی جُذُوعِ النَّخْلِ ہے۔

10- فی بمعنی ب

بعض اوقات فی ، ب کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَقْفَاهِهِمْ﴾ (ابراہیم: 9)

”ان کے رسول ، جب ان کے پاس ، بینات کے ساتھ آئے ، تو انہوں نے ، اپنے منہ میں ، اپنے ہاتھ دبالیے۔“

یہاں فی أَقْفَاهِهِمْ کا مطلب بِأَقْفَاهِهِمْ ہے۔

11- فی بمعنی مِن

بعض اوقات فی ، مِن کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلِيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً﴾ (التوبة: 123)

”اپنے پاس کے (قریب کے) کافروں کے ساتھ جنگ کرو ، اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں۔“

یہاں فِيكُمْ غِلْظَةً کا مطلب مِنْكُمْ غِلْظَةً ہے۔

سبق نمبر: 245

42- كَ As, Like

کاف (ك) ، حرف جر ہے ، اور حرف تشبیہ بھی ہے۔ تین طرح استعمال ہوتا ہے۔

1- کاف (ك) برائے تشبیہ Assimilation

کاف ، عموماً تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكُوهٖ﴾ **فِيهَا مِصْبَاحٌ** ﴿النور: 35﴾
 ”(کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے ، جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو۔“

b- ﴿يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ﴾ **الْمَبْثُوثِ** ﴿القارعة: 4﴾
 ”وہ دن ، جب لوگ ، بھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔“

c- ﴿فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ﴾ **مَّأْكُولٍ** ﴿الفيل: 5﴾

”پھر ان کا وہی حال کر دیا جیسے (جانوروں کا) کھایا ہوا بھوسا۔“

بعض اوقات كَ کے ساتھ مَا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

كَمَا = كَ + مَا = Just, As , Like = جیسا کہ

2- کاف (ك) برائے تعلیل (Because)

بعض اوقات کاف ، تعلیل یعنی سبب بیان کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ اذْ كُرُوْهُ كَمَا هَذَا كُمْ ﴾ (البقرة: 191)
 ”اُسے یاد کرو ، کیونکہ اُس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔“

3- کاف (ك) زائدہ : زائد برائے تاکید Affirmation

یہ کاف (ك) زائدہ ہوتا ہے ، اور تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ﴾ (الشوری: 11)
 ”کائنات کی کوئی چیز ، اُس کے مشابہ نہیں۔“

(مِثْلُ بھی ، اَوَاتِ تشبیہ میں سے ہے اور كَ بھی ، یہاں كَ زائدہ کے آنے سے ، تاکید پیدا ہو گئی ہے۔)

43- As if كَانَّ

كَانَّ ، حرفِ مشابہ بالفعل ہے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

كَانَّ دراصل ، کاف تشبیہ کو ، اَنَّ پر لگانے سے بنا ہے۔ (ك + اَنَّ = كَانََّ)

اس لیے ، اس کے اندر تشبیہ کا تاکیدی مضمون ہوتا ہے۔ مثلاً :

a- كَانََّ زَيْدًا اَسَدًا گویا زید ، شیر ہے۔

یہ جملہ اصل میں یوں ہے اِنَّ زَيْدًا كَاَسَدًا۔

-b ﴿كَانَهُمْ﴾ بُنْيَانٌ مَّرْصُوعٌ ﴿﴾ (الصف: 4)

”گویا کہ یہ لوگ ، ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔“

کَانَ کی حسب ذیل قسمیں ہیں :

1- کَانَ برائے تشبیہ Assimilation

اگر کَانَ کی خبر جامد ہو ، تو کَانَ تشبیہ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿كَانَ﴾ مُحَمَّدًا اَسَدًا (یعنی) مُحَمَّدٌ كَالْاَسَدِ (اَسَدٌ اسم جامد ہے۔)

-b ﴿قَالَتْ﴾ كَانَهُ هُوَ ﴿﴾ (النمل: 42)

”ملکہ بولی ! یہ (تحت) تو گویا وہی ہے۔“

2- کَانَ برائے ظن Assumption

اگر کَانَ کی خبر اسم مشتق ہو ، یا جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو ، تو ظن اور گمان کا

مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿كَانَكَ﴾ فَاهِمٌ ”گمان ہے کہ تم سمجھ گئے ہو۔“ (فاهِمٌ ، اسم مشتق ہے۔)

3- کَانَ برائے تقریب Near

بعض اوقات ، کَانَ تقریب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿كَانَكَ﴾ بِالْشِّتَاءِ ”تمہارے پاس سردی ، جلد آنے والی ہے۔“

4- کَانَ مُخَفَّفَہ Lightened

کَانَ بھی بعض اوقات ، مُخَفَّف ہو کر کَانَ ہو جاتا ہے ، اور لَمْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ (کَانَ = کَانَ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ) جیسے :

﴿ کَانَ لَمْ يَغْنُوا فِيهَا ﴾ (ہود: 68)

”گویا ، وہ لوگ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔“

44- کَلَّا Nay, But

کَلَّا کا استعمال چار طرح ہوتا ہے :

1- کَلَّا برائے رَدْع و زَجْر (By no means)

یہ کَلَّا روکنے اور ڈانٹنے (Taunt, Threat) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(رک جاؤ، باز آجاؤ ، ہرگز نہیں) جیسے :

﴿ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ۝

قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ ﴾ (الشعراء: 61-62)

”موسیٰ“ کے ساتھیوں نے کہا! ہم لوگ پکڑے جائیں گے۔ حضرت موسیٰؑ

نے کہا ! کَلَّا (ایسا مت کہو ، اپنے قول سے باز آؤ ، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) یقیناً

میرے ساتھ میرا رب ہے ، جو مجھے ہدایت دے گا۔“

2- کَلَّا برائے رَدّ و نفی (بلکہ = But)

بعض اوقات ، کَلَّا ایک چیز کی تردید اور دوسرے کا اثبات کرتا ہے۔ جیسے :

قَالَ الْمَرِيضُ شَرِبْتُ مَاءً قَالَ الطَّبِيبُ **كَلَّا** شَرِبْتَ لَبَنًا

مریض نے کہا: میں نے پانی پیا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا **کَلَّا** (بلکہ) تم نے دودھ پیا ہے۔
یعنی تم نے پانی نہیں پیا، بلکہ دودھ پیا ہے، جب کہ تمہارے لیے دودھ ممنوع تھا۔

3- کَلَّا برائے تنبیہ (بمعنی آلا) (Beware)

یہ کَلَّا تنبیہ کے لیے ، ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ سامعین کے نظریات و خیالات ، مزعومات و عقائد کا رد کرتا ہے۔ جیسے :

﴿ يَوْمَئِذٍ آيَنَ الْمَفْرُوفِ ۝ **كَلَّا** لَا وَزَرَ ﴾ (القيامة: 10-11)

”اس دن (کہے گا) کہاں بھاگ کر جاؤں؟ ہر گز نہیں وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔“

4- کَلَّا برائے جواب (بمعنی حقاً) (Certainly, Truly)

بعض اوقات **کَلَّا** جواب میں ، تصدیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حقاً (یقیناً ، بلاشبہ) کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے

﴿ **كَلَّا** وَالْقَمَرِ ﴾ (المعدثر: 32)

”یعنی چاند کی گواہی ہے ، **یقیناً** ، واقعۃً یہی بات ہے۔“

﴿ **كَلَّا** إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ ۝ أَنْ رَأَاهُ اسْتَغْنَى ﴾ (العلق: 6-7)

”**یقیناً** ، انسان سرکشی کرتا ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔“

کیف ؟ How

کیف اسم استفہام ہے۔ کیف کی دو قسمیں ہیں۔

کیف استفہامیہ :

-1

یہ حال دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

کیف انت ؟ کا مطلب ہے فی ای حال تو کس حال میں ہے ؟

کیف تفسیریہ :

-2

بعض اوقات ، کیف سوال کے نہیں ، بلکہ وضاحت اور تفسیر کے لیے

استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿وَأَنْظِرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوها لَحْمًا﴾ (البقرة: 259)

”پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اس پنجر کو ، ہم کس طرح اٹھا کر ، گوشت پوست

اس پر چڑھاتے ہیں۔“



سبق نمبر : 246

For ل -45

لام کی پچیس (25) سے زیادہ قسمیں ہیں۔ آپ کی خصوصی توجہ درکار ہے۔

1- لام حرف جر (ل) Preposition

- a- لام جر عموماً مکسور ہوتا ہے ، بالخصوص اسمائے ظاہر کے ساتھ۔ جیسے :
 [لِلّٰہِ] ، [لِزَیْدٍ] ، [لِ مُحَمَّدٍ] ، [لِرَسُوْلِ]
- b- بعض اوقات ، مفتوح ہوتا ہے ، بالخصوص اسمائے ضمیر کے ساتھ۔
 جیسے : [لَہُ] ، [لَہُمَ] ، [لَہَا] ، [لَہُنَّ] اور [لَکُمَا] وغیرہ۔
- c- لام جر البتہ ، یائے متکلم کے ساتھ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے : لی
- d- اسم منادی اور اسم مستغاث ، اگر حرفِ نداء یا کے ساتھ آئیں ،
 تو حرف جر مفتوح لام (ل) ہوتا ہے۔ جیسے : [یَا لِلّٰہِ] ، [یَا لِلّٰہِ]

2- لام (ل) برائے امر Command

لام امر عموماً مکسور (لِ) ہوتا ہے ، لیکن اس سے پہلے فاء ، واو یا ثَمَّ آجائے
 تو ساکن (لُ) ہو جاتا ہے۔ جیسے :

- a- ﴿لَیُنْفِقْ﴾ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ﴿الطلاق: 7﴾

”خوشحال آدمی کو ، اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دینا چاہیے۔“

(البقرة: 186)

-b ﴿وَلْيُؤْمِنُوا﴾ بِى

”اور ان کو مجھ ہی پر ایمان لانا چاہیے۔“

(الحشر: 18)

-c ﴿وَلْتَنْتَظِرْ﴾ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

”ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے۔“

(الحج: 29)

-d ﴿ثُمَّ لِيَقْضُوا﴾ تَفَثَهُمْ

”پھر ان لوگوں کو اپنا میل کچیل دور کر لینا چاہیے۔“

3- لام (لِ) برائے تعلیل Causality

یہ لام تعلیل ، سبب یعنی کسی کام کی علت بیان کرنے کے لیے ، اسم سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿لَا يَلْفُ﴾ قَرِيشٍ اِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ﴿قریش: 1-2﴾

”چونکہ قریش مانوس ہوئے ، (یعنی) جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس۔“

(العاديات: 8)

-b ﴿اِنَّهُ﴾ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ

”اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔“

(محی الدین الدرویش نے ، لِحُبِّ کے لام کو ، لام تقویت بتایا ہے۔)

4- لام کی = لام تعلیل ناصبہ For Causality

لام کی ، فعل مضارع سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے اور فعل مضارع کو

خفیف یا منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

”تَاكَهَمْ جَانِيں“ **لِنَعْلَمَ**

-a

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ **لِتُبَيِّنَ** لِلنَّاسِ﴾ (النحل: 44)

-b

”اور ہم نے ، آپؐ پر یہ ذکر نازل کیا ہے ، تاکہ آپؐ اسے لوگوں کو کھول کھول کر سمجھائیں۔“

(یہاں **لِتُبَيِّنَ** دراصل **لِ + اَنْ + تُبَيِّنَ** ہے۔ اَنْ محذوف ہے ، جس نے فعلی مضارع کو منصوب کر دیا ہے۔)

5- لام مکسور (لِ) برائے تاکید Affirmative

لام تاکید ، مکسور (لِ) ہوتا ہے ، اور اَنْ مُضْمَرہ سے پہلے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ لام زائدہ ہوتا ہے۔ اس کی دو (2) قسمیں ہیں۔

-a فعل امر کے بعد ، لام زائدہ برائے تاکید (لِ + اَعْدِلْ) :

﴿وَأْمُرْتُ **لِأَعْدِلَ** بَيْنَكُمْ﴾ (الشوری: 15)

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔“

-b ﴿أَمَرْنَا **لِنُسَلِّمَ** لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الانعام: 71)

”ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے تسلیم خم کر دیں۔“

-c فعل ارادہ کے بعد ، لام زائدہ برائے تاکید (لِ + يَذْهَبْ) :

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ **اللَّهُ** **لِيَذْهَبَ** عَنْكُمُ الرِّجْسَ﴾ (الاحزاب: 33)

”اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیتِ نبیؐ سے گندگی کو دور کرے۔“

-d ﴿يُرِيدُ **اللَّهُ** **لِيُبَيِّنَ** لَكُمْ﴾ (النساء: 26)

”اللہ چاہتا ہے ، کہ تم پر ان طریقوں کو واضح کرے۔“

6- لام مفتوح برائے تاکید Confirmation

لام تاکید (لَ) مفتوح ہوتا ہے۔ اسم، فعل اور حرف تینوں پر داخل ہوتا ہے۔
جیسے:

-a اسم پر لام تاکید:

﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ﴾ ﴿لَ + كَنُودٌ﴾ (العاديات: 6)
”یقیناً، انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔“

-b فعل پر لام تاکید:

i- ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ ﴿لَ + أَزِيدَنَّ﴾ (ابراہیم: 7)
”اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔“

ii- ﴿وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُولُنَّ﴾ ﴿لَ + يُولُنَّ﴾ (الحشر: 12)
”اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے۔“

-c حرف پر لام تاکید:

i- ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ﴾ ﴿لَ + قَدْ﴾ (القمر: 17)

”ہم نے اس قرآن کو، نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے۔“

ii- ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ﴾ ﴿لَ + فِي﴾ (العصر: 2)

”انسان درحقیقت خسارے میں ہے۔“

7- لام (ل) زائدہ برائے تاکید اضافی

یہ لام (ل) اِن کی خبر پر، اضافی تاکید کے لیے ، استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

a- اسم سے پہلے: ﴿اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ (ابراہیم: 39)

”حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ، ضرور دعا سنتا ہے۔“

b- فعل مضارع سے پہلے: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ﴾ (النحل: 124)

”یقیناً ، آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔“

c- حرف سے پہلے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خَلُقَ عَظِيْمٌ﴾ (القلم: 4)

”اور بیشک ، تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔“

اِن اور اَنَّ ہمیشہ اسم سے پہلے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن اِن مخففہ اور اَنَّ مخففہ فعل سے پہلے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ اِن مخففہ کو ، اِن شرطیہ اور اِن نافیہ سے ممتاز کرنے کے لیے ، اِن کی خبر پر لام تاکید (ل) لگایا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

d- ﴿وَ اِنَّ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَٰذِبِيْنَ﴾ (الشعراء: 186)

”اور یقیناً ، ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں۔“

e- ﴿وَ اِنَّ كَانَتْ لَكَبِيْرَةٌ﴾ (البقرة: 143)

”اور یقیناً ، یہ معاملہ بڑا سخت تھا۔“

اَنَّ مخففہ کے بعد ، فعل مضارع پر سین ، سَوْفَ اور فعل ماضی پر قَدْ کا اضافہ کیا جاتا ہے ، تاکہ اَنَّ مخففہ کو اَنَّ ناصبہ سے ممتاز کیا جائے۔
ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

-f ﴿عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضًى﴾ (المزمل: 20)

”اُسے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ مریض ہوں گے۔“

-g ﴿لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رَسُولَاتِ رَبِّهِمْ﴾ (الجن: 28)

”تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے ہیں۔“

اللامُ الْفَارِقَةُ يَا الْفَاصِلَةَ

اِنْ مخففہ کو ، اِنْ نافیہ سے ممتاز کرنے کے لیے ، اِنْ مخففہ کی خبر پر جو

لام آتا ہے ، اسے لامُ فارقہ یا لامُ فاصلہ کہتے ہیں۔ جیسے :

”یقیناً خالد سفر کرنے والا ہے۔“

لَمُسَافِرٍ

اِنْ

”یقیناً زید بہادر ہے۔“

زَيْدٌ لَشَجَاعٍ

اِنْ

لامُ فارقہ

اِنْ مخففہ

اللامُ مُزْحَلَقَةُ Pushed Away Lam

بعض اوقات اِنْ کا اسم ، اِنْ سے دور کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ

لامُ مُزْحَلَقَةُ کہلاتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَى﴾ (النّازعات: 26)

لامُ مزحلّقہ + اِنْ کا منصوب اسم

”در حقیقت اس میں ، بڑی عبرت ہے ، ہر اس شخص کے لیے جو ڈرے۔“

-b ﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ﴾ (الانفطار: 10)

لامُ مزحلّقہ + اِنْ کا منصوب اسم

”جب کہ در حقیقت ، تم پر نگراں مقرر ہیں۔“

8- لام (ل) برائے استحقاق Deserving , Right to Possess

بعض اوقات لام ، استحقاق ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- **الْحَمْدُ لِلّٰهِ** ، **الْعِزَّةُ لِلّٰهِ** ، **الْمُلْكُ لِلّٰهِ** ، **الْأَمْرُ لِلّٰهِ**

”یعنی حمد صرف اور صرف اللہ ہی کا استحقاق ہے۔“

b- ﴿وَاللّٰهُ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (المنافقون: 8)

”حالانکہ عزت (کا استحقاق) تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین

کے لیے ہی ہے۔“

9- لام (ل) برائے اختصاص Specification

بعض اوقات لام ، اختصاص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا﴾ (یوسف: 78)

”بلاشبہ ، اس کے باجان ، بڑے بوڑھے ہیں۔“

b- **الْجَنَّةُ لِلْمُؤْمِنِينَ**

”جنت تو ، ایمان لانے والوں کے لیے (مخصوص) ہے۔“

10- لام برائے ملکیت Ownership

یہ لام ، ملکیت ثابت کرتا ہے۔ جیسے :

﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾ (البقرة: 255)

”زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے ، اُسی کا ہے۔“ (یعنی اسی کی ملکیت ہے)

11- لام (ل) تعلیل برائے استغاثہ Call For Help

فریاد اور استغاثہ کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

يَا لَزَيْدٍ لِّعَمْرٍو
 ”اے زید ! عمرو کی مدد کرو۔“

(نوٹ کیجیے ، یہاں پہلا لام مفتوح ہے ، اور دوسرا لام مجرور ہے۔)

12- لام (ل) برائے عاقبت (انجام کار) To become

لام عاقبت کو لَامُ الْمَالِ اور لَامُ صِرورت بھی کہا جاتا ہے۔

لام عاقبت ، انجام کار کے بیان کے لیے مستعمل ہے۔ جیسے :

﴿فَالنَّقْطَةُ الُفِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا﴾ (القصص: 8)

”پھر فرعون کے گھر والوں نے اسے (دریاسے) نکال لیا تاکہ بالآخر وہ ان کا دشمن اور ان کے لیے سببِ رنج بنے۔“

(لِيَكُونَ کا یہ لام ، فرعون کا انجام و عاقبت اور آخری احوال بتانے کے لیے ہے ، لام تعلیل نہیں ہے۔)

13- لام (ل) برائے منفعت Benefit

یہ لام منفعت اور فائدے کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرة: 286) -a

”نفس نے جو کمائی کی ، اس نیکی کا فائدہ اُسی کو ہے ، اور جو بدی

سمیٹی ہے ، اس کا وبال اسی پر ہے۔“

اوپر کی مثال سے واضح ہے کہ **لام** کے مقابلے میں **علیٰ** استعمال ہوتا ہے۔

-b اسی طرح کسی شخص کے محاسن و معائب کے بارے میں محاورہ ہے۔

مَا لَهُ وَمَا عَلَيْهِ

-c يَوْمٌ لَّكَ وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ

”ایک دن آپ کے حق میں ہوتا ہے ، ایک دن آپ کے خلاف۔“

14- لام (ل) برائے تاکید نفی Denial

اس لام کو **لام جحد** کہتے ہیں ، جو کلی انکار کرتا ہے۔ جیسے :

ایسی صورت میں لام سے پہلے ، **مَا كَانَ** ، یا **لَمْ يَكُنْ** استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ﴾ (آل عمران: 179)

”مگر اللہ کا یہ طریقہ ہر گز نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے۔“

-b ﴿لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرْ لَهُمْ﴾ (النساء: 137)

”تو اللہ ہر گز ان کو معاف نہیں کرے گا۔“

15- لام (ل) بمعنى إلى (Towards)

بعض اوقات لام ، **إِلَى** کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿بَانَ رَبُّكَ أَوْحَىٰ لَهَا﴾ (الزلزال: 5) (یعنی) أَوْحَىٰ إِلَيْهَا

”کیونکہ تیرے رب نے ، اُسے یعنی زمین کو (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہوگا۔“

16- لام (ل) بمعنی علی (Upon)

بعض اوقات لام ، استِلاء (Elevation) کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔
اس کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور مجازی۔

a- استِلاء حقیقی: (لِلَّا ذَّقَان = عَلٰی الْاَذْقَان) (منہ کے اوپر)

﴿يَخِرُّونَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا﴾ (بنی اسرائیل: 109)
”اور وہ منہ کے بل ، روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔“

b- استِلاء مجازی:

﴿وَ اِنْ اَسَاؤُمْ فَلَهَا﴾ (فَلَهَا = فَعَلَيْهَا) (بنی اسرائیل: 7)

یعنی فَلَا سَاءَةً عَلٰی النَّفْسِ

”اور اگر تم نے برائی کی ، تو وہ تمہاری اپنی ذات کے اوپر حجت ہوگی“
یعنی یہ برائی، تمہارے نفس کے اوپر ثابت ہوگی، نفس کے خلاف ہوگی۔

17- لام (ل) بمعنی فی (In)

بعض اوقات لام ، فی کا مفہوم دیتا ہے۔ (لِیَوْمَ = فِی یَوْمٍ) جیسے:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (الانبیاء: 47)

”قیامت کے روز ، ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے۔“

18- لام (ل) بمعنی عَنْ About

بعض اوقات لام ، عَنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ﴾ (الاحقاف: 11)

یعنی ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ﴾

”جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے ، وہ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں (یعنی ایمان لانے والوں کے متعلق کہتے ہیں) کہ اگر اس کتاب کو مان لینا کوئی اچھا کام ہوتا ، تو یہ لوگ اس معاملے میں ہم سے سبقت نہ لے جاسکتے تھے۔“

b- ﴿قَالَ مُوسَىٰ اتَّقُوا اللَّهَ لَلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا﴾

”موسیٰ نے کہا : تم حق کو (لِلْحَقِّ = عَنِ الْحَقِّ) یعنی حق کے

بارے میں ، حق سے متعلق) یہ کہتے ہو جب کہ وہ تمہارے سامنے

آگیا؟ کیا یہ جادو ہے؟“ (یوسف: 77)

19- لام (ل) برائے قسم Oath

لام قسم ، یہ لام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے :

a- ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (الحجر: 72)

”تیری جان کی قسم ، اے نبیؐ ! اس وقت ان پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا

تھا ، جس میں وہ آپ سے باہر ہوئے جاتے تھے۔“

-b **لِلّٰهِ** يَبْقَى عَلَى الْآيَامِ ذُو حَيْدٍ

”خدا کی قسم ! ٹیڑھی نگاہ والے کا برقرار رہنا ، (باعثِ تعجب ہے۔)“

-20 لام (ل) برائے تعجب To Express Surprise

بعض اوقات لام، تعجب کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔ یہ قسم کے لیے بھی ہے، اور تعجب کے لیے بھی۔ بعض اوقات صرف تعجب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

لِلّٰهِ ذُرَّةٌ مِنْ شَاعِرٍ
”خدایا ! کتنا عظیم شاعر ہے !“

-21 لام (ل) برائے تقویت Strength

یہ وہ لام ہے، جو کسی لفظ کی تاخیر پر، تقویت کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

-a ﴿هُدًى وَرَحْمَةً لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ﴾ (الاعراف: 154)

”ہدایت اور رحمت تھی، ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔“

-b ﴿وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ﴾ (البقرة: 91)

”اور اس تعلیم کی تصدیق و تائید کر رہا ہے جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی۔“

22- لام (ل) برائے ابتداء (Inception) : Beginning Or Inception

لام (ل) برائے ابتداء (Inception)، مبتدأ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً مِّنَ اللَّهِ﴾ (الحشر: 13)

”ان کے دلوں میں ، اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے۔“

b- ﴿وَلَأَمَّةٌ مِّمَّنْ مِثْرَ كَةِ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ﴾

”ایک مومن لونڈی ، مشرک شریف زادی سے بہتر ہے ، اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔“ (البقرة: 221)

23- لام (ل) برائے جواب لَوْ

لَوْ کے جواب میں بھی ، لام کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبياء: 22)

”اگر آسمان و زمین میں ، ایک اللہ کے سوا ، دوسرے خدا بھی ہوتے ، تو (زمین اور آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔“

24- لام (ل) برائے جواب لَوْلَا

لَوْلَا کے جواب میں بھی ، لام استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْلَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ﴾

”اگر اس طرح اللہ ، انسانوں کے ایک گروہ کو ، دوسرے گروہ کے ذریعے سے ، ہٹاتا نہ رہتا ، تو زمین کا نظام بگڑ جاتا۔“ (البقرة: 251)

25- لام (ل) واقعہ برائے جواب قسم

قسم کے جواب میں بھی ، اللام الواقعہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ذیل کی مثال میں یہ حرف قَدْ سے پہلے آیا ہے۔

﴿ تَاَلَلّٰهُ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ﴾ (یوسف: 91)

”اللہ کی قسم! یقیناً تم کو ، اللہ نے ہم پر فضیلت بخشی۔“

(یہاں کے بعد تَاَلَلّٰهُ ، قَدْ سے پہلے لام استعمال ہوا ہے۔)

26- لام (ل) مُؤَذِّنَہ یا اللامُ الْمُؤَطِّنَۃ لِلْقَسَمِ

بعض اوقات ، حرف شرط اِنْ سے پہلے ، لام استعمال ہوتا ہے۔

اسے لامِ مُؤَذِّنَہ کہتے ہیں۔ جیسے (لَ + اِنْ = لَئِنْ)

﴿ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ﴾ (الحشر: 12)

”اگر وہ نکالے گئے ، تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے۔“

چونکہ یہ قسم کے لیے راہ ہموار کرتا ہے ، اس لیے اسے اللامُ الْمُؤَطِّنَۃ لِلْقَسَمِ

کہتے ہیں۔ (المنہاج في القواعد والاعراب - محمد الانطاکی)

27- لام (ل) برائے بُعْد

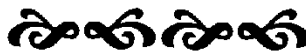
بعض اوقات لام ، اسم اشارہ پر داخل ہوتا ہے اور بتاتا ہے کہ مشار " الیہ بعید ہے۔ یہ اللام للبعد کہلاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَفِي ذَلِكَ فَلَيْتًا فَسِ الْمُنْتَفِسُونَ﴾ (المطففين: 36)

”جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں ، وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔“ (یہاں اسم اشارہ ذَا ، فِ کی وجہ سے مجرور ہے اور فَلَيْتًا فَسِ میں لام ، بُعْد کے لیے ہے۔) (المنهاج في القواعد والاعراب)

28- لام (ل) برائے تعدیہ

بعض اوقات لام ، تعدیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔



مشق : قرآن مجید سے (20) یس دیگر آیات تلاش کیجیے جس میں لام استعمال کیا گیا

ہو۔ ہر لام کے بارے میں وضاحت کیجیے کہ یہ کون سی قسم کا لام ہے؟

سبق نمبر : 247

46- لا Not, Do not

لا کی تین قسمیں ہیں۔ نافیہ ، ناہیہ ، اور زائدہ ۔

1- لا برائے نفی (Not)

یہ لا ، نافیہ (Negation) کہلاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔
یہ معطوف پر سے ، حکم کے اطلاق کی نفی کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے :

a- جَاءَ نِيْ زَيْدٌ لَا عَمْرُو

(میرے پاس زید آیا ہے ، عمرو نہیں آیا)

b- ﴿لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ﴾

(یس: 40)

”نہ سورج کے بس میں یہ ہے ، کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن
پر سبقت لے جاسکتی ہے۔“

2- لا برائے نہی (Donot)

اس لا کو ناہیہ (Prohibition) کہتے ہیں ۔ کسی کام سے روکتا ہے۔ فعل

مضارع کو مجزوم کرتا ہے اور مضارع کو مستقبل کے لیے خاص کرتا ہے۔ جیسے :

a- لَا تَخْرُجْ ، لَا تَذْهَبْ ، (مت نكلو ، مت جاؤ)

b- ﴿ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ ﴾ (یوسف: 10)

”یوسف کو قتل نہ کرو۔“

3- لَا زائدہ Redundant, Augmentative

(أَنْ + لَا زائدة = أَلَا) یہ لَا ، زائدہ ہوتا ہے۔

تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ ﴾ (طہ: 92)

”(اے ہارون!) تم نے جب بنی اسرائیل کو گمراہ ہوتے دیکھا، تو کس چیز نے تمہیں روکا؟ کہ تم میرے طریقے پر عمل نہ کرو؟“

(پہاں أَلَا ، (أَنْ + لَا) سے مرکب ہے ، لَا زائدہ اور مؤکدہ ہے)

لَا نافیہ کی چار قسمیں ہیں

1- لَا نافیہ برائے نفی جنس

اس کا ذکر جلد اول کے سبق نمبر 74 میں ہو چکا ہے۔

نکرہ اسم کو منصوب کرتا ہے اور حکم کی کھلی نفی کرتا ہے۔ جیسے :

﴿ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ﴾ (البقرہ: 256)

”دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔“

2- لَا نَافِيهٖ بِرَأٰى عَطْفِ Conjunction

جَاءَ زَيْدٌ لَا عَمْرُو
”زید آیا ہے ، عمرو نہیں۔“

3- لَا نَافِيهٖ ، نَعَمْ کے جواب میں

أَجَاءَكَ زَيْدٌ؟ لَا (یعنی لَا لَمْ یَجِئْ)
”کیا آپ کے پاس زید آیا تھا؟“ (یعنی وہ نہیں آیا۔)

4- لَا نَافِيهٖ مَكْرَرٌ : Reiterated (Neither + Nor)

لَا مَكْرَرٌ ، جملہ اسمیہ سے پہلے ، یا فعل ماضی سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔
دو اسماء اور دو افعال سے پہلے لَا کو مکرر لایا جاتا ہے۔
دونوں اسماء مکررہ ، یا دونوں اسماء معرفہ ہوتے ہیں۔ جیسے :

a- ﴿ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ﴾ (یس: 40)

”نہ تو سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ، دن پر
سبقت لے جاسکتی ہے۔“

(یہاں دونوں اسماء ، مُعَرَّفٌ ہیں۔)

-b ﴿لَا فِيهَا غَوْلٌ﴾ وَ ﴿لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزِفُونَ﴾ (الصفات: 47)

” (جنت کی شراب) نہ تو جسم کو کوئی ضرر ہوگا ، اور نہ اس سے عقل خراب ہوگی۔“

(یہاں پہلے اسمِ مکرہ ہے۔)

-c ﴿فَلَا صَدَقَ وَ لَا صَلَّى﴾ (القیامۃ: 31)

”مگر نہ تو اُس نے اسے سچ مانا ، اور نہ نماز پڑھی۔“

(یہاں دو لَا ہیں اور دو افعالِ ماضی)

لَا ت No longer

-1 لَا پر تاء کا اضافہ کر کے ، لَا ت بنایا جاتا ہے۔

لَا کی طرح لَا ت بھی حرفِ نفی ہے۔ جیسے :

﴿وَلَا تَحِينُ مَنَاصِ﴾ (ص: 3)

”یہ وقت ، چھٹکارے کا وقت نہیں ہے۔“

(یہاں لَا کی خبر حین منصوب ہے اور لَا کا اسم الْحِينُ محذوف

ہے۔ اس کو کھول دیا جائے تو عبارت ہوگی لَا ت الْحِينُ حِين مَنَاصِ)

-2 ما اور لَا کی طرح ، لَا ت بھی افعالِ ناقصہ کی طرح خبر کو منصوب کرتا ہے۔

47- لَعَلَّ

Perhaps, It is hoped, May be

لَعَلَّ حرفِ مشابہ بالفعل ہے اور حرفِ توقع ہے۔ چار طرح استعمال ہوتا ہے۔
لَعَلَّ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو ، تو قطعیّت اور یقین کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ، اور مخلوق کی طرف منسوب ہو ، تو رجاء اور توقع کا مفہوم دیتا ہے۔
 1- لَعَلَّ برائے توقع یہ توقع کا معنی دیتا ہے ، جس کے دو پہلو ہیں۔

پسندیدہ چیز کی امید اور ناگوار چیز کا اندیشہ۔ دونوں کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(البقرة: 189)

﴿لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ﴾

”امید ہے کہ تم لوگ فلاح پاؤ گے۔“ (امر محمود متوقع ہے)

2- لَعَلَّ برائے اندیشہ لَعَلَّ سے ناگوار چیز کا اندیشہ ، بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَإِنْ أَدْرَىٰ لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ﴾ (الانبیاء: 111)

”میں تو یہ سمجھتا ہوں اندیشہ ہے کہ یہ تمہارے لیے فتنہ ہے ، اور تمہیں ایک وقت خاص تک مزے کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔“

3- لَعَلَّ برائے تعلیل (So that he may) لَعَلَّ تعلیل کا فائدہ بھی دیتا ہے مثلاً

a- ﴿قُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيْنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ﴾ (طہ: 44)

تم دونوں اس سے نرم بات کرنا ، تاکہ وہ نصیحت پائے یا ڈرے۔

b- ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدة: 100)

”اے عقل والو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو، تاکہ تم لوگوں کو فلاح نصیب ہو۔“

(مباحث فی علوم القرآن. مناع القطان)

4- لَعَلَّ برائے استفہام بعض اوقات لَعَلَّ استفہام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

﴿وَمَا يُذَرِّكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا﴾ (الاحزاب: 63)

”تمہیں کیا خبر، شاید کہ وہ گھڑی قریب ہی آگئی ہو؟“ (یعنی کیا وہ گھڑی قریب آگئی ہے؟) (یہاں اکثر علماء کے نزدیک لَعَلَّ سے مراد ہَلْ ہے۔)

48- لَكِنْ

1- لَكِنْ حرفِ عطف ہے اور حرفِ استدراک (Restriction) بھی ہے۔

2- لَكِنْ اصل میں لَا كَيْنَ ہے۔ کتابت میں الف حذف کر دیا جاتا ہے۔

3- لَكِنْ ایک کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو، دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے، جملے کے پہلے، یا دوسرے حصے میں، منفی جملے کا آنا ضروری

ہوتا ہے جیسے:

مَا رَأَيْتُ زَيْدًا لَكِنْ بَكْرًا.

”میں نے زید کو نہیں دیکھا، بلکہ بکر کو دیکھا ہے۔“

اگر معطوف ایک جملہ ہو، تو لَكِنْ سے پہلے واؤ لانا ضروری ہوتا ہے

اور اس طرح، لَكِنْ، وَلَكِنْ بن جاتا ہے۔

لَکِن کی تین قسمیں ہیں :

1- لَکِن عَاطِفَہ Conjunctive

اگر لَکِن کے بعد مفرد لفظ ہو ، تو لَکِن بطورِ عطف استعمال ہوتا ہے ، لیکن اس کے لیے تین (3) شرطیں ہیں :

-a لَکِن سے پہلے ، حرفِ نفی یا حرفِ نئی موجود ہو اور

-b لَکِن سے پہلے ، واؤ موجود نہ ہو۔ اور

-c اس کے بعد ، اسم مفرد ہو۔ جیسے :

”مَا قَامَ زَيْدٌ“ لَکِن ”خَالِدٌ“ ”زَيْدٌ كُھَرَا نھیں ہوا ، بلكہ خَالِدٌ۔“

2- لَکِن اِبْتِدَائِیَہ Inceptive

مندرجہ ذیل مثال میں ، لَکِن حرفِ عطف نہیں ہے ، بلكہ ابتدائیہ ہے۔

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَ لَکِن رَّسُولَ اللَّهِ ﴾

(الاحزاب: 40)

”(لوگو) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں،

مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔“

یہ لَکِن ابتدائیہ ہے۔ اور یہاں اس سے پہلے واؤ موجود ہے۔

3- لَکِن مُخَفَّفَہ Shortened

یہ لَکِن ، دراصل لَکِن کا مخفف ہوتا ہے ، مگر غیر ناصب ہے۔

جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اگر اس کے بعد جملہ ہو تو استدراک (Rectification) کے لیے آتا ہے۔ حرف عطف نہیں رہتا۔ جیسے :

﴿وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ﴾ (الزخرف: 76)

”ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا ، بلکہ وہ خود (اپنے آپ پر) ظالم تھے۔“

49- لَٰكِنَّ But

لَٰكِنَّ ، حرف مشبہ بالفعل ہے ، اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔ استدراک کا مفہوم دیتا ہے۔ اپنے سے پہلے آنے والی بات کے خلاف ، حکم ثابت کرتا ہے۔ جیسے :

مَا هَذَا شَاعِرًا ، لَٰكِنَّهُ كَاتِبٌ

”یہ شخص شاعر نہیں ہے ، بلکہ ایک کاتب ہے۔“

لَٰكِنَّ ، کی تین قسمیں ہیں :

1- لَٰكِنَّ برائے استدراک Rectification

a- یہ ایک جملہ سے پیدا ہونے والی ، غلط فہمی کو دور کرنے والے جملے پر آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دونوں جملے ، ایک دوسرے کے مخالف ہوں مثلاً :

مَا زَيْدٌ شَجَاعًا ، لَٰكِنَّهُ كَرِيمٌ

”زید شجاع نہیں ، لیکن فیاض ہے۔“

-b منفی جملے کا استدراک مثبت سے اور مثبت جملے کا استدراک منفی سے ہوتا ہے۔ مثلاً

﴿وَأَمَّا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا﴾ (البقرة: 102)

”سلیمان نے کفر نہیں کیا ، بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا۔“

جاء نبي زيد لكن عمرو لم يجئ

”میرے پاس زید آیا تھا ، لیکن عمرو نہیں آیا۔“

-2 Lightened لكن مخففه

لكن بھی ، مخفف ہو کر لكن ہو جاتا ہے اور فعل سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (البقرة: 12)

”خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں ، مگر انہیں شعور نہیں ہے۔“

لكن (لكن کے برعکس) مبتدا کو منصوب نہیں کرتا۔ جیسے :

قام زيد و لكن عمرو جالس

”زید تو کھڑا ہو گیا ، لیکن عمرو بیٹھا ہوا ہی ہے۔“

-3 لكن برائے تاکید Affirmative

بعض اوقات لكن ، تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لو جاء نبي لا كرمته ، لكننه لم يجئ

”اگر وہ میرے پاس آتا تو میں اس کا اکرام کرتا ، لیکن وہ نہیں آیا۔“

(یہاں دوسرے جملے کے بغیر بھی ، بات مکمل تھی ، لیکن تاکید مزید کے لیے لکن استعمال ہوا ہے۔)

-50- لَنْ Will Never By no means in future

1- حرف نفی ہے۔ حرف ناصب ہے اور حرف مستقبل ہے۔

نفی کو مؤکد کرتا ہے۔ جیسے :

﴿لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ﴾ (یوسف: 80)

”اب تو میں اس جگہ سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔“

2- لَنْ بعض اوقات ، زال پر داخل ہو کر ، دعا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿لَنْ تَرَالُوا مَلْجَأَ الْفُقَرَاءِ﴾

”خدا تم کو ہمیشہ غریبوں کا سہارا بنائے رکھے۔“ (تمہاری فیاضی زائل نہ ہو۔)

-51- لَوْ If

لَوْ ، حرف عرض ہے ، حرف تمنا ہے ، حرف شرط ہے اور

بعض اوقات تقلیل اور بعض اوقات تعلیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1- لَوْ برائے شرط IF

لَوْ شرطیہ کے بعد فعل مضارع ہو ، تو ماضی کا معنی دیتا ہے ، بشرطیکہ لَوْ کا جواب ماضی میں ہو۔

(اس کے برخلاف ، اِنْ شرطیہ ، مستقبل کا مفہوم دیتا ہے۔) جیسے :

a- ﴿لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَا تَبْعَنَاكُمْ﴾ (آل عمران: 167)

”اگر ہمیں معلوم ہوتا ، کہ آج جنگ ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔ (یہاں لَا اَتَّبَعْنَاكُمْ کا جواب فعل ماضی ہے اور نَعْلَمُ ماضی کا مفہوم دے رہا ہے۔)“

یا پھر لَوْ سے مربوط سابقہ جملہ ، ماضی میں ہو۔ جیسے :

b- ﴿وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً﴾ (النساء: 102)

”کفار تو یہ چاہتے ہیں ، کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان کی طرف سے ذرا غافل ہو جاؤ ، اور وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔“

(یہاں فعل مضارع تَغْفُلُونَ سے پہلے ، سابقہ جملہ فعل ماضی وَدَّ پر مشتمل ہے)

c- ﴿لَوْ تَقَوُّمٌ فَمَتُ

”اگر آپ کھڑے ہوتے ، تو میں بھی کھڑا ہوتا۔“

d- ﴿وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً﴾ (ہود: 118)

”اگر تمہارا ارادہ تھا ، تو تمام انسانوں کو ایک گروہ بنا سکتا تھا۔“

لَوْ شرطیہ کے ساتھ لام تاکید

لَوْ کے جزائیہ جملہ پر ، کبھی تاکید کے لیے لَ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء: 22)

”اگر زمین و آسمان میں ، اللہ کے علاوہ خدا ہوتے ، تو ان دونوں کا نظام بگڑ جاتا۔“

لَوْ شرطیہ کے ، جزائیہ جملے کا حذف

بعض اوقات ، لَوْ کا جزائیہ جملہ ، حذف کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً

﴿لَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ﴾ (الرعد: 31)

”اگر ایسا قرآن نازل کیا جاتا ، جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے (تو یہ اللہ

کے لیے مشکل نہ تھا۔)“ یہاں قوسین میں درج الفاظ ، محذوف ہیں۔

2- لَوْ برائے شرط و سبب Condition & Causality

یہ لَوْ اپنے بعد والے دو جملوں کے درمیان ، سَبَبِیَّت اور مُسَبَّبِیَّت کا تعلق قائم کرتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْ جَاءَنِي لَأَكْرِمْتَهُ﴾

”اگر وہ آتا ، تو میں اس کا اکرام کرتا (مگر وہ نہیں آیا ، میں نے اکرام نہیں کیا)۔“

3- لو برائے تقلیل - وَلَوْ (Even if) Paucity

جب لو سے پہلے ، واو استعمال کیا جائے ، تو (اگرچہ ، چاہے (Even if) تقلیل کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے :

a- تَصَدَّقُوا وَلَوْ بِظُلْفٍ مُّحَرَّقٍ (الحديث)

”خیرات کیا کرو ، چاہے وہ جلا ہوا کھڑ ہی کیوں نہ ہو۔“

b- فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (بخاری و مسلم)

لہذا دوزخ کی آگ سے بچو ، چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔“

c- السَّخِيُّ حَيْبُ اللَّهِ ، وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا

”فیاض آدمی اللہ کا محبوب ہوتا ہے ، اگرچہ کہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو۔“

d- عَاقِبُ الْمُجْرِمِ وَلَوْ كَانَ ابْنُكَ

”مجرم کو سزا دو ، چاہے وہ تمہارا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔“

وَلَوْ وَصِيْلِهِ دو بعید باتوں ، یاد و متضاد احکام کو ملانے کے لیے وَلَوْ وَصِيْلِهِ

استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ، اس کا ترجمہ اگرچہ ، خواہ ، چاہے وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔

4- لو برائے تکثیر Abundance

بعض اوقات ، لو ، واؤ کے ساتھ ، تکثیر کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴾ (الكهف: 109)

”اگر ہم اتنی ہی (یعنی سمندر جتنی روشنائی) مزید فراہم کریں۔“

5- لوں برائے عرض (Would you please!)

لوں برائے عرض کا جواب ، حرف فاء کے ساتھ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَنَا فَتُصِيبُ خَيْرًا

”اگر آپ ہمارے پاس قیام کریں گے ، تو آپ کا فائدہ ہوگا۔“

6- لوں برائے تمنی (I wish if , We wish if)

لوں برائے تمنی کا جواب بھی ، حرف فاء کے ساتھ ، منصوب ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع معروف اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ جیسے :

a- لَوْ تَأْتِنِي فَتُحَدِّثْنِي

”کاش آپ میرے پاس آتے ، اور مجھ سے گفتگو کرتے۔“

b- ﴿وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ﴾ (القلم: 9)

وہ کاش چاہتے ہیں کہ کاش کچھ تم مڈاھنت کرو، تو وہ بھی مڈاھنت کریں۔

c- ﴿لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء: 102)

”کاش ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم موہم ہو جائیں۔“

d- ﴿رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ (الحجر: 2)

”بہت سے کافر یہ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔“

کاش ! ہم مسلمان ہو جاتے !

7- لَوْ مصدریہ

بعض اوقات ، **لَوْ** مصدریہ ہوتا ہے۔ جیسے :

أَحِبُّ **لَوْ** نَجَحْتُ

”میری خواہش ہے ، کاش آپ کامیاب ہو جائیں۔“

اوپر کے جملے کا مطلب ہے ، **أَحِبُّ نَجَاحَكَ** ، یہاں یہ مصدری معنوں میں

استعمال ہوا ہے۔



سبق نمبر: 248

52- لَوْلَا If not

لَوْلَا، دراصل دو حروف سے مرکب ہے، لَوْ + لَا، اس کی کئی قسمیں ہیں:

1- لَوْلَا برائے امتناع Restriction

لَوْلَا حرفِ امتناع ہے، یعنی یہ ایک چیز کے وجود کی بنیاد پر، دوسری چیز کے امتناع کو ثابت کرتا ہے۔ جیسے:

لَوْلَا الْعِلَاجُ لَهَلَكَ الْمَرِيضُ

”اگر علاج نہ کیا جاتا، تو مریض ہلاک ہو جاتا۔“

(یعنی علاج کے وجود کی بناء پر، مریض کی ہلاکت ممنوع ہو گئی۔)

2- لَوْلَا برائے شرط Condition

لَوْلَا کا جواب، بعض اوقات مذکور ہوتا ہے، اور بعض اوقات محذوف۔

جب لَوْلَا جملہ اسمیہ پر بطور شرط آتا ہے تو اس کا جواب، جملہ فعلیہ

کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ، دوسرے جملے کی نفی کا مضمون پیدا کرتا ہے۔ جیسے:

a- ﴿لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبْتُ فِي بَطْنِهِ﴾ (الصافات: 143)

”اگر وہ (یونس) تسبیح کرنے والا نہ ہوتا، تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا۔“

b- ﴿لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ﴾ (سبا: 31)

”اگر تم نہ ہوتے ، تو ہم مومن ہوتے۔“

c- ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ

وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ﴾ (النور: 10)

”اگر تم لوگوں پر ، اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ

ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا اور حکیم ہے۔“

(اس مثال میں ، لَوْلَا کا جواب ، لَهْلَكْتُمْ تو تم ہلاک ہو جاتے ،

محذوف ہے۔)

3- لَوْلَا بِرَأْيِ تَحْضِيضِ (Why not ?) Stimulation

یہ لَوْلَا ، ابھارنے کے لیے آتا ہے ، اس کا جواب ف سے ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصْدَقَ﴾ (المنافقون: 10)

”تو نے کیوں نہ مجھے مہلت دی ، تھوڑی مدت کے لیے ؟ کہ میں خرچ کرتا۔“

4- لَوْلَا بِرَأْيِ عَرْضِ Desire , Request

لَوْلَا ، تمنیٰ اور عرض کے لیے ہو تو فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ﴾ (النمل: 46)

”تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے ؟“

5- لَوْلَا بَرَأے زجر و توبیخ

بعض اوقات ، لَوْلَا کے اندر ، زجر و توبیخ (جھڑکنے Taunt) اور تنذیم (Regret) (شرم دلانے) کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔

لَوْلَا اگر فعل ماضی سے پہلے آئے تو زجر و توبیخ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ﴾ (النور: 4)

”کیوں نہ یہ لوگ پھر ، اس الزام پر ، چار گواہ لے آئے؟“

6- لَوْلَا کے بعد ، عام طور پر ضمیر منفصل مرفوع (جیسے : أَنْتُمْ) استعمال ہوتی ہے۔

لَوْلَا کے بعد ، ضمیر متصل (جیسے : لَوْلَاكَ ، لَوْلَايَ) کا استعمال شاذ ہے۔

53- لَوْ مَا Why not

لَوْ مَا بھی حرفِ امتناع اور حرفِ تحضیض (Stimulation) ہے۔ ابھارنے ،

ترغیب دلانے اور اکسانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

لَوْ مَا بھی لَوْلَا کی طرح ، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ، دونوں سے پہلے استعمال

ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿لَوْ مَا تَأْتِنَا بِالْمَلِكَةِ﴾ (الحجر: 7)

”(اگر تم سچے ہو تو) آخر تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے!“

(یعنی فرشتے لا کر تو دکھاؤ۔)

54- لَيْتَ

I wish, Would that

1- لَيْتَ حرفِ تمنا ہے، حرفِ مشبہ بالفعل ہے۔ اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

عموماً غیر ممکن الحصول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ

”کاش جوانی لوٹ آتی۔“

b- لَيْتَ زَيْدًا قَانِمًا

”کاش زید کھڑا ہوتا۔“

2- کبھی لَيْتَ کے ساتھ مَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ (لَيْتَ + مَا = لَيْتَمَا)

لَيْتَمَا بھی اپنے اسم کو منصوب کرتا ہے۔

55- لَمْ Never, Did not

1- لَمْ، حرفِ نفی ہے۔ فعل مضارع کے مفہوم کو ماضی متنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

2- فعل مضارع کو أَخَفَ یا مَجْزُوم کر دیتا ہے، حرفِ جازم ہے۔

3- نونِ اعرابی کو گرادیتا ہے، نونِ نسوة کو برقرار رکھتا ہے۔

4- فعل مضارع کی یَ اور و کو ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے :

- a- لَمْ یَلِدْ اُس نے نہیں جنا۔ (یَلِدُ)
 b- لَمْ تَرَ تم نے نہیں دیکھا۔ (تَرَى)
 c- لَمْ تَفْعَلُوا تم لوگوں نے نہیں کیا۔ (تَفْعَلُونَ)
 d- لَمْ تَفْعَلْنَ تم عورتوں نے نہیں کیا۔ (تَفْعَلْنَ)

56- لَمَّا Not so far, When

- 1- لَمَّا ، حرفِ نفی ہے۔ حرفِ جازم ہے۔ (Not as yet)
 2- لَمَّا ، بھی فعلِ مضارع کے مفہوم کو ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے۔
 3- ابھی تک نہیں (Not so far) کا مفہوم دیتا ہے ، یا کبھی کبھار جب کا۔
 4- فعل مضارع کو مجزوم اور اَخْفَ کر تا ہے ، نون اعرابی کو گراتا ہے ، نونِ نِسْوۃ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ فعل مضارع کے آخر میں یَ یا و ہو تو ان کو ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے

- a- لَمَّا يَأْكُلْ ”اس نے ، ابھی تک نہیں کھایا۔“ (يَأْكُلُ)
 b- لَمَّا يَذْوَ قُوا ”ان لوگوں نے ، ابھی تک نہیں چکھا۔“ (يَذْوَ قُونَ)
 c- لَمَّا يَذْهَبْنَ ”وہ عورتیں ، ابھی تک نہیں گئیں۔“ (يَذْهَبْنَ)
 d- لَمَّا يَرِ ”اُس نے ، ابھی تک نہیں دیکھا۔“ (يَرَى)
 ﴿لَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِئَٰهً بِهِمْ﴾ (ہود: 77)

”اور جب ، ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے ، تو ان کی آمد سے ، وہ بہت گھبرائے۔“

سبق نمبر : 249

58- ما What ever, Not, If

ما کی کئی قسمیں ہیں۔ ما حرفیہ بھی ہوتا ہے اور اسمیہ بھی۔

1- ما مصدریہ Infinitive

ما مصدریہ فعل کے ساتھ آتا ہے ، اور مصدر کا مفہوم دیتا ہے۔
ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے :

a- ﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (التوبة: 128)

”تمہارا نقصان میں پڑنا ، اس پر شاق ہے۔“

یہاں مَا عَنِتُّمْ کا مطلب ہے عَنِتُّكُمْ یعنی

جو نقصان تم نے اٹھایا ، کا مطلب ہے ، تمہارا نقصان۔

b- ﴿ضَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ (التوبة: 25)

”زمین اپنی کشادگی کے باوجود ، اُن پر تنگ ہو گئی۔“

یہاں بِمَا رَحُبَتْ کا مطلب ہے بِرُحْبِهَا یعنی

جو کچھ زمین پھیلی ، کا مطلب ہے ، زمین کی کشادگی۔

c- ﴿وَالسَّمَاءَ وَ مَا بَنَاهَا﴾ وَالْأَرْضَ وَ مَا طَحَّهَا﴾ (الشمس: 6-7)

”قسم ہے آسمان کی اور جیسا سے بنایا، قسم ہے زمین کی اور جیسا سے بچھلایا۔“

2- مَا مصدریہ ظرفیہ (اسمیہ) (As Long as)

بعض اوقات مَا مصدریہ کے اندر ، وقت بھی ملحوظ ہوتا ہے ،

ایسے مَا کو ظرفیہ کہتے ہیں۔ جیسے :

a- أَقُومُ ، مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ

”میں کھڑا رہوں گا، جب تک محترم استاد کھڑے رہیں۔“

(یہاں مَا کے معنی ، ظرفِ زمان جب تک کے ہیں۔)

b- ﴿وَ أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (مریم: 31)

”اور اس نے مجھے ، جب تک میں زندہ رہوں ، نماز اور زکوٰۃ کی

نصیحت کی ہے۔“

ظرف زمان (When)

c- ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ﴾ (توبہ: 92)

”اسی طرح ان لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے جنہوں نے ،

جب خود تمہارے پاس آکر درخواست کی تھی ، ہمارے لیے سواریاں بہم

پہنچائی جائیں۔“

3- ما موصولہ (اسمیه) Definite Conjunctive Pronoun

a- ما موصولہ ، غیر عاقل کے لیے ، موصولہ بن کر الَّذِي کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

﴿ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ﴾ (النحل: 96)

”جو کچھ تمہارے پاس ہے ، وہ خرچ ہو جانے والا ہے ،

جو کچھ اللہ کے پاس ہے ، وہ باقی رہنے والا ہے۔“

b- ﴿ اِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ﴾ (الانفال: 38)

”اب بھی اگر باز آجائیں ، تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے ، اس سے درگزر کر لیا جائے گا۔“

ما ، بعض اوقات ، عاقل کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور مِنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

c- ﴿ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ﴾ (النساء: 22)

”اور ان عورتوں سے شادی نہ کرو ، جن سے تمہارے باپ شادی کر چکے ہیں۔“

4- ما نافیہ Negation

ما نافیہ ، حرف نفی ہے۔

ما نافیہ ، جملہ فعلیہ سے پہلے ، اور جملہ اسمیہ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ﴾ (الانبیاء: 34)

”اور (اے نبیؐ) بیشکی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے نہیں

رکھی۔“

-b ﴿ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوَى ﴾ (النجم: 2)

”تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے ، نہ بھکا ہے۔“

-c ﴿ وَ مَا هُوَ بِمُزَحِّزِهِ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُعَمَّرَ ﴾ (البقرة: 96)

”حالانکہ لمبی عمر ، اُس کو عذاب سے دور نہیں کر سکتی۔“

5- مَا استفہامیہ (اسمیہ) Interrogative

مَا استفہامیہ ، سوال کے لیے ، فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ ؟ ﴾ (ص: 75)

”تجھے کیا چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی؟“

مَا استفہامیہ ، اسم اشارہ سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

-b ﴿ وَ مَا تِلْكَ يَمِينِكَ يَا مُوسٰی ؟ ﴾ (طہ: 17)

”اور اے موسیٰ ! یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟“

-c ﴿ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ ؟ ﴾ (الانبیاء: 52)

”یہ صورتیں کیسی ہیں ، جن کے تم لوگ گرویدہ ہو رہے ہو؟“

بعض اوقات مَا استفہامیہ کا الف ، حرف جر سے ساقط کر دیا جاتا ہے۔ (بما = بم) جیسے :

-d ﴿ فَنَظَرُوْهُ ﴾ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ؟ ﴾ (النمل: 35)

”پھر میں دیکھتی ہوں ، کہ میرے سفیر کیا جواب لے کر پلٹتے ہیں؟“

مَا بعض اوقات ، ذَا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-e ﴿ مَا ذَا ﴾ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؟ ﴿ (البقرة: 26)

”ایسی تمثیلوں سے اللہ کو کیا سروکار؟“

-f لِمَاذَا ؟ کس لیے ؟ کس وجہ سے ؟

6- مَا شرطیہ Conditional

مَا شرطیہ ، کا ذکر فعل مضارع مجزوم کے سبق میں ہو چکا ہے۔ یہاں ایک مثال حاضر ہے۔

مَا شرطیہ ، یہ دو افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔ جیسے :

﴿ وَ مَا ﴾ تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ ﴿ (البقرة: 197)

”اور جو نیک کام بھی تم کرو گے ، وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔“

7- مَا تَعَجُّبِیۃ Expressive of Surprise

مَا تَعَجُّبِیۃ کا ذکر ، افعال تعجب کے سبق نمبر 230 میں ملاحظہ فرمائیے ، یہاں دو مثالیں دی جا رہی ہیں :

-a ﴿ قَتَلَ الْاِنْسَانَ مَا اَكْفَرٰ ﴾ (عبس: 17)

”لعلت ہے انسان پر ، کیا سخت معر حق ہے!“ (حیرت ہے)

-b ﴿ فَمَا اَصْبَرَهُمْ ﴾ عَلٰی النَّارِ ﴿ (البقرة: 175)

”کیا عجیب ہے ان کا حوصلہ کہ جہنم کا عذاب برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں!“

8- مَا بِرَأَيْ إِبْهَامِ Ambiguity

بعض اوقات مَا ، إِبْهَام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مخاطب اپنی بات مُبْہَم (Vague) رکھتا ہے ، جس کے مختلف مطلب لیے جاسکتے ہیں۔ جیسے :

a- جِئْتُ لِمَا [مَا]

”میں کسی کام کے لیے آیا ہوں۔“

b- أَعْطِنِي كِتَابًا [مَا] ”مجھے کوئی کتاب دے دو۔“

c- ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيٰ أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا [مَا]﴾ (البقرة: 26)

”اللہ تعالیٰ اس بات سے ہرگز نہیں شرماتا ، کہ تمہیں دے کوئی۔“

9- مَا زَائِدہ Redundant, Augmentative

بعض اوقات ، حرف جار اور اسم مجرور کے درمیان ، مَا زَائِدہ ہوتا ہے۔ جیسے :
ما زائِدہ ، جملے کے آہنگ کو درست رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

a- ﴿فَبِمَا [رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لَئِنْ لَّهُمْ]﴾ (ب + مَا زَائِدہ = بِمَا)

”یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپ ، لوگوں کے لیے ،

بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہیں۔“ (آل عمران: 159)

b- ﴿[مِمَّا] خَطِئْتَهُمْ أَغْرِقُوا﴾ (مِنْ + مَا زَائِدہ = مِمَّا) (نوح: 25)

”اپنی خطاؤں کی وجہ ہی سے ، وہ غرق کیے گئے۔“

بعض اوقات ، شرطیہ الفاظ سے پہلے ، تاکید کے لیے مَا زَائِدہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے : مَا + مَا = مَهْمَا ، إِنْ + مَا = إِنَّمَا وغیرہ

10- مَا كَا اسْتِمَال طَال ، قَلَّ ، كَثُرَ كے بعد

بعض اوقات ، مَا كَا اسْتِمَال طَال وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔
ایسی صورت میں ، مذکورہ بالا تین افعال ماضی کو فاعل کی ضرورت نہیں ہوتی۔
جیسے :

-a طَالَمَا اَنْتَظَرْتُكَ

”بہا اوقات ، میں نے آپ کا انتظار کیا۔“

-b قَلَّمَا فَكَّرْتُ فِي هَذَا الْأَمْرِ

”میں نے اس معاملے میں ، بہت کم غور کیا۔“

-c كَثُرَ مَا زَجَرَنِي

”اس نے مجھے ، بہت دفعہ ، دھمکایا۔“

11- مَا كَا اسْتِمَال رُبَّ اور رُبَّ كے بعد بھی ہوتا ہے۔ رُبَّ + مَا = رُبَّمَا جیسے :

﴿رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ (الحجر: 2)

”بعید نہیں! ایک وقت آجائے! جب کافر (کیں گے) کاش ہم مسلمان ہوتے۔“

12- مَا كَا اسْتِمَال ، بَيْنَ كے بعد بھی ہوتا ہے۔ جیسے :

بَيْنَ مَا نَحْنُ فِي الصَّلَاةِ

”ہم لوگ نماز کی حالت میں تھے کہ“

بَيْنَمَا (While) بَيْنَ + مَا = اس دوران

13- بعض اوقات مَا ، لَيْسَ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ افعال ناقصہ کی طرح،

اس کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے :

(یوسف: 31)

﴿ مَا هَذَا بَشَرًا ﴾

”یہ شخص (حضرت یوسفؑ) انسان نہیں ہیں۔“

14- مَا ، اسمائے ضمیر اور اسمائے اشارہ سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

جیسے : ﴿ مَا هُوَ ؟ ﴾ ، مَا هُنَّ ؟

﴿ مَا هَذَا ؟ ﴾ ، مَا هَذِهِ ؟

From مِنْ -59

مِنْ حرف جر ہے ، اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔

مِنْ کی کئی قسمیں ہیں :

www.KitaboSunnat.com

1- مِنْ برائے ابتداء (Commencement)

بعض اوقات مِنْ ، غایتِ زمان و مکان کی ابتداء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿ مِنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ (بنی اسرائیل: 1)

”مسجد حرام سے“ (غایتِ مکان کی ابتداء)

b- ﴿ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ ﴾ (التوبة: 108)

”پہلے دن سے“ (غایتِ زمان کی ابتداء)

2- مِنْ بَرَاءِ تَبْعِيض Portion, Division

بعض اوقات مِنْ ، تبعيض (Some of, Among) (یعنی کسی چیز کا ایک حصہ بیان کرنے) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ﴾ (التغابن: 2)

”تم میں سے کچھ لوگ کفر کرنے والے ہیں اور

تم میں سے کچھ ایمان لانے والے ہیں۔“

b- ﴿مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾ (الاحزاب: 23)

”ان میں سے کچھ لوگ، انتظار کر رہے ہیں۔“

3- مِنْ بَرَاءِ تَبْيِين Clarity

مِنْ تَبْيِين بیان اور وضاحت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ’یعنی‘ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿يُحْلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ﴾ (الکہف: 31)

”وہاں وہ کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے، (یعنی) سونے کے کنگنوں سے۔“

b- ﴿فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ

بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصِلِهَا﴾ (البقرة: 61)

”اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار (یعنی) ساگ،

ترکاری، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کرے۔“

c- ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ﴾ (الحج: 30)

یعنی الَّذِي هُوَ الْأَوْثَانُ

”پس گندگی سے بچو ، جو بتوں پر مشتمل ہے۔“

مِنْ بُرَاءِ تَيْمِينٍ سے پہلے ، اکثر اوقات مَا اور مَهْمَا استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

c- ﴿مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ﴾ (فاطر: 2)

”اللہ لوگوں کے لیے ، جس رحمت کا دروازہ بھی کھول دے۔“

d- ﴿مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ﴾ (الاعراف: 132)

”تم ، ہم لوگوں کے پاس ، خواہ کوئی نشانی لے آو۔“

4- مِنْ بُرَاءِ سَبَبٍ وَ عَلَتْ (Because of)

یہ مِنْ ، سبب بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿مِمَّا خَطَبْتَهُمْ أُغْرِقُوا﴾ (نوح: 25)

”وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ، غرق کیے گئے۔“

b- ﴿وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ﴾ (القصص: 73)

”یہ اسی کی رحمت (کاسبب) ہے کہ اُس نے تمہارے لیے رات اور دن بنائے۔“

5- مِنْ بُرَاءِ تَقَابُلٍ (یا بدل) Substitution

بعض اوقات مِنْ ، تَقَابُلٍ (یا بدل) کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنْ الْآخِرَةِ﴾ (التوبة: 38)

”کیا تم لوگوں نے آخرت کے بدلے میں ، دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے۔“

(مِنْ الْآخِرَةِ = عَنِ الْآخِرَةِ)

6- مِنْ بِمَعْنَى مَرْتَبَةٍ ، لِحَاطِظٍ ، حَالَتٍ Standard

﴿أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ﴾ (الطلاق: 6)

”ان بیویوں کو (زمانہ عدت میں) اُسی جگہ رکھو ، جہاں تم رہتے ہو۔“

(یہاں مِنْ حَيْثُ کا مطلب ، وہ معاشی اور سماجی مقام و منزلت ہے ، جس پر شوہر قائم ہو۔)

7- مِنْ زَائِدَةٍ Redundant, Augmentative

بعض اوقات مِنْ زائدہ ہوتا ہے۔ تاکید کے لیے ، یا آہنگ کو درست کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

-a ﴿لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ﴾ (ابراہیم: 10)

”تاکہ وہ تمہارے گناہ بخش دے۔“

-b ﴿هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ﴾ (الملک: 3)

”کیا تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟“

-c ﴿مَا مِنْ شَفِيعٍ﴾ (یونس: 3)

”کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔“

-d ﴿وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ﴾ (الحج: 71)

”اور ان ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔“

8- مِنْ زائدہ برائے عموم Generality

عمومیت ظاہر کرنے کے لیے بھی ، مِنْ زائدہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مِنْ سے پہلے ، نفی ہو ، یا نہی ہو ، یا ہل کے ساتھ استفہام ہو اور اس کے بعد اسم نکرہ ہو۔ جیسے :

a- ﴿وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ﴾ (المائدة: 73)

”حالانکہ ایک خدا کے سوا ، کوئی خدا نہیں ہے۔“

b- ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ﴾ (التوبة: 91)

”نیکی کرنے والوں کے خلاف کوئی راہ (تدبیر) نہیں ہے۔“

9- مِنْ زائدہ برائے فصل و تمیز Distinction

یہ مِنْ ، دو متضاد چیزوں میں ، فصل و امتیاز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ (البقرة: 220)

”برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے ، دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔“

10- مِنْ تاکید برائے اتصال Affirmative Conjunction

﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ﴾ (آل عمران: 28)

”جو ایسا کرے گا ، اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔“

11- مِنْ بِمَعْنَى بَاء (ب) With

بعض اوقات مِنْ ، ب کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ﴾ (الشورى: 45) (یعنی) ﴿يَنْظُرُونَ بِطَرْفٍ خَفِيٍّ﴾

”وہ لوگ ، نظر چاچا کر ، کن انکھوں سے دیکھیں گے۔“

b- ﴿لَهُ مُعَقَّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ﴾

”ہر شخص کے آگے اور پیچھے ، اس کے مقرر کیے ہوئے نگران لگے ہوئے ہیں ،

جو اللہ کے حکم سے ، اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔“ (الرعد: 11)

یہاں ﴿يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ﴾ کا مطلب ﴿يَحْفَظُونَهُ بِأَمْرِ اللَّهِ﴾ ہے۔

c- ﴿مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ﴾ (القدر: 4-5)

”ہر حکم لے کر (اترتے ہیں) سراسر سلامتی ہے۔“

یہاں ﴿مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ﴾ کا مطلب ﴿بِكُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ﴾ ہے۔

d- ﴿يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ﴾ (المومن: 15)

”اپنے بندوں میں سے ، جس پر چاہتا ہے ، اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے۔“

12- مِنْ بِمَعْنَى فِي (In)

بعض اوقات مِنْ ، فی کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

﴿وَاللَّيْلِ فَسَبَّحَهُ وَادْبَارَ السُّجُودِ﴾ (ق: 40)

”اور رات میں ، پھر اس کی تسبیح کرو اور سجدہ ریزیوں سے فارغ

ہونے کے بعد بھی۔“

13- مِنْ بِمَعْنَى كَوْنِي (Any)

﴿وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ﴾ (آل عمران: 62)
 ”اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔“

14- مِنْ بِمَعْنَى عَلَى Upon

a- ﴿بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّنْ فَوْرِهِمْ﴾ (آل عمران: 125)
 ”بے شک اگر تم صبر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور دشمن تم پر چڑھ کر آئیں۔“

یہاں مِنْ فَوْرِهِمْ کا مطلب عَلَى فَوْرِهِمْ ہے۔

b- ﴿وَنَصَرْنَاهُ مِنْ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا﴾ (الانبیاء: 77)
 ”اور ان (نوح) کی قوم کے مقابلے میں ، ان کی مدد کی ، جس نے ہماری آیات کو جھٹلادیا تھا۔“

یہاں مِنْ الْقَوْمِ کا مطلب عَلَى الْقَوْمِ ہے۔

WWW.KITABOSUNNAT.COM



سبق نمبر : 250

Since مُذْ -60

- 1- مُذْ ، اسمِ زمان سے پہلے آتا ہے۔ حرفِ جر ہے اور اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے : مُذْ اُسْبُوْع = ایک ہفتے سے
- 2- مُذْ ، زمانہ ماضی میں ، مِنْ کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :
مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔
”میں نے اسے جمعہ سے اب تک نہیں دیکھا۔“
- 3- مُذْ ، زمانہ حال میں ، فِي کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :
مَا رَأَيْتُهُ مُذْ الْيَوْمِ
”میں نے اُسے ، آج دن ’میں‘ نہیں دیکھا۔“

Since مُنْذُ -61

- 1- مُنْذُ اور مُنْذُ دونوں حروف، ابتدائے مدت کے بیان کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ دونوں حروفِ جر ہیں۔ اپنے بعد آنے والے اسم کو، مجرور کرتے ہیں۔ مثلاً
مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔
”میں نے اسے ، جمعے کے دن سے اب تک نہیں دیکھا۔“

2- بعض اوقات ، مُذْ اور مُنْذُ ، مرفوع بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے :

مُذْ یَوْمَانِ اور مُنْذُ یَوْمَانِ دو دن سے

3- بعض اوقات ، ان دونوں کے بعد جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

مَا زِلْتُ أَبْغَى الْمَالَ مُذْ أَنَا يَا فَعٍ

”میں جب سے جو ان ہو! ، مال کی تلاش میں لگا رہتا ہوں۔“

4- بعض اوقات ، ان دونوں کے بعد جملہ فعلیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے :

مَا زَالَ مُنْذُ عَقَدَتْ يَدَاهُ إِزَارَهُ

”جب سے اُسے ازار باندھنا آیا (یعنی ہوش سنبھالا) وہ ایسا ہی ہے۔“

62- نون

نون کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

1- نون اثقل فعل مضارع کے ساتھ ، تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَنَكُونَنَّ ، لَا زِيْدَنَّ ، لَيَقُولَنَّ

2- نون ثقیل فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے : لَنَسْفَعَنَّ ، لَنَكُونَنَّ

3- نون نسوة یا نون ضمیر جیسے یَفْعَلَنَّ ، تَفْعَلَنَّ - جامد ہوتا ہے۔

4- نون اعرابی ، جو بعض اوقات گر جاتا ہے۔ اس کی (5) صورتیں ہیں۔ جیسے :

یَفْعَلَانِ ، تَفْعَلَانِ ، یَفْعَلُونَ ، تَفْعَلُونَ ، تَفْعَلَيْنِ

5- نون وقایہ اس کی تفصیل نیچے آرہی ہے۔

62- نون وقایہ Noon of Prevention

نون وقایہ یائے متکلم کو ، فعل سے ، حروف مشابہ بالفعل سے ، یا پھر حرف سے جدا کرتا ہے ، نون وقایہ ، لفظ کے آخری حصے کو تغیر سے بچا لیتا ہے۔
نون وقایہ کی کچھ مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

1- فعل ماضی کے بعد نون وقایہ

أَهْلَكْنِي ، تَوَفَّيْتَنِي ، لَمْ تُسِّنِي ، أَكْرَمْنِي ، عَلَّمْنِي ، بَلَّغْنِي

2- فعل مضارع کے بعد نون وقایہ

يُهْلِكُنِي ، لَيَحْزُنُنِي ، يُعَلِّمُنِي

3- فعل امر کے بعد نون وقایہ :

أَعْطِنِي ، ائْتُونِي ، فَاتَّقُونِي ، عَلِّمْنِي

4- حروف مشابہ بالفعل کے بعد نون وقایہ

a- (إِنَّ + ن + ي) = إِنِّي (اِنِّي بھی استعمال ہوتا ہے۔)

b- (إِنَّ + ن + نَا) = إِنَّنَا (اِنَّنَا بھی استعمال ہوتا ہے۔)

c- (يَا لَيْتَ + ن + ي) = يَا لَيْتَنِي

d- (لَكِنَّ + ن + ي) = لَكِنِّي

5- حروف جر کے بعد نون وقایہ

a- مِنْ + ن + ي = مِّنِّي

b- عَنْ + ن + ي = عَنِّي

-c من + ن + نا = مِنَّا -d مَنِّي إِلَى الْحَبِيبِ سَلَامٌ

”میری طرف سے حبیب دوست (محمد ﷺ) کو سلام پہنچے۔“

-e ﴿وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (حم السجدة: 33)

”اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔“

-f ﴿رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ﴾ (آل عمران: 193)

”مالک ! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ، جو ایمان کی طرف بلاتا تھا۔“

63- نَعَمْ Yes

نَعَمْ حرفِ ایجاب ہے ، نَعَمْ سوال کے مضمون کی تصدیق کے لیے آتا ہے ،
خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ ذیل کے دو جملوں پر غور کیجیے۔

-1 کما جائے قَامَ زَيْدٌ ”أَوَلَمْ يَقُمْ“ (زید کھڑا ہو گیا ، یا نہیں کھڑا ہوا؟)

اس کا جواب [نَعَمْ] سے دیا جائے تو مراد ہوگی ، زید کھڑا ہوا۔

-2 اگر سوال منفی ہو ، جیسے :

أَلَمْ يَقُمْ زَيْدٌ ؟ (کیا زید کھڑا نہیں ہوا؟)

اور اس کا جواب [بلی] سے دیا جائے تو مراد ہوگی ، کھڑا نہیں ہوا۔

-3 ﴿إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوْ أَبَاؤُنَا ۝ أَلَوْ لَوْنٌ ۝ قُلْ نَعَمْ ۝ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ﴾

”کیا ہم ! اور ہمارے باپ اجداد بھی ، اٹھائے جائیں گے؟ کہہ دو ! ہاں

اور تم خدا کے مقابلے میں ، بے بس ہو۔“ (الصافات: 18-16)

سبق نمبر : 251

64- ہ

(ہائے نُدْبَة) Lamantation

میت کو غم و افسوس کے ساتھ آواز دینے کو "نُدْبَة" کہتے ہیں۔ اسم مندوب سے پہلے ، حروفِ نداء "یا اور وَا" کا استعمال ہوتا ہے۔

"ہائے نُدْبَة" اسم مندوب کے آخر میں ، ہَا (ہ) کا استعمال ہوتا ہے ، یہ ہَا (ہ) ساکن ہوتی ہے۔ اس پر وقف لازم ہے۔ جیسے :

وَا زَيْدَاه ، يَا اَبْتَاه ، وَا بِنْتَاه ، وَا اُمَّاه

"ہائے زید ! ہائے لبا جان ، ہائے میری بیٹی ، ہائے میری امی"

65- ہَا

ہَا کی تین (3) قسمیں ہیں :

- 1- ہَا ، اسم الفعل ہے۔ اس کا بیان ، اَسْمَاءُ الافعال کے سبق میں ہو چکا ہے۔
- 2- ہَا ، ضمیر مونث ہے ، اس کا بیان ، اَسْمَاءُ ضمیر کے اسباق میں ہو چکا ہے۔
- 3- ہَا ، حرف تنبیہ ہے اور حرف تنبیہ کی حیثیت سے تین طرح استعمال ہوتا ہے :

-a ہا ، اسم اشارہ کے ساتھ

هَذَا ، هَذَانِ ، هَؤُلَاءِ

کبھی ہا اور اسم اشارہ کے مابین فاصلہ بھی لایا جاتا ہے۔ جیسے :

هَآ اَنْتُمْ اَوْلَآءِ

(یہاں ہا اور اسم اشارہ اَوْلَآءِ کے درمیان ضمیر اَنْتُمْ لائی گئی ہے۔)

-b ہا ، ضمیر منفصل کے ساتھ ہا ، ضمیر مرفوع منفصل مبتدأ سے

پہلے استعمال ہوتا ہے ، جب خبر اسم اشارہ پر مشتمل ہو۔ جیسے :

﴿ هَآ نَنْتُمْ اَوْلَآءِ ﴾ (آل عمران: 419)

جو اصل میں اَنْتُمْ هُوَ لَآءِ ہے ، یا هَآ هُوَ ذَا جو اصل میں هُوَ هَذَا ہے۔

-c ہا ، حرف نداء کے ساتھ

ہا ، آیہ کے بعد استعمال ہوتا ہے ، جب اسم منادی معرف باللام ہو۔

-i ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ﴾ (النساء: 136)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! (آیہ + ہا = اَيُّهَا)

-ii ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ﴾ (الانفال: 64)

”اے نبی !“

-iii ﴿ يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴾ (الفجر: 27)

”اے نفس مطمئن !“ (آیہ + ہا = اَيُّهَا)

-4 ہا کے دیگر استعمالات یہ ہیں

-a هَا أَفْعَلُ كَذَا ”دیکھو ! میں یہ کروں گا۔“

-b ہَا اِنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ۔

”دیکھو! یقیناً زید جانے والا ہے۔“

هَاءُ السَّكْتِ يَا هَاءُ الْوَقْفِ

بعض اوقات ، ندبہ اور وقف میں ہائے ساکن کا استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات ، قافیہ کی رعایت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

(القارعة: 10)

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَّةٌ؟﴾

”اور تمہیں کیا خبر ، کہ وہ کیا چیز ہے؟“

یہاں مَا هِيَّةٌ ؟ سے مراد مَا هِيَ ؟ (یہ کیا ہے ؟) ہے۔

66- هَلَّا Why don't

1- هَلَّا، (هَلْ + لَا) سے مرکب ہے۔ حرف تحضيض (Stimulation) ہے۔

2- اچھے کام کے لیے ، اُبھارتا اور اُکساتا ہے۔ جیسے :

هَلَّا اٰمَنْتَ ؟ ”آخر آپ ایمان کیوں نہیں لے آئے؟“

3- کسی اچھے کام کو چھوڑ دینے پر ، بطور ملامت بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

هَلَّا تَرَكْتَ الْخَيْرَ ؟ ”آخر آپ نے یہ نیکی کیوں ترک کر دی؟“

67- هِیَا

هِیَا بھی حرفِ ندا ہے ، بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کی اصل آیا ہے۔

هِیَا عَلٰی ! ”اے علی!“

68- وَ and

واؤ حرفِ عطف ہے۔ اس کے استعمالات مختلف ہیں۔

1- واو (و) برائے عطف Conjunctive

واو عطف، محض معطوف اور معطوف علیہ کو ، جمع کرنے کے لیے آتا ہے ، چنانچہ دونوں کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ درج مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ﴾ (البقرة: 285)

”یہ سب اللہ ، اس کے فرشتوں ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں۔“

b- ”بَكْرٌ قَاعِدٌ وَ اَخُوهُ قَائِمٌ“

”بکر بیٹھا ہوا ہے ، اور اُس کا بھائی کھڑا ہے۔“

c- ﴿ اَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ۖ وَ ﴿ قُولُوا حِطَّةً ۖ ﴾ (البقرة: 58)

”دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور معافی معافی کہتے جانا۔“

2- واو (و) استیناف Renewal, Inception

بعض جملوں میں ”و“ موجود ہوتا ہے، لیکن وہ چیزوں کو جمع کرنے کے بجائے، صرف ایک فقرے سے جوڑنے کا کام دیتا ہے۔ اسے واو استیناف کہتے ہیں۔ واو استیناف سے نئے مضمون کی ابتداء ہوتی ہے، یہ پچھلے جملے پر عطف نہیں ہوتا۔ جیسے:

﴿ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَ ﴿ أَجَلَ ۖ مُّسَمًّى عِنْدَهُ ۖ ﴾ (الانعام: 2)

”پھر اُس نے مدت کا تعیّن کیا اور متعیّن مدت تو اُسی کے پاس ہے۔“

3- واو (و) برائے قسم Oath

یہ واو قسم کے لیے مستعمل ہے، حرف جر ہے، اپنے بعد والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے:

﴿ وَاللَّيْلِ ۖ ﴾ انجیر کی قسم، ﴿ وَالشَّمْسِ ۖ ﴾ ”سورج کی گواہی“۔

4- واو (و) حالیه Statuary

بعض اوقات، واو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر، حال کے معنی ظاہر کرتا ہے۔ اسے واو حالیه کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ حالانکہ، اس حال میں کہ، وغیرہ الفاظ سے کیا جاتا ہے۔

ہے۔ واؤ حالیہ کے بعد آنے والا جملہ ، جملہ حالیہ کہلاتا ہے۔ جیسے :

a- ﴿تَحْسَبُ هُمْ اَيْقَاطًا وَ﴾ [و] هُمْ رُقُودٌ ﴿﴾ (الکھف: 18)

”تو انہیں بیدار سمجھتا ، حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے۔“

b- ﴿لْيُؤْسِفَ وَآخُوهُ اَحَبُّ اِلَى اَيِّنَا مِنَّا وَ﴾ [و] لِحَنٍ عَصْبَةٍ ﴿﴾ (یوسف: 8)

”یوسف اور اس کا بھائی باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں ، حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں۔“

5- واو (و) رَبُّ Often

بعض اوقات ، واؤ کو رَبُّ (بسا اوقات ، بہترے ، بعض) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : شاعر نے کہا :

a- [و] بَلَدَةٍ لَّيْسَ بِهَا اَنْيْسٌ اِلَّا الْيَعْفِيْرُ وَعَلَى الْعَيْسِ

”بے شمار شہر ایسے ہیں ، جن میں ہمارا کوئی مونس و غمخوار نہیں ،

سوائے ہرنوں کے ، اور سوائے بھورے اونٹوں کے۔“

b- [و] بَلَدَةٍ سِرَتْ

”میں نے بہترے شہروں کی سیر کی۔“

6- واو (و) مَعِيَّةَ Along With

واؤ مَعِيَّةَ ، مفعول معہ سے پہلے استعمال ہوتا ہے۔ اس واؤ کے بعد

آنے والا اسم ، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے :

سِرَتْ [و] الشَّارِعَ الْجَدِيْدَ

”میں ، نئی سڑک کے ساتھ ساتھ ، چلتا گیا۔“

-7 واو (و) بمعنی فاء (ف)

بعض اوقات واؤ ، فاء (ف) کی طرح ، تعقیب Sequence &

Followup کے لیے بھی ، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

﴿فَلَمَّا أَسْلَمَا وَ تَلَّ لِلْجَبِينِ ۝ وَ نَا دَيْنَاهُ اَنْ يَّا بَرَاهِيمُ ۝

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اَنَا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (الصافات: 103-105)

”آخر کو ، جب دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا ، اور پھر حضرت ابراہیمؑ نے ،

بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا ، اور پھر ، ہم نے آواز دی : اے ابراہیمؑ ! تو نے خواب سچ کر دکھایا ، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔“

-8 واو (و) ناصبہ

نہی ، نفی ، امر ، استفہام ، تمنی ، عرض اور ترجی کے جواب میں اگر واؤ آئے ، تو یہ واؤ اپنے بعد آنے والے فعل مضارع کو خفیف یعنی منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

a- لَا تَأْمُرْ بِاِلْصِقِ وَ تَكْذِبْ

فعل نہی واؤ ناصبہ فعل مضارع خفیف

”سچ بولنے کا حکم مت دے ، جب کہ تو خود جھوٹ بولے۔“

9- واو (و) زائدہ

بعض اوقات ، اِلَّا کے بعد ، زورِ کلام کے لیے واؤ زائدہ کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا [و] فِيهِ عِيُوبٌ
 ”کوئی شخص ایسا نہیں ہے ، مگر یہ کہ اس میں عیوب ہوں۔“

69- يَا

یا ، حرفِ نداء ہے۔ اے کا مفہوم دیتا ہے۔
 یا ، مرکبِ اضافی میں مضاف کو منصوب کرتا ہے۔ جیسے :

- a- يَا عَبْدَ الْبَاسِطِ ! اے عبدالباسط !
 b- يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! اے ابو ہریرہ !
 c- يَا رَبَّنَا ! اے ہمارے رب !

یا، کے بارے میں مزید تفصیلات آپ جلد اول کے سبق نمبر 77 میں ملاحظہ فرمائیے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تُحْفَةُ الْاِعْرَابِ

مولانا حمید الدین فراہیؒ نے ، نوجوید کے اصول پر ، اعراب کے مسائل کو نہایت سلیس اور آسان پیرائے میں نظم کیا ہے۔ چونکہ ہم نے اس کتاب میں مولانا فراہیؒ کی کتاب ”اسباق النحو“ کو بنیاد بنا کر قرآنی مثالوں اور دیگر تشریحات کا اضافہ کیا ہے اس لیے اس کتاب کے طلبہ کے لیے یہ نظم دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

1- خطبہء کتاب

بعد تَسْبِيحِ خَالِقِ اکْبَرِ	اور تسلیمِ فَخْرِ جِنِّ و بَشَرِ
پیش کش ہے یہ تحفۃُ الاعراب	تا کریں اس کو مُبْتَدِی اَزَبَرِ
قُدَمَاء کا تھا راستہ دُشوار	بیٹھ جاتا تھا راہرو تھک کر
راہ تاریک اور مبزل دُور	اور پھر ہر قدم پہ اک ٹھوکر
اب ہے اعراب کی نئی تعریف	اور ترتیبِ فَنِّ بَطْرُزِ دِگَرِ
فِعْل ، اعراب سے ہوئے آزاد	اور عوامل ہیں سارے شہرِ بَدَرِ
فَنِّ میں اب کوئی چِچ و خُم نہ رہا	راہ مشکل رہی نہ طُولِ سَفَرِ

2- تَعْرِیْفِ اِعْرَابِ

گرچہ ابوابِ نحو، اور بھی ہیں	لیک اعراب ہے مُقَدَّم تر
ہے یہ تَغْیِیرِ آخِرِ اَسْمَاء	اِسْم کا رُتَبہ جس سے آئے نَظَرِ

کثرت مرتبہ ہے، خاصہ اسم فعل و حرف، اس سے ہیں بری یکسر

3 - مراتبِ ثلاثہ، اسم

رَفَع ہے رُتَبہ مَدَارِ سَخَن
نَصَب ہے رُتَبہ اُن زَوَائِد کا
جَر ہے اُن زائدات کا رُتَبہ
ہیں یہی تین، اسم کے رُتَبے
نام اعراب بھی، یہی ہیں تین
جس پہ ہے، گفتگو میں اصلِ نظر
جو کہ بے واسطہ، ملیں آ کر
جو کہ ہوں، حرفِ جر کے دُستِ نگر
رَفَع، پھر نَصَب، پھر رُتَبہ جَر
تا علامت ہو، اصلِ شے کی خبر

4- صُورِ مُخْتَلِفَہ، اعراب

گرچہ ہیں تین قسم پر اعراب
ء ء ء، پھر ء اِن اور ء اِن
سات ہیں سب ثقیل، پر یہ خفیف
اَل سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف
یا عِلْم مُتَّصِفْ یا بِنِ مُضَاف
ہیں وہ چودہ، باختلافِ صُور
ء و ن اور ء اِن دیکھ لو، گن کر
ہوں گے، آخر کی نوں گرا دو گر
اور اضافت سے سب کے سب یکسر
بِعِلْم جیسے عَامِرُ بْنُ عُمَرَ

5- مَوَاقِعِ اعراب مُخْتَلِفَہ

واحد اور جَمْع کُسر میں اعراب
ہے مثنیٰ میں ء اِن صُورَتِ رَفَع
رَفَع ہے ء و ن نَصَب و جَر ء اِن
ء ہے رَفَعِ سَلِیم جَمْعِ اِنَاث
ء ء ء، ہے رَفَع و نَصَب و جَر
ء اِن ہوگی وہ نَصَب و جَر میں، مگر
از برائے سَلِیم جَمْعِ ذَکَر
اور ء اس کا نَصَب ہے اور جَر

چند اسموں میں ہوں مُضَاف اگر
مِیم کو فَم کی، حَذَف کردو اگر
اور ء ہے بِحَالِ نَصَب و جَر
ان پر اِعراب کا نہ ہو گا گُذَر
پر وہ تَعْلِيل سے ہوئے مُضَمَّر
یوں ہی، تَعْلِيل کے ہیں زَبَرِ اَثَر

رَفَع اور نَصَب و جَر ہے ء و ء ا ء ی
یعنی اَبْ، اَخْ، و حَمْ و هَنْ، ذُو، فَم
رَفَع ہے غَیْر مُنْصَرَف میں ء
مِثْل بُشْرٰی و یا مضاف بِیَا
مِثْل قَاضِی، هُدٰی میں ہیں اِعراب
مُصْطَفَوْنَ، بَنٰی کے بھی مِثْل

6- اقسامِ خمسہ، غیر مُنْصَرَف

جب ہو بیگانہ، جس طرح سَنَجَر
یا مُؤنَّث ہو جس طرح سے سَقَر
یا بَوَزَن فَعْل ہو، جیسے عَمَر
یا ہو دراصل فَعْل، چوں شَمَر
اور مُؤنَّث ہو وَزَن فَعْلٰی پر
مثلاً اَحْمَد، اَسْوَد و اَحْمَر
یا کُتْع اور بُتْع - بُصْع و سَحَر
اور مَوْحَد ہے یوں ہی تا مَعْشَر
ان کے آخر میں ة نہ آئے اگر
اور عَسَاکَر جماعتِ عَسْکَر
الف و هَمْزہ دونوں آئیں نَظَر
یا ہو اَل ان پہ یا ہو وَزَن اَقْصَر

اَوَّلًا غیر مُنْصَرَف ہے عِلْم
یا کہ آخر میں ة ہو جوں طَلْحَة
یا ہو آخر میں ء ان، جوں عِثْمَان
یا کہ مَعْدِیْکَرَب سی ہو تَرْکِیْب
ثانیاً وَصَف جبکہ ہو فَعْلَان
یا ہو اَفْعَل کہ اصل میں ہو صِفَت
ثالثاً عَدَل جوں اُخْر و جُمْع
اور اَحَاد ہے یوں ہی تابہ عُشَار
رابعاً مَتَهٰی الْجُمُوع کے وَزَن
جوں قَوَارِیْر جُمْع قَارُورَه
خامساً جب زیادہ آخر میں
مُنْصَرَف ہوں گے سب یہ جب ہوں مُضَاف

7- مُعْرَبَاتِ عَشْرَةِ أَصْلِيَّهِ ، مَرْفُوعَانَ

اسم مرفوع دو ہیں، بے کم و بیش
 ہے مثال ان کی حیدر "اَسَد"
 یا کہ الْغُصْنُ يَانِعٌ ثَمَرُهُ
 یہ کہ الْخَادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ
 یا کہ زَيْدُونَ حَاضِرُونَ هُنَا
 مُسْتَنَدٌ اِيكٌ دوسرا ہے خبر
 جس کے معنی ہیں شیر ہے حیدر
 یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثمر
 یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکر
 یعنی حاضر ہیں زید سب یاں پر

8- منصوباتِ ستہ

چھ ہیں منصوباتِ حال اور مفعول
 جیسے الْمَرْءُ سَائِرٌ عَجَلًا
 یا کہ الشَّيْخُ قَاطِعٌ شَجَرًا
 یا کہ زَيْدٌ مُسَبِّحٌ سَحَرًا
 یا کہ عِشْرُونَ خَادِمًا عِنْدِي
 یا کہ الطِّفْلُ مُطْرَقٌ خَجَلًا
 یا کہ ذَا الْمَرْءِ ذَاهِبٌ سِرًّا
 ظَرْفٌ وَ تَمْيِيزٌ وَ عِلَّتٌ وَ مَصْدَرٌ
 ہے شُتَابَانِ يَهْ مَرْدٌ رَاهِ سِيرٍ
 یعنی بُورْہَا یہ کاٹتا ہے شَجَرِ
 زَيْدٌ ، تَسْبِيحٌ خَوَالٍ ہے وَ قَتِ سَحَرِ
 یعنی ہیں پِس ، میرے یاں نوکر
 ثَرَمٌ سے سر فگندہ ہے یہ پسر
 جانے والا وہ مرد ہے ، پُھپ کر

9- مَجْرُورَانَ

دو ہیں مَجْرُورَانِکِ مُضَافٌ اِلَيْهِ
 فِي ، عَلَى ، مِنْ ، اِلَى ، لِ ، عَنْ ، حَتَّى
 جیسے يَبْتُ الرَّشِيدُ فِي جَبَلٍ
 دوسرا حرفِ جَرٍّ ، لگے جس پر
 وَ ، بَ ، تَ ، مُنْذُ ، لَکَ ہیں حرفِ جَرٍّ
 يَا عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَرٌ

یا کہ مَنِّی اِلَی الْحَبِیْب سَلَام
یا کہ حَتّٰی الْعِشَاءَ لِی وَاللّٰہ
یا کہ بِاللّٰہ ثُمَّ تَاللّٰہ
یا کہ مَالِی عَنِ الرَّقِیْب مَقَر
شُغْلٌ بِالْأُمُورِ مُنْذُ سَحَر
مَا بَدَأَ الْمِصْرَ کَالسَّعِیدِ بَشَر

10- تَوَابِعِ خَمْسَہ

بہرِ تابع ہے رُتَبَہٗ مَتَّبِع
ہے وہ تاکید و وصف ¹ و عطف ² و بدل ³ اور بیان ⁴
ایک پیرو ہے دوسرا رہبر
جو ہے ذکر بالآ شہر

جیسے الْعِلْمُ نَافِعٌ نَّافِع
یا أَخُو زَيْدٍ الصَّغِيرُ هُنَا
یا کہ صَحْبِی الثَّقَاتُ أَكْثَرُهُمْ
نیز الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ مُضَر
یا کہ فِی الْبَيْتِ عَامِرٌ وَ عُمَر
یا کہ عِنْدِی أَبُو الشَّامِلِ زُفَر

11- مُعْرَبَاتِ خَمْسَہ مُؤَوَّلَہ

مُعْرَبَاتِ مُؤَوَّلَہ دَرَاوِل
مُسْتَنَد ¹ بَعْدَ مُشَبَّهَاتُ الْفِعْلِ
پھر مُنَادِی ⁴ ہے اور مُسْتَشْنٰی ⁵
نکرہء مُسْتَنَد پہ لَا ہو اگر
پھر سَمَاعِی ہیں چند مَنصُوبَات

جو حَقِیْقَت میں حَذَف کے ہیں صُور

12- مُسْتَنَد بَعْدَ مُشَبَّهَاتُ الْفِعْلِ

اِنَّ ، اَنَّ ، کَانَ ، لَکِنْ
مُسْتَنَد پر تو ہو گا وہ مَنصُوب
یا کہ لَیْتَ ، لَعَلَّ آئیں اگر
پر نہ ہو گا خبر پہ اِنْ کا اَثَر

جیسے اِنَّ الْمَسِيْحَ اِنْسَانٌ
یا لَعَلَّ الْاٰخِیْنَ صَيّٰدَانِ
یا کہ لیتَ الْبَنِيْنَ مُصْطَلِحُوْنَ

یعنی سچ ہے کہ ہے مَسِيْحَ بَشَرٌ
ہیں شکاری یہ دونوں بھائی مگر
کاش کہ ہوتے صلح جو یہ پسر

13- خَبَرَ اَفْعَالٍ كَوْنٌ وَمَاوَلَا

كَانَ اور صَارَ ، اَصْبَحَ ، اَضْحٰی
مِثْلَ مَا انْفَكَّ ، مَا بَرِحَ ، مَا زَالَ
ہو گی منصوب کیونکہ یہ اخبار
مثلاً كَانَ خَالِدٌ فَهَمَّا

ظَلَّ ، اَمْسٰی وَاَبَاتٌ نیز دِغَر
مَا فَتٰی ، لَیْسَ ، مَا وَلَا کی خبر
ہیں مَفَاعِلِ ، پِش اَہْلِ نَظَرِ
یا کہ صَارَ الشَّعِیْدُ مِثْلَ عُمَرَ

14- مُنَادٰی و مُتَعَجَّبٌ مِنْہُ ، و مُسْتَغَاثٌ و مُنْدُوبٌ

ہو مُنَادٰی مُضَافٌ یَا نِکْرَہ
ورنہ مَبْنٰی ہے بِرَ عَلَامَتِ رَفْعِ
پَر عَلَمٌ مُتَّصِفٌ بِابْنِ مُضَافِ
یعنی یَا سَعْدُ سَعْدُ الْاَوْسِ کے مِثْلِ
مِثْلِ یَا زَیْدُ گرچہ ہیں مَبْنٰی

نَصْبٌ دو ، جیسے یَا اَبَا جَعْفَرِ
جیسے یَا زَیْدُ ، اَیُّہَا الْعَسْکَرِ
بِعِلْمِ یَا مُضَافٌ بَعْدَ الْکَرِّ
اور یُونُحٰی یَا مُسَاوِرُ بْنُ حَجَرِ
لِیْکِ اِن مِیْن رَوَا ہے نِز زَبَرِ

لَ عَجَبٌ یَا کہ اِسْتِغَاثَہ کی
جیسے یَا لِلرَّشِیْدِ یَا لِلْمَآءِ
یَا غُلَامِی کے مِثْلِ مِیْن ہے رَوَا

ہو مُنَادٰی پہ تو ضَرُور ہے جَوْرِ
یَا لِاصْحَابِنَا وَا یَا لِلْبَشَرِ
یَا غُلَامَا وَا یَا غُلَامُ دِغَرِ

وَاسْعِدْهُ وَوَاسْعِدْهُ نَز
هَائِهِ نُدْبَهُ كَوَلَاؤِ آخِرِ مِين
جِيسے وَاطْمَعَمَ الْمَسَاكِينَا
وَاسْعِدَاهُ نُدْبَهُ كے ہیں صُور
کیونکہ ہے وَقَفْ ، ناگزیر اس پر
نہ کہ وَاعْمَتَاهُ اُمَّ زَفَر

15- تَوَابِعِ مُنَادِي

جب مُنَادِي ہو مُورِدِ اِعراب
پر مُنَادِي ہو جب کہ خود مَبْنِي
عطف بے ال بدل ہو یا ہو مُضَاف
مستقل کا سا، ان سے ہو گا سَلُوك
مَا سِوَا میں ہے نَصْب و رَفْع رَوَا
ہو گا تَابِعِ بھی اس کی صُورَت پر
اس کے تَابِع کے مختلف ہیں صُور
یہ اِضافت ہو مَعْنَوِيَّہ مگر
جیسے يَا زَيْدُ بَشْرُ وَاِبْنُ عُمَرَ
جیسے يَا خَالِدُ الشَّدِيدُ الْكَرَّ

16- مُسْتَشْنِي

اَزْ قَبِيلِ بَدَلْ ہے مُسْتَشْنِي
قَوْلِ مُثَبَّت سے گر ہو مُسْتَشْنِي
نَصْب واجب ہے لِيكَ مُسْتَشْنِي
قولِ مَنفِي ہو تو، رَوَا ہے نَصْب
جیسے مَا فِي جِوَارِ نَا اِلَّا
يَا كَهْ اَلْجُنْدُ ذَاهِبٌ اِلَّا
يَا كَهْ مَا فِي رِجَالِكُمْ اِلَّا
چند شکلیں ہیں، خَارِجِ اس سے مگر
يَا مُقَدَّم يَا ہو غیر اگر
مِنْہ کا ذِکر آئے اور اُس پر
بَدَلِيَّت اگرچہ ہے بہتر
حَامِدٌ وَ السَّعِيدُ وَ اِبْنُ عُمَرَ
خَالِدًا وَ اَمْرَيْنِ مِنْ عَسْكَرِ
جَنْدًا ذُو شُجَاعَةٍ وَ غَيْرِ

یا کہ لَا عِيبَ فِي اَخِي الْا
یا کہ لَا عِيبَ فِيْهِمْ الْا
غير ہو گا بحال مُسْتَشْنٰی
جیسے ہُم ذَاهِبُوْنَ غَيْرِ عُمَر
طَلَبًا لِلْعُلَى وَ طُولَ سَهَر
نَوْمُهُمْ فِي السَّاءِ بَعْدَ سَحَر

17- مُسْتَنَدٌ بَعْدَ لَاءِ نَفْيِ عُمُوم

مُسْتَنَدٌ بَعْدَ لَاءِ نَفْيِ عُمُوم
ہو گا مَبْنٰی وہ بر علامت نَصْب
مثلاً لَا غُلَامٌ لِلْهَادِي
یا کہ لَا شَاهِدِيْنَ لِلدَّعْوٰی
غير مُفْرَد کو نَصْب دو لیکن
رَفْع دو اور رَفْع میں ہے ضَرُور
جیسے لَا نَاصِرًا لَهُ عِنْدِي
یا کہ لَا لِيْ اَبٌ وَلَا اُمٌ
نَكَرَهُ مُتَّصِلٌ هُوَ مُفْرَدٌ كَر
بر مثال ثَمَانِيَّةٌ عَشْر
یا کہ لَا جَارِيَاتٍ لِابْنِ عُمَر
یا کہ لَا نَاصِرِيْنَ لِلْمُضْطَرِّ
مُنْفَصِلٌ یا کہ مَعْرِفَهُ هُوَا كَر
دوسرا مُسْتَنَدٌ بِلَائِي دِگَر
یا کہ لَا طَالِبًا هُدٰی مُغْتَر
یا کہ لَا هَاشِمٌ وَلَا جَعْفَر

18- تَوَابِعُ مُسْتَنَدٍ مَبْنٰی بَعْدَ لَا

عَطْف مَبْنٰی پہ ہو یہ لَا تَوَرَا
جیسے لَا نَاصِرٌ وَلَا اَخٌ لِيْ
ہے بناء رَفْع و نَصْب سَب جَائِز
جیسے لَا مَاءَ عَذْبٍ فِي بَحْرِ
مُنْفَصِلٌ وَصَف و عَطْف لَا کے بغیر
جیسے لَا مَرءٌ فِيْهِمْ هَرْمًا
ہے بنا اور رَفْع دونوں پر
یا کہ لَا تَرُسَ لِيْ وَلَا مِغْفَر
مُتَّصِلٌ وَصَف ، مُفْرَدٌ هُوَا كَر
یا کہ لَا مَاءَ بَارِدًا فِي الْبَرِّ
نَصْب یا رَفْع آئے گا اِنْ پر
یا کہ لَا زَوْجٌ وَاِنَّهُ لَزُفَر

19- نَصَبُ بِرِ حَذَفِ

وَصَفٌ³ وَتَنْبِيهِ⁴ وَحَصْرٌ⁵ بِالْمَصْدَرِ

شَرْطٌ⁹ وَتَوْضِيحٌ¹⁰ جُمْلَهائے خبر

یا کہ سَقَبًا لِذَٰلِكَ الْمَعْشَرِ

وَالطَّرِيقَ الطَّرِيقَ يَا أَعْوَرَ

یا کہ مَانَتْ وَ أَبَا مَعْمَرٍ

یا اَلْهَوٰءُ اَوْ اَنْتَ فِذُو کَبِرَ

فِیْهِ ، اِنْ ذَا غِنٰی وَ اِنْ مُعْتَرٍ

دَعْوَةُ الْحَقِّ مِنْ لِسَانٍ فِطَرٍ

مِثْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَکْبَرِ

نَصَبُ بِرِ حَذَفِ دس ہیں اَمْرٌ¹ وَ دُعَا²

عَطْفٌ⁶ صُحْبَةٌ⁷ اِجَابَةٌ⁸ اِسْتِنْكَارٌ⁹

مِثْلُ صَبْرًا عَلٰی الْاَذٰی صَبْرًا

یَا کہ هُمْ رَفَقْتَنِیْ اُولٰٓی الْاَبْصَارِ

اِنَّمَا هٰؤُلَاءِ سِیْرًا سِیْرٍ

یَا کہ لَبِیْكَ رَبِّ وَ سَعْدِیْكَ

یَا لِکُلِّ عَلٰی السَّوْءِ نَصِیْبٌ

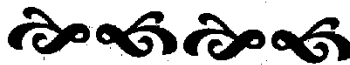
یَا کہ اَللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحْمٰنِ

اور بھی چند ہیں مَصَادِرِ خَاصِ

یَا اِلٰہِیْ یٰہُ تَحْفَہُ ہُو مَقْبُول

ہے دُعَاۓ فَرَاہِیْ مُضْطَر

www.KitaboSunnat.com



انگریزی مترادفات

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خود اس زبان کے مزاج سے کلی واقفیت حاصل کی جائے۔ مترادفات کے استعمال سے اس بات کا اندیشہ لگ رہا ہے کہ کہیں آدمی انگریزی میں سوچ کر عربی بولنے اور لکھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس لیے اس ناچیز کی یہ رائے ہے کہ انگریزی مترادفات کا (جو بہت کم صورتوں میں سو فیصد مترادف ہوتے ہیں) کم سے کم استعمال کیا جائے اور وہ بھی وہیں جہاں انگریزی داں طالب علم کے لیے ابتدائی مراحل میں ناگزیر ہو۔

متفرق

The Conjugation	الضرف
The Syntax	النحو
The Inflection or The Conjugation	تصريف
The Derivation	الإشتقاق
The Science of Derivation	علم الإشتقاق
The Derivations , The Derived	مُشتَقَّات
The Gender	تذكير و تانيث (جنس)
Masculine	مذكر
Feminine	مؤنث
Form	صيفه
Word	كلمه

Word	مفرد
The Noun	اسم
The Verb	فعل
The Letter, The Particle	حرف
Compound	مركب
The Subject , The Primate	مبتداء
The Predicate	خبر
Active	معروف
Passive	مجهول
Positive	مثبت
Negative	منفي
Empirical	سماعي
Methodical	قياسي
The Feminine by usage	المؤنث السماعي
The Declensions of Noun , The Signs of Noun at the end	إعراب
The Supposed Declensions	إعراب تقديرى
The Position of Noun in a sentence.	اعرابى حالت
The sign of Noun showing its position	التشكيل
The Nominative Case, Regularity,	حالت رفعى

The Accusative Case, Openness,	حالت نصبی
The Genitive Case	حالت جری
The Vowel	حرکت
The Vowels	حرکات
The Short Vowel U	ضمة (پیش)
The Short Vowel I	کسرة (زیر)
The Short Vowel A	فتحة (زیر)
The Long Vowel A	الف
The Long Vowel I	ياء
The Long Vowel U	واء
The Vowelless	ساکن
The Doubling Sign	تشدید
The Lengthening Sign	مدّة
The Nuration, The Modulation	تنوین
The Measure	وزن
The Measured	موزون
Measures of Words	اوزان کلمات
The Criterion	میزان
Exercise	مشق ، تمرین
Root	مادّه

Singular	واحد ، مفرد
The Duel	تشية ، مشى
Number	واحد جمع
Trilateral	ثلاثى
Quadrilateral	رباعى
Primate, Denuded , Abstract	مجرد
Interdiction	نهى
Emphatic	مؤكد

جملے

The Nominal Sentence	جملہ اسمیہ
The Verbal Sentence	جملہ فعلیہ
The Creative Sentence	جملہ انشائیہ
The Circumstantial Sentence	جملہ ظرفیہ (شبہ جملہ)
The Introductory Sentence	جملہ ابتدائیہ
The Sentence of Renewal	جملہ مستانفہ
The Inserted Sentence	جملہ معترضہ
The Sentence of Causality	جملہ معللہ
The statutory Sentence	جملہ حالیہ
The Conditional Sentence	جملہ شرطیہ

اسم

The Noun	اسم
The Definite Noun,	اسم معرفه
The Indefinite Noun , or Common Noun	اسم نكره
The Proper Noun	اسم علم
The Subject	فاعل
The Object	مفعول
The Agent Noun, The Subject	اسم فاعل
The Patient Noun , The Object	اسم مفعول
The Pro- Agent	اسم نائب الفاعل
The Infinitive, The Noun of Origin	اسم مصدر
The Prescribed Noun	اسم موصوف ،
The Qualified Noun	اسم منعوت
The Adjective, The Qualificative Noun	اسم صفت يا اسم نعت
The Noun of Preference,	اسم تفضيل
The Adjective of Superiority	اسم أفعال الصِّفَة
The Superlative Noun	اسم مُبَالِغَة
The Noun of Instrument	اسم آلة
The Adverb of Time, Circumstantial of Time	اسم ظرف زمان
The Adverb of Place, Circumstantial of Place	اسم ظرف مكان

The Demonstrated Noun	اسم مشار "إليه"
The Demonstrative Noun	اسم اشاره
The Near Demonstrative Noun	اسم اشاره قريب
The Distant or Remote Demonstrative Noun	اسم اشاره بعيد
The Conjunctive Noun	اسم موصول
The Interrogative Noun	اسم استفهام
Personal Pronouns	اسم ضمائر
The Pronoun	اسم ضمير
The Prominent Pronoun	اسم ضمير "بارز"
The Apparent Pronoun	اسم ضمير "ظاهر"
Latent Pronoun	اسم ضمير "مستتر"
The Connected Pronoun	اسم ضمير "متصل"
The Detached Pronoun	اسم ضمير غير متصل
The Inert Noun	اسم جامد
The Derived Noun	اسم مشتق
The Singular Noun	اسم واحد
The Dual Noun	اسم مثنى
The Plural Noun	اسم جمع
Noun with Shortened Ending	اسم "مقصور" (مُكَلِّم)
Noun with Extended Ending	اسم "ممدود" (اسماء)

Noun with Curtailed Ending	اسم "مقوص" (مقاص)
The Miniature Alif	الف مقصوره (لِلى)
Noun of Genus	اسم جنس
Noun of One Act	اسم مرة
Noun of Exclusion	اسم استثناء
The Excluded Noun	اسم مستثنى
The Plural Noun from which Exclusion is made	اسم مستثنى منه
The Person being called	اسم منادى
The Called Euphonic Noun	اسم منادى مَرَّحَم
The Augmented Noun	اسم مزید
The Intact Plural Noun	اسم جمع سالم
The Intact Feminine Plural Noun	اسم جمع مؤنث سالم
The Broken Plural Noun	اسم جمع مكسر
The Declinable Noun	اسم مُعرَّب
The Indclinable Noun,	اسم مَبْنِی
The Structured Noun,	
Fully Declinable Noun	اسم منصرف
Partially Declinable Noun , The Diptote	اسم غیر منصرف
The Proper Noun	اسم علم
The Modified Noun (Arranged noun)	اسم معدول

The Ultimate Plural	منتهى الجموع
The Abbrevated Nouns	مخففات
The Adverbs of Time	ظروف زمان
The Adverbs of Space	ظروف مكان
The Followers	توابع
The Substitute	اسم بدل
The Explication	عطف بيان
The Confirmation	تأكيد
The Co-ordination	عطف نسق
The Exhortation	اغراء
The Warning	تحذير
The Specification	اختصاص
The Concomitant	مفعول معه
The Titular	مشغول عنه
The Diminution	تصغير
The Diminutive noun	اسم مصغر
The Onomatopoeia	اسماء الاصوات
The Verbal Nouns	اسماء الافعال
The Allusive Nouns	اسماء الكنايه
The Non-Certified Exclusion	استثناء غير موجب

The Certified Exclusion	استثناء موجب
The Emptied Exclusion	استثناء مفرغ
Affiliation	نسبت
The Noun of Affiliation, The related Adjective	اسم منسوب

مرکبات

Useful compound , Complete Sentence	مرکب مفید ، کلام
Incomplete Sentence	مرکب غیر مفید
First Annexing Noun, Construct Noun	اسم مضاف
Second Annexed Noun, Genitive Noun	اسم مضاف الیه
The Annexed Comosite, The Relative Compound, The Construct State	مرکب اضافی
The Adjective Compound or The Adjective Phrase	مرکب توصیفی
The Numerical Compound	مرکب عددی ، بنائی
The Mixed Compound	مرکب مزجی ، امتزاجی
The Vocal Compound	مرکب صوتی
The Referential Compound	مرکب اسنادی

فعل

Verb	فعل
Perfect or Past Tense Verb	فعل ماضی
Present Tense Verb	فعل حال
Imperfect Tense Verb	فعل مضارع
The Imperative	امرو نہی
The Imperative Affirmative Verb	فعل امر
The Negative Command	فعل نہی
The Active Verb	فعل معروف
The Passive Verb, The Ignored Verb	فعل مجهول
The Intransitive Verb	فعل لازم
The Transitive Verb, The Stem	فعل متعدی
The Trilateral Verb	فعل ثلاثی
The Quadri-lateral Verb	فعل رباعی
The Abstract Verb	فعل مجرد
Augmented Verb, Intensive Verb	فعل مزید فیہ

The Primate Tri-lateral Verb	فعل ثلاثي مجرد
The Abstract Tri-lateral Verb ,	
The Excessive Trilateral Verb	فعل ثلاثي مزيد فيه
The Primate Quadrilateral Verb	فعل رباعي مجرد
The Excessive Quadri-lateral Verb	فعل رباعي مزيد فيه
The Defective Verb	فعل ناقص (معنوی)
The Complete Verb	فعل تام
The Defective Verb	فعل معتل
The Modal Verb	فعل مثال
The Hollow Verb	فعل اجوف
The Deficient Verb	فعل ناقص (لفظی)
The Doubled Verb	فعل مضاعف
A Verb with a Hamzah	فعل مهموز
Compound Deficient Verb	فعل لفييف
Deficient Verb with Detached Vowels	فعل لفييف مفروق
Deficient Verb with Attached Vowels	فعل لفييف مقرون

Past Continuous Tense Verb	فعل ماضى استمرارى
Present Perfect Tense Verb	فعل ماضى قريب
Verb with Regular Ending	فعل مضارع معروف
Verb with Light Ending	فعل مضارع خفيف (منصوب)
Verb with Lighter Ending	فعل مضارع أخف (مجزوم)
Verb with Heavy Ending	فعل مضارع ثقیل
Verb with Heavier Ending	فعل مضارع أثقل
Confirmation , Stress	توكید
Stress of Verbs	توكید الأفعال
Confirmed Verb	فعل مؤكّد
Defective Verb (In Meaning)	فعل ناقص معنوى
Physically Deficient Verb , Verb Ending with a Vowel	فعل ناقص لفظى
Verbs of Praise & Blame	افعال مدح و ذم
Verbs of Affectivity	افعال قلوب
Verbs of Astonishment	افعال تعجب
Verbs of Approximation	افعال مقاربه

Verbs of Initiative	افعال شروع
Verbs of Hope	افعال رجاء
Inert Verbs (Invariable Verbs)	افعال جامده

حُرُوف

Letter, Particle	حرف
The Alphabet	حروف تہجی
The Sound Letters	حروف صحیح
The Defective Leters	حروف علّت
The Lunar Letters	حروف قمریہ
The Solar Letters	حروف شمسیہ
The Definite Article	ال (لام تعریف)
The Letter of Negation, Particle of Negation	حرف نفی
The Letters of Negative Command, The Letter of interdiction	حرف نہی
The Letter of reduction, The Preposition	حرف جرّ
The Conjunctions, Letter of Attraction	حرف عطف
Letter of Condition	حرف شرط
Letter of Similitude	حرف تشبیہ
Letter of Confirmation	حرف توكید

Letter of Authenticity	حرفُ تحقيق
Letter of Exclusion	حرفُ استثناء
Letter of Wish	حرفُ تمنٍّ
Letter of Premonition	حرفُ تنبيه
Letter of Rejection	حرفُ ردِّع
The Radical Letters, The Root Letters	حروفِ أصليَّة
Letters of Augmentation, Additional Letters	حروفِ زائده
The Vocative Particle, The Vocative Letter	حرفُ نداء
The Letter of Call	
The Letter of Lamentation	حرفُ نُدْبَة
The Letter of Solicitation	حرفُ تَرَجٍّ
Letter of Astonishment	حرفُ تعجَّب
Letter of Causality	حرفُ تعليل
Letter of Paucity	حرفُ تقليل
Letters of Abundance or Profusion	حروفِ تكثير
Letters of Exclusion	حروفِ استثناء
Letter of Denial	حرفِ جَحْد
Letters of Interrogation	حروفِ استفهام
Letters of Future	حروفِ مستقبل
Letters of Affirmation	حروفِ ايجاب و تصديق

Letters of Stimulation	حروف تحضيض
Letters of Explanion	حروف تفسير
Letters of Restriction	حروف استدراك
Letters of Rectification	حروف اضراب
Letter of Command	حرف امر
Letters of Option	حروف تخير
Letters of Separation	حروف تفصيل
Letters of Regret	حروف تنديم
Letters of Answer	حروف جواب
Letters of finality	حروف غاية
Letters of Oath	حروف قسم
Sound Letter	حرف صحيح
Extended Letter	حرف مدّ
Letter Similar to the Verb	حرف مشبه بفعل
Letter of Annulment	حرف ناسخ
Letters of Elision	حروف جازمه
Letters of Opening	حروف ناصبه
Letters of Confirmation	حروف توكيد
Humzah of Liaison	همزة الوصل
Humzah of Rupture	همزة القطع

ظروف

Where	حَيْثُ	Remember when	اِذَا	Before	قَبْلُ
Under	تَحْتَ	When if	اِذَا	After	بَعْدُ
Upon	فَوْقُ	When?	مَتَى	On top	عَلَوْ
Where?	أَيْنَ	How?	كَيْفَ	Yesterday	أَمْسَ
Where from	أَنَّى	When?	أَيَّانَ	Only	حَسْبُ
Near	عِنْدَ	Since	مُذْ ، مُنْذُ	No more	لَا غَيْرُ
At, Near	لَدَى	Never in Past	قَطُّ	Between	بَيْنَ
At, Near	لَدُنْ	Never in Future	عَوَاضُ	While	بَيْنَمَا
At the same place	ثُمَّ	Where ever	أَيْنَمَا	Now	الآنَ

أَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ

Woe	وَيْ	Take	إِلَيْكَ	Hold fast	عَلَيْكَ
Stay Where you are	مَكَانَكُمْ	Away	هِيَهَاتَ	Take	دُونَكَ
Come on	هَيْتَ	Separated	شَتَّانَ	Amen	آمِينَ
Bring	هَلُمَّ	Hasted	سَرَّعَانَ	Leave it	رُوَيْدَ
Come	تَعَالَ	Oh	أَفَ	Hold	هَا
Enough	فَقَطْ	Come on	حَيَّ	Produce	هَاتِ

حُرُوفُ

Afterwords	ثُمَّ	Whether	أَمْ	Yes	أَجَلَ
Even	حَتَّى	Isn't it	أَمَّا	It is not	أَلَا
Or	أَمْ	As for	أَمَّا	Except	إِلَّا
Or	أَوْ	Either	إِمَّا	If not	إِنْ + لَا
Rather	بَلْ	And	وَ	Lest	أَلَّا
But	لَكِنْ	Then	فَ	That not	أَنْ + لَا

حروف

Very soon	سَ	Now	آنَ	Indeed	إِنَّ ، أَنَّ
Shortly	سَوْفَ	with	بِ	That	أَنَّ
Except	عَدَا	Except	حَاشَا	Verily	إِنَّمَا
Upon	عَلَى	Except	خِلَا	That	أَنَّمَا
From	عَنْ	Often	رُبَّ	i.e	أَيَّ
In	فِي	Again & Again	رُبَّمَا	Yes	إِیَّ

حروف

If not	لَوْ لَا	No longer	لَا تَ	Like	كَ
Way not	لَوْ مَا	Perhepes	لَعَلَّ	As if	كَأَنَّ
I wish	لَيْتَ	But	لَكِنْ	Nay, But	كَلَّا
Never in past	لَمْ	Never in fu- ture	لَنْ	For	لَ
Not so far	لَمَّا	If	لَوْ	For	لِ
Why	لِمَا	Even if	وَلَوْ	Not, Don't	لَا

حروف

And	وَ	Lo	هَآ	What ever	مَا
O'	يَا	Why don't	هَلَّا	from	مِنْ

حروف کے استعمال کے مختلف مقاصد

Permanancy	لزوم	Tansitivity	تعديہ	Touch	الصاق
Escape	تجاوز	Oath	قسم	Help	استعانت
Quotation	نقل	Option	تخیر	Cause	سبب
Immunity	براءت	Elevation	فوقیت	Cause	تعلیل
Sequence	ترتیب	Condition	شرط	Company	مصاحبت
Time or Space	ظرف	Replacement	بدل	Confirmation	تاکید
Followup	تعقیب	Restriction	استدراک	Lamentation	ندبہ
Time Gap	تراخی	Regret	تندیم	Renewal	استیناف
Similitude	تشبیہ	Entry	دخول	Comparison	تقابل
Rejection	ردع	Closeness	تقریب	Assumption	ظن
Specification	اختصاص	Right	استحقاق	Warning	تنبیہ
End result	عاقبت	Help	استغاثہ	Ownership	ملکیت
Harm	ضرر	Benefit	منفعت	Extra	زائدہ
Paucity	تقلیل	Origin	ابتداء	Strength	تقویت
Restriction	امتناع	Wish	تمنی	Request	عرض
Threat	زجر	Rectification	اضراب	Stimulation	تحضیض
Ambiguity	ابہام	Clarity	تبیین	Selection	تبعیض

کتابیات BIBLIOGRAPHY

- 1- اسباق النحو..... مولانا حمید الدین فراہی
- 2- اسباق النحو..... مولانا خالد مسعود مدظلہ العالی
- 3- تعلیم النحو..... مولانا محمد ایوب اصلاحی مدظلہ العالی
- 4- معلم الانشاء..... مولانا عبد الماجد ندوی، مولانا محمد رابع حسنی ندوی
- 5- النحو الواضح..... علی الجازم و علامہ مصطفیٰ امین
- 6- تمرین الصرف..... مولانا معین الدین ندوی
- 7- تمرین النحو..... محمد مصطفیٰ ندوی
- 8- المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم / علامہ محمد فواد عبد الباقی
- 9- ہدیہ صغیر شرح نحو میر..... مولانا اصغر علی
- 10- مُذکرات فی النحو و الصرف..... الجامعۃ الاسلامیہ بالمدينۃ المنورۃ
- 11- عزیز المبتدی..... خواجہ محمد عزیز اللہ غوری
- 12- قواعد اللغة العربیة للمبتدئين..... منی السباعی
- 13- عربی کا معلم..... مولانا عبد الستار خان
- 14- منهاج العربیہ..... مولانا سید نبی حیدر آبادی
- 15- علم النحو..... مولانا مشتاق احمد چرتھا ولی
- 16- فروغ قرآن..... علامہ فروغ احمد
- 17- معجم تصریف الافعال العربیہ..... انطوان الدحداح

- 18- آسان عربی مولانا محمد بشیر ایم . اے
- 19- قلمی مسودات مولانا عبد القدیر اصلاحی مدظلہ
- 20- الفوز الکبیر حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی
- 21- الاتقان فی علوم القرآن علامہ جلال الدین سیوطیؒ
- 22- مائۃ عامل علامہ عبد القاهر الجرجانیؒ
- 23- نظریۃ الحروف العاملہ ڈاکٹر ہادی عطیہ مطر الہلالی
- 24- مغنی اللیب علامہ ابن ہشام الانصاریؒ
- 25- معجم اعراب الفاظ القرآن الکریم ... ڈاکٹر محمد سید طنطاوی
- 26- جامع الصرف مولانا حافظ محمد امیر نواز گلیالوی
- 27- المنہاج فی القواعد والاعراب ... علامہ محمد الأنطاکی
- 28- مفردات القرآن امام راغب اصفہانیؒ
- 29- التبیان فی اعراب القرآن علامہ عبد اللہ بن حسین العبکریؒ
- 30- مباحث فی علوم القرآن الشیخ مناع القطان
- 31- تدبر قرآن مولانا امین احسن اصلاحیؒ
- 32- تفسیر جلالین اور دیگر کتب مشہورہ.



نام	تاریخ وفات	تفصیلات
حضرت ابو الاسود الدؤلی تابعیؓ	69 ھ	
حضرت یحییٰ بن عمر تابعیؓ	129 ھ	
عیسیٰ بن عمر ثقفی بصریؓ	149 ھ	خلیل اور سیبویہ کے استاد
خلیل بن احمد بصری	170 ھ	موجد علم عروض، کتاب العین، الجمل
عمر بن عثمان سیبویہؓ - بصرہ	196 ھ	کتاب سیبویہ - خلیل کے شاگرد
علی بن ہمزہ کسائیؓ - کوفہ	182 ھ	خلیل کے شاگرد
علامہ قُطْرُبؓ	206 ھ	شاگرد سیبویہ
یحییٰ فراءؓ - کوفہ	207 ھ	شاگرد کسائی
ابو عبیدہؓ	210 ھ	مجاز القرآن
صالح بن اسحاق جرمیؓ - بصری	225 ھ	مبرد کے استاد
ابن الاعرابیؓ	230 ھ	کسائی کے شاگرد
اصمعیؓ	237 ھ	خلیل کے شاگرد
ابو عثمان جاحظ معزلی	255 ھ	

محمد بن یزید مبردؒ - بصرہ	285ھ	نقطویہ اور زجاج کے استاد
علامہ ثعلبؒ	291ھ	
علامہ نصرؒ	303ھ	
ابراہیم بن محمد زجاجؒ	311ھ	معانی القرآن و اعرابہ مبرد اور ثعلب کے شاگرد
علامہ اخفشؒ - بصرہ	315ھ	مبرد اور ثعلب کے شاگرد
علامہ سراجؒ	316ھ	مبرد کے شاگرد
علامہ نقطویہؒ	328ھ	ثعلب اور مبرد کے شاگرد
ابن انباریؒ - نزہل کوفہ	328ھ	ثعلب کے شاگرد ، اسرار العربیہ
محمد بن الحسن ابن دریدؒ - بصری	331ھ	www.KitaboSunnat.com
علامہ نحاسؒ	338ھ	اعراب القرآن
محمود بن عمر زرخشریؒ - معتزلی	538ھ	المفصل فی النحو. کشاف
علامہ خطیب بغدادیؒ	462ھ	
علامہ ابن حزم الاندلسیؒ	457ھ	
علامہ عبد القاهر جرجانیؒ	474ھ	مائتہ عامل ، دلائل الإعجاز ، اسرار البلاغہ

عبد اللہ بن الحسین عکبرؒ	616ھ	التبیان فی اعراب القرآن
یوسف بن ابی بکر سکاکیؒ	626ھ	
عثمان ابن حَاجِب مالکی	646ھ	کافیہ ، شافیہ ، ایضاح شرح مفصل
اشیر الدین البہریؒ	661ھ	امام رازی کے شاگرد ، مصنف ایساغوجی
جمال الدین ابن مالک الاندلسیؒ	672ھ	الفیہ منظوم - نزیل دمشق
علامہ رضی شیعہ	684ھ	کافیہ کی شرح رضی
علامہ ابو حیان الاندلسیؒ	745ھ	ہدایۃ النحو ابن عقیل اور ابن ہشام کے استاد
عبد اللہ یوسف بن احمد ابن ہشامؒ	761ھ	مغنی اللیب - کتاب فی الاعراب
علامہ ابن عقیلؒ	769ھ	شرح الفیہ ابن مالک
ابراہیم بن موسیٰ الشاطبیؒ	790ھ	الموافقات
سید شریف جرجانیؒ	816ھ	صرف میر ، نحو میر ، صغریٰ کبریٰ ، وافیہ شرح کافیہ
مولانا عبدالرحمن جامیؒ	898ھ	شرح جامی الکافیہ
علامہ جلال الدین سیوطیؒ	911ھ	الاتقان وغیرہ

ہدایات برائے طلبہ

- 1- اَفْعَال کی گردانوں کو ، رٹنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اَفْعَال کی شکلوں میں تبدیلی سے ، معانی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر غور کر کے ، انہیں ذہن نشین کر لیں۔
- 2- کتاب میں دیئے گئے قواعد ، اور اُن کے تحت دی گئی مثالوں ، کو بار بار پڑھیں ، غور کریں ، تاکہ قاعدہ اور مثال دونوں ، دماغ میں محفوظ ہو جائیں۔ روزانہ تلاوت قرآن کے موقع پر ، غور کرتے رہیں کہ یہ کس قاعدے کے تحت ہے اور اس سے ، معانی پر کیا اثر پڑتا ہے۔
- 3- حصہ اول کی تکمیل کے بعد ، حصہ دوم کا مطالعہ ضروری ہے جس میں فعل ثلاثی مزید کا ، تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور حُرُوف سے بحث کی گئی ہے۔
- 4- طالب علم کے پاس ، 'مُفْرَدَاتُ الْقُرْآن' از امام رَاغِبِ اَصْفَهَانِی (وفات 500ھ) کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا اردو ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ نے کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے ، ایک ہی لفظ کے ، مختلف استعمالات کا پتہ چلتا ہے۔ عربی زبان میں نیز خود قرآن میں ، ایک لفظ ، ایک جگہ ، ایک معنی میں اور دوسری جگہ ، دوسرے معنی میں اور تیسری جگہ ، تیسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مُبْتَدِی کے لئے مذکورہ یہ کتاب ایک نعمت ہے۔ اس کی طرف ، بار بار رجوع کرنے سے ، قرآن فہمی کی منزلیں ان شاء اللہ آسان ہو جائیں گی۔

5۔ طالب علم کے پاس ، عربی اُردو کُشتری ، 'مِصْبَاحُ اللُّغَاتِ' از مولانا عبد الحفیظ بلیاویؒ یا 'المنجد' کا ہونا ضروری ہے۔ ان کتابوں سے بھی ، بار بار رجوع کرنے سے ، طالب علم کی دشواریاں دُور ہو سکتی ہیں۔

مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانویؒ کی 'القاموس الوحید' بھی نہایت مفید کتاب ہے۔ اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔
مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ کی 'مترادفات القرآن' بھی ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔ قرآن فہمی میں اضافے کے لیے یہ کتاب بھی نہایت مفید ہے۔

6۔ جو طالب علم ، مزید محنت کرنا چاہتے ہوں اور عربی زبان میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں اُن کے لئے مندرجہ ذیل کتب ، ان شاء اللہ فائدہ مند رہیں گی :

A۔ مُعَلِّمُ الْإِنْشَاء (حصہ اول و دوم و سوم)

از مولانا عبد الماجد ندوی و مولانا محمد رابع حسنی ندوی

مجلس نشریات اسلام ، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

B۔ النَّحْوُ الْوَاضِح (حصہ اول و دوم و سوم)

از استاذ علی الجارم و استاذ مصطفیٰ امین

یہ کتاب دار المعارف ، قاہرہ ، مصر سے شائع ہوئی ہے اور پاکستان میں دستیاب ہے۔

C۔ مولانا ابو الحسن علی الندویؒ کی 'قصص النبیین' کا مکمل سیٹ اور

'الْقِرَاءَةُ الرَّاشِدَةُ' کا مکمل سیٹ خرید لیجیے اور تیزی کے ساتھ ان سے گزر

جائیے۔ یہ آپ کے لیے ان شاء اللہ نافع ہوں گی۔

7۔ عربی زبان سیکھنا ، بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ کی کتاب ، اور رسولؐ کی سنت پر مبنی خالص اسلامی تعلیمات کو ، اُس کی اساسی زبان میں سیکھیں اور اسلام کی خالص دعوت کو خدا کے دیگر بندوں تک پہنچائیں۔ مطالعہ سب سے بڑا مُعَلِّم ہے۔ قرآن مجید کی تدبر و تفکر کے ساتھ ، روزانہ باقاعدہ تلاوت ، اور صحیح احادیث پر مشتمل کسی مستند کتاب کا مطالعہ ، جس میں عربی متن بھی موجود ہو ، ایک داعی اور مبلغ کی منزلوں کو آسان کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

آخری بات

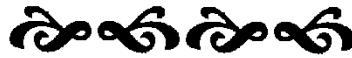
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ نے قواعدِ زبانِ قرآن کے دونوں حصے پڑھ لیے ، اور اس کی تمام مشقیں بھی کر لیں۔ اب آپ سے گزارش یہ ہے کہ ایک مرتبہ اور ، دونوں حصوں کا غائرانہ جائزہ لیجیے۔ تاکہ پڑھے ہوئے اسباق کا اعادہ ہو جائے اور بنیادی باتیں ذہن نشین ہو جائیں۔

قرآن مجید کے سلسلے میں ، ہمارے استاد مولانا عبد القدیر صاحب اصلاحی کا طرزِ تعلیم یہ رہا ہے کہ وہ ایک سورت لیتے اور طلبہ سے ترجمہ کرواتے۔ جو طلبہ ترجمہ رٹ کر آتے ، انہیں پکڑ لیتے۔ غلط ترجمے کی اصلاح کرتے ، اور ساتھ ساتھ صرف و نحو اور بلاغت کے قواعد کا اجراء کرتے جاتے۔ طلبہ سے پوچھتے ، بتاؤ یہ لفظ کس وزن پر ہے ، کس باب سے ہے ؟ اس اسم کی اعرابی حالت کیا ہے ؟ اور کیوں ہے ؟ تقدیم و تاخیر کیوں ہوئی ہے ؟ جملے میں کیا محذوف ہے ؟ پورے پیرا گراف کا مرکزی مضمون کیا ہے ؟ اس طرزِ تعلیم کا فائدہ یہ ہے کہ قواعد کو محض قواعد سمجھ کر استفادہ نہیں ہوتا بلکہ فہم میں بتدریج اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ صرف ، نحو ، بیان ، بدیع اور معانی بیک وقت ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

اب آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کی ایک سورت لے لیجیے۔ اور پوری سورت کی نحوی تحلیل کیجیے۔ اس میں آنے والے ، تمام الفاظ کا وزن لکھیے۔ تمام مشکل الفاظ کے معانی ، ڈکشنری سے دیکھ کر لکھتے جائیے۔ اور اس کا رواں ترجمہ کیجیے۔ پھر اپنے ترجمے کو کسی دوسرے مستند ترجمے سے ملا کر دیکھتے جائیے اور غور کیجیے کہ آپ نے کہاں غلطی کی ہے؟ اور کیوں کی ہے؟ اسی طرح احادیث کے کسی مجموعے سے ، ترجمہ کرتے جائیے اور اپنے ترجمے کو مستند ترجمے سے ملا کر دیکھتے جائیے۔ مطالعہ جاری رکھیے۔ لغات اور امام راغبؒ کی مفردات القرآن کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیے۔ آپ کی استطاعت بدرجہ ان شاء اللہ بڑھتی جائے گی۔

اپنی خاص دعاؤں میں ، اس ناچیز خلیل الرحمن چشتی اور اس کے والدین ، اہل خانہ اور اساتذہ کو بھی یاد فرمائیے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

www.KitaboSunnat.com



تیسرا ایڈیشن

الفوز اکیڈمی کی مطبوعات

توحید کی مختلف قسموں کو سمجھنے کے لئے ایک مفید کتاب

توحید اور شرک

مرتبہ : محمد خان منہاس

توحیدِ ذات ، توحیدِ صفات ، توحیدِ ربوبیت ، توحیدِ الوہیت

توحیدِ استعاذہ ، توحیدِ علم ، توحیدِ اختیار ، توحیدِ حاکمیت تشریعی توحید

صفحات : 80 قیمت : 30 روپے

پیغمبری اور کارِ پیغمبری کو سمجھنے کے لئے ایک مفید کتاب

تیسرا ایڈیشن

رسالت

مرتبہ : محمد خان منہاس

☆ رسول اور غیر رسول کا فرق ☆ رسولوں کی دعوت کے مشترکہ نکات

☆ عصمتِ انبیاء

☆ رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات

صفحات : 62 قیمت : 30 روپے

تیسرا ایڈیشن

الفوز اکیڈمی کی دو نئی مطبوعات

اسلام میں آخرت کا تصور

مرتبہ : محمد خان منہاس

☆ حیات برزخ کی حقیقت ☆ روزِ قیامت کے احوال
 ☆ دوزخ کی روحانی اور مادی سزائیں ☆ جنت کی روحانی اور مادی نعمتیں

قیمت : 30 روپے

صفحات : 72

نماز میں لِلّٰہِیَّت ، خُشُوع و خُضُوع اور تَعَلُّق بِاللّٰہِ
 میں اضافے کے لیے نہایت مفید کتاب

نماز

مرتبہ : محمد خان منہاس

قیمت : 30 روپے

صفحات : 80

تیسرا ایڈیشن

راہِ خدا میں جذبہٴ ایثار و قربانی کو فروغ دینے میں نہایت معاون کتاب

انفاق فی سبیل اللہ

مرتبین: محمد خان منہاس، خلیل الرحمن چشتی

☆ انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت ☆ انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت

☆ انفاق فی سبیل اللہ کے مقاصد ☆ انفاق فی سبیل اللہ کے آداب

صفحات : 92 قیمت : 30 روپے

تیسرا ایڈیشن

مدرسین قرآن کے لیے نہایت مفید کتاب

درس قرآن کی تیاری کیسے کی جائے؟

مرتب: خلیل الرحمن چشتی

چند اہم موضوعات

☆ تیاری کیسے کی جائے؟ ☆ اہم اردو تفسیروں کا تعارف

☆ موضوعاتی درس قرآن کیسے دیا جائے؟ ☆ مدرسین کے لیے مفید کتابیں

☆ مخصوص سورتوں کا درس کیسے دیا جائے؟

صفحات : 70 قیمت : 30 روپے

تیسرا ایڈیشن

الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

تربیت گاہوں کی ایک اہم ضرورت

تربیتی نصاب برائے حفظ

مرتبہ : محمد خان منہاس ، خلیل الرحمن چشتی

- ☆ منتخب آیات ☆ قرآنی دعائیں ☆ مسنون دعائیں
- ☆ خطبہ جمعہ ☆ خطبہ نکاح ☆ خطبہ عیدین

☆ نماز جنازہ

صفحہ : 173 | قیمت : 70 روپے

دوسرا ایڈیشن

الفوز کی تازہ مطبوعات
قرآن و حدیث کی روشنی میں

دوسرا ایڈیشن

تزکیہ نفس

مفہوم ، ماہیت اور تدبیریں

مرتبہ : خلیل الرحمن چشتی ، محمد خان منہاس

- ☆ نفس اور ماہیت نفس ☆ نفس کی قسمیں
- ☆ اصول تزکیہ ☆ حصول کی عملی تدبیریں

صفحہ : 156 | قیمت : 60 روپے

الف: اکٹھ محمد اسلام آباد

حدیث فہمی میں اضافے کے لئے ایک فنی کتاب

آسان اصول حدیث (زیر طبع)

مرتب: خلیل الرحمن چشتی

اس کتاب کی خصوصیات

علم حدیث کی مشکل اصطلاحات کی آسان تشریح
صحیح، حسن، اور ضعیف احادیث کی مثالیں
مشہور محدثین اور علمائے حدیث کا تعارف
کتب حدیث کا تعارف
راویوں کی درجہ بندی
جھوٹی حدیثوں کے گھڑے جانے کے اسباب
جھوٹی حدیثوں کی مثالیں
علم درایت

مختلف سندوں کے سلسلوں پر مبنی چارٹس (Charts)

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

مؤثر ابلاغ

مرتب : محمد خان منہاس

اس کتاب کی خصوصیات

مؤثر ابلاغ کے بنیادی لوازمات

مؤثر ابلاغ کے مراحل،

پیغام رسانی۔ شخصیت و کردار

مؤثر ابلاغ کی خصوصیات

ابلاغ کو مؤثر اور غیر مؤثر بنانے والے عوامل

قیمت : 20 روپے

صفحات : 40

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

علم حدیث کے ابتدائی طالب علموں کے لئے
ایک نہایت مفید اور آسان کتاب

حدیث کی اہمیت اور ضرورت

مرتب: خلیل الرحمن چشتی

چند اہم موضوعات

- سنت کا دائرہ کار
- سنت میں توازن و اعتدال
- انفرادی اور اجتماعی سنتیں
- قرآن و سنت کا باہمی تعلق
- سنت کا قانونی اور آئینی مقام
- علم حدیث کی بنیادی اصطلاحات

قیمت : 80 روپے

صفحات : 200

تیسرا ایڈیشن

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

تقریظ

مولانا خالد مسعود صاحب مدظلہ العالی ، مدیر سہ ماہی 'تدبرِ قرآن' ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب خلیل الرحمن چشتی ، ایک خاموش لیکن محترم و بیدار مغز خادمِ قرآن ہیں۔ انہوں نے درسِ قرآن کی تحریک چلانے کا روایتی غفلتہ برپا کرنے اور اپنے گرد عوام کی ایک بھیر جمع کرنے کے بجائے ، قرآن مجید کی تفہیم کو اپنا مقصد قرار دیا اور اس مقصد کے حصول کے لیے ، وہ راہیں اختیار کیں ، جو ہیں تو صبر آزما ، لیکن تفہیمِ قرآن کی منزل پانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان میں عوام الناس کو جمع کر لینا تو ممکن نہیں ہوتا ، البتہ اگر چند ساتھی بھی استفادہ کی نیت سے ، ان راہوں پر چل کھڑے ہوں ، تو وہ کلامِ اللہ سے از خود رہنمائی حاصل کرنے پر قادر ہو جاتے اور دوسروں کے لیے مینارِ نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک بڑی کامیابی اور دین کا اصل مطلوب ہے۔

تفہیمِ قرآن کی راہ کھولنے کے لیے ، محترم چشتی صاحب نے سب سے پہلے 'قواعدِ زبانِ قرآن' سیکھنے اور سکھانے کا کام کیا۔ کہا جاسکتا ہے کہ عربی قواعد پر تو سینکڑوں تصانیف موجود ہیں ، یہ کوئی نئی یا غیر معمولی بات تو نہ ہوئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں قواعدِ عربی سکھانے کا نہایت فرسودہ طریقہ رائج ہے ، جس میں طلبہ ، کئی کئی سال تک ذہنی توانائیاں صرف کرنے کے باوجود ، زبانِ فہمی پر قادر نہیں ہو پاتے۔ اسی طرح صرف و نحو کی کتابیں ، جس طرز پر مرتب کی گئی ہیں ، اس نے قواعد کو

مشکل بنا دیا ہے۔

محترم چشتی صاحب نے ، ایک طرف قواعدِ زبان سکھانے کے جدید طریقوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے وہ طریقے اختیار کیے ، جو تجربہ میں اپنی افادیت ثابت کر چکے ہیں ، اور طلبہ کو قلیل مدت میں عربی بطور ایک زندہ زبان سکھا دیتے ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے اپنی کتاب مرتب کرتے وقت ، تدریس کے ان ضابطوں کو ملحوظ رکھا ، جو زیرِ درس مسئلے کو ، نمایاں کر کے پیش کرتے اور طالبِ علم کی توجہ کو اس سے ہٹنے نہیں دیتے۔ یہ کتاب ’قواعدِ زبانِ قرآن‘ کے نام سے چھپی اور اتنی مقبول ہوئی کہ دو سال کی مدت میں ، اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ قواعدِ زبان سکھانے میں ہر سبق کے تحت ، بجز ث آیات نقل کر کے قرآنی شواہد و استعمالات کو جمع کر دیا گیا تھا ، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طالبِ علم کو قواعد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ ، فی الجملہ کلامِ اللہ سے بھی آگاہی ہو جاتی یا کم از کم اس کے ساتھ ذہنی مناسبت پیدا ہو جاتی۔ اس وقت ’قواعدِ زبانِ قرآن‘ کا حصہ دوم منظرِ عام پر آ رہا ہے ، جو صرف و نحو کے نسبتاً مشکل اور اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے۔

محترم چشتی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے ، ان مباحث کو اتنے سہل اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے کہ عربی زبان کا ایک مبتدی بھی ، کتاب کا مطالعہ کرے تو معلم کے بغیر ان کو سمجھنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس حصے میں خاص طور پر ’حروفِ زیرِ بحث آئے ہیں۔ خاصیاتِ ابوابِ فعل اور ثلاثی مزید فیہ کے تنوعات پر نوائی سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ ہر بحث بہ آسانی گرفت میں آجاتی ہے۔ ہر بحث میں قرآنی استعمالات کی اکثریت ہے۔ محترم چشتی صاحب اسی علمی کام پر استغلا کر لیتے ، ، جب بھی و اہل علم کی طرف

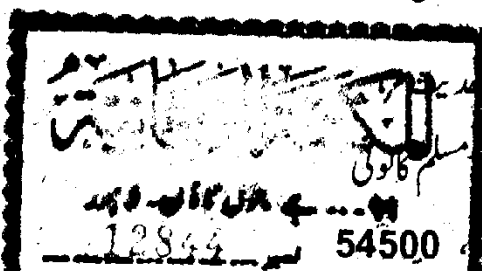
سے داد و تحسین کے مستحق تھے کہ انہوں نے کسی علمی یا شخصی تعصب میں مبتلا ہوئے بغیر ، ایک ایسی عمدہ اور معیاری کتب تیار کر دی ، جو قرآن فہمی میں یقیناً مددگار ثابت ہوگی۔ لیکن انہوں نے اپنی منزل کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے کتاب کی تدریس کا مناسب انتظام کیا۔ تحصیل علم کے خواہش مندوں کے لیے ، انہوں نے ’الفوز اکیدی‘ قائم کی ، جس میں کتاب سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ طالب علم قواعد کے استعمال کی مشق کرتے ہیں اور اساتذہ ان کے کام کو چیک کر کے غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس طرح قواعد کا عملی انطباق ، اس مطالعہ کو طلبہ کے علم کا حصہ بنا دیتا ہے۔ اس کے بعد کے مراحل میں ، چشتی صاحب طلبہ کو قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ سمجھاتے ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے متعدد بنیادی موضوعات پر ، آیات قرآنی کی روشنی میں خود بھی رسائل مرتب کیے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے بھی مرتب کروائے ہیں۔ کام کرنے کا یہ نہج ، تساہل پسند طبائع کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے عربی ریزی اور جانفشانی ، نیز مقصد کے ساتھ لگن ضروری ہوتی ہے۔ محترم چشتی صاحب ، اس تمام عمل سے گزرے ہیں۔ اسی لیے قرآن کی روشنی میں ، کردار سازی کی اگلی منزلوں کو پانے کے لیے سرگرم عمل ہیں ، جو یقیناً ایک اعلیٰ و ارفع مقصود ہے۔

اللہ کریم ، ان کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور ان کی ہر نوع کی محنت کو ، شرف قبولیت بخشے۔ آمین

خالد مسعود

18 محرم 1423ھ

2 اپریل 2002ء



تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد صاحب، ڈین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادر م غلیل الرحمن چشتی صاحب نے، قواعد زبان قرآن مرتب کر کے قرآن خواں حلقے میں اپنے لیے ایک مقام پیدا کر لیا ہے، جس پر میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ گذشتہ دو دہائیوں میں، وطن عزیز کے اندر خصوصاً مغربی تعلیم یافتہ مرد و خواتین میں، قرآن سے شغف میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ جس جیل قرآنی کی پیش گوئی، مولانا ابو اعلیٰ مودودیؒ اور سید قطب شہیدؒ نے کی تھی، اس کے آثار دنیا کے ہر خطے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی ایک مثال انقلاب کے بعد کا ایران ہے۔ اس شغف کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ قرآن کریم کے مطالب کو، محض لفظی تراجم کی مدد سے نہیں، بلکہ قواعد سے واقفیت کے ساتھ سمجھا جائے، لیکن روایتی طرز تدریس لغت قرآن میں، جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے، کافی مشکلات پائی جاتی تھیں کہ وہ چند قدم چل کر ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ زیر نظر کتاب، اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ افراد کی اس مشکل کو دور کرتے ہوئے، یہ انہیں براہ راست قرآن کریم کی لغت کو، اس کی مثالوں کی مدد سے سمجھاتی ہے۔

کتاب پر جتہ جتہ نظر ڈالنے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، کہ اگر ان دونوں جلدوں کو بخیر کسی استاد کی موجودگی میں مطالعہ کر لیا جائے اور تمرینات کو بھی توجہ سے کیا جائے، تو کم سے کم عرصے میں ایک طالب علم، لغت قرآن سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔

جو کام ایک جامعہ میں، شعبہ عربی کے کسی استاد کے کرنے کا تھا، وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک ایسے بندے سے لے لیا، جس کا تخصص، پھلوں اور پھولوں کی کاشت اور باغات کی آرائش و زیبائش کے شعبے سے متعلق ہے۔

تانا تھنا خدائے عظیمہ

ایں سعادت بزور بازو نیست

اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے، اور طالبان قرآن کے لیے رہنمائی کا ذریعہ

انیس احمد

ہائے۔

مرفوعات ایک نظر میں



نوٹ: نحو کی کتابوں میں ، سمجھانے کے لیے ، نمبر 5 اور نمبر 6 کو بھی ، مرفوعات بتا کر ، مرفوعات کی فہرست میں اضافہ کیا جاتا ہے ، لیکن ہمارے نزدیک









a- نمبر 5 ، مبتدأ ہے ، اور نمبر 1 کے تحت ہی ہے۔

b- نمبر 6 ، خبر ہے اور نمبر 3 کے تحت ہی ہے۔

فہم قرآن میں اضافے کے لئے ایک فنی کتاب

مولانا حمید الدین فراہی کی کتاب اسباق النحو کی پیناد پر
عربی کے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی ایک جدید کوشش

اس کتاب کی خصوصیات

- عربی زبان کے قواعد، آسان اور سلیس زبان میں 
- مثالوں کی تحلیل اور تجزیہ Solved Problems & Solutions 
- قرآنی مثالیں اور مشقیں  دو رنگوں کا استعمال 
- اسم غیر منصرف، توالع اور متفرق منصوبات 
- اسمیه اور فعلیہ جملوں میں تقدیم و تاخیر کے مسائل 
- فعل مزید کی قسمیں  حروف کی بحث 

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

Al- Fawz Academy
317, Street 16,
F - 10/2, Islamabad.

317, اسٹریٹ 16
ایف 10/2، اسلام آباد

Tel # 051-2251933, Fax # 051-2254139

E-mail: chishti@apollo.net.pk